تَعَلَّمُوا النَّحوَ کَمَا تَعَلَّمُونَ السُّنَنَ وَالفَرَائِضَ (حضرت عمرؓ)

علم نحو اس طرح سیکھو جیسے سنن وفرائض سیکھتے ہو۔

# کشف العوامل

(شرح اردو)

## شرح مأة عامل


تالیف

مولانا ڈاکٹر محمد ہارون قاسمی

خادم التدریس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور



ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

**ISBN R.NO. 81-89857-07-X**

| | |
|---|---|
| نام کتاب | کشف العوامل |
| شرح اردو | شرح مائۃ عامل |
| تالیف | مولانا ڈاکٹر محمد ہارون قاسمی |
| | خادم التدریس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم چھتمل پور |
| طباعت سائز | 20X30/8 |
| صفحات | 256 |
| سن اشاعت | |
| باہتمام | محمد نوید صدیقی |
| قیمت | :(ہندوستانی روپئے) |
| کمپیوٹر کتابت و ٹائٹل ڈیزائن | فیصل کمپیوٹرس دیوبند |
| مطبع | فیصل پریس دیوبند |
| ناشر | **فیصل پبلیکیشنز** جامع مسجد دیوبند |
| فون | 0091-1336-224110,222694,310398 |
| فیکس | 0091-1336-224110 |

Printed & Distributed by

FB FAISAL BROTHERS

468, Gali Bahar Wali Chhatta Lal Mian
Daryaganj New Delhi.110002 Ph. 23245665
e-mail : faisal_india@rediffmail.com
website : www.faisalindia.com

# انتساب

عقیدت واحترام کے اتھاہ جذبات کے ساتھ اپنی اس ادنیٰ علمی کاوش کو ''والدین اور جملہ اساتذہ'' کی طرف منسوب کرنے میں فخر محسوس کررہا ہوں جن کی مستجاب دعاؤں، نیک تمناؤں اور مسلسل کرم باریوں کے طفیل ذہن میں وسعت وجلا اور قلم پکڑنے کا شعور پیدا ہوکر میں اس خدمت کو انجام دینے کے لائق ہوا۔

اللہ رب العزت ان تمام کو اجر جزیل عطا فرما کر ان میں سے مرحومین کو اپنی مغفرت میں چھپالے اور جو بقید حیات ہیں ان کے ظل عاطفت کو بصحت وعافیت تادیر قائم رکھے۔ آمین

محمد ہارون قاسمی

خادم التدریس جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور

۸؍جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

# عرض ناشر

طلباء کی ذہنی فکر، سوچ واستعداد دور کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ ساتھ ساتھ زبان بھی ہر دور کے اعتبار سے اپنے اندر کچھ نہ کچھ تبدیلیاں ضرور کر لیتی ہے، کوئی بھی زبان اپنی تغیرات سے خالی نہیں اور جو اپنے اندر تبدیلیاں نہیں کر پانی وہ مردہ ہوگئی۔ اردو، عربی، فارسی، انگریزی سبھی زبانوں میں دور کے اعتبار سے تبدیلیاں وارد ہوئی ہیں، اس لئے اب سے چند سال قبل جس اردو زبان کو سہل تسلیم کہا جاتا تھا اسے اب ثقیل کہا جانے لگا ہے زبان کو مزید سہل کیا جارہا ہے اور یہی وقت کا تقاضہ بھی ہے۔ زبان کو سہل کرنے کے ساتھ ساتھ طلباء کے ذہنی معیار کا اندازہ بھی ایک استاذ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ طلباء کن موضوعات پر کتنی محنت کر سکتے ہیں اور کتنا مواد کس طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں اس بات کا اندازہ ایک ماہر استاذ اپنے وقت میں ضرور لگالیتا ہے۔

بنیادی علوم میں اس طرف توجہ کرنا بطور خاص ضروری ہے جس سے بنیاد مضبوط ہو سکے اور طالب علم جن بنیادوں پر اپنے علم کی عمارت کھڑی کرنے والا ہے اس کا مضبوط ڈھانچہ ابتدائی دور ہی میں تیار ہو جائے۔ صرف ونحو ایسے علم ہیں جن پر عبور طالب علم کے لیے از حد ضروری ہے اس لئے ان علوم کو توجہ سے پڑھنا اور سمجھنا طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ ''شرح مائۃ عامل'' علم نحو پر ایک مستند اور کتاب ہے جو درس نظامی کا اٹوٹ حصہ بھی ہے۔ اس کتاب کی یوں تو کافی اردو شروحات مارکیٹ میں دستیاب ہیں مگر کارآمد ہونے کے باوجود وقت کی پرت ان پر چڑھ چکی ہے، اس لئے طویل عرصے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ دور حاضر کے مطالبات کو پوری کرنے والی کوئی کتاب طالب علموں کو میسر آنی چاہیے۔

مولانا ہارون صاحب کا انتخاب ان کی علمی صلاحیتوں، تجربہ اور طلباء میں مقبولیت کی بناء پر ہوا، مگر حضرت کی مصروفیت درمیان میں آڑے آگئی۔ بہر حال کافی فرمائشوں کے بعد مولانا نے قلم سنبھال ہی لیا اور کام شروع کر دیا شرح مکمل ہوگئی تو اساتذہ کرام کی رائے یہی ہوئی کہ کام بہت عمدہ ہوا ہے۔

مقبولیت کا مدار اللہ پر ہے اس دعا کے ساتھ کتاب پریس کے حوالے کر رہا ہوں۔

نوید صدیقی

# فہرست مضامین

## کشف العوامل شرح ''شرح مأۃ عامل''

## کچھ اہم تحقیقات اور ضروری تراکیب



# فہرست بترتیب عوامل

## عوامل سماعیہ

### النوع الاولُ

فیصل

## اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ



## اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ



## اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ عَشَرَ



## اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ



## عوامل قیاسیہ کا بیان



## عوامل معنویہ کا بیان



تمت

# کلمات عالیہ

## اجمل العلماء، اکمل الخطباء حضرت مولانا الحاج جمیل احمد صاحب سکروڈوی دامت برکاتہم
## استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیو بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشہور مقولہ ہے کہ صرف علوم کی ماں اور نحو علوم کا باپ ہے یعنی جس طرح بچہ بالکل ابتداء میں ماں کی گوداوراس کی چھاتیوں سے نکلنے والے دودھ کا محتاج ہوتا ہے اور کچھ بڑا ہو کر باپ کی پدرانہ شفقتوں اور تربیت کا محتاج ہے اسی طرح قرآن و حدیث کو سمجھنے اور سیکھنے کا ارادہ کرنے والا طالب علم بالکل ابتداء میں علم صرف کے قواعد اور علم صرف کی ابتداء کتابوں کا محتاج ہوتا ہے پھر علم صرف سے قدرے مناسبت کے بعد علم نحو کی ضرورت پڑتی ہے علم نحو کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ''نحومیر'' مدارس عربیہ کے نصاب کا ایسا جزءِ لاینفک ہے جس کو ہزار کوششوں کے باوجود نصاب سے خارج نہیں کیا جاسکا اگرچہ متبادل کے طور پر اردو اور عربی میں بہت سی کتابیں وجود میں آ گئی ہیں، نحو کے بیشمار قواعد اور اصطلاحات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ''نحومیر'' کی اہمیت اور افادیت ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن قواعد کے سلسلہ میں اصل چیز تمرین ومشق اور ان قواعد کا اجراء ہے اگر بچہ نحوی قواعد کی رعایت کے ساتھ عبارت پڑھ لیتا ہے تو سمجھا جائے گا کہ یہ بچہ نحو میں کامیاب ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کو ناکام ہی تصور کیا جائے گا خواہ اس کو کتنے ہی نحو کے قواعد یاد ہوں الغرض اصل چیز قواعد کا اجراء ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے درس نظامی کے نصاب میں ''شرح مائۃ عامل'' داخل ہے۔

اس کتاب میں ایک سو عوامل کا بیان ہے ہمارے مدارس کے اساتذہ اس کتاب کو اسی انداز پر پڑھاتے ہیں کہ بچہ میں عربی عبارتوں کی ترکیب کرنے کا سلیقہ پیدا ہو جائے اور بالخصوص نحو کے قواعد کا اجراء ہو جائے، گویا یہ کتاب نحومیر کے افادہ کا تتمہ اور تکملہ ہے۔ عزیز گرامی مولانا محمد ہارون صاحب زادہ اللہ علما وشرفا (استاد جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور) نے اسی شرح مائۃ عامل کی اردو زبان میں ''کشف العوامل'' نامی ایک شرح تحریر کی ہے جو درحقیقت موصوف کے سالہائے سال کے تدریسی مطالعہ اور تجربات کا نچوڑ ہے کتاب کے چند مقامات دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ موصوف نے بڑی محنت سے عبارتوں کو حل فرما کر اس کے مضامین کو غبی سے غبی طلبہ کے ذہنوں سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر جملہ کو ترکیب کے زیور سے آراستہ فرما کر نحو کے قواعد کا اجراء کیا۔ ان شاء اللہ یہ کتاب طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہوگی۔

احقر بھی دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو قبولیت عامہ تامہ سے سرفراز فرمائے۔ اور مؤلف محترم کو مزید علمی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) جمیل احمد صاحب

استاذ دارالعلوم دیو بند ۳/ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

# ارشاد عالی ودعائیہ کلمات

مفکر ملت، خطیب العصر، عارف باللہ حضرت مولانا الحاج محمد اسلم صاحب دامت برکاتہم
خلیفۂ اجل حضرت مفتی مظفر حسین صاحبؒ وناظم ومہتمم جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلھا امابعد:**

اصل علم تو قرآن وحدیث کا علم ہے۔ان کی تفہیم کے لے شروع میں علم نحو وعلم صرف پڑھائے جاتے ہیں۔ یہ علوم بمنزلہ آلہ کے ہیں اور آلہ مقدم ہوتا ہے۔اس لئے مدارس عربیہ میں تفسیر وحدیث سے پہلے ان علوم کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ قرآن فہمی اور حدیث فہمی میں دشواری پیش نہ آئے۔علوم آلیہ میں علم نحو کلیدی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے یہ مقولہ زبان زد ہے

**النحو فی الکلام کالملح فی الطعام**

اسی علم کی اہم ترین کتاب ''شرح مأۃ عامل'' ہے جو طویل عرصہ سے داخل نصاب ہے طلباء کے اذہان اور کمزور صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مولانا حافظ الحاج محمد ہارون صاحب قاسمی مدرس جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور نے اپنے نحوی ذوق اور کئی سالہ درسی تجربہ سے اس کتاب کی عام فہم انداز میں ایک جامع شرح ''کشف العوامل'' کے نام سے ترتیب دی ہے جو حل کتاب اور نحوی استعداد پیدا کرنے کا اچھا ذریعہ ہے۔مولانا موصوف کی یہ اہم ترین علمی کاوش مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہے:

۱- ترجمہ میں انتہائی آسان الفاظ اور سلیس انداز

۲- ضمیروں کے مرجعوں اور پوشیدہ عبارتوں کا قوسین میں ترجمہ۔

۳- پوری کتاب کی ترکیب، مشکل الفاظ کی تسلی بخش تحقیق اور ابتداء میں وجوہ اعراب کی تفہیم۔

۴- عوامل کے عناوین کا الگ الگ قیام اور ان کے استعمال کا باہمی فرق۔

۵- عوامل کی تعریفات وجوہ تسمیہ اور دیگر بڑی اہم ومفید باتیں جن کی اہمیت وافادیت کا اندازہ آپ ان کو پڑھ کر ہی لگا سکتے ہیں۔کتاب کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ''شرح مأۃ عامل'' کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ انشاءاللہ دیگر کتب نحو یہ کو سمجھنے میں بھی بڑی مددگار ثابت ہوگی۔مبتدی ہی نہیں منتہی بھی اس سے بڑے مستفید ہوں گے۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے عوام وخواص کو استفادہ کی توفیق بخشے اور عزیز مؤلف میں مزید کام کرنے کی ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔آمین

دعا گو

(حضرت مولانا الحاج) محمد اسلم مظاہری

خادم جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ۱۵/ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

# رائے گرامی

## عالی جناب حضرت مولانا الحاج محمد ناظم صاحب قاسمی

### استاذ تفسیر وحدیث وناظم تعلیمات جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً اما بعد:

''شرح ماۃ عامل'' علم نحو کی ایک بڑی اہم، معیاری اور ایسی مستند کتاب ہے جو عرصہائے دراز سے درس نظامی کا جزء لاینفک بنی ہوئی ہے نحوی قواعد وتراکیب سیکھنے کے لیے اس کی اہمیت وافادیت سے کسی کو انکار نہیں۔ ادھر دن بدن استعدادوں میں انحطاط ہوتا جارہا ہے طبیعتیں سہولت پسندی کی طرف مائل ہیں اسی بناء پر اہل علم حضرات نے مختلف اندازوں میں اس کتاب کے تراجم اور شرحیں قلمبند فرمائی ہیں۔

ماشاء اللہ اسی سلسلہ کی ایک اہم شرح بنام ''کشف العوامل'' گرامی قدر مولانا الحاج ڈاکٹر محمد ہارون قاسمی استاذ النحو والادب جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور نے اپنے تجربات کی روشنی میں نہایت مربوط اور سہل انداز میں تحریر فرمائی ہیں۔ جس کے دیکھنے اور پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے انتہائی عرق ریزی سے کام لے کر طلباء واساتذہ کی علمی لیاقت واستعداد میں اضافہ کی سوچی ہے۔ اپنی کوئی دنیوی غرض ملحوظ نہیں ہے۔ خلوص وللٰہیت کے ساتھ طلبائے عزیز کو فن سمجھانے کی حتی المقدور سعی کی گئی ہے۔

باری تعالیٰ موصوف کے لئے اس امر عظیم کو اجر جزیل اور ذریعۂ آخرت بنائے۔ (آمین)

(حضرت مولانا الحاج) محمد ناظم قاسمی
خادم تعلیمات جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور
۲۸؍ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ

# پیش لفظ

## سبب تالیف —— خصوصیات —— مؤدبانہ التماس

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا و مصلياً اما بعد:

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ عربی سیکھنے میں فن صرف ونحو ایک اساسی اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ان کے بغیر صحیح طریقہ سے عربی کو نہ بولا جاسکتا ہے اور نہ سمجھا جاسکتا ہے، یہی بات ذہن نشین کرنے کے لئے عربی کے مشہور مقولے "الصرف ام العلوم والنحو ابوها"، "النحو فی الکلام کالملح فی الطعام"، اور "تعلموا النحو کما تعلموا السنن والفرائض" وغیرہ وضع ہوئے ہیں اور ان فنون کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ان کے آغاز وتدوین سے اب تک مختلف زبانوں، اچھوتے پیرایوں اور جداگانہ اندازوں میں کتابوں کا ایک ذخیرہ منصۂ شہود پر آچکا ہے فن نحو میں بزبان عربی، فارسی اور اردو بہت سی چھوٹی بڑی اجمالی، اور تفصیلی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں کچھ وہ بھی ہیں جو عنداللہ مقبول ہو کر از ابتداء تاہنوز درس نظامی کا جزء لاینفک بنی ہوئی ہیں اور قرآن وحدیث اور عربی زبان کے افہام وتفہیم میں بڑی ممد ومعاون ثابت ہوتی رہی ہیں، انہیں معتبر ومقبول کتابوں میں عوامل نحو اور ان کی وضاحت پر مشتمل ایک مختصر کتاب "شرح ماۃ عامل" ہے جو تقریباً سبھی مدارس میں عربی کے درجاتِ اولیٰ میں داخل درس ہے۔ یہ کتاب اگر چہ اپنے وجود وضخامت کے اعتبار سے بہت مختصر ہے، مگر فوائد وجامعیت کی حیثیت سے اس میں بڑی گیرائی، گہرائی اور وسعت ہے اور بحر ذخار کو آبخورہ میں بند کر دینے کا مصداق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر طالب علم اس رسالہ کو پورے ذوق وشوق اور محنت ولگن کے ساتھ سمجھ کر پڑھ لے اور اس میں ذکر کردہ سو عاملوں کو مشق وتمرین کے ساتھ ذہن نشین کر لے تو اس کے لئے عربی عبارات کا پڑھنا، ترجمہ کرنا، معانی ومطالب کا سمجھنا، اور عربی تکلم انتہائی آسان ہو جاتا ہے چوں کہ یہ کتاب مبتدی طلباء کو پڑھائی جاتی ہے جن کے لئے بسا اوقات اس کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو ان کو دقت سے بچانے کے لیے بزبان اردو اس کی کئی شرحیں منظر عام پر آچکی ہیں۔

کچھ عزیزوں اور شیدائیوں نے بارہا بندہ سے بھی درخواست کی اور بسا اوقات تو اس بات کا اصرار بھی کیا کہ آپ فن نحو کی کسی کتاب کی شرح تالیف فرمائیں اس سے انشاء اللہ طلباء کو بڑا فیض پہنچے گا مگر میں عدیم الفرصت ہونے اور اپنی گونا گوں مشغولیات کی بناء پر انکار کرتا رہا پھر کچھ مخلص احباب نے بندہ کی بعض تحریروں سے متاثر ہو کر اس کارِ خیر (تالیف وترتیب) کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اس توجہ نے حوصلہ کو بڑھایا، احساس کو جھنجھوڑا، جذبۂ تالیف کو مہمیز لگائی اور قلم وقرطاس اٹھانے پر مجبور کیا اور پھر بتقدیر خداوندی صہیب بھائی اور نوید بھائی (مالکان فیصل پبلیکیشنز دیوبند) کے مخلصانہ مشوروں سے شرح کے لیے "شرح ماۃ عامل" کا انتخاب ہوا۔

رب ذوالمنن کی بے پایاں نوازشات، بزرگوں کی پرسوز ادعیہ صالحات اور عزیز واقارب کی دیرینہ نیک خواہشات کے طفیل یہ کام بڑی قلیل مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچا اس حقیر وفقیر بے بضاعت اور قلیل العلم کی یہ ٹوٹی پھوٹی ادنیٰ سی کاوش بنام ''کشف العوامل'' آپ کے ہاتھوں میں ہے میں نے اس کو حتی المقدور آسان سے آسان تر بنانے کی سعی کی ہے اور اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا ہے:

۱- حتی الامکان لفظی ترجمہ کیا گیا اور ترجمہ میں ضمیروں کے مرجعوں کو قوسین یعنی ( ) میں ظاہر کر دیا۔
۲- مبتدی طلباء کا خیال کرتے ہوئے پوشیدہ عبارتوں کا ترجمہ بھی قوسین یعنی بریکٹ میں لکھ دیا۔
۳- جن الفاظ کے معانی کا سمجھنا مبتدیوں کے لئے دشوار ہوسکتا تھا ان کی تحقیق تحریر کر دی۔
۴- پوری کتاب کی ترکیب کی اور ابتداء میں وجوہ اعراب بھی بیان کیں۔
۵- دوران ترکیب مبتدیوں کے لحاظ سے جونئی اصطلاح آئی اس کا الگ سے عنوان قائم کر کے وضاحت کر دی گئی۔
۶- ہر عامل کا الگ الگ سے عنوان قائم کیا تاکہ کوئی شخص بھی فہرست میں دیکھ کر فوراً کسی بھی عامل کے متعلق معلومات حاصل کر سکے۔
۷- کسی عامل سے متعلق کتاب سے ہٹ کر اگر کوئی مفید بات مناسب سمجھی تو اس کو بڑے سہل انداز میں ''فائدہ'' کے تحت بیان کر دیا۔
۸- عوامل کی تعریفات اور وجوہ تسمیہ تحریر کرنے کے ساتھ ان کے متعلق ذیلی عناوین بھی قائم کئے۔
۹- عوامل سماعیہ کی ''النوع الثامن'' کے عامل نمبر ا کے ضمن میں عربی گنتی تحریر کی گئی۔ اس لئے کہ معدود کے مذکر اور مؤنث ہونے کی وجہ سے عربی گنتی میں بڑا فرق ہوتا ہے جس کا سمجھنا مبتدیوں کے لئے بڑا دشوار ہوتا ہے۔
۱۰- اگر کوئی بات یا ترکیب ایک سے زائد مرتبہ آئی تو اس کو مکرر لکھنے کے بجائے اس صفحہ کا حوالہ دے دیا گیا جس پر وہ ایک بار لکھ دی گئی، تاکہ تکرار اور طوالت سے حفاظت اور سمجھنے میں سہولت پیدا ہو جائے۔

رب ذوالجلال کی ذات گرامی سے امید ہے کہ بندۂ پراگندہ کی یہ ژولیدہ تحریر ''شرح ماۃ عامل'' کے حل کے ساتھ ساتھ دیگر کتب نحویہ کو سمجھنے میں بھی بڑی یار و مددگار ثابت ہوگی، مبتدی اور منتہی سبھی اس سے استفادہ کر سکیں گے بس اس اعتراف کے ساتھ بات ختم کرتا ہوں کہ اس میں جو خوبیاں ہیں ان میں میرا کوئی دخل نہیں وہ سب مالک حقیقی کی عنایات ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ اس ناقص ذہن وفکر کی پیداوار ہیں آخر میں اصحاب فضل وکمال اور علم دوست حضرات سے التماس ہے کہ اس منتشر تحریر میں اگر کوئی خوبی نظر آئے تو حوصلہ افزائی اور خرابی نظر آئے تو بغرض اصلاح مطلع فرما کر احسان فرمائیں۔

اللہ رب العزت اس تحریر کو قرآن وحدیث فہمی کا ذریعہ بنا کر بندہ کے لیے باعث نجات بنائیں۔ (آمین)

(ہیچ مداں) محمد ہارون قاسمی ابن الحاج حافظ منشی محمد الیاس رحمانی صاحب
خادم التدریس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور (یوپی)
۸/ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

# فن اور کتاب سے متعلق

**نحو کے لغوی معنٰی:** لغت میں نحو کے سات معانی آتے ہیں:

۱- **مثل** جیسے هذا نحوه (یہ اس کے مثل ہے) یہ معنیٰ کتاب میں بھی بکثرت آئیں گے۔

۲- **راستہ** جیسے هذا نحو سوی (یہ سیدھا راستہ ہے)۔

۳- **ارادہ** جیسے نحوت نحواً (میں نے ارادہ کیا)۔

۴- **نوع** جیسے هذا علی خمسة انحاء (یہ پانچ نوع پر ہے)۔

۵- **جهت** جیسے نحو القبلةِ (جہت کعبہ)۔

۶- **فصاحت** جیسے ما اَحْسَنَ نحوَكَ فِی الْكَلَامِ (گفتگو میں تیری فصاحت کیا ہی خوب ہے)۔

۷- **پھیرنا** جیسے نحوتُ بصری الیكَ (میں نے اپنی نگاہ تیری طرف پھیری)

**نحو کی اصطلاحی تعریف:** نحو ان قواعد کو کہتے ہیں جن کے ذریعے کلمات ثلاثہ (اسم فعل اور حرف) کی آخری حالتیں معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے معلوم ہو جاتی ہیں اور کلمات کو آپس میں جوڑنے کا طریقہ آ جاتا ہے۔

**نحو کا موضوع:** نحو کا موضوع معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے کلمہ اور کلام ہیں۔

**نحو کی غرض وغایت:** اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ عربی زبان میں لفظی غلطی سے حفاظت ہو جائے۔

**نحو کی وجہ تسمیہ:** جب حضرت ابوالاسودؒ نے حضرت علیؓ کے حکم سے ان کی ہدایات کی روشنی میں کچھ قواعد مرتب کر کے حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کئے تو انہوں نے فرمایا ''مَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوَ الَّذِیْ قَدْ نَحَوْتَ،، (یہ کیا ہی بہترین راستہ ہے جو تم نے اختیار کیا ہے)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوالاسودؒ نے حضرت علیؓ سے خود ہی عرض کیا تھا ''نَحَوْتُ اَنْ اَضَعَ مِیْزَانًا لِلْعَرَبِ لِیَقُوْمُوْ بِهٖ لِسَانَهُمْ،، (میں نے ارادہ کیا ہے کہ عربوں کے لئے ایک ضابطہ بناؤں تا کہ وہ اس کے ذریعہ اپنی زبان درست کریں) اس کے جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا تھا ''اِقْصِدْ نَحْوَهٗ،، (اپنے ارادہ پر چل) ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ اس وقت حضرت علیؓ نے لفظ ''نحو،، ارشاد فرمایا تھا اس بناء پر اس فن کا نام ''نحو،، رکھ دیا گیا۔

**نحو کے مدون ومرتب:** بعض لوگوں نے فن نحو کا مدون اول ''عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج،، کو مانا ہے بعض نے ''نصر بن عاصم،، کو مگر صحیح بات یہ ہے کہ اس فن کے واضع اول حضرت علیؓ ہیں اور پھر ان کے حکم سے ایک بڑے تابعی حضرت ابوالاسودؒ ظالم بن عمرو بن جندل بن سفیان دُؤلی نے قواعد نحو یہ جمع کئے۔

**وجہ تدوین:** جب اسلام بیرون عرب پھیل گیا تو عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے عربی زبان میں خرابی پیدا ہونے لگی یہ دیکھ کر حضرت علیؓ نے اس طرف توجہ دی چند قواعد خود مرتب کئے اور پھر ابوالاسود دؤلی کو اس کا حکم دیا اور یہ بھی منقول ہے کہ ابوالاسودؒ نے ایک شخص کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ''اِنَّ اللّٰهَ بَرِیْءٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلِهٖ،، (لام کے کسرہ کے ساتھ حالاں کہ صحیح لام کے ضمہ کے ساتھ ہے) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ مشرکین اور اپنے رسول سے بری ہیں،، تو آپ نے اس کو ٹوکا اور کہا یہ تو کفر ہے اور پھر حضرت علیؓ کے پاس تشریف لے گئے اور وہ بات رکھی جو وجہ تسمیہ میں گذر چکی ہے نَحَوْتُ اَنْ اَضَعَ الخ

**نحاۃ بصرہ کی عظیم شخصیات:** ۱-ابوعمرو ابن العلاء۔ ۲-ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد۔ ۳-عمرو بن عثمان سیبویہ۔ ۴-ابوالحسن سعید بن مسعدہ الاخفش۔ ۵-ابوعثمان بکر بن محمد المازنی۔ ۶-یونس بن حبیب۔ ۷-ابوالعباس مبرد۔

**نحاۃ کوفہ کی عظیم شخصیات**-۱-ابوالحسن علی بن حمزہ الکسائی۔ ۲-ابوزکریا یحیٰی ابن زیاد الفراء۔ ۳-ابوالعباس احمد بن یحیٰی ثعلب۔

**متن اور شرح کا نام:** متن کا نام ''مأۃ عامل'' اور شرح کا نام ''شرح مأۃ عامل'' ہے۔

**تعارف ماتن:** کنیت ابوبکر، نام عبدالقاہر، والد کا نام عبدالرحمٰن اور وطن طبرستان کا ایک مشہور شہر جرجان ہے، مسلکاً شافعی اور اشعری تھے، علوم عربیہ نحو، معانی، بیان، بدیع کی مہارت میں آپ کی شخصیت مسلم ہے، فن نحو میں الجمل، مأۃ عامل، فن صرف میں العمدۃ، معانی و بیان میں دلائل الاعجاز، اسرار البلاغۃ، مختار الاختیار اور تفسیر میں تفسیر الجرجانی (سورۃ فاتحہ) ان کی مشہور تالیفات ہیں ان کے علاوہ ابوعلی فارسی کی مشہور کتاب ''الایضاح،، جو صرف ونحو میں ہے اس کی شرح بھی لکھی جو تیس جلدوں میں بتائی جاتی ہے اور پھر ایک جلد میں اس کا خلاصہ کیا جسکا نام ''المقتصد،، ہے ان کے استاد ابوعلی کے بھانجے محمد بن حسین الفارسی ہیں وفات ۴۷۱ھ اور ایک قول کے مطابق ۴۷۴ھ میں ہوئی۔

**تعارف شارح:** شارح کے متعلق دو قول ہیں:

۱- صاحب درمکنون،، محمد ماہ بن محمد انور کی تحریر کے مطابق صاحب ''شرح مأۃ عامل،، ملا عبدالرحمٰن جامیؒ ہیں جنکی کنیت ابوالبرکات اصلی لقب عماد الدین مشہور لقب نورالدین اور نام عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد ہے والد کا اصلی وطن اصفہان تھا پھر جام منتقل ہو گئے تھے ملا عبدالرحمٰن ۲۳ شعبان ۸۱۷ھ میں یہیں پیدا ہوئے تھے اور ۱۸ محرم ۸۹۸ھ میں جمعہ کے دن شہر ہراۃ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ بڑے صاحب فضل و کمالات ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ، فارسی کے بلند پایہ شاعر، سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) عظیم المرتبت نعت گو، اور صاحب کرامت بزرگ تھے آپ کی تصانیف کی فہرست طویل ہے فن نحو کی مشہور کتاب ''الفوائد الضیائیہ،، جو شرح جامی کے نام سے مشہور ہے آپ کی مقبول ترین تالیف ہے۔

۲- بعض حضرات کی رائے ہے کہ ''شرح مأۃ عامل،، میر سید شریف جرجانی کی تالیف ہے ان کی کنیت ابوالحسن، لقب زین الدین، نام علی بن محمد بن علی ہے مگر میر سید شریف کے نام سے مشہور ہیں ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۶ ربیع الاول

۸۱۶ھ میں وفات پائی، جائے پیدائش بعض کے نزدیک ''طاغو،، نامی بستی اور بعض کے نزدیک جرجان ہے اور جائے وفات شیراز ہے۔ آپ علوم عقلیہ نقلیہ، علوم عربیت، صرف ونحو، بیان و بدیع وغیرہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے بہت سے فنون میں کتابیں تحریر فرمائیں جنکی فہرست بہت دراز ہے، نحو میر، صرف میر، صغری کبری وغیرہ داخل درس نظامی چلی آرہی ہیں۔

# جملوں کی تعریفات

۱-**جملہ اسمیہ**: وہ جملہ ہے جو مبتدا خبر سے ملکر بنے جیسے اَلْوَلَدُ عَالِمٌ (لڑکا عالم ہے)

۲-**جملہ فعلیہ**: وہ جملہ ہے جو فعل فاعل سے ملکر بنے جیسے کَتَبَ عَامِرٌ (عامر نے لکھا)

**نوٹ**: جملہ اسمیہ کا پہلا جزء اسم اور فعلیہ کا پہلا جزء فعل ہوتا ہے۔

۳-**جملہ شرطیہ**: وہ جملہ ہے جو شرط و جزاء سے مل کر بنے جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْكَ (اگر تو میرے پاس آئے گا تو میں تیرا اکرام کروں گا)۔

۴-**جملہ ظرفیہ**: وہ جملہ ہے جو ظرف ومظروف (فاعل) سے ملکر بنے جیسے عِنْدِیْ قَلَمٌ (میرے پاس قلم ہے) یہ جملہ بصریین کے نزدیک فعلیہ اور کوفیین کے نزدیک اسمیہ بن جاتا ہے۔

۵-**جملہ خبریہ**: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے جیسے مذکورہ بالا تمام مثالیں۔

۶-**جملہ انشائیہ**: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے بلکہ اس کے ذریعے کسی طلب، حکم یا خواہش کا اظہار کیا جائے جیسے اِقْرَأْ (تو پڑھ) لیتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)۔

۷-**جملہ مبینہ**: وہ جملہ ہے جو کلام مبہم یا مجمل کی وضاحت کرے، اس کو جملہ تفسیر یہ بھی کہتے ہیں اس کے شروع میں کبھی حرف تفسیر آتا ہے جیسے حَاتِمٌ کَثِیْرُ الرَّمَادِ (حاتم زیادہ راکھ والا ہے) اَیْ هُوَ جَوَّادٌ (یعنی وہ سخی ہے) یہ دوسرا جملہ مبینہ اور تفسیر یہ ہے کبھی اس کے شروع میں حرف تفسیر نہیں آتا جیسے اَلْکَلِمَةُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ (کلمہ تین قسم پر ہے) اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ (وہ تین قسم اسم، فعل اور حرف ہیں) یہ بعد والا جملہ مبینہ ہے۔

۸-**جملہ معللہ**: وہ جملہ ہے جو سابقہ حکم کی علت بتاتا ہو جیسے لَاتَسُبُّوا الدَّهْرَ (زمانہ کو برا نہ کہو) فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ (کیونکہ زمانہ اللہ ہے) یہ بعد والا جملہ معللہ ہے اس کو تعلیلیہ بھی کہہ دیتے ہیں۔

۹-**جملہ معترضہ**: وہ جملہ ہے جو ایسی دو چیزوں کے درمیان آئے جن میں فصل اجنبی جائز نہیں ہوتا مثلاً مبتدا خبر، موصوف صفت، موصول صلہ، شرط و جزاء، فعل فاعل، قسم جواب قسم وغیرہ جیسے انَّ شَاهِداً،، اَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَه،، رَجُلٌ کَرِیْمٌ (یقیناً شاہد) اللہ اس کی عمر دراز کرے،، کریم آدمی ہے) اس میں اطال اللہ عمرہ جملہ معترضہ ہے اس لئے کہ یہ اِنَّ کے اسم وخبر کے درمیان آیا ہے۔

۱۰-**جملہ نتیجیہ**: وہ جملہ ہے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہو اور اس کے لئے نتیجہ کے مثل ہو یہ جملہ ہمیشہ شرط محذوف کی

جزاء بنتا ہے اور اس کا دوسرا نام فصیحیہ بھی ہے جیسے حُكْمُ الْوَجْهِ فِي الْوُضُوءِ غَسلٌ وحكْمُ الراسِ فيهِ مَسْحٌ (وضو میں چہرہ کا حکم غسل ہے اور سر کا حکم مسح ہے) فَلَيْسَ فِي الْوَجْهِ مَسْحٌ (پس چہرہ میں مسح نہیں ہے) یہ جملہ نتیجیہ ہے اس لئے کہ یہ کلام سابق سے پیدا ہوا ہے اور شرط محذوف کی جزاء بن رہا ہے وہ یہ ہے اِذا كانَ حُكْمُ الوَجْهِ غَسلاً (جب چہرہ کا حکم غسل ہوگیا)

۱۱- **جملہ مستانفہ**: وہ جملہ ہے جو آغاز کلام میں ہو جیسے جَاءَ كَاشِفٌ (کاشف آیا) یا درمیان کلام میں اس طرح ہو کہ ماقبل سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو جیسے مَاتَ عَالِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ (ایک عالم مرگیا اللہ اس پر رحم فرمائے) اس میں رحمہ اللہ جملہ مستانفہ ہے پہلی صورت میں اس کو مفتحہ اور دوسری صورت میں منقطعہ کہتے ہیں۔ مستانفہ کا دوسرا نام ابتدائیہ بھی ہے۔

۱۲- **جملہ معطوفہ**: وہ جملہ ہے جو معطوف علیہ اور معطوف سے ملکر بنے جیسے الانسانُ ناطِقٌ والحِمارُ ناهِقٌ۔

۱۳- **جملہ جواب قسم**: وہ جملہ ہے جو قسم کے بعد آئے جیسے واللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا شاعِرٌ واللهِ کے بعد جواب قسم ہے۔

۱۴- **جملہ جواب شرط**: وہ جملہ ہے جو شرط کے بعد آئے یعنی جزاء ہی کا نام جواب شرط ہے جیسے اِنْ تُكْرِمْنِىْ اُكْرِمْكَ (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا) اس میں اُكْرِمْكَ جواب شرط ہے۔

۱۵- **جملہ صلہ**: وہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد آئے جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا) اس میں کفروا صلہ ہے جس صورت میں موصول الف لام ہو تو صلہ جملہ کے بجائے شبہ جملہ ہوتا ہے

۱۶- **شبہ جملہ**: شبہ فعل اپنے متعلقات سے ملکر شبہ جملہ کہلاتا ہے جیسے زَيْدٌ قائِمٌ اَبُوهُ (زید اس کا باپ کھڑا ہے) اس میں قائمٌ ابوهُ شبہ جملہ ہے۔

۱۷- **جملہ حالیہ**: وہ جملہ ہے جو حال بن رہا ہو جیسے جاءَ زَيْدٌ وَاَبُوهُ رَاكِبٌ (زید آیا اس حال میں کہ اس کا باپ سوار ہے) اس میں وابوهُ راكبٌ جملہ حالیہ ہے۔

۱۸- **جملہ صغری**: وہ جملہ ہے جس کے دونوں جزء (مسند مسندالیہ) مفرد ہوں جیسے زيدٌ عَالِمٌ۔

۱۹- **جملہ کبریٰ**: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء جملہ ہو جیسے كاشِفٌ جاءَ ابوهُ۔

۲۰- **جملہ ذات وجہ**: وہ جملہ ہے جس کا جزء اول اسم اور جزء ثانی جملہ اسمیہ ہو، جیسے عامرٌ اخوهُ عالمٌ (عامر اس کا بھائی عالم ہے) اس میں جزء اول مسندالیہ عامر اور جزء ثانی (مسند) اخوهُ عالِمٌ ہے۔

۲۱- **جملہ ذات الوجہین**: وہ جملہ ہے جس کا جزء اول اسم اور جزء ثانی جملہ فعلیہ ہو جیسے كاشفٌ جاءَ ابوهُ، یہ ذات الوجہین اس لئے کہلاتا ہے کہ پورا ملکر تو اسمیہ ہے اور اس کا جزء ثانی فعلیہ ہے یعنی اس میں اسمیہ اور فعلیہ ہونا دونوں وجہیں ہوتی ہیں برخلاف ذات وجہ کے کہ وہ فقط اسمیہ ہی ہوتا ہے پورا ملا کر بھی اور تنہا جزء ثانی بھی۔

# ابتدائے کتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

**ترجمہ** - اس اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

**تحقیق وتشریح** -با حرف جار ہے برائے الصاق یا استعانت یا تبرک، اسمٌ، لغوی معنی ہیں نام، نشان، علامت، بلند، اور نحویوں کی اصطلاح میں اسم اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو، الله، ذات حق تعالیٰ کا نام ہے اور پسندیدہ قول کے مطابق غیر مشتق ہے، الرحمن، الرحیم، یہ فعلان اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں اور دونوں ہی رحمۃ سے مشتق ہیں اور اللہ کے صفاتی نام ہیں، مگر لفظ اللہ کی طرح رحمٰن بھی ذات باری تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی غیر خدا کو رحمن کہنا جائز نہیں، البتہ رحیم کہہ سکتے ہیں۔ معنی ہیں ''بہت زیادہ رحم کرنے والا''۔

## تمہیدی باتیں

یادرکھنا چاہئے کہ ظرف اور حرف جر اپنے مجرور سے مل کر کسی فعل (ماضی، مضارع، امر، نہی) یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مبالغہ، مصدر وغیرہ) کے متعلق ہوتے ہیں، اس فعل یا شبہ فعل کو متعلّق کہتے ہیں، اس متعلق کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔

۱- کبھی تو وہ لفظوں میں ہوتا ہے مثلاً ضربتُ الحمارَ بالعصا ''میں نے گدھے کو لاٹھی سے مارا''، اس مثال میں باکا متعلق ضربتُ لفظوں میں ہے، ایسی صورت میں جار مجرور کو ظرف لغو کہتے ہیں۔

۲- کبھی متعلق محذوف ہوتا ہے مثلاً خالدٌ فی المسجد، اس میں فی کا متعلق موجودٌ یا مستقرٌ وغیرہ محذوف ہے، ایسی صورت میں جار مجرور کو ظرف مستقر کہتے ہیں۔

## ظرف مستقر کا متعلّق کس کو بنایا جائے

ظرف مستقر کا متعلق کسی ایسے فعل یا شبہ فعل کو بنایا جائے جو موقع اور محل کے مناسب ہو، یا افعال عامہ اور اس کے

مشتقات میں سے کسی کو بنایا جائے مثلاً خالدٌ فی المسجد میں فی المسجد کا متعلق مستقرٌ کو بھی بنا سکتے ہیں، اس لئے کہ یہ محل کے مناسب ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا "خالد مسجد میں رکا ہوا ہے" اور افعال عامہ میں سے موجودٌ کو بھی بنا سکتے ہیں اس صورت میں ترجمہ ہوگا "خالد مسجد میں موجود ہے"۔ پھر بصریین کے نزدیک وہ متعلق فعل ہوگا، اور کوفیین کے نزدیک شبہ فعل، مگر کوفیین کی رائے پر ہی زیادہ عمل کیا جاتا ہے۔

## افعال کی قسمیں

افعال تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱- **افعال ناقصہ**: یہ وہ افعال ہوتے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، ان کا تفصیلی اور تسلی بخش بیان "النوع العاشر" میں دیکھئے، خبر کے بغیر ان میں نقصان رہتا ہے۔

۲- **افعال تامہ**: وہ افعال کہلاتے ہیں جو فاعل ہی سے مکمل ہو جاتے ہیں ان کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

۳- **افعال عامہ**: وہ افعال کہلاتے ہیں جن کو کسی بھی موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے، ان کی تعداد ارباب عقول کے نزدیک چار ہے:

۱- کون ۲- وجود ۳- ثبوت ۴- حصول ۔

افعال عامہ نزد ارباب عقول
کون است وجود است وثبوت است وحصول

**ترکیب**- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں۔

۱- با حرف جر، اسم مضاف، اللہ موصوف، رحمن اللہ کی صفت اول، رحیم اللہ کی صفت ثانی، اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا- مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا با حرف جر کا، با حرف جر اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر (کیوں کہ متعلق لفظوں میں نہیں) متعلق ہوا اِبْتَدِأُ یا اَقْرَأُ فعل مضارع صیغہ واحد متکلم محذوف کے، اَنَا ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل ہے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، یہ جملہ لفظوں کے اعتبار سے خبریہ ہوا اس لئے کہ مضارع خبر ہوتا ہے اور معنی کے اعتبار سے انشائیہ ہوا، اس لئے کہ قائل کی مراد اللہ کے نام سے آغاز کرنا ہے نہ کہ اس کی خبر دینا، اس ترکیب کے مطابق یہ جملہ فعلیہ بنا گویا پوری عبارت یوں ہوگئی "اَبْتَدِأُ یا اَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"، مگر یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اَبْتَدِأُ یا اَقْرَأُ فعل کو شروع میں پوشیدہ ماننے کے بجائے آخر میں پوشیدہ مانا جائے تو زیادہ مناسب ہے تاکہ الفاظ میں بھی اللہ کا نام پہلے آجائے۔

۲- با حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق مانا جائے شبہ فعل ثابتٌ، مُلْصَقٌ، مُسْتَعَانٌ یا مُتَبَرَّكٌ محذوف کے اگر ثَابتٌ کو مانیں تو اس کا فاعل ھُوَ ضمیر پوشیدہ ہوگی، اس لئے کہ فعل کی طرح اسم فاعل کو بھی فاعل کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر مُلْصَقٌ یا مُسْتَعَانٌ یا مُتبركٌ کو پوشیدہ مانیں تو ھُوَ ضمیر اس کا نائب فاعل ہوگی اس لئے کہ فعل مجہول کی طرح اسم مفعول کو بھی نائب فاعل

چاہئے، پھر یہ شبہ فعل اپنے فاعل یا نائب فاعل سے اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے محذوف کی وہ ہے " اِبتدائی "اس مبتدا میں ابتداء مضاف اور ی ضمیر مضاف الیہ ہے، پھر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ صورتاً خبریہ اور معنی انشائیہ ہوا، گویا پوری عبارت یوں ہوگی" اِبْتِدَائِی ثَابِتٌ (یامُلْصَقٌ یامُسْتَعَانٌ یا مُتَبَرَّكٌ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " اس ترکیب کے لحاظ سے یہ جملہ اسمیہ بنا، یہاں بھی یہ یاد رہے کہ ترکیب اول کی طرح شبہ فعل اور مبتدا کو آخر میں پوشیدہ ماننا ہی زیادہ مناسب ہے تا کہ الفاظ میں بھی اللہ کا نام پہلے آ جائے۔

## شبہ فعل وشبہ جملہ

شبہ فعل وہ اسماء کہلاتے ہیں جو فعل جیسا عمل کرتے ہیں، یعنی فعل کی طرح ان کو بھی فاعل، نائب فاعل، اور مفعول کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اپنے فاعل یا نائب فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں، شبہ فعل یہ ہیں:

۱-اسم فاعل، جیسے عالمٌ ـ۲-اسم مفعول، جیسے معلومٌ ـ۳-اسم مبالغہ، جیسے علامةٌ ـ۴-اسم تفضیل، جیسے اعلمُ ـ ۵-صفت مشبہ، جیسے علیمٌ ـ۶-اسم فعل، جیسے هلم ـ۷-مصدر، جیسے العلم ـ

شبہ فعل اپنے معمولوں سے مل کر شبہ جملہ کہلاتا ہے، جیسے سهيلٌ ناصرٌ اخوه خالداً (سہیل اس کا بھائی خالد کی مدد کرنے والا ہے) اس مثال میں سهيلٌ مبتدا، اور ناصرٌ شبہ فعل، اخوه اس کا فاعل، خالداً مفعول، پھر ناصرٌ اپنے فاعل ومفعول سے مل کر شبہ جملہ ہوا، پھر یہ شبہ جملہ مبتدا کی خبر ہے۔

**نـوٹ** :ظرف زمان، ظرف مکان اور جار مجرور کو بھی شبہ جملہ بول دیتے ہیں اس لئے کہ یہ تینوں بھی کوفیین کے نزدیک اس شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں جو ان سے پہلے پوشیدہ ہوتا ہے، اور وہی شبہ فعل حقیقت میں شبہ جملہ ہوتا ہے، مثلاً اَلرَّاحُ بَعْدَ التَّعَبِ، اَلْقَلَمُ تَحْتَ الْوِسَادَةِ، اَلْوَلَدُ فِي الْحُجْرَةِ، ان تینوں مثالوں میں بَعْدَ التَّعَبِ (ظرف زمان) تَحْتَ الْوِسَادَةِ (ظرف مکان) فِي الْحُجْرَةِ (جار مجرور) کو بھی شبہ جملہ بول دیتے ہیں کیونکہ ان سے پہلے ان کا متعلق شبہ فعل محذوف ہے، اور حقیقت میں وہی شبہ فعل شبہ جملہ ہے مگر محذوف ہونے کی وجہ سے اس کے متعلق یعنی ظرف اور جار مجرور ہی کو شبہ جملہ کہہ دیا جاتا ہے۔

**وجوه اعراب**- اِسْمِ، مجرور ہے باحرف جر کی وجہ سے، اللهِ، پر جرآیا مضاف الیہ ہونے کی بنا پر، الرحمنِ، الرحیمِ، دونوں مجرور ہوئے موصوف مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر کیوں کہ موصوف اور صفت کا اعراب ایک ہی ہوا کرتا ہے۔

**ایک اهم سوال** -بِسْمِ میں با حرف ہے اور حرفوں کی اصل یہ ہے کہ ان پر سکون یعنی جزم آئے، کیوں کہ وہ مبنی ہوتے ہیں اور مبنی میں اصل سکون ہے، جیسے مِنْ، عَنْ، هَلْ، اِنْ وغیرھا، پھر باء پر سکون کے بجائے جر کیوں آیا ہے؟

**جواب**- اس لئے کہ باء ابتدا میں آتا ہے اور ابتداء بالساکن محال ہوتی ہے تو مجبوراً اس کو حرکت دینی پڑے گی، پھر تینوں حرکتوں میں سے کسرہ اس لئے منتخب کیا گیا تا کہ اس کے عمل کے ساتھ مشابہت ہو جائے اور بائے حرفی اور بائے اسمی (جو ایک خاص نقشے یعنی" ب " کا نام ہے اور یہ مفتوح ہوتا ہے) میں امتیاز ہو جائے، اور قاعدۂ نحویہ " اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ " (یعنی ساکن کو حرکت دینے کے وقت کسرہ کی حرکت دیجاتی ہے) پر بھی عمل ہو جائے۔

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ الشَّامِلَۃِ وَالآئِہٖ الْکَامِلَۃِ .**

**ترجمہ**۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کا حق ہیں، یا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں، یا اللہ ہی کے لئے ثابت ہیں، اس کے عمومی احسانات اور کامل (خصوصی) نعمتوں کی بنا پر۔

**تحقیق وتشریح**۔ اَلْحَمْدُ، جمہور کے نزدیک اَلْحَمْدُ میں ال استغراق کے لئے ہے (الف لام استغراقی اس الف لام کو کہتے ہیں جس سے اس کے مدخول کے تمام افراد مراد لئے جائیں اور اس کا ترجمہ تمام یا سب کرتے ہیں) حمد، کے لغوی معنی ہیں تعریف کرنا اور اصطلاح میں حمد کہتے ہیں کسی کی اختیاری خوبیوں کی بنا پر زبان سے تعریف کرنے کو چاہے یہ تعریف، احسان کے بدلہ میں کی جائے یا محض صفات پر۔

لِلّٰہِ، لام حرف جر ہے برائے اختصاص یا برائے استحقاق (تفصیلی بیان النوع الاول میں آئے گا) استحقاق کے لئے لیں تو ترجمہ ہوگا ''تمام تعریفیں اللہ ہی کا حق ہیں'' اور اختصاص کے لئے لیں تو ترجمہ ہوگا ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں''۔

عَلٰی حرف جر ہے برائے تعلیل یعنی ماقبل والے حکم کی وجہ بتانے کے لئے کہ تمام تعریفیں اللہ کا حق یا اللہ ہی کے لئے مخصوص کیوں ہیں؟ نَعْمَائِہٖ، اسم جمع ہے نہ کہ جمع، معنی ہیں ''نعمتیں، احسانات''، ہٖ ضمیر مجرور کا مرجع اللہ ہے، اَلشَّامِلَۃُ، ال بمعنی اَلَّذِیْ ہے کیوں کہ اسم فاعل واسم مفعول پر جو لام آتا ہے وہ الذی ہی کے معنی میں ہوتا ہے، شَامِلَۃٌ اسم فاعل ہے بمعنی ''عام''، نعمائے شاملہ سے دنیوی نعمتیں مراد ہیں، مثلاً پانی، ہوا، پھل پھول، اشیائے خوردنی وغیرہا یہ مومن وکافر، انسان، حیوانات، نباتات وغیرہا سب کے لئے ہیں، وَ اَلآئِہٖ، واؤ حرف عطف برائے جمعیت، الآء، جمع ہے اور اس کا واحد تین وزن پر آتا ہے.

۱ - اَلْاَلٰی . ۲ - اَلْاِلٰی . ۳ - اَلْاِلْیُ، معنی ہیں ''نعمتیں''، اَلْکَامِلَۃِ، ال اسم موصول بمعنی الذی، کاملۃ اسم فاعل، وہ چیز جس کے اجزاء پورے ہوں، آلائے کاملہ سے مراد اخروی نعمتیں ہیں جو دنیاوی نعمتوں کے مقابلہ میں کامل ومکمل ہیں اور یہ نعمتیں صرف مومنوں کے لئے مخصوص ہیں۔

## جمع اور اسم جمع میں فرق

جمع اور اسم جمع میں فرق یہ ہے کہ جمع کے لئے مفرد ہوتا ہے، اس مفرد میں کچھ تبدیلی کر کے ہی جمع بنائی جاتی ہے، جیسے وَلَدٌ سے اَوْلَادٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ، اور جمع اپنے مخصوص اوزان پر ہی آتی ہے، نیز جمع میں حکم اس کے افراد پر ہوتا ہے مثلاً جب کہیں جاء نی او لادٌ تو اس کا مطلب ہوگا جاء نی ولدٌ وولدٌ وَوَلَدٌ ۔

بخلاف اسم جمع کے کہ اس کا نہ تو کوئی مفرد ہوتا ہے اور نہ مخصوص وزن اور نہ ہی اس میں حکم الگ الگ افراد پر ہوتا ہے بلکہ اس سے پورا مجموعہ مراد ہوتا ہے ہاں معنی اس میں جمع ہی کے ہوتے ہیں یعنی وہ کم سے کم تین پر دلالت کرتی ہے، جیسے قَومٌ، (لوگوں کا گروہ) رَھَطٌ (لوگوں کا گروہ) خیلٌ (گھوڑوں کی جماعت) اور نَعْمَاءُ، (نعمتیں) اور مفرد کی طرح اسم جمع کی بھی جمع آتی ہے، جیسے قوم کی جمع اقوامٌ، رھطٌ کی جمع اَرْھَاطٌ، خیلٌ کی جمع خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ، اور نعماءُ کی جمع اَنْعُمٌ ۔

**ترکیب**۔ الحمدُ، مبتدا، لِلّٰہِ لام حرف جر اللہ مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہوا مختصٌ یا مستحقٌ (اسم مفعول) یا ثابتٌ (اسم فاعل) کا، ھُوَ ضمیر اس میں پوشیدہ نائب فاعل یا فاعل، عَلٰی حرف جر، نعماءِ مضاف، ہٖ ضمیر

مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف الشَّامِلَةِ اسم فاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، و حرف عطف، الآء مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الکاملۃِ اسم فاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا علیٰ حرف جر کا، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ثانی ہوا اسی شبہ فعل (مُسْتَحَقٌ، مُخْتَصٌ، ثَابِتٌ) محذوف کا، شبہ فعل اپنے نائب فاعل یا فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی الحمدُ مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ''لفظاً خبریہ'' اور معنیً انشائیہ ہوا، اس لئے کہ قائل کا مقصد حمد کو بجالانا ہے نہ کہ اس کی خبر دینا۔

## خبر اور انشاء میں فرق

جو کام ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے یا آئندہ ہوگا اس کے بارے میں بتلانا خبر کہلاتا ہے، اس کے بتلانے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہے جیسے، مَاتَ فُلَانٌ (فلاں مرگیا) اَلْوَلَدُ نَائِمٌ (لڑکا سو رہا ہے) اَذْهَبُ اِلٰى دِهْلِي غَداً (میں کل دہلی جاؤں گا) یہ سب خبریں ہیں۔

انشاء کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز یا فعل کو وجود میں لانا، یعنی ذہن و دماغ میں جو طلب یا خواہش یا کیفیت وغیرہ پیدا ہوتی ہے اس کے اظہار کا نام انشاء ہے مثلاً کسی نے کوئی خوبصورت چیز دیکھی، اس کو دیکھ کر ذہن میں جو ایک خاص کیفیت ہوئی اس کیفیت کا اظہار جن الفاظ سے کریں گے وہ انشاء کہلائیں گے، اسی طرح دل میں کوئی آرزو پیدا ہوئی اس کا اظہار زبان سے کر دیا تو وہ کلام بھی انشاء ہوگا، انشاء بولنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے، اس لئے کہ وہ کوئی خبر نہیں دیتا بلکہ اپنی ذہنی کیفیت کا اظہار کرتا ہے۔

## وجوہِ اعراب

الحمدُ مرفوع ہے مبتدا ہونے کی بنا پر، للهِ مجرور ہے لام حرف جر کی وجہ سے، نَعماءِ مجرور ہے علیٰ حرف جر کی وجہ سے، الشاملة پر جر آیا موصوف مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر، الآء پر جر آیا بواسطہ عطف علی حرف جر کی وجہ سے، الکاملة مجرور ہے موصوف مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر۔

| وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى . |
|---|

**ترجمہ**۔ اور رحمت کاملہ کا نزول ہوا انبیاء کے سردار پر (جن کا اسم گرامی) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جو کہ برگزیدہ ہیں اور ان کی اولاد پر جو کہ پسندیدہ ہیں۔

**تحقیق وتشریح**۔ الصلوٰۃُ کئی معنی کے لئے آتا ہے: ۱۔ دعاء۔ ۲۔ نماز۔ ۳۔ تسبیح۔ ۴۔ رحمت۔ ۵۔ درود، یہاں پر رحمت یا درود کے معنی میں ہے، عَلٰى حرف جر ہے اس کی تفصیل النوع الاول میں آئے گی، ''سَیِّدٌ'' لغت میں سید، سردار اور پیشوا کو کہتے ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک سید وہ شخص ہے جو حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہو، اَلْاَنْبِيَاءِ، نَبِیٌّ کی جمع ہے، اللہ کے

پیغامبر کو کہتے ہیں یعنی وہ انسان جو اللہ کے الہام کے ذریعہ غیب کی باتیں بتائے، **مُحَمَّدٌ** (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، اصل مادہ **حمد** ہے اور اس میں باب تفعیل کے خاصہ تکرار و مبالغہ کا لحاظ رکھا گیا ہے، اس کے معنی ہیں وہ ذات ستودہ صفات جس کے محاسن و کمالات کو محبت و عظمت کے ساتھ بار بار بیان کیا جائے، اور یہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مخصوص علم ہے جس کو الہام ربانی کی بنا پر آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی ولادت کے ساتویں روز تجویز کیا تھا، **اَلْمُصْطَفٰی، اَلْمُجْتَبٰی**، یہ دونوں باب افتعال سے اسم مفعول کے صیغے ہیں، دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، برگزیدہ، پسندیدہ، منتخب کردہ، اور دونوں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام ہیں، **آلہ**، آل بمعنی اولاد، ہ ضمیر کا مرجع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ہر متقی مومن نبی کی آل میں شامل ہے۔

**ترکیب**- واؤ عاطفہ، الصلوٰۃُ مبتدا، علی حرف جر، سید مضاف، الانبیاءِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، **محمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) موصوف، **المصطفیٰ**، ال اسم موصول، **مصطفیٰ** اسم مفعول، **ھو** ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی **محمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، موصوف صفت سے مل کر بدل کل ہوا مبدل منہ کا، مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور ہوا علی حرف جر کا، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، علی حرف جر، ال مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف - **المجتبی**، ال اسم موصول، **مُجْتَبیٰ** اسم مفعول، **ھو** ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم فاعل نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، علیٰ حرف جر اپنے مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہو کر متعلق ہوا نازِلَۃٌ شبہ فعل محذوف کے، **ھی** ضمیر مستتر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی الصلوٰۃ مبتدا کی (تقدیر عبارت یوں ہوگی **الصلوٰۃ نازلۃٌ علی سید الانبیاء الخ**) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ صورۃً خبریہ اور معنیً انشائیہ ہوا، اس لئے کہ مقصود نزول رحمت کی درخواست ہے نہ کہ اس کی خبر دینا، چوں کہ اس جملہ کا سابقہ جملہ پر عطف ہو رہا ہے اس حیثیت سے یہ جملہ معطوفہ بھی ہے۔

**صفات جملہ**- یاد رکھنا چاہئے کہ صفات کے اعتبار سے جملہ کی نو قسمیں ہیں۔

۱-مستانفہ۔۲-معترضہ-۳-تفسیریہ-۴-معللہ۔۵-جواب قسم۔۶-جواب شرط۔۷-فصیحیہ۔۸-صلہ۔۹-معطوفہ، حسب موقع ان تمام کی تعریفات کر دی جائیں گی، یہاں پر چوں کہ جملہ معطوفہ بنا اس لئے اس کی تعریف کی جاتی ہے۔

**جملہ معطوفہ**- جملہ معطوفہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا کلام سابق پر عطف کیا گیا ہو، حروف عاطفہ (جن کی تعداد دس ہے، وَاؤ، فَا، ثُمَّ، حَتّٰی، اَوْ، اِمَّا، اَمْ، بَلْ، لَا، لٰکِنْ) میں سے کسی حرف کے ذریعہ جیسے، **اَلْوَلَدُ جَالِسٌ وَالْبِنْتُ قَائِمَۃٌ**، ان دونوں جملوں میں سے دوسرے کا عطف واؤ کے ذریعہ پہلے پر ہو رہا ہے اس لئے دوسرے والا جملہ معطوفہ ہے۔ کبھی معطوف علیہ اور معطوف دونوں کے جملہ ہونے کی صورت میں دونوں جملوں کو ملا کر بھی جملہ معطوفہ کہہ دیتے ہیں۔

**بدل کل کی تعریف**- بدل کل اس بدل کو کہتے ہیں جو مبدل منہ کے پورے مدلول پر دلالت کرے، جیسے **رَاَیْتُ غُلَامَكَ ھِشَامًا**، میں نے تیرے غلام ہشام کو دیکھا، اس میں **ھشاماً** بدل کل ہے اس لئے کہ ہشام **غُلَامَكَ** کے پورے مدلول پر دلالت کرتا ہے، اسی طرح مذکورہ عبارت میں بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سید الانبیاء کا بدل کل ہے اس لئے کہ دونوں کا مدلول ایک ہی ذات گرامی ہے۔

**وجوہ اعراب**- الصلوٰۃُ مرفوع ہے بر بنائے ابتداء، سَیِّدِ مجرور بوجہ علیٰ حرف جر، الانبیاءِ مجرور ہے مضاف الیہ ہونے کی بنا پر، مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجرور بر بنائے بدل، اَلْـمُصْطَفیٰ حالت جری میں ہے موصوف مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر، الٰہ مجرور بوجہ علیٰ، اَلْمُجْتَبیٰ مجرور ہے موصوف مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر۔

اِعْـلَـمْ اَنَّ الْعَوَا مِلَ فِی النَّحْوِ عَلیٰ مَا اَلَّفَهُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ، سَقَی اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ، مِأَةُ عَامِلٍ.

**ترجمہ**- جان لیجئے کہ بے شک جو عوامل ذکر کئے گئے ہیں (فن) نحو میں مبنی ہیں اس (ترتیب) پر جس کو جمع کیا ہے شیخ (نحو) امام (علوم عربیہ) بزرگ ترین علمائے خلق عبد القاہر بن عبد الرحمٰن جرجانی نے، اللہ تعالیٰ ان کی مٹی (قبر) کو سیراب کرے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنائے (آمین) (وہ) سو عامل ہیں۔

**تحقیق وتشریح**- عَـوَامِلَ، عامل کی جمع ہے، لغت میں کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور اصطلاح نحو میں عوامل ان لفظی اور معنوی اسباب کو کہتے ہیں جن کی وجہ سے کلمات کی آخری حالتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں، اَلَّفَ فعل ماضی از باب تفعیل، جمع کرنا، ترتیب دینا، الشیخ، اکیاون سال سے اسی سال تک کے عمر والے کو شیخ کہتے ہیں، کبھی کبھی کسی ماہر فن کو بھی بغیر عمر کا لحاظ کئے ہوئے اس فن کا شیخ کہہ دیتے ہیں، فن نحو میں مطلق شیخ سے عبد القاہر جرجانی مراد ہوتے ہیں، الامـام، پیشوا، الانـام، مخلوق، عبد القاہر بن عبد الرحمٰن فن نحو اور دیگر علوم عربیہ کی شہرۂ آفاق شخصیت ہیں، کنیت ابو بکر ہے، مسلکاً شافعی اور اشعری ہیں، وفات ۴۷۱ھ یا ۴۷۴ھ میں ہوئی، ابـن جب یہ دو علموں کے درمیان میں آتا ہے تو کتابت میں ہمزہ گر جاتا ہے اور صرف بـن لکھا جاتا ہے، الـجُـرجَـانیُّ، اس میں یائے نسبتی ہے اور جرجان یہ گرگان کی عربی بنائی گئی ہے، اور گرگان طبرستان کا ایک شہر ہے یا بلاد خوارزم یا شیراز کی بستیوں میں سے ایک بستی کا نام ہے، سقیٰ فعل ماضی از سقیٌ، سیراب کرنا، ثریٰ ترمٹی مراد قبر ہے، مثـــویٰ ٹھکانہ، اس عبارت میں مصنفؒ نے صرف اتنی بات بیان کی ہے کہ عوامل نحو شیخ عبد القاہر جرجانیؒ کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق سو ہیں۔

**ترکیب**-اِعْلَمْ فعل امر، اَنْتَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْعَوَامِلَ ذوالحال–، فِیْ حرف جر، اَلنَّحْوِ مجرور، جار مجرور (ظرف مستقر) متعلق ہوا مذکورۃً، اسم مفعول مقدر کے، ھی ضمیر اس کا نائب فاعل، مذکورۃً شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر حال، علی حرف جر، ما اسم موصول، اَلَّفَ فعل ماضی، ہ ضمیر اَلَّفَ کا مفعول بہ، اَلشَّیْخُ موصوف، اَلْاِمَامُ صفت اول، اَفْضَلُ مضاف، عُلَمَاءِ مضاف الیہ مضاف، اَلْاَنَامِ، عُلَمَاءِ کا مضاف الیہ، عُلَمَاءِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا اَفْضَلُ کا، اَفْضَلُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی ہوئی اَلشَّیْخُ کی، اَلشَّیْخُ اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ۔ عَبْدُ مضاف، الْـقَـاهِرِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، اِبْنُ مضاف، عبدِ مضاف الیہ مضاف، الـرَّحْمٰنِ مضاف الیہ عبد کا، عبدِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا اِبْنُ کا، اِبْنُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول ہوئی عَبْدُ الْقَاهِرِ کی، اَلْجُرْجَانِیُّ اس کی صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر بدل کل ہوا الشَّیْخُ مبدل منہ کا۔

الشَّیْخُ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل ہوا اَلِفَ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا ما اسم موصول کا، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا علیٰ حرف جر کا، جار مجرور (ظرف مستقر) متعلق ہوا مَبْنِیَّۃً اسم مفعول مقدر کے، ھی ضمیر اس کا نائب فاعل، اسم مفعول (شبہ فعل) اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر حال (ثانی) ہوا الْعَوَامِلَ ذو الحال کا، ذو الحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر اسم ہوا اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کا، سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ، یہ ان کے اسم وخبر کے درمیان جملہ معترضہ ہے اس کی ترکیب ابھی آرہی ہے۔

مِاْئَۃُ اسم عدد ممیز مضاف، عاملٍ تمیز مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اِعْلَمْ فعل امر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سَقَی اللّٰہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ سَقَی فعل ماضی، اللّٰہُ فاعل، ثَرَا مضاف، ہُ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، و حرف عطف، جَعَلَ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے اللہ اس کا فاعل، اَلْجَنَّۃَ مفعول اول، مَثْوَاہُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ معترضہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

## وجوہِ اعراب

اِعْلَمْ مبنی بر سکون ہے فعل امر ہونے کی بنا پر، الْعَوَامِلَ منصوب ہے بر بنائے اسم اَنَّ، النَّحوِ مجرور بر بنائے دخول حرف جر، فِی النحوِ اور عَلیٰ ما، مَحَلاً منصوب ہیں حال ہونے کی بنا پر، اَلِف ماضی ہونے کی بنا پر مبنی بر فتحہ ہے، اَلشَّیْخُ مرفوع ہے فاعل ہونے کی بنا پر، الْاِمَامُ اور اَفْضَلُ دونوں مرفوع ہیں موصوف مرفوع کی صفت ہونے کی بنا پر، علماءِ اور الانامِ دونوں مجرور ہیں مضاف الیہ ہونے کی بنا پر، عبدُ پر رفع آیا مرفوع کا بدل ہونے کی بنا پر، القَاھِرِ مجرور بر بنائے مضاف الیہ، ابنُ اور الجُرجانیُّ مرفوع ہیں موصوف مرفوع کی صفت ہونے کی بنا پر، عبدِ اور الرحمنِ مجرور ہیں مضاف الیہ ہونے کی بنا پر، سَقَی اور جَعَلَ دونوں ماضی ہونے کی بنا پر مبنی بر فتحہ ہیں، اللّٰہُ فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے، ثَرَا اور مَثْوَا تقدیراً اور الْجَنَّۃَ لفظاً منصوب ہیں مفعول ہونے کی بنا پر۔

## ظرف مستقر کا اعراب

ظرف مستقر جس کی تعریف ابتدا میں گذر چکی ہے اس کا اعراب اس کے متعلَّق کے محل وقوع کے اعتبار سے محلی ہوتا ہے، یعنی اس کا پوشیدہ متعلَّق اگر خبر بن رہا ہے تو ظرف مستقر محلا مرفوع ہوگا، جیسے زیدٌ فی الدارِ میں فی الدار محلا مرفوع ہے، اور اگر وہ معرفہ کے بعد آئے گا تو ہمیشہ حال ہونے کی بنا پر محلا منصوب ہوگا جیسے مذکورہ عبارت میں، فِی النَّحْوِ اور عَلیٰ مَا، اور اگر نکرہ کے بعد آئے گا تو ہمیشہ صفت بنے گا اور اس کا اعراب محلا وہی ہوگا جو موصوف کا ہے، جیسے اِنْ کَانَتْ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَۃٌ کَالْجُمْلَۃِ الَّتِیْ وَقَعَتْ جَوَابُہٗ، اس مثال میں ظرف مستقر کَالْجُمْلَۃِ نکرہ (جُمْلَۃٌ) کے بعد ہے اس لئے محلا اس کا وہی اعراب ہے جو

موصوف کا ہے یعنی رفع، اور کبھی کسی موصول کا صلہ بنے گا، جیسے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اس میں ظرف مستقر مِنْ قَبْلِهِمْ الَّذِیْنَ اسم موصول کا صلہ بن رہا ہے۔

## جملہ معترضہ کی تعریف

جملہ معترضہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو ایسی دو چیزوں کے درمیان واقع ہو جن کے درمیان فصل اجنبی جائز نہیں ہوتا، مثلاً مبتدا خبر، موصوف صفت، قسم جواب قسم، موصول صلہ، شرط و جزا، فعل اور اس کے معمول کے درمیان جیسے۔ **محمد صلی الله علیه وسلم رسولُ اللهِ** اس مثال میں محمدٌ مبتداء اور رسولُ اللهِ مضاف مضاف الیہ ہو کر خبر اور ان کے درمیان والا جملہ (صلی الله علیه وسلم) معترضہ ہے۔

| لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ، فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ، سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ، فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّ تِسْعُوْنَ عَامِلاً، وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ، وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ، وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعاً . |
|---|

**ترجمہ**۔ (ان سو عاملوں میں سے) بعض عوامل لفظی ہیں اور بعض معنوی، پھر ان (سو) میں سے لفظی عوامل دو طرح کے ہیں، ایک سماعی، دوسرے قیاسی، چناں چہ سماعی ان (سو) میں سے اکیانوے عوامل ہیں، اور قیاسی ان میں سے سات ہیں، اور معنوی ان میں سے دو عدد ہیں، اور ان میں سے سماعی عوامل تیرہ نوع پر تقسیم ہوتے ہیں۔

## تحقیق وتشریح

**عوامل لفظیه**: ان عوامل کو کہتے ہیں جو بولنے میں آتے ہیں، جیسے لفظ مِنْ، اَنْ، ضَرَبَ وغیرہ۔

**عوامل معنویه**: ان عوامل کو کہتے ہیں جو بولنے میں نہیں آتے، جیسے ابتداء اور ناصب و جازم سے خالی ہونا جن کی تفصیل انشاء اللہ بعد میں اپنے موقع پر آجائے گی۔

**عوامل قیاسیه**: ان عوامل کو کہتے ہیں جو قاعدہ کے مطابق آتے ہیں، جیسے افعال، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ۔

**عوامل سماعیه**: ان عوامل کو کہتے ہیں جو اہل زبان سے سنے گئے ہیں جن کے بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں جیسے حروف جارہ، ناصبہ، جازمہ وغیرہ۔

**لفظیةٌ، معنویةٌ، سماعیةٌ، قیاسیةٌ** میں یاء نسبتی اور تاء برائے تانیث ہے، ضَربینِ ضربٌ کا تثنیہ ہے جس کے مختلف معانی آتے ہیں، یہاں پر قسم مراد ہے، تتنوع، مضارع کا واحد مؤنث غائب از باب تفعل، قسمیں ہونا۔

## سو عاملوں کا اجمالی تعارف

مصنفؒ نے مذکورہ عبارت میں **مـأـة عامل** (سو عاملوں) کا اجمالی تعارف اس طرح کرایا ہے کہ عوامل کی اولاً دو قسمیں ہیں:

ا-لفظی -۲-معنوی، پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں:

ا-سماعی -۲-قیاسی، اس طرح عوامل کے کل تین گروپ بن گئے۔

ا- عوامل لفظیہ سماعیہ: اس گروپ میں اکیانوے عوامل ہیں..................۹۱

۲- عوامل لفظیہ قیاسیہ: اس گروپ میں سات عوامل ہیں..................۷

۳- عوامل معنویہ: اس گروپ میں فقط دو عوامل ہیں..................۲

اس طرح کل سو عوامل ہو جاتے ہیں ..................۱۰۰

پھر گروپ اول یعنی عوامل لفظیہ سماعیہ جو اکیانوے عوامل پر مشتمل ہے اس کی عمل کے اعتبار سے تیرہ قسمیں ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

**ترکیب**- لَفظِيَّةٌ وَمَعنَوِيَّةٌ- اس کی چھ ترکیبیں ہوسکتی ہیں مگر اختصار کے پیش نظر یہاں پر صرف دو ترکیبیں لکھی جاتی ہیں۔

ا- یہ دو جملے بنیں گے اور تقدیر عبارت یہ ہوگی " **بعضها لفظية وبعضها معنوية** " **بعض** مضاف، **ها** ضمیر (راجع بسوئے مأة عامل) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، لفظيّةٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، بالکل اسی طرح اگلے والا جملہ **بعضها معنوية** ہے، اور ترجمہ اسی ترکیب کے مطابق کیا گیا ہے۔

۲- یہ ایک ہی جملہ بنے گا اور پوری عبارت اس طرح بنے گی " **هي لفظيّةٌ ومعنويّةٌ** " **هي** ضمیر (راجع بسوئے مِأةُ عَامِلٍ) مبتدا، لَفظِيّةٌ معطوف علیہ، و حرف عطف، معنويّةٌ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**فَاللَّفظِيَّةُ مِنهَا عَلىٰ ضَربَينِ** -فا برائے تفصیل -لام حرف تعریف برائے عہد، اللفظيّةُ ذوالحال، **منها** جار مجرور (ظرف مستقر) کائنةً مقدر کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، **علی** جارہ- ضربينِ مجرور، جار مجرور (ظرف مستقر) ثَابتةٌ یا موجودةٌ پوشیدہ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، تقدیر عبارت یوں ہوئی "**فَاللَّفظِيَّةُ كَائنةً مِنهَا ثَابتةٌ عَلىٰ ضَربَينِ**"۔

**نوٹ**- منها (ظرف مستقر) حال اس وجہ سے بنا کہ یہ معرفہ کے بعد آیا ہے، اور معرفہ کے بعد آنے والا ظرف مستقر ہمیشہ حال بنتا ہے اور محلاً منصوب ہوتا ہے جیسا کہ ماقبل میں بیان کیا جا چکا ہے۔

**سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ** -اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں یہاں پر صرف دو کو ذکر کیا جارہا ہے

ا- یہ دو جملے بنیں گے، تقدیر عبارت یہ ہوگی " **اَحَدُهُمَا سَمَاعِيَّةٌ وَثَانِيهُمَا قِيَاسِيَّةٌ** " **اَحَدُ** مضاف، **هُمَا** ضمیر (راجع بسوئے ضَربَينِ) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، سَمَاعِيَّةٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، اسی طرح ثَانِيهُمَا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، قِيَاسِيَّةٌ خبر، اس ترکیب کے مطابق یہ دونوں کلمے خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہوں گے، ترجمہ اسی ترکیب کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔

۲- ان دونوں کو مجرور پڑھا جائے اور یہ دونوں معطوف علیہ اور معطوف ہو کر ماقبل والے جملہ میں جو ضَربَينِ ہے اس

سے بدل واقع ہوں، پھر مبدل منہ بدل سے مل کر علی کا مجرور ہو کر ثابتۃ مقدر کے متعلق ہو کر خبر، اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا ''پھر ان عوامل میں سے لفظی عوامل کی دو قسمیں سماعی اور قیاسی ہیں'' اس ترکیب کے اعتبار سے یہ دونوں کلمے ماقبل والے جملہ ہی کا ایک حصہ بنیں گے۔

فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّ تِسْعُوْنَ عَامِلاً - فا برائے تفصیل، لام حرف تعریف برائے عہد، السماعیة ذوالحال، منہا جار مجرور سے مل کر کائنة مقدر کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، احدٌ اسم عدد معطوف علیہ، و حرف عطف، تسعون اسم عدد معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ممیز، عَامِلاً تمیز - ممیز تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ - واؤ برائے استیناف، القیاسیّةُ مِنْهَا ماقبل والے جملہ کی طرح ذوالحال اور حال سے مل کر مبتدا، سبعةُ اسم عدد ممیز، عوامل تمیز، ممیز تمیز سے مل کر خبر - مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَان - المعنویةُ منہا ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، عددان خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعاً - تتنوعُ فعل مضارع، اَلسَّمَاعِيَّةُ منہا ذوالحال حال سے مل کر فاعل، علی حرف جر، ثَلٰثَةَ عشرَ (اسم عدد مرکب بنائی) ممیز، نوعاً تمیز - ممیز تمیز سے مل کر مجرور، عَلٰی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہو کر (جس کی تفصیل ابتدا میں گذر چکی ہے) متعلق ہوا تتنوع فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

**وجوہ اعراب** - مذکورہ عبارت میں لفظ منہا پانچ جگہ آیا ہے اور پانچوں جگہوں پر حال ہونے کی بنا پر محلاً منصوب ہے، علی ضربینِ خبر ہونے کی بنا پر محلاً مرفوع ہے، عاملاً. عوامل اور نوعاً یہ تینوں منصوب ہیں تمیز ہونے کی بنا پر، ثَلٰثَةَ عَشَرَ مرکب بنائی ہونے کی بنا پر مبنی برفتحہ ہے اور ترکیب کے اعتبار سے یہ محلاً مجرور ہے کیوں کہ اس پر علٰی حرف جر داخل ہے، باقی کلمات کی وجوہ اعراب بالکل ظاہر ہیں۔

**ممیز اور تمیز کی تعریف** - تمیز اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی عدد، وزن، کیل (پیمانہ)، مساحت، (پیمائش) یا نسبت وغیرہ کے ابہام کو دور کرے، اور جس چیز کے ابہام کو تمیز کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے اس کو ممیز کہتے ہیں، مثلاً آپ کہیں عندی خمسة عشر، میرے پاس پندرہ ہیں، اس خمسة عشر میں ابہام ہے کیوں کہ یہ معلوم نہیں کہ پندرہ کیا ہیں اس لئے یہ ممیز ہے، اگر اس کے بعد کہہ دیا جائے قَلَماً تو یہ اس کی تمیز ہوگی کیوں کہ اس سے خَمْسَةَ عَشَرَ کا تعین ہو کر یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ قلم ہیں کچھ اور نہیں، اس طرح اس میں شک اور ابہام کی گنجائش نہیں رہے گی۔

**ممیز اور تمیز کا اعراب** - ممیز کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوتا ہے کبھی رفع کبھی نصب اور کبھی جر، اور تمیز کا اعراب نصب ہوتا ہے، البتہ بعض صورتوں میں تمیز مجرور بھی ہوتی ہے مگر یہ اس کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

# النوع الاولُ

حُروفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ فَقَطْ، وَتُسَمّٰى حُرُوْفاً جارَّةً، وَهِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً.

**ترجمہ:** پہلی قسم وہ حروف ہیں جو فقط اسم کو زیر دیتے ہیں، اور ان کا نام حروف جارہ رکھا جاتا ہے، اور وہ سترہ حرف ہیں۔

**تحقیق** - تجُرُّ فعل مضارع صیغہ واحد مؤنث غائب از باب نصر ''زیر لگانا'' فَقَطْ، یہ دو کلمے ہیں: ۱- ف ۲- قط، قَطْ حسبُ کے معنی میں آتا ہے جس کے معنی ہیں ''کافی'' بولا جاتا ہے قَطْكَ درهمٌ یعنی حَسبُكَ درهمٌ (تجھ کو ایک درہم کافی ہے) فرق دونوں میں اتنا ہے کہ حسبُ معرب اور قَطْ مبنی برسکون ہے، اس کے شروع میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے ف کو داخل کر دیا جاتا ہے، ترکیب میں یہی ف جزائیہ بن جاتی ہے، اس ف کو فصیحہ (اظہار کرنے والی) بھی کہہ دیا جاتا ہے، کیوں کہ یہ شرط محذوف کی طرف رہنمائی کرتی ہے، بعض حضرات کے بیان کے مطابق قَطْ اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ (تو رک جا) ہے، اسم فعل کی تعریف اور بیان انشاء اللہ آگے چل کر النوع التاسع میں آجائے گا۔ تُسَمّٰى فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب از باب تفعیل ''نام رکھنا''۔

**تشریح** - اس نوع میں عوامل سماعیہ میں سے ان عاملوں کا بیان ہے جن کو حروف جارہ کہا جاتا ہے، اور ان کا عمل صرف اسم میں ہوتا ہے چاہے وہ اسم حقیقی ہو جیسے القلمُ یا تاویلی جیسے اَنْ اَدْخُلَ۔

ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اسم پر داخل ہو کر اس کے آخر کو زیر دیتے ہیں، خواہ لفظاً جیسے بِالْقَلَمِ، یا تقدیراً، جیسے بِالْعَصَا یا محلاً جیسے بِهٰؤُلَاءِ، یہ حروف سترہ ہیں جن کو اجمالاً اس شعر میں ذکر کر دیا گیا ہے ؎

باؤ تاؤ کاف ولام و واؤ منذ ومذ خلا ✿ رُبَّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

## حروف جارہ کی تعریف

حروف جارہ ان حرفوں کو کہتے ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اس کے آخر کو زیر دیتے ہیں اور وہ فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچ کر اسم تک پہنچا دیتے ہیں۔

**ترکیب:** اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ، اَلنَّوْعُ موصوف، اَلْاَوَّلُ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا- حُرُوْفٌ موصوف، تَجُرُّ فعل مضارع، ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، الاسمَ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حروف کی صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فَقطْ - یہ شرط محذوف کی جزاء ہے تقدیرِ عبارت یوں ہے اِذَا جَـرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ فَحَسْبُكَ الْاِسْمُ یا فَحَسْبُكَ الْجَرُّ، اذا شرطیہ، جَرَرْتَ فعل بافاعل، بها جار مجرور ((ظرف لغو) جررتَ کے متعلق، الاسمَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، حَسبُكَ مضاف مضاف الیہ مبتدا، الاسمُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اگر قطْ کو اسم فعل یعنی انته کے معنی میں لیا جائے تو تقدیرِ عبارت یوں ہوگی اذا جَـرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ فانتهِ عَنْ عَمَلِ غَیْرِهٖ، جملہ اولی شرط اور ف جزائیہ، اِنْتَـهِ امر حاضر اَنْـتَ ضمیر مستتر فاعل، عَنْ جارہ عَـمَلِ مضاف، غَیْرِ مضاف الیہ مضاف، ہٖ ضمیر راجع بسوئے جر، مضاف الیہ، غیـر مضاف اپنے مضاف الیہ ہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عـمل مضاف کا، پھر مضاف مضاف الیہ سے مل کر عن کا مجرور، جار مجرور انته کے متعلق، فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ

وتُسَـمّٰـی حُرُوْفاً جَارَّةً - تُسَمّٰی فعل مضارع مجہول، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے حروف نائب فاعل، حـروفاً موصوف، جارَّةً صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وھی سبعةَ عَشَرَ حَرْفاً - ھی مبتدا، سَبْعَةَ عشَرَ مرکب بنائی ممیز، حَرْفاً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**شرط و جزا اور جملہ شرطیہ** - اگر دو جملے اس انداز سے ہوں کہ ان میں سے پہلے جملہ کے شروع میں کلم المجازاۃ (کلمات شرط و جزا) میں سے کوئی کلمہ ہو اور ان دونوں جملوں میں سے پہلا جملہ سبب ہو دوسرے جملہ کے لئے، تو پہلے والے جملہ کو (جو سبب ہے) شرط اور دوسرے والے کو (جو مسبب ہے) جزا کہتے ہیں اور ان دونوں جملوں کو ملا کر جملہ شرطیہ کہتے ہیں، جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُكَ، کلم المجازاۃ کا بیان ان شاء اللہ اَلنَّوْعُ السَّادِسُ اور اَلنَّوْعُ السَّابِعُ میں آئے گا۔

# ۱ - باء کا بیان

| اَلْبَـاءُ لِلْاِلْصَاقِ وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْئِ بِالشَّیْئِ اِمَّا حَقِیْقَةً نَحْوُ بِهٖ دَاءٌ وَاِمَّا مَجَازًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اَیِ الْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بِمَکَانٍ یَقْرُبُ مِنْهُ زَیْدٌ |
| --- |

**ترجمہ** - (حروف جارہ سترہ میں سے) باء الصاق کے لئے ہے، اور وہ (الصاق) ایک شے کے (دوسری) شے کے ساتھ ملنے کا (نام) ہے یا تو (ملنا) حقیقی طور پر ہو (اس کی مثال) بِـهٖ دَاءٌ کے مانند ہے اور یا (ملنا) مجازی طور پر ہو اس کی مثال مَرَرْتُ بِزَیْدٍ کے مانند ہے، یعنی مل گیا میرا مرور (گذرنا) ایسی جگہ سے کہ اس (جگہ) سے زید قریب ہے۔

**تحقیق وتشریح** - اِمَّا حرف تردید ہے جو لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا اور تفصیل و بیان کے لئے آتا ہے، داءٌ بیماری، نـحوُ اس کے مختلف معانی میں سے ایک معنی مثل ہیں، ای حرف تفسیر ہے یہ بھی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، اِلْتَصَقَ فعل ماضی از باب افتعال، ملنا، چپکنا۔ مُرُوْرٌ مصدر ہے گذرنا۔

حروفِ جارہ میں سے ایک حرف باء ہے جو بہت سے معانی کے لئے آتا ہے، ان معانی میں سے ماتنؒ نے دس معانی بیان فرمائے ہیں:

۱-الصاق ۔۲-استعانت ۔۳-تعلیل ۔۴-مصاحبت ۔۵-تعدیہ ۔۶-مقابلہ ۔۷-قسم ۔۸-استعطاف ۔۹-زیادت ۔ ۱۰-ظرفیت، مگران کا منشاء حصر نہیں ہے، کیوں کہ باء ماتنؒ کے بیان کردہ معانی کے علاوہ مثلاً تبعیض، استعلاء، غایت، تجرید، تفدیہ بمعنی عن وغیرہ کے لئے بھی آتا ہے، باء کے سب سے پہلے معنی الصاق کے ہیں۔

## الصاق کے معنی اور اس کی قسمیں

اِلْصَاق کے معنی ہیں چپکنا، چپکانا، ملنا، ملانا، الصاق کی دو قسمیں ہیں اور باء ان دونوں قسموں کے لئے آتی ہے (۱) الصاقِ حقیقی، یعنی ایک چیز حقیقت میں دوسری کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ رہے جیسے بیماری بدن کے ساتھ مل جاتی ہے، باء اس الصاق کو بھی بتاتی ہے جیسے بہ دَاءٌ یعنی اس کے ساتھ بیماری ملی ہوئی ہے (۲) الصاق مجازی، یعنی دو چیزوں کے درمیان حقیقت میں تو فاصلہ ہو مگر اس فاصلہ کو نظر انداز کر کے دونوں کو متصل کہہ دیا جائے، مثلاً جب انسان گذرتے ہیں تو ان کے جسم آپس میں نہیں ملتے مگر عرف میں کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں آدمی مل کر گذرے، باء اس الصاق کو بھی بتاتی ہے جیسے، مررتُ بزیدٍ، یعنی میں زید کے ساتھ گذرا۔

**ترکیب** - اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ - اَلْبَاءُ مبتدا-لِلْاِلْصَاقِ جارمجرور (ظرف مستقر) ثابتۃٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْئِ بِالشَّيْئِ اِمَّا حَقِيْقَةً نَحْوُ بِهٖ دَاءٌ وَاِمَّا مَجَازًا .

واؤ استینافیہ، غیر عاملہ، ھو مبتدا، اتصالُ مصدر مضاف، الشئی مضاف الیہ، بالشئی جارمجرور متعلق مصدر، مصدر اپنے مضاف الیہ اور اپنے متعلق سے مل کر ممیز (یہاں نسبت میں ابہام ہے) امّا حرف تردید، حقیقۃً معطوف علیہ نحو بہ داءٌ یہ مستقل جملہ ہے اس کی ترکیب آگے آرہی ہے و عاطفہ امّا حروف تردید غیر عاملہ، مجازاً معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر تمیز، ممیز تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحوُ بہٖ داءٌ، تقدیر عبارت ہے مِثَالُهٗ نَحْوُ بِهٖ دَاءٌ، مِثَالُهٗ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، نحوُ مضاف، بہٖ جار مجرور ثابتٌ پوشیدہ کے متعلق ہو کر خبر مقدم، داءٌ مبتدا موخر، مبتدا موخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ اى اِلْتَصَقَ مُرُوْرِىْ بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ، یہاں بھی مثالهٗ مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، مَرَرْتُ فعل بافاعل، بزیدٍ متعلق مَرَرْتُ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفسّر، اَیْ حرف تفسیر، اِلْتَصَقَ فعل ماضی، مُرُوْرِیْ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، ب جارہ، مکان موصوف، یقربُ فعل مضارع، منہ جار مجرور متعلق یَقْرُبُ، زیدٌ فاعل، یَقْرُبُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہوئی مکانٍ کی، موصوف صفت سے مل کر ب کا

مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اِلْتَصَقَ کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر تفسیر ہوئی مفسَّر کی، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، مضاف اپنے مضاف سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## مفسَّر، تفسیر اور جملہ تفسیریہ

کبھی کبھی کلام میں کوئی مبہم یا مجمل بات آجاتی ہے، پھر بعد والے جملہ میں اس ابہام یا اجمال کو دور کردیا جاتا ہے، تو اس مبہم یا مجمل بات کو مفسَّر، اور جس کلام سے اس ابہام کو دور کیا گیا ہے اس کو تفسیر مفسر (بکسر سین) یا جملہ تفسیریہ کہتے ہیں، اور اسی کو مفسِّر (بکسر سین) بھی بول دیتے ہیں، جیسے زَیْدٌ کَثِیْرُ الرَّمَادِ ای ھُوَ جَوَادٌ، زید کثیر الرماد ہے یعنی وہ سخی ہے، زَیْدٌ کَثِیْرُ الرَّمَادِ مفسر اور ای ھو جواد جملہ تفسیریہ ہے، یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جملہ تفسیریہ کے شروع میں کبھی حرف تفسیر اَیْ وغیرہ آتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔

| وَلِلْاِسْتِعَانَةِ نَحْوُ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ |
|---|

**ترجمہ** - اور باء استعانت کے لئے ہے، اس کی مثال کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ کی طرح ہے یعنی میں نے قلم کی مدد سے لکھا۔

**تشریح** - باء کے دوسرے معنی استعانت ہیں، استعانت کے معنی ہیں مدد طلب کرنا، مدد لینا یعنی کبھی کبھی باء کے مدخول سے فعل کے حصول میں مدد لی جاتی ہے جیسے مذکورہ مثال میں فعل کتابت میں باء کے مدخول یعنی قلم سے مدد لی گئی ہے، یہ باء آلہ پر آتی ہے اسی لئے اس کا نام بائے آلہ یا بائے اداۃ بھی ہے۔

**ترکیب** - الباءُ مبتدا محذوف، لـلاستعانة ثابتةٌ کے متعلق ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ، نَحْوُ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ، مثالہ حسب سابق مبتدائے محذوف، نَحْوُ مضاف، کَتَبْتُ فعل با فاعل، بِالْقَلَمِ متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

| وَقَدْ تَکُوْنُ لِلتَّعْلِیْلِ نحوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ. |
|---|

**ترجمہ** - اور کبھی کبھی ہوتی ہے وہ (باء) علت بیان کرنے کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ الخ (یقیناً تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اپنی گوسالہ پرستی کی وجہ سے)

**تحقیق وتشریح** - قَدْ حرف توقع ہے ماضی پر آتا ہے تو تحقیق اور تقریب کے معنی دیتا ہے اور مضارع پر آتا ہے تو تقلیل (کمی کو بتانا) کے لئے، اس وقت اس کا ترجمہ ہوتا ہے "کبھی" اور کبھی یہ مضارع پر بھی تحقیق کے لیے آتا ہے۔ یہ حرف لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، اَلتَّعْلِیْلُ باب تفعیل سے مصدر ہے، علت یعنی وجہ بیان کرنا، تَعَالٰی فعل ماضی از باب تفاعل "بلند ہونا" اِتِّخَاذُ باب افتعال کا مصدر ہے "بنانا" یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے یہاں پر مفعول اول اَلْعِجْلَ ہے اور مفعول ثانی الٰھاً محذوف ہے، ترجمہ ہے تمہارے بچھڑے کو معبود بنا لینے کی وجہ سے "اَلْعِجْلُ گوسالہ، بچھڑا"۔

اس عبارت میں بـاء کے تیسرے معنی بیان کئے گئے ہیں "تعلیل" یعنی باء اس بات کو بتاتی ہے کہ اس کا مدخول اس کے ماقبل کے لئے علت (وجہ) ہے جیسے ذکر کردہ مثال میں باء کا مدخول یعنی اتخاذ عجل، ماقبل یعنی ظلم نفوس (جانوں پر ظلم) کی علت ہے

**ترکیب** - وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ، واؤ استینافیہ- قَدْ برائے تقلیل، تَكُوْنُ فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے باء اسم، لِلتَّعْلِيْلِ جار مجرور ثابتةً مقدر کے متعلق ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

**قولہ تعالیٰ کی ترکیب** - نحوُ قولہٖ تعالیٰ "اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ "، مِثالُهٗ مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، قول مصدر مضاف الیہ مضاف، ہ ضمیر (راجع بسوئے اللہ) مضاف الیہ وفاعل مصدر، قَوْل مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر ذوالحال، تعالیٰ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر قول۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، ظلمتم فعل بافاعل، اَنفسکم مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ، بِ حرفِ جر-، اتخاذ مصدر مضاف، کم (ضمیر مجرور) مضاف الیہ فاعل، العجلَ مفعول بہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بِ کا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ظَلَمْتُمْ کے، ظلم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی انَّ کی، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ۔

**نوٹ** - قولہ تعالیٰ کی ترکیب ہر جگہ اسی طرح ہوگی اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

**قول اور مقولہ**: جب کلام میں مصدر قول یا اس کے مشتقات میں سے کوئی صیغہ آجائے تو وہ اپنے معمولات سے مل کر قول کہلاتا ہے اور پھر اس کے بعد ایک جملہ آتا ہے وہ جملہ اس کا مقولہ کہلاتا ہے، جملہ مقولہ بذات خود تو مستقل جملہ ہی ہوتا ہے، مگر در حقیقت وہ ماقبل والے قول کا مفعول بہ ہوتا ہے، جیسے "قلتُ لحامدٍ جاء ابوك" میں نے حامد سے کہا تمہارے والد آگئے" اس میں قلتُ لحامدٍ قول ہے اگلے والا جملہ" جآء ابوك "مقولہ ہے۔

| وَلِلْمُصَاحِبَةِ نَحْوُ اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ |
|---|

**ترجمہ** - (اور باء بھی) مصاحبت کے لئے ہوتی ہے، جیسے اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ (والی مثال میں) یعنی میں نے گھوڑا خریدا اس کی زین کے ساتھ۔

**تحقیق وتشریح** - مُصَاحَبَة مصدر ہے باب مفاعلة کا "ایک دوسرے کے ساتھ ہونا"۔ سَرْجٌ "زین، کاٹھی" باء کے ایک معنی مصاحبت بھی ہیں یعنی وہ اس بات کو بتاتی ہے کہ اس کا مابعد اور ماقبل دونوں ایک امر میں شریک ہیں، خواہ متصلاً خواہ توقف کے ساتھ، یہ باء مع کے معنی میں ہوتی ہے، جیسے بیان کردہ مثال میں فرس اور سرج دونوں خریدے جانے میں شریک ہیں، یعنی مشتری نے دونوں ہی کو خریدا۔

**مصاحبت اور الصاق میں فرق** - الصاق کا مطلب ہے دو چیزوں کا ایک امر میں اتصال کے ساتھ شریک ہونا۔ اور مصاحبت کا مطلب ہے دو چیزوں کا ایک امر میں مطلق شریک ہونا چاہے یہ شرکت اتصال کے ساتھ ہو یا قدرے انفصال کے ساتھ۔ مثلاً گھوڑے اور زین کو اگر ملا کر خریدا ہے تو یہ الصاق بھی ہے اور مصاحبت بھی اور اگر گھوڑا خریدلیا اور پھر زین خریدی تو یہ فعل شراء میں شرکت تو ہوگئی مگر اتصال کے ساتھ نہیں ہوئی اس لئے یہ فقط مصاحبت کہلائیگی نہ کہ الصاق۔ خلاصہ یہ ہوا کہ مصاحبت عام ہے اور الصاق خاص۔ جہاں الصاق ہوگا وہاں مصاحبت ضرور ہوگی اور جہاں مصاحبت ہوگی وہاں الصاق کا ہونا

ضروری نہیں، یعنی دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

**ترکیب**- وَلِلْمُصَاحَبَةِ -اس کا عطف لِلتَّعْلِيْلِ پر ہے اس لئے تقدیر عبارت یوں ہوگی" وَقَدْ تَكُوْنُ لِلْمُصَاحَبَةِ " تکون فعل ناقص، هي ضمیر مستتر اسم، للمصاحبة ثابتة مقدر کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نحوُ اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ، مثاله مبتداء محذوف، نحوُ مضاف، اشتریتُ فعل بافاعل، الفرسَ مفعول بہ، ب جارہ، سرجه مضاف مضاف الیہ ہو کر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے اِشْتَرَيْتُ کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلتَّعْدِيَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَنَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَیْ اَذْهَبْتُهٗ .

**ترجمہ**- اور (باء کبھی) ہوتی ہے متعدی بنانے کیلئے (اس کی مثال) اللہ تعالیٰ کے (اس) قول کے مانند ہے" ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ " (اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو لے گیا) اور جیسے " ذهبتُ بزيدٍ " (میں زید) کو لے گیا۔ای اَذْهَبْتُهٗ (یعنی میں اس کو لے گیا)

**تحقیق و تشریح**- تعدية، باب تفعیل کا مصدر ہے "متعدی بنانا" ذَهَبَ فعل ماضی لازم "وہ گیا" اذهبتُ فعل ماضی متعدی "میں لے گیا" باب افعال کا ہمزہ بھی متعدی بنانے کے لئے آتا ہے جیسے ذهب سے اَذْهَبَ ۔

باء کے پانچویں معنی ہیں متعدی بنانا، یعنی وہ فعل لازم پر داخل ہو کر اس کو متعدی بنا دیتی ہے مثلاً ذهب فعل لازم ہے اس کے معنی ہیں "وہ گیا" جب اس کو باء کے ساتھ لائیں گے اور یوں کہیں گے ذهب به تو یہ متعدی بن جائے گا اب اس کے معنی ہوں گے "وہ اس کو لے گیا" ذکر کردہ دونوں مثالوں میں ذهب کے یہی معنی ہیں۔

**فعل لازم اور متعدی** -فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل سے پورا ہو جائے جیسے ذهب (جانا) یہ صرف ذَاهِبٌ (جانے والے) سے پورا ہو جاتا ہے، اور فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل سے پورا نہ ہو بلکہ فاعل اور مفعول دونوں سے مل کر پورا ہو، جیسے اَذْهَبَ (لے جانا) یہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ لے جانے والے کے ساتھ وہ چیز نہ ہو جس کو لے جایا جائے۔

**ترکیب**- وَلِلتَّعْدِيَةِ -تقدیر عبارت " وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْدِيَةِ "ترکیب حسب سابق۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ، مِثَالُهٗ مبتدا محذوف، نَحْوُ مضاف، قوله تعالیٰ حسب سابق ذوالحال حال سے مل کر قول، ذَهَبَ فعل اَللّٰهُ فاعل بِنُوْرِهِمْ متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

ونحوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَیْ اَذْهَبْتُهٗ، واؤ عاطفہ مثالہ مبتدا محذوف، نحو مضاف، ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ جملہ فعلیہ مفسّر، ای حرف تفسیر، اذهبتهٗ فعل بافاعل بامفعول جملہ فعلیہ تفسیر، مفسّر تفسیر سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہو کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلْمُقَابَلَةِ نحوُ اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ .

**ترجمہ**- اور (کبھی ہوتی ہے باء ) مقابلہ کیلئے، (اس کی مثال) جیسے اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ (خریدا میں نے غلام کو بمقابل گھوڑے کے یعنی میں نے غلام کو گھوڑے کے بدلہ میں خریدا)۔

**تحقیق و تشریح** اَلْمُقَابَلَة - مصدر از مفاعلۃ یعنی "دو چیزوں کو آمنے سامنے کرنا" باء کے پہلے معنی مقابلہ ہیں، یعنی کبھی کبھی باء اس بات کو بتاتی ہے کہ باء کا مدخول اس کے ماقبل کے بالمقابل ہے یعنی اس کا عوض ہے جیسے مذکورہ مثال میں باء کے مدخول فرس کا اس کے ماقبل عبد کے بالمقابل ہونا معلوم ہو رہا ہے، اس باء کو باء بدل اور باء عوض بھی کہتے ہیں، ابن مالکؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ باء ان چیزوں پر داخل ہوتی ہے جو ثمن (قیمت) یا بدل بنتی ہے۔

**ترکیب** وَلِلْمُقَابَلَة - تقدیر عبارت اور اس کی ترکیب حسب سابق اس طرح ہوگی "وقد تکون للمقابلة نحو اشتریت العبد بالفرس" مثاله مبتدا محذوف، اشتریت العبد بالفرس فعل بافاعل بامفعول بہ بامتعلق جملہ فعلیہ ہوکر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ہوکر خبر مبتدا، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا .

**ترجمہ** - اور (کبھی ہوتی ہے وہ) قسم کے لئے (اس کی مثال) جیسے باللّٰہ لافعلنّ کذا (میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ ضرور بالضرور ایسا کروں گا)۔

**تحقیق و تشریح** - اَلْقَسَمُ بفتح سین "اللہ یا غیر اللہ کی قسم کو کہتے ہیں" قسم کھانے کے لئے اس کا باب افعال (اِقْسَامٌ) استعمال ہوتا ہے، لَاَفْعَلَنَّ فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، کَذَا یہ اسم کنایہ ہے دو کلموں یعنی کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہوکر مبنی بر سکون ہے معنی ہیں "ایسا"۔

مصنفؒ نے باء کے ساتویں معنی قسم بیان کئے ہیں، یعنی باء کو اسم پر داخل کرکے اس اسم مدخول کی قسم کھائی جاتی ہے، اس صورت میں باء کا متعلق فعل مضارع کا واحد متکلم از باب افعال یعنی اُقْسِمُ مقدر ہوا کرتا ہے، مثال بالکل واضح ہے۔

**ترکیب**- وللقسم -تقدیر عبارت اور ترکیب ماقبل ہی کی طرح ہوگی، یعنی وقد تکون للقسم نَحْوُ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا، مثاله مبتدا محذوف، نحو مضاف، بِاللّٰهِ جار مجرور فعل مقدر اُقْسِمُ کے متعلق، انا ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لام برائے تاکید غیر عاملہ، افعلنّ فعل انا ضمیر پوشیدہ فاعل کذا مفعول بہ (محلا منصوب) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب قسم، قسم اپنے جواب سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر نَحْوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**قسم، جواب قسم اور جملہ قسمیہ** - اپنی کسی بات کو پختہ اور مؤکد کرنے کے لئے قسم کا استعمال کیا جاتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے فعل قسم کو اس کے فاعل اور متعلق کے ساتھ لاتے ہیں، فعل قسم مذکور بھی ہوتا ہے جیسے لا اقسم بهٰذا البلد (اس میں لا زائدہ ہے) اور محذوف بھی جیسے باللہ لافعلنّ کذا والی مثال میں، یہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم کہلاتا ہے، اس کے بعد پھر بشکل جملہ اس بات کو ذکر کیا جاتا ہے جس کو مؤکد کرنا مقصود تھا، یہ جملہ جواب قسم کہلاتا ہے، جواب قسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جن کا تفصیلی بیان انشاء اللہ تعالیٰ تاء کے بیان میں آئے گا، قسم اور جواب قسم سے مل کر جو جملہ بنتا ہے اس کو جملہ قسمیہ کہتے ہیں، یہ جملہ انشائیہ ہوتا ہے، اس لئے کہ قسم انشاء میں سے ہے نہ کہ خبر میں سے، جیسے وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ، اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ، قسم ہے اور اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ جواب قسم، دونوں مل کر جملہ قسمیہ ہیں۔

وَلِلْاِسْتِعْطَافِ نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَیْدٍ .

**ترجمه**- اور ( باء کبھی ہوتی ہے ) استعطاف ( مہربانی طلب کرنے ) کیلئے اس کی مثال جیسے اِرْحَمْ بِزَیْدٍ ہے ( زید پر رحم کیجئے )۔

**تحقیق وتشریح**- استعطاف باب استفعال سے مصدر ہے، مہربانی طلب کرنا، یہ باء کے آٹھویں معنی ہیں، یعنی کبھی کبھی متکلم باء کو اسم پر داخل کر کے اس اسم مدخول کے لئے مخاطب سے مہربانی طلب کرتا ہے جیسے مثال مذکور میں زید کے لئے رحم کو طلب کیا جارہا ہے۔

**ترکیب**- وَلِلْاِسْتِعْطَافِ -تقدیر عبارت اور اس کی ترکیب مثل سابق، یعنی " وقد تکون لِلْاِسْتِعْطَافِ" نَحْوُ اِرْحَمْ بِزَیْدٍ، مثالُه مبتدا محذوف، نحو مضاف -ارحم فعل امر حاضر، انت ضمیر پوشیدہ فاعل، بزید جار مجرور متعلق، فعل امر اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر نحوُ کا مضاف الیہ، -مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلظَّرْفِيَّةِ نحوُ زیدٌ بِالْبَلَدِ .

**ترجمه**- اور ( کبھی ہوتی ہے وہ ) ظرفیت کے لئے اس کی مثال جیسے زیدٌ بالبلد ( زید شہر میں ہے )۔

**تحقیق وتشریح**- باء کے نویں معنی ظرفیت ہیں، ظرفیت کا مطلب ہے ایک چیز کا دوسری چیز میں ہونا، ظرفیت دو طرح کی ہوتی ہے: ۱-ظرفیت زمانی یعنی کسی چیز کا کسی وقت میں ہونا۔ ۲-ظرفیت مکانی، یعنی کسی چیز کا کسی جگہ اور مکان میں ہونا، ظرفیت کو بتانے کے لئے اکثر توفی ہی آتا ہے مگر کبھی کبھی باء بھی آجاتی ہے جیسے مذکورہ مثال میں بالبلد یہ فِی الْبَلَدِ کے معنی میں ہے۔

**ترکیب**-وَلِلظَّرْفِيَّةِ -تقدیر عبارت وَقَدْ تَكُوْنُ لِلظَّرْفِيَّةِ، ترکیب مثل سابق، نَحْوُ زَیْدٌ بِالْبَلَدِ، مثاله مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، زیدٌ مبتدا، بِالْبَلَدِ جار مجرور مستقرٌ یا کائنٌ کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مِثالُهُ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ .

**ترجمه**- اور ( کبھی ہوتی ہے وہ ) زیادہ جیسے قول باری تعالیٰ و لا تلقوا بایدیکم الی التهلكة ( تم اپنے ہاتھوں ( جانوں ) کو ہلاکت میں مت ڈالو )

**تحقیق وتشریح**-اَلزِّيَادَةُ مصدر ہے زیادہ ہونا، زیادہ کرنا، زیادہ دینا، یہاں پہلے معنی مراد ہیں، لَا تُلْقُوْا نہی حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مت ڈالو تم، ایدی یدٌ کی جمع ہے ہاتھ، اَلتَّهْلُكَةُ مصدر ہے ہلاک ہونا۔

مصنفؒ کے بیان کردہ معانی میں یہ باء کے آخری معنی ہیں، یعنی باء کبھی کبھی زائد بھی ہوتی ہے، زائد ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ فالتو، بے فائدہ، بیکار اور بے مقصد ہوتی ہے، بلکہ زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو لفظوں سے حذف کردیں تو معنی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، یعنی وہ معنی کے اعتبار سے زیادہ ہوتی ہے اور لفظوں میں اس کے مخصوص فوائد ( تاکید، فصاحت کی زیادتی، کلام کی خوبصورتی ) میں سے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور حاصل ہوتا ہے، کیوں کہ قرآن وحدیث اور فصحاء و بلغاء کے کلام میں کوئی لفظ زائد محض نہیں ہوسکتا، مذکورہ مثال میں باء معنی کے اعتبار سے زائد ہے کیوں کہ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ کے وہی معنی ہیں جو لَا تُلْقُوْا اَیْدِیْکُمْ کے ہیں، اس لئے کہ فعل القاء بذات خود ہی متعدی ہے۔

**ترکیب**-وللزیادة -تقدیر عبارت وقدتکونُ للزیادة، ترکیب حسب سابق۔

نحو قوله تعالیٰ و لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُم اِلَی التَّھْلُکَةِ -نَحْوُ مضاف، قوله تعالی مثل سابق ذوالحال حال بن کر قول، واؤ استینافیہ غیر عاملہ، لائے نہی، تُلْقُوْا فعل بافاعل (فاعل واؤ ضمیر بارز ہے)، ب جارہ، ایدی مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا لَا تُلْقُوْا فعل کے، الی جارہ، التَّھْلُکَةِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی فعل مذکور کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا، قول اپنے مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ ہوا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے محذوف مثالهٗ کی-مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**زیادتیٔ باء کی قسمیں** -زیادتی باء دوطرح کی ہوتی ہے:۱-قیاسی ۲-سماعی، قیاسی زیادتی اس خبر میں ہوتی ہے جو هل استفہامیہ، ما مشابہ بلیس، یا لیس کے بعد واقع ہو، تینوں کی مثالیں بالترتیب یہ ہیں، هَلْ شَاهِدٌ بِقَائِمٍ، مَا عَامِرٌ بِجَالِسٍ، لَیْسَ کَاشِفٌ بِلَاعِبٍ۔

اور سماعی زیادتی مندرجہ ذیل مقامات میں سنی گئی ہے:۱-فاعل میں جیسے و کفی باللّٰہ حسیباً، ای کفی اللّٰہ حسیباً ۲-مفعول بہ میں جیسے و لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُم اِلَی التَّھْلُکَةِ، ای لَا تُلْقُوْا اَیْدِیْکُمْ ۳-مبتدا میں جیسے بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ، ای حسبُكَ درهمٌ ۴-خبر میں جیسے حسبُك بِزیدٍ، ای حسبُك زیدٌ۔

# ۲-لام کا بیان

**وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ، وَلِلزِّیَادَةِ نَحْوُ رَدِفَ لَکُمْ اَیْ رَدِفَکُمْ، وَلِلتَّعْلِیْلِ نَحْوُ جِئْتُكَ لِاِکْرَامِكَ، وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ لِلّٰہِ لَا یُؤَخِّرُ الْاَجَلُ، وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ.**

**ترجمہ** -اور لام اختصاص کے لئے (آتا ہے) جیسے الجُلُّ للفرسِ (جھول گھوڑے کے لئے مخصوص ہے) اور (لام) زائد (بھی) ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لکمْ یعنی رَدِفَکُمْ (وہ تمہارا ردیف ہوا یعنی تمہارے پیچھے سوار ہوا) اور (لام آتا ہے) علت بتانے کے لئے جیسے جئتك لِاِکرامِكَ (میں آپ کے پاس آیا آپ کے اعزاز کے لئے) اور (لام آتا ہے) قسم کے لئے جیسے لِلّٰہِ لَا یُؤَخِّرُ الْاَجَلُ (اللہ کی قسم موت تاخیر نہیں کرتی ہے) اور (لام آتا ہے) معاقبت کے لیے جیسے لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ (لازم پکڑا اس نے بدی کو بدبختی کے انجام کے لئے)

**تحقیق** -اختصاص باب افتعال کا مصدر ہے معنی ہیں "خاص ہونا، خاص کرنا" الجُلُّ "جھول گھوڑے وغیرہ پر ڈالنے کا کپڑا" رَدِفَ فعل ماضی از باب سمع رَدْفٌ سے مشتق ہے "پیچھے ہونا، پیچھے سوار ہونا" اَلتَّعْلِیْلُ باب تَفْعِیْل سے مصدر ہے "علت بتلانا" الاجلُ مدت، وقت، موت، معاقبة باب مفاعلة کا مصدر ہے "پیچھے آنا" لَزِمَ فعل ماضی از باب سمع اس نے لازم پکڑا، الشَّرّ بدی برائی، الشقاوة مصدر ہے بدبختی اور بدبخت ہونا۔

**تشریح** -لام بہت سے معانی کے لئے آتا ہے ان میں سے مصنفؒ نے صرف پانچ معانی کو ذکر کیا ہے ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

۱-**اختصاص** :یعنی لام اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کے مابعد کا اس کے ماقبل کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے (مابعد ماقبل ہی کے لئے ثابت ہے کسی دوسرے کے لئے نہیں) خواہ وہ تعلق ملکیت کا ہو جیسے المالُ لِزیدٍ (مال زید کی ملکیت ہے) یا وہ تعلق استحقاق کا ہو جیسے الجلُ لِلفرسِ (جھول گھوڑے کے لئے مخصوص ہے یعنی جھول کا مستحق گھوڑا ہے) یہ مطلب نہیں کہ جھول گھوڑے کی ملکیت ہے۔ خواہ وہ تعلق نسبت کا ہو جیسے نعمانُ ابنٌ لالیاس (نعمان الیاس کا بیٹا ہے)۔

۲-**زیادۃ** :زیادتی کا جو مفہوم باء کے بیان میں ذکر کیا گیا وہی یہاں پر بھی مراد ہے جو معنی رَدِفَکُمْ کے ہیں یعنی میں تمہارے پیچھے سوار ہوا وہی معنی رَدِفَ لَکُمْ کے بھی ہیں، لام کے کوئی معنی نہیں ہوں گے۔

۳-**تعلیل** :یعنی لام ماقبل والے فعل کی علت اور وجہ کو بتاتا ہے، جیسے جئتُك لِاکرامِكَ، لام فعل مجئی (آنے) کی علت کو بتا رہا ہے کہ میرے آنے کی وجہ تیرا اکرام کرنا ہے، یعنی میں تیری عزت کرنے کے لئے آیا ہوں۔

۴-**قسم** :اس کی پوری وضاحت بائے قسمیہ کے بیان میں صفحہ نمبر ۳۸ دیکھ لی جائے لام قسمیہ کی مثال ہے لِلّٰہِ لایؤخرُ الاجلُ۔

۵-**معاقبت** :معاقبت کا مطلب ہے انجام اور نتیجہ کو بتانا، یعنی لام اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کا مدخول، کلام سابق کا انجام اور نتیجہ ہے، جیسے لزِمَ الشَّرَّ للشَقاوَۃِ، میں لام یہ بتا رہا ہے کہ شقاوت (بدبختی) لزوم شر کا نتیجہ اور اثر ہے۔ یعنی چوں کہ اس نے برائی کو لازم پکڑ لیا (لگاتار وہ بدی کرتا رہا) اس لیے اس کا انجام شقاوت ہی ہوا۔

یہ وہ پانچ معانی ہیں جن کو مصنفؒ نے بیان کیا مگر یہاں بھی مصنفؒ کا منشاء حصر نہیں ہے کیوں کہ لام ان کے علاوہ اور بھی بہت سے معانی کے لئے آتا ہے مثلاً :۱-نفع ۲-تقسیم ۳-تعدیہ ۴-وقت ۵-بمعنی بعد ۶-استغاثہ ۷-تہدید ۸-تعجب ۹-بمعنی الی ۱۰-بمعنی فی ۱۱-بمعنی من ۱۲-تاکید وتقویت ۱۳-بمعنی عند ۱۴-بمعنی عن مثالیں دیگر کتب نحویہ میں موجود ہیں تطویل کے اندیشہ سے ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

**ترکیب**- والـلامُ للاختصاص، واؤ عاطفہ اللامُ مبتدا، للاختصاص جارمجرور (ظرف مستقر) ثابتٌ یا کائنٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحوُ الجلُ للفرس، مثالہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف، نحوُ مضاف الجلُ مبتدا، لِلْفَرَسِ جارمجرور سے مل کر مُختَصٌ یا ثَابِتٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر نَحْوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مِثالُہٗ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلزِّیَادَۃِ -تقدیر عبارت ہے واللّامُ لِلزِّیادَۃِ، ترکیب اَللّامُ لِلاِختِصَاص کی طرح ہے۔

نحوُ ردِفَ لَکُمْ ای ردِفَکُمْ - نحو مضاف، ردِفَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لکم جارمجرور سے مل کر ردِفَ کا متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفسَّر، ای حرف تفسیر- ردفکمْ فعل با فاعل با مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر- جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِلتَّعْلِیْلِ -تقدیر عبارت ہے وَاللّامُ لِلتَّعْلِیلِ اور ترکیب ظاہر ہے۔

نحوُ جِئتُكَ لِإكْرَامِكَ، نحو مضاف، جئتُ فعل بافاعل، کَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، ل جارہ، اکرام مضاف، کَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر جئتُ کا متعلق، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل جملہ فعلیہ ہو کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَلِلْقَسَمِ : تقدیر عبارت ہے وَ اللَّامُ لِلْقَسَمِ ۔ ترکیب ظاہر ہے۔

نحوُ لِلّٰهِ لَايُؤَخَّرُ الْاَجَلُ، نحوُ مضاف، لِلّٰهِ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اُقسِمُ فعل مقدر کے، انا ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لَايُؤَخَّرُ فعل مضارع منفی، الْاَجَلُ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَلِلْمُعَاقَبَةِ : تقدیر عبارت اور ترکیب مثل سابق ظاہر ہے۔

نحوُ لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ، نحوُ مضاف، لزم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الشرّ مفعول بہ، للشقاوۃ جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

**لام کی حرکت**۔ لام جارہ پر دو صورتوں میں فتحہ (زبر) آتا ہے۔ ۱۔ جب ضمیر پر آئے جیسے لَهُمْ لَكُمْ وغیرہما ۲۔ نداء کے موقع پر جب یہ منادی مستغاث بہ پر آئے جیسے يَالَلّٰهِ (میں اللہ کو مدد کے لئے پکارتا ہوں) یا اس منادی پر آئے جس سے تعجب ہو رہا ہو جیسے یا لَلْمَاءِ (ہائے! کتنا پانی) باقی تمام جگہوں میں لام پر کسرہ (زیر) آتا ہے جیسے ذکر کردہ تمام مثالوں میں۔

# ۳۔ مِنْ کا بیان

> وَمِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ، وَلِلتَّبْعِيْضِ نَحْوُ اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَىْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ، وَلِلتَّبْيِيْنِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اَىِ الرِّجْسَ الَّذِىْ هُوَ الْاَوْثَانُ، وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ .

**ترجمہ** ۔اور (حروف جارہ میں سے) من ہے اور وہ آتا ہے غایت کی ابتدا کے لئے (اس کی مثال) جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ (چلا میں بصرہ سے کوفہ تک) اور (مِنْ آتا ہے) تبعیض کے لئے جیسے اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ یعنی میں نے بعض دراہم لئے اور (من آتا ہے) تبیین کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (تم بتوں کی گندگی سے بچو) یعنی اس گندگی سے کہ وہ گندگی خود بت ہیں، اور (مـــن آتا ہے) زائد جیسے اللہ تعالیٰ کا قول يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ (بخش دے گا وہ (اللہ) تمہارے گناہ)۔

**تحقیق** ۔ اَلْغَايَةُ : یہ کئی معنی میں مستعمل ہے، ۱۔مدت، ۲۔نتیجہ، ۳۔جھنڈا، ۴۔حد، ۵۔مسافت، ۶۔غرض ومقصد، یہاں پر آخری معنی مراد ہیں، اَلتَّبْعِيْضُ : حصے بنانا جزئیت بیان کرنا، اَلتَّبْيِيْنُ : وضاحت کرنا، بیان کرنا، اِجْتَنِبُوْا : امر حاضر صیغہ جمع مذکر، بچو تم، اَلرِّجْسَ : گندگی، برا عمل، اَلْاَوْثَانُ : وثن کی جمع ہے "بت" ذُنُوْبٌ : ذنب کی جمع ہے "گناہ"۔

**تشـــریح**- مِــنْ بھی بہت سے معانی کے لئے آتا ہے ان میں سے کتاب ہٰذا میں صرف چار معانی بیان کئے گئے ہیں جن کی وضاحت یہ ہے۔

۱- اِبْتِدَاءُ الْغَایَۃِ :(مقصد کا آغاز) یعنی من اس بات کو بتاتا ہے کہ فعل کی ابتدا کس جگہ یا کس وقت سے ہوئی ہے، ابتدائے مکانی کی مثال "سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ" ہے اس مثال میں من اس بات کو بتا رہا ہے کہ چلنے کی ابتدا بصرہ سے ہوئی، جو ایک جگہ ہے، ابتدائے زمانی کی مثال "صُمْتُ مِنَ الصُّبْحِ اِلیٰ الْغُرُوْبِ" میں نے صبح سے غروب تک روزہ رکھا، اس میں مِنْ نے روزہ رکھنے کی ابتداء کو بتایا ہے کہ وہ صبح ہے جو ایک وقت ہے۔

**نوٹ**: اس کو من ابتدائیہ کہتے ہیں۔

۲- تبعیض: یعنی من اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کا ماقبل اس کے مابعد کا کوئی جزء اور حصہ ہے، پھر کبھی تو وہ جزئیت صرف لفظ من ہی سے سمجھی جاتی ہے، جیسے اخذتُ من الدّراھم، اس کی تفسیر اَیْ بَعْضَ الدّرَاھِمِ سے کر کے شارحؒ نے بتلا دیا کہ اس مثال میں من بعض کے معنی میں ہے، یعنی میں نے تمام درہم نہیں لئے بلکہ ان میں سے بعض لئے، یہ جزئیت لفظ من ہی سے سمجھ میں آرہی ہے، اور کبھی اس جزئیت کو بتلانے کے لیے لفظ من سے پہلے کسی اور لفظ سے اس کی وضاحت بھی کر دی جاتی ہے۔ جیسے اَخَـذْتُ شَیْئاً مِنَ الدَّرَاھِمِ، اس مثال میں بعضیت کو بتلانے کے لئے لفظ من سے پہلے شیئاً کو لایا گیا ہے، یعنی میں نے کچھ دراہم لئے سب نہیں۔

**نـوٹ**: اس کو من تبعیضیہ کہتے ہیں۔

۳- تبیین: یعنی من ماقبل والے اجمال کی وضاحت اور ابہام سابق کو دور کر دیتا ہے، جیسے فَاجْتَنِبُوْ الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ، بچو تم رجس سے، رجس میں ابہام تھا کہ اس سے کیا مراد ہے، من نے اس ابہام کو دور کر دیا کہ جس سے مراد "بت" ہیں، شارحؒ نے اَلرِّجْسَ اَلَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ سے تفسیر کر کے یہی بات بتائی ہے۔

**نوٹ**: اس کو مِنْ بیانیہ کہتے ہیں۔

۴- زِیَــادَۃ: من کے زیادہ ہونے کا وہی مطلب ہے جو باء کے زیادہ ہونے کا ہے، یعنی اس کے ہونے نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جو معنی یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ کے ہیں وہی یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ کے ہیں (وہ تمہارے گناہوں کا بخش دے گا) مگر یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مـــن کی زیادتی بصریین کے نزدیک صرف کلام غیر موجب (جس میں نفی، نہی، استفہام ہو) میں ہوتی ہے اور کوفیین و امام اخفشؒ کے نزدیک کلام غیر موجب و موجب دونوں میں ہوتی ہے۔

**نوٹ**: اس کو من زائدہ کہتے ہیں۔

## مِنْ کی چاروں قسموں کی پہچان

اگر من کے بالمقابل الی (بمعنی انتہا) آرہا ہے تو وہ من ابتدائیہ ہوگا، اور اگر من کی جگہ لفظ بعض کا آنا صحیح ہو تو وہ من تبعیضیہ ہوگا، اور اگر من کی جگہ لفظ الّذی کا آنا درست ہو تو من بیانیہ ہوگا، اور اگر من کو حذف کر کے معنی میں کوئی خلل نہ ہوتا ہو تو من زائدہ ہوگا، مثالیں کتاب کی عبارت سے ظاہر ہیں۔

مذکورہ چار معانی کے علاوہ من اور بھی بہت سے معانی کے لئے آتا ہے مثلاً: ۱-بدل ۲-بمعنی فی-۳-بمعنی باء ۴-استغراق-۵-بمعنی علیٰ-۶-تعلیل-۷-مجاوزت-۸-بمعنی عن-۹-بمعنی عند-۱۰-سببیت-۱۱-نسبت وغیرہ، مثالیں مطولات میں ہیں اختصار کے پیش نظر چھوڑ دیا گیا۔

**ترکیب**-وَمِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ -

اس کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں:

۱- یہ دو جملے ہوں گے، واؤ عاطفہ، من مبتدا، منھا پوشیدہ جار مجرور سے مل کر ثابتٌ کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، تقدیر عبارت ہوگی وَمِنْ منھا، ھا ضمیر کا مرجع سبعة عشر حرفاً ہے ترجمہ ہوگا ''اور حروف جارہ سترہ میں سے من ہے'' یہ پہلا جملہ ہوا، دوسرا جملہ وھی لابتداء الغایة ہے، واؤ عاطفہ، ھی مبتدا، لام حرف جر، ابتداءِ مضاف، الغایة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ثَابِتَةٌ وغیرہ کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۲- یہ ایک ہی جملہ ہوگا، واؤ عاطفہ، من مبتدا اول، واؤ معترضہ، هِيَ مبتدا ثانی لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ ترکیب اول کے مطابق مل ملا کر مبتدا ثانی کی خبر، مبتدا ثانی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا اول کی خبر ہوئی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**فائدہ**- اس عبارت میں کلمۂ '' من '' کا مبتدا بننا اس لئے صحیح ہے کہ یہاں اس سے مراد اسم ہے نہ کہ حرف جر، یعنی حروف جارہ میں سے جو مِـــنْ ہے اس مِـــنْ کا نام مراد ہے، اسی بناء پر نہ یہ عمل جر کررہا ہے اور نہ اس کا کوئی مجرور ہے، اس لئے یہاں پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ مبتدا تو مسند الیہ ہوتا ہے اور مسند الیہ صرف اسم ہی بنتا ہے نہ کہ فعل اور حرف، پھر یہاں پر حرف کو مبتدا بنانا کیسے صحیح ہوا۔

نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ، نحوُ مضاف، سرتُ فعل بافاعل، من البصرة جار مجرور سے مل کر متعلق اول، الی الکوفة متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ ہوا، پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَلِلتَّبْعِيْضِ -تقدیر عبارت ہے '' وَمِنْ لِلتَّبْعِيْضِ '' ترکیب بالکل ظاہر ہے۔

نَحْوُ اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ، اخذتُ فعل بافاعل، مِنَ الدَّرَاهِمِ متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، بَعْضَ الدَّرَاهِمِ مرکب اضافی ہوکر تفسیر، مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، پھر نحوُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَلِلتَّبْيِيْنِ -تقدیر عبارت اور ترکیب وللتبعیض کی طرح ہے۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اَیِ الرِّجْسَ الَّذِیْ هُوَ الْاَوْثَانُ

نحوُ مضاف- قولہٖ تعالیٰ حسب سابق ذوالحال حال بن کر قول، فَ فصیحیہ ( تعریف ابھی آرہی ہے ) اس سے پہلے شرط پوشیدہ ہوتی ہے اس لئے یہ فاء جزائیہ بھی کہی جاتی ہے، یہاں تقدیر عبارت یوں ہے ''اذا کـــان الامـــرُ کـــذلك فاجتنبوا الخ '' ( جب بات ایسی ہے یعنی جیسی اس آیت کے پہلے جملہ میں بیان کی گئی پس تم رجس سے بچو ) اذا شرطیہ، کان

فعل ناقص، الامرُ اسم، کذلك جار مجرور کائناً کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، فاء فصیحیہ جزائیہ، اجتنبوا فعل امر، واؤ ضمیر فاعل، الرجس ذوالحال، مِنَ الْاَوْثَان جار مجرور ظرف مستقر کائناً کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مفسّر، اَیْ حرف تفسیر، اَلرِّجْس موصوف، الذی اسم موصول، ھو مبتداء اَلْاَوْثَانُ خبر مبتدا خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر تفسیر، مفسّر تفسیر سے مل کر اِجْتَنِبُوْا کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء، شرط محذوف جزاء سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

## فائے فصیحیہ اور جملہ فصیحیہ و نتیجیہ کی تعریف

فائے فصیحیہ اس فاء کو کہتے ہیں جو شرط مقدر کو بتانے کے لئے لائی جاتی ہے، اس کے بعد والا جملہ کلام سابق کا نتیجہ ہوتا ہے، اس لئے اس جملہ کو جملہ نتیجیہ یا جملہ فصیحیہ کہتے ہیں۔

وَلِلزِّیَادَةِ – تقدیر عبارت اور ترکیب " وَلِلتَّبْعِیْضِ " کی طرح ہے۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ، نحوُ مضاف، قوله تعالیٰ حسب سابق قول، یَغْفِرْ فعل، ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے اللہ فاعل، لکم جار مجرور مل کر متعلق اول، من حرف جر، ذُنُوْبِ مضاف، کُمْ ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مـــن کا مجرور، حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالهٗ محذوف کی خبر۔

**فائدہ**- یغفرْ پر جزم جواب امر ہونے کی بنا پر آ رہا ہے، امر اور جواب امر کا بیان کچھ تفصیل طلب ہے، نیز مبتدیوں کے لئے کچھ دشوار بھی ہے، اس لئے یہاں پر اس کو چھوڑ دیا گیا ہے، بڑی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

# ٤- الٰی کا بیان

وَاِلٰی، لِاِنْتِهَاءِ الْغَایَةِ فِی الْمَکَانِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ، وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِکُمْ.

**ترجمہ**- اور الی (آتا ہے) غایت کی انتہاء کے لئے مکان میں، جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا) اور (الی آتا ہے) مصاحبت کے لئے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول " وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِکُمْ " (تم ان کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ)

**تحقیق**- انتهاء : باب افتعال سے مصدر ہے "پہنچنا، آخر کو پہنچنا"، الغایة : معنی من کے بیان میں گذر چکے، یہاں پر غرض اور مقصد کے معنی میں ہے، المصاحبة، اس کے معنی باء کے بیان میں دیکھیں صفحہ ۳۶ پر مع : یہ ایک اسم ہے جو مصاحبت اور اجتماع

کے لئے آتا ہے، اس پر تنوین بھی آتی ہے اور یہ مضاف بھی بنتا ہے، امام زجاج نحوی کہتے ہیں کہ مضاف ہونے کی صورت میں یہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہوتا ہے، جیسے اِنَّا مَعَکُمْ۔

**تشریح** - اِلٰی بھی چند معانی کے لئے آتا ہے، ان میں سے مصنفؒ نے دو معانی بیان کئے ہیں۔

**۱- انتهاء الغاية** : مقصد (فعل) کی انتہاء کو بتاتا ہے کہ کام کہاں ختم ہوا، ابتداء کی طرح انتہاء بھی دو طرح کی ہوتی ہے ۱- مکانی ۲- زمانی، الی دونوں طرح کی انتہاء کو بتاتا ہے، اگرچہ کتاب میں اس کو انتہائے مکانی کے ساتھ خاص کردیا گیا ہے مگر دیگر کتب میں مثالوں کے ذریعہ یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ یہ دونوں قسم کی انتہاء کو بتانے کے لئے آتا ہے، انتہائے مکانی کو بتانے والی مثال کتاب میں مذکور ہے یعنی " الی الكوفة " اور انتہائے زمانی کی مثال " ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ " ہے۔

**۲- مصاحبت** : یعنی مابعد کو ماقبل کے ساتھ ملانے کے لئے آتا ہے، جیسے " وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ " یعنی اپنے اموال کو یتیموں کے اموال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ، اس صورت میں الی بمعنی مع ہوتا ہے جیسا کہ اس کی تفسیر مع اموالکم سے واضح ہے۔

ان کے علاوہ الی ان معانی کے لئے آتا ہے (۱) بمعنی فی، جیسے لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (۲) بمعنی عند، جیسے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ (۳) بمعنی لام جیسے الامرُ اِلَيْكَ۔

**ترکیب** - وَالِىٰ، لِاِنْتِهَاءِ الْغَايَةِ - واؤ عاطفہ - الی مبتدا (کیوں کہ اس سے مراد الی کا نام ہے) لام جارہ، انتہاء مضاف، الغاية مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ - من کے بیان میں ترکیب گذر چکی ہے۔

وَلِلْمُصَاحَبَةِ - تقدیر عبارت ہے " والی للمصاحبة " ترکیب بالکل ظاہر ہے۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِكُمْ، نحوُ مضاف، قوله تعالى ذوالحال حال ہو کر قول، واؤ عاطفہ، لاتاکلو فعل نہی، واؤ ضمیر بارز فاعل، اموالھم مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، الی حرف جر، اموال مضاف، کم ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، مع مضاف، اموال مضاف الیہ مضاف، کم مضاف الیہ، اموال مضاف اپنے مضاف الیہ کم سے مل کر مضاف الیہ ہوا مَعَ مضاف کا، مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر متعلق ہوا فعل لاتاکلو کا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

| |
|---|
| وَقَدْ يَكُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلاً فِيْ مَا قَبْلَهَا اِنْ كَانَ مَابَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَهَا، نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، وَقَدْ لَا يَكُوْنُ مَابَعْدَهَا دَاخِلاً فِيْ مَاقَبْلَهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ مَّا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ . |

**ترجمہ** - اور کبھی اس (الی) کا مابعد اس (الی) کے ماقبل (کے حکم) میں داخل ہوتا ہے، اگر اس (الی) کا مابعد اس (الی)

کے ماقبل کی جنس سے ہو جیسے قول باری تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم الخ (دھلو تم اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک یعنی کہنیوں سمیت) اور کبھی اس (الی) کا مابعد اس (الی) کے ماقبل (کے حکم) میں داخل نہیں ہوتا ہے اگر اس (الی) کا مابعد اس (الی) کے ماقبل کے جنس سے نہ ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ ثمَّ اتمّوا الخ (پھر پورا کرو تم روزہ کو رات تک یعنی رات سے پہلے پہلے)

**تحقیق** - قَدْ حرف توقع برائے تقلیل، ما موصولہ بمعنی الّذی، مابعد وہ چیز جو کسی کے بعد میں واقع ہو، ماقبل وہ چیز جو کسی سے پہلے واقع ہو، جِنسٌ اس کے مختلف معانی آتے ہیں، ذات، شے، اسباب، سامان، پیداوار، فن قواعد میں تذکیر و تانیث، منطق وفلسفہ میں وہ چیز جس کے تحت چند انواع ہوں، یہاں پر ذات یا شے مراد لے سکتے ہیں، اِغْسِلُوْا امر حاضر، وجوہ، وجہٌ کی جمع ہے چہرہ، اَیْدِیْ یدٌ کی جمع ہے، ہاتھ، المَرَافِقَ، مِرفَقٌ کی جمع ہے کہنی، اَتِمُّوْا امر حاضر از باب افعال تم پورا کرو، الصِّیَامَ روزہ

## تشریح: غایۃ ومغیا کا بیان

یاد رکھنا چاہئے کہ الی اور اس کے ہم معنی کے بعد جو چیز آتی ہے اس کو غایۃ کہتے ہیں، اور اس سے پہلے جو چیز ہوتی ہے اس کو مغیا کہتے ہیں، کتاب میں ذکر کردہ دونوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں المرافق غایت اور ایدیکم مغیا، اور دوسری مثال میں اللَّیْلُ غایۃ اور اَلصِّیَامُ مغیا ہے، غایت مغیا میں داخل ہوتی ہے یا نہیں یعنی جو حکم مغیا پر لگتا ہے وہ غایت پر بھی لگتا ہے یا نہیں......؟ اس میں نحویوں کی درج ذیل پانچ رائے ہیں۔

۱- غایۃ مغیا میں حقیقتاً تو داخل ہوتی ہے مگر مجازاً داخل نہیں بھی ہوتی، یہ اقل نحاۃ کا مذہب ہے۔

۲- غایۃ مغیا میں حقیقتاً تو داخل نہیں ہوتی مگر مجازاً داخل ہو بھی جاتی ہے، یہ اکثر نحاۃ کا مذہب ہے۔

۳- غایۃ مغیا میں حقیقتاً داخل ہوتی ہے اور حقیقتاً داخل نہیں بھی ہوتی یعنی الی دونوں کے لئے مشترک ہے۔

۴- غایۃ کا مغیا میں داخل ہونا اور داخل نہ ہونا دلیل پر موقوف ہوتا ہے۔

۵- اگر غایت مغیا کی جنس سے ہو تو غایۃ مغیا میں داخل ہوگی، اور غایۃ مغیا کی جنس سے نہ ہو تو داخل نہیں ہوگی۔

مصنفؒ نے اسی پانچویں رائے کو لیا ہے، اور دو مثالیں دے کر سمجھایا ہے کہ پہلی مثال فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ، میں الی کے بعد جو المرافق غایۃ ہے وہ مغیا یعنی ایدیکم میں داخل ہے کیوں کہ اَلْمَرَافِق اَیْدِیْ کی جنس سے ہے اس لئے کہ لغت میں ید کا اطلاق انگلیوں سے بغل تک ہوتا ہے۔ اس لئے وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جائے گا۔

دوسری مثال "اَتِمُّوْا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ" میں غایۃ (اللَّیْلُ) مغیا (الصیامُ) میں داخل نہیں کیوں کہ لیل صیام کی جنس سے نہیں ہے اس لئے کہ صیام صبح سے غروب آفتاب تک بھوکے پیاسے وغیرہ رہنے کو کہتے ہیں، اس لئے روزہ رات سے پہلے پہلے ہوگا۔

**نوٹ**: مصنفؒ نے اس پانچویں رائے کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ یہ اس قاعدہ کے موافق ہے جس کو دیگر کتب اصول میں بیان کیا گیا ہے، طوالت کے اندیشہ سے اس قاعدہ کو یہاں پر ذکر نہیں کیا جاتا، نیز یہ پانچواں مذہب پہلے چار مذاہب کا نتیجہ بھی ہیں، چوں کہ یہ بات بھی تفصیل طلب ہے اس لئے اس کو بھی ترک کیا جاتا ہے۔

**ترکیب** - وَقَدْ یَکُوْنُ مَا بَعْدَھَا دَاخِلاً فِیْ مَا قَبْلَھَا اِنْ کَانَ مَابَعْدَھَا مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَھَا، واؤ عاطفہ، قد حرف

تو قع ،یکو نُ فعل ناقص ،ما اسم موصول، بعدَ مضاف، ھا ضمیر (راجع بسوئے الی مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر (ظرف مستقر) متعلق ہوا وَقَعَ فعل محذوف کے، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل-فعل اپنے فاعل اور ظرف (مفعول فیہ) سے مل کر صلہ،اسم موصول صلہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم،داخلاً اسم فاعل،ھو ضمیر مستتر فاعل،فی جارہ،ما موصولہ، قبلھا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ ہوا وَقَعَ فعل محذوف کا،فعل اپنے فاعل ھو مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا فی کا،جار مجرور مل کر متعلق ہوئے داخلاً کے، داخلاً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص یکو نُ کی، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم۔

اِنْ شرطیہ-کان فعل ناقص، مابعدھا حسب سابق اس کا اسم،من جارہ-جنس مضاف، ماقبلھا حسب سابق موصول صلہ بن کر جنس کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر من کا مجرور جار مجرور، ثابتاً مقدر کے متعلق، ثابتاً اپنے فاعل ھو مقدر اور متعلق سے مل کر کانَ کی خبر، کانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط موخر-شرط و جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا-پورا جملہ اس طرح ہوگا "وَقَدْ یَکُوْنُ مَا بَعْدَ هَا دَاخِلاً فِیْ مَا وَقَعَ قَبْلَهَا اِنْ کَانَ مَا وَقَعَ بَعْدَهَا ثَابتاً مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَهَا"

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ، نحوُ مضاف،قولہ تعالیٰ حسب سابق قول، فا جزائیہ (شرط اس سے پہلے جملہ میں ہے یعنی "اِذَا قُمْتُمْ اِلیٰ الصَّلوٰةِ) اِغْسِلُوْا امر حاضر، واؤ ضمیر بارز فاعل،وُجُوْهَکُمْ مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَیْدِیَکُمْ مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، اِلیٰ الْمَرَافِقِ جار مجرور سے مل کر متعلق،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مقولہ،قول مقولہ سے مل کر نحو کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف مثالہ کی خبر۔

وَقَدْ لَا یَکُوْنُ مَابَعْدَهَا دَاخِلاً فِیْ مَاقَبْلَهَا اِنْ لَمْ یَکُنْ مَّا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَاقَبْلَهَا، واؤ عاطفہ، قد برائے تقلیل،لا نافیہ غیر عاملہ، یکون فعل ناقص،ما بعدھا مثل سابق اسم، دَاخِلاً فِی مَاقَبْلِهَا مل ملا کر خبر،فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزائے مقدم، انْ شرطیہ، لَمْ جازمہ، یکنْ فعل ناقص،ما بعدھا اسم،من جنس ماقبلھا خبر،فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط موخر،شرط و جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ ثُمَّ اَتِمُّوْا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ – نحو مضاف، قولہٖ تَعَالی قول،ثُمَّ عاطفہ برائے تراخی، اَتِمُّوْا فعل امر، واؤ ضمیر بارز فاعل، الصِّیَامَ مفعول بہ،الیٰ اللَّیْلِ جار مجرور سے مل کر متعلق،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ،قول مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

## قَبْلُ وَبَعْدُ کا اعراب

قَبْلُ اور بَعْدُ لازم الاضافۃ ہیں یعنی ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں،اگر مضاف الیہ محذوف منوی ہوتو مبنی بر ضم ہوتے ہیں جیسے

اما بعدُ، اور اگر مضاف الیہ مذکور ہو یا نسیاً منسیاً ہو تو معرب ہوتے ہیں، حرف جر داخل ہونے کی صورت میں مجرور جیسے مِن قبلِ انْ یّاتیَ یومٌ، حرف جر کے نہ ہونے کی صورت میں مفعول فیہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں، مذکورہ عبارت میں یہ آٹھ جگہ آئے ہیں، اور آٹھوں جگہ مفعول فیہ ہونے کی بنا پر منصوب ہیں۔

# ۵- حَتّٰی کا بیان

وَحَتّٰی لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ نَحْوُ نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ، وَفِي الْمَكَانِ نَحْوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ، وَلِلْمُصَاحَبَةِ نَحْوُ قَرَأْتُ وِرْدِيْ حَتَّى الدُّعَاءِ اَيْ مَعَ الدُّعَاءِ.

**ترجمہ** - اور حتی (آتا ہے) غایت کی انتہاء کے لئے زمانہ میں، جیسے نِمْتُ الْبَارِحَةَ حتیَّ الصَّبَاحِ (سویا میں گذشتہ رات صبح تک) اور مکان میں جیسے سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السّوق (چلا میں شہر میں بازار تک) اور (حتی آتا ہے) مصاحبت کے لئے جیسے قَرَأتُ وِرْدِی حتّی الدّعاء (پڑھا میں نے اپنا وظیفہ دعاء کے ساتھ)

**تحقیق** -نِمْتُ فعل ماضی کا واحد متکلم از باب سمع اصل میں نوِمْتُ تھا، نون کی حرکت ختم کرنے کے بعد واؤ کی حرکت نقل کر کے اس کو دیدی گئی اور واؤ کو گرا دیا گیا، معنی ہیں میں سویا، البارحۃ گذشتہ رات، وِرْدٌ وظیفہ۔

## تشریح: حتی کی قسمیں

حتی کی تین قسمیں ہیں:

**۱-استینافیہ یا ابتدائیہ** - اس سے ایک نیا کلام شروع ہوتا ہے اس کے بعد کا اس کے ماقبل سے کوئی اعرابی اور ترکیبی تعلق نہیں ہوتا معنوی تعلق بھلے ہی ہو یہ لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، اس کا مدخول ہمیشہ مرفوع ہوگا مگر حتی کی وجہ سے نہیں بلکہ ابتدا کی وجہ سے جیسے قَدْ جَلَسَ النَّاسُ حَتیَّ زَيْدٌ جَالِسٌ (لوگ بیٹھ گئے زید بیٹھنے والا ہے)

**۲-عاطفہ** :یہ بھی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، اس کا مدخول ماقبل کا معطوف ہوتا ہے اور اس پر وہی اعراب آتا ہے جو ماقبل میں معطوف علیہ کا ہوتا ہے، اس کے مدخول کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معطوف علیہ کا کوئی جز وقوی یا ضعیف ہو، جز وقوی کی مثال جیسے "مَاتَ اَلناسُ حتی الْاَنبیاءُ" اس میں الانبیاءُ کا وہی اعراب ہے جو الناسُ کا ہے اور انبیاء ناس کا جز وقوی ہے، جز وضعیف کی مثال جیسے جَاءَ النَّاسُ حَتَّی الْعُرْجَانُ، العَرْجَانُ کا وہی اعراب ہے جو الناسُ کا ہے اور عرجانُ (لنگڑے) ناس کا جزو ضعیف ہے لوگ آئے یہاں تک کہ لنگڑے بھی آ گئے۔

**۳-جارہ** :یہ وہی ہے جس کا یہاں پر ذکر چل رہا ہے، یہ دوسرے حروف جارہ کی طرح اپنے مدخول کو جر دیتا ہے، یہ چند معانی کے لئے آتا ہے کتاب میں اس کے صرف دو معانی بیان کئے ہیں

**۱-انتہاء الغایۃ فی الزمان وفی المکان** :یعنی یہ فعل کی انتہائے زمانی اور انتہائے مکانی کو بتاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ الی اس بات کو بتاتا ہے کہ فعل کس وقت یا کس جگہ پر ختم ہوا، انتہائے زمانی کو بتانے کی مثال نمت البارحۃ حتی الصباح ہے یعنی فعل

نوم (سونا) صبح پر ختم ہوا، انتہائی مکانی کو بتانے کی مثال " سرتُ البلدَ حتی السُّوق " ہے یعنی فعل سیر (چلنا) بازار پر ختم ہوا۔

**۲- مصاحبت**: مصاحبت کا مطلب باء کے بیان میں صفحہ ۳۶ پر دیکھ لیا جائے یہ حتی مع کے معنی میں ہوتا ہے جیسے قرأتُ وِرْدِیْ حتی الدُّعاءِ میں نے اپنا وظیفہ دعاء کے ساتھ پڑھا۔

ان دو معانی کے علاوہ حتی جارہ کبھی بمعنی کَیْ جیسے سِرْتُ حتیّٰ اَدْخُلَ الْبلَدَ (میں چلا تا کہ میں شہر میں داخل ہو جاؤں) اور کبھی بمعنی الاّ جیسے سقی الحیا الارض حتّی امکنٍ عُزِیَتْ لھُمْ (بارش زمین کو سیراب کرے سوائے ان جگہوں کے جو ان کی طرف منسوب ہیں) بھی آتا ہے۔

**ترکیب**- وحتّی لانتھاءِ الغایۃ فی الزّمان وفی المکان، واؤ عاطفہ، حتی مبتدا، لام جارہ، انتھاء مصدر مضاف، الغایۃ مضاف الیہ، فی حرف جر الزمان مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، فی المکان جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مصدر کے متعلق، انتھاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابتٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحوُ نِمتُ البارِحۃَ حتّی الصّباحِ، نحو مضاف، نمتُ فعل بافاعل، البارحۃ ظرف زمان مفعول فیہ، حتی جارہ، الصباح مجرور، جار مجرور مل کر فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

نحوُ سِرتُ البلدَ حتی السّوق - ہو بہو پہلے جملہ کی طرح ترکیب ہوگی۔

وَلِلْمُصَاحَبَۃ -تقدیر عبارت وحتّٰی لِلْمُصَاحَبَۃ ترکیب بالکل ظاہر ہے۔

نحوُ قرأتُ وِرْدِیْ حتیّٰ الدّعاءِ ای مَعَ الدُّعاءِ، نحوُ مضاف، قراتُ فعل بافاعل، وِرْدِیْ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ، حتـی الدّعـاء جار مجرور ہو کر مفسّر، ای حرف تفسیر، مـع الـدّعاء مضاف مضاف الیہ ہو کر تفسیر، مفسّر تفسیر سے ملکر قراتُ کے متعلق، فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر

| وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلاً فِيْ حُكْمِ مَاقَبْلَهَا نَحْوُ اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَاْسِهَا، وَقَدْ لاَ يَكُوْنُ دَاخِلاً فِيْهِ نَحْوُ المِثَالِ الْمَذْكُوْرِ . |
|---|

**ترجمہ**- اور اس (حتی) کا مابعد کبھی تو داخل ہوتا ہے اس کے ماقبل کے حکم میں، جیسے اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رأسِهَا (میں نے مچھلی کھائی یہاں تک کہ اس کا سر بھی کھالیا) اور کبھی نہیں ہوتا ہے وہ (حتی کا مابعد) داخل اس (کے ماقبل کے حکم) میں، جیسے گذری ہوئی مثال (نِمتُ الْبَارِحَۃَ حَتّٰی الصَّبَاحَ)

**تحقیق وتشریح**- اَلسَّمَکَۃ: مچھلی، المذکورُ صیغہ اسم مفعول ذکر کی ہوئی، مثال مذکور سے مراد نمت البارحۃ الخ والی مثال ہے۔

اس عبارت میں مصنفؒ نے یہ بات بتائی ہے کہ حتی کا مابعد یعنی اس کے بعد والی غایت کبھی تو ماقبل مغیا کے حکم میں داخل ہوتی ہے اور کبھی داخل نہیں ہوتی، اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حتّٰی رَاْسِھَا میں رَاْسِ السَّمَکَۃَ کے حکم یعنی اکل میں داخل ہے، یعنی مچھلی

کے ساتھ ساتھ اس کا سر بھی کھالیا، اور نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّیٰ الصَّبَاحَ میں الصباح، البارحة کے حکم یعنی نوم میں داخل نہیں مطلب یہ ہے کہ میں گذشتہ رات میں سویا صبح میں نہیں۔

## حتی کا مابعد ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے اور کب نہیں؟

مصنفؒ نے اس سلسلہ میں وضاحتاً کوئی بات بیان نہیں کی، مگر مثالوں سے اشارتاً جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مابعد حتی اگر اس کے ماقبل کا جزو آخر ہو تو مابعد ماقبل کے حکم میں داخل ہوگا، جیسے پہلے والی مثال میں حتی کا مابعد ( راس ) اس کے ماقبل (السَّمَكَة ) کا (سر کی جانب میں ) جزو آخر ہے اس لئے اس کا مابعد ماقبل کے حکم (اکل) میں داخل ہے۔

اور اگر اس کا مابعد اس کے ماقبل کا جز نہ ہو بلکہ ( مابعد ) کا ماقبل کے آخری جز سے فقط اتصال ہو تو اس صورت میں مابعد ماقبل کے حکم میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری والی مثال میں اَلصَّبَاحُ، اَلْبَارِحَةُ کا جز نہیں بلکہ وہ اس کے آخری جز سے ملتا ہے اس لئے اَلصَّبَاحُ اَلْبَارِحَةُ کے حکم ( نوم ) میں داخل نہیں ہے۔

**ترکیب**- وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلاً فِيْ حُكْمِ مَاقَبْلَهَا وَقَدْ لَا يَكُوْنُ دَاخِلاً فِيْهِ - واؤ عاطفہ، ما اسم موصول بمعنی الذی، بعدها مضاف مضاف الیہ ہوکر وَقَعَ فعل محذوف کا مفعول فیہ، ھو ضمیر مستتر فاعل، وَقَعَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا- قد حرف توقع برائے تقلیل، یکونُ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے ما اسم، داخلاً اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی جارہ، حُكْم مضاف، ما موصولہ، قبلها مضاف مضاف الیہ بن کر حسب سابق وَقَعَ محذوف کا مفعول فیہ، فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر حکم کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فی کا مجرور، جار مجرور سے مل کر داخلاً کے متعلق، داخلاً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یَکُوْنُ کی خبر- فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، قد حرف توقع، لا نافیہ، یَکُوْنُ فاعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، داخلاً اسم فاعل بافاعل، فیہ جار مجرور ہوکر داخلاً کے متعلق، داخلاً مل ملا کر یکونُ کی خبر، یَکُوْنُ اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر مَابَعْدَهَا مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحوُ اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا، اکلتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ السمکۃ اور اپنے متعلق حتی راسها سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ محذوف مبتدا کی خبر۔

نَحْوُ الْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ - نحوُ مضاف، المثال موصوف، المذکور صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

| وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلَافِ اِلٰى فَلَا يُقَالُ حَتَّاهُ وَيُقَالُ اِلَيْهِ . |
|---|

**ترجمہ**- اور وہ ( حتی ) خاص ہوگیا ہے اسم ظاہر کے ساتھ برخلاف اِلیٰ کے پس نہیں بولا جاتا ہے حَتَّاهُ اور بولا جاتا ہے اِلَيْهِ۔

**تحقیق وتشریح**- هِیَ اس کا مرجع حتی ہے، اَلْاِسْمُ الظَّاهِرُ، وہ اسم جو ضمیر کے علاوہ ہو، یقالُ فعل مضارع مجہول اصل میں یُقْوَلُ تھا، الیہ الی حرف جار اور ہ ضمیر مجرور، ہر وہ الف جس کے بعد میں یاء ہو جب اس کے ساتھ ضمیر جوڑی جائے تو وہ الف یاء سے بدل جاتا ہے، الیہ میں ایسا ہی ہوا ہے۔

مذکورہ عبارت میں مصنفؒ بتلاتے ہیں کہ حتی صرف اسم ظاہر پر آتا ہے اسم ضمیر پر نہیں اور الی اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر آتا ہے، حتی کو ضمیر پر داخل کر کے حتّاہ نہیں کہہ سکتے اور الیٰ کو ضمیر پر داخل کر کے الیہ کہہ سکتے ہیں، مگر یہ جمہور کی رائے ہے، امام مبرد کے نزدیک حتی بھی ضمیر پر داخل ہو سکتا ہے۔

## حتّٰی اور اِلیٰ میں فرق

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دونوں ہی انتہائے غایۃ اور مصاحبت کے لئے آتے ہیں مگر ان میں درج ذیل تین فرق ہیں: کتاب ھذا میں پہلے دو فرق ہی بیان کئے گئے ہیں اور تیسرا چھوڑ دیا گیا ہے۔ بغرض افادہ یہاں تینوں فرق لکھے جا رہے ہیں:

۱- حتی کا مجرور اپنے ماقبل کا آخری جز، یا آخری جز سے متصل کوئی اور چیز ہوگی، برخلاف الیٰ کے کہ اس کا مجرور ماقبل کا پہلا، درمیانی اور آخری کوئی بھی جز ہو سکتا ہے، نِمْتُ البَارِحَۃَ اِلَی نِصْفِھَا کہہ سکتے حتی نِصْفِھَا نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ نصف البارحۃ کا درمیانی جزء ہے نہ کہ آخری۔

۲- حتی صرف اسم ظاہر پر ہی آتا ہے اور الیٰ اسم ظاہر و اسم ضمیر دونوں پر آتا ہے۔

۳- حتی مصاحبت یعنی مع کے معنی میں زیادہ آتا ہے اور الیٰ کم آتا ہے۔

**ترکیب**- وَھِیَ مُخْتَصَّۃٌ بِالْاِسْمِ الظَّاھِرِ بِخِلَافِ اِلیٰ، ھی مبتدا، مختصّۃٌ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر ذوالحال با حرف جر، الاسم موصوف، الظاھرِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مختصۃ کے متعلق، ب حرف جر، خلاف مضاف، الیٰ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر کائنۃً محذوف کے متعلق، ھی ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائنۃً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ھی ذوالحال اپنے حال سے مل کر مُخْتَصَّۃٌ کا نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر- ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فَلَا یُقَالُ حَتَّاہُ وَیُقَالُ اِلَیْہِ - ف فصیحیہ جو شرط مقدر کو بتاتی ہے، اور یہ فاء جزائیہ کہلاتی ہے، لایقالُ فعل مضارع مجہول منفی، حتاہ نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یقالُ فعل مضارع مجہول مثبت، الیہ نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء، شرط مقدر اِذا کان الامرُ کذلك (ترکیب من بیانیہ کے بیان میں آچکی ہے) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

# ۶- علیٰ کا بیان

وَعَلیٰ لِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ زَیْدٌ علی السَّطْحِ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ، وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنَی الْبَاءِ نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَیْہِ، بِمَعْنیٰ مَرَرْتُ بِہٖ، وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنیٰ فِیْ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ اِنْ کُنْتُمْ عَلیٰ سَفَرٍ اَیْ فِیْ سَفَرٍ.

**ترجمہ**- اور علیٰ (آتا ہے) استعلاء (حصول بلندی) کے لئے جیسے زَیْدٌ علی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے) وَعَلَیْہِ دَیْنٌ، (اور اس پر قرض ہے) اور کبھی ہوتا ہے وہ (علیٰ) باء کے معنی میں جیسے مَرَرْتُ عَلَیْہِ، مَرَرْتُ بِہٖ، کے معنی میں (میں

زید کے پاس سے گذرا) اور کبھی ہوتا ہے وہ (علیٰ) فی کے معنی میں، جیسے فرمانِ باری تعالیٰ اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ اَیْ فِیْ سَفَرٍ (اگر تم سفر میں ہو)۔

**تحقیق**-الاستعلاء باب استفعال سے مصدر ہے بلند ہونا بلندی طلب کرنا، السطح چھت، دَیْنٌ قرض۔

## تشریح- علیٰ کی قسمیں

علیٰ کی دو قسمیں ہیں:

۱-**اسمی**، یہ فوق کے معنی میں ہوتا ہے، اور اس پر من حرفِ جر داخل ہو جاتا ہے، جیسے نزلتُ مِنْ علی الفرسِ ای من فوقِ الفرس (میں گھوڑے کے اوپر سے اترا)۔

۲-**حرفی**، یہ وہی ہے جس کا یہاں پر بیان چل رہا ہے، اس کے مختلف معانی میں سے مصنفؒ نے صرف تین معانی بیان کئے ہیں وہ یہ ہے۔

۱- **استعلاء** :یعنی علیٰ اس بات کو بتاتا ہے کہ میرے مدخول پر ماقبل کو بلندی حاصل ہے پھر یہ استعلاء (حصول بلندی) دو طرح کا ہوتا ہے، اور علی دونوں قسموں کو بتاتا ہے:

۱-**حقیقی**، یعنی ظاہر میں ایک چیز دوسری کے اوپر محسوس ہو رہی ہو جیسے زیدٌ علی السطح ،زید کا چھت پر ہونا ایک ظاہری امر ہے

۲-**مجازی** :یعنی ظاہر میں تو ایک چیز دوسری کے اوپر محسوس نہ ہو مگر معناً بطور مجاز ایک چیز کو دوسری کے اوپر بتایا گیا ہو، جسے علیه دینٌ، دین ظاہر میں تو مدیون کے سر یا گردن پر دکھائی نہیں دیتا، مگر محاورہ میں اس کو ایسے ہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

**نوٹ** :مصنفؒ نے استعلاء کی دو مثالیں دے کر استعلاء کی انہیں دونوں قسموں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲-**بمعنی الباء (الصاق)** :یعنی جس طرح باء الصاق کے لئے آتا ہے اسی طرح کبھی کبھی علی بھی آتا ہے مثال بالکل ظاہر ہے، مررتُ علیه کے وہی معنی ہیں جو مررتُ به کے ہیں، الصاق کے معنی باء کے بیان میں صفحہ۳۴ پر دیکھئے۔

۳-**بمعنی فی (ظرفیت)** :یعنی علیٰ فی کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے ان کنتم علی سفر، اگر تم سفر میں ہو، جو معنی فی سفرٍ کے ہیں وہی علیٰ سفرٍ کے ہیں، فی کا بیان قریب آرہا ہے، تفصیل وہاں پر معلوم ہو جائے گی (انشاء اللہ)

ان کے علاوہ علیٰ درج ذیل معانی کے لئے بھی آتا ہے:۱-مصاحبت۔۲-تعلیل۔۳-ضرر۔۴-بمعنی عن۔۵-بمعنی من۔۶-کلام سابق سے اعراض۔

**ترکیب**-وعلی لِلْاِسْتِعْلَاءِ، واؤ استینافیہ،علی مبتدا،لِلْاِسْتِعْلَاءِ کَائِنٌ کے متعلق ہو کر خبر

نحوُ زیدٌ عَلَی السَّطْحِ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ – نحوُ مضاف، زیدٌ مبتدا، علی السطح جار مجرور ثابتٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر-مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ،علیه جار مجرور ثابتٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر مقدم، دینٌ مبتدا مؤخر،مبتدا خبر سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُهٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَقَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنَی الْبَاءِ،واؤ مستانفه،قد برائے تقلیل، تکُوْنُ فعل ناقص، هِیَ ضمیر مستتر راجع بسوئے علیٰ

اسم، ب جارہ، معنی مضاف، الباءِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابتۃً وغیرہ کے متعلق ہو کر کانَ کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نحوُ مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى مَرَرْتُ بِهٖ، نحوُ مضاف، مررتُ فعل بافاعل، علیہ جار مجرور سے مل کر مررتُ کا متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ذوالحال، ب جارہ معنی مضاف، مررتُ فعل بافاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق، فعل بافاعل اپنے متعلق سے مل کر مضاف الیہ، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، باء اپنے مجرور سے مل کر کائناً کے متعلق ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، نحوُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وقدْ تكونُ بِمَعْنَى فِيْ — وقد تكون بِمَعْنَى الْبَاءِ کی طرح ترکیب ہوگی۔

نحو قولہ تعالیٰ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ ای فِيْ سَفَرٍ، نحوُ مضاف، قولہ تعالیٰ مل ملا کر قول، انْ حرف شرط، کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز متصل (تم) اسم، علیٰ سفرٍ جار مجرور مل کر مفسَّر، ای حرف تفسیر، فی سفر جار مجرور مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر ثابتین وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرط، (جزاء آیت کے اگلے حصہ میں ہے فَرِهٰنٌ مَقْبُوْضَةٌ) شرط جزاء سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے ملکر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۷- عن کا بیان

| وَعَنْ لِلْبُعْدِ وَالْمُجَاوَزَةِ نَحْوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ. |
|---|

**ترجمہ**-- اور عن (آتا ہے) بُعْد اور مجاوزت کے لئے جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے کمان سے تیر پھینکا)۔

**تحقیق** -البُعْدُ مصدر ہے "دور ہونا"، المجاوزۃُ یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے "آگے بڑھنا، تجاوز کرنا"، رمیتُ فعل ماضی کا واحد متکلم از باب ضرب "پھینکنا، ڈالنا" السهم "تیر" القوس "کمان"۔

## تشریح- عن کی قسمیں

عن بھی دو طرح کا ہوتا ہے: ۱- اسمیہ، یہ "جانب" کے معنی میں ہوتا ہے اس پر من اور علی جارہ داخل ہو جاتے ہیں، جیسے جئتُ مِنْ عَنْ يمينه، میں اس کی داہنی طرف سے آیا اور علیٰ عن يَمِيْنِي (میری داہنی جانب پر)۔ ۲- جارہ یہ وہی ہے جس کا یہاں پر ذکر چل رہا ہے، یہ آٹھ معانی کے لئے آتا ہے یہاں پر صرف ایک معنی بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

**بُعد و مجاوزۃ** : یعنی عن اس بات کو بتاتا ہے کہ اس سے پہلے والی چیز اس کے مدخول سے تجاوز کر گئی یعنی اس سے دور ہو گئی، جیسے رمیتُ السَّهمَ عن القوسِ، میں عن بتلا رہا ہے کہ ماقبل یعنی اَلسَّهْمُ مابعد یعنی اَلْقَوْسِ سے دور ہو گیا ہے۔

## مجاوزۃ کی قسمیں

مجاوزۃ تین طرح کی ہوتی ہے، اور عَنْ تینوں کے لئے آتا ہے۔

۱- ایک چیز دوسری سے زائل ہو کر تیسری تک پہنچ جائے، جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ اِلَى الصَّيْدِ (تیر کمان سے

زائل ہو کر شکار تک پہنچ گیا)۔

۲- ایک چیز دوسری سے زائل ہوئے بغیر تیسری تک پہنچ جائے، جیسے اَخَذْتُ الْعِلْمَ عَنِ الْاُسْتَاذِ، علم استاذ سے زائل ہوئے بغیر مجھ تک پہنچ گیا، یعنی استاد کا علم استاد کے پاس رہا اور وہی علم مجھ کو بھی حاصل ہو گیا۔

۳- ایک چیز دوسری کے پاس ہوئے بغیر اس کی طرف سے زائل ہو جائے، جیسے اَدَّیْتُ عَنْہُ الدَّیْنَ، میں نے اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا، یعنی مدیون کے پاس مال نہ ہوتے ہوئے بھی اس کا قرض زائل ہو گیا۔

**عن** جارہ کے دیگر سات معانی یہ ہیں: ۱-بدل ۲-تعلیل ۳-استعلاء ۴-استعانت ۵-زائدہ ۶-بعد کے معنی میں۔ ۷-من کے معنی میں، مثالیں دیگر کتب میں موجود ہیں۔

**عنعنۂ بنو تمیم**- بنو تمیم کی لغت میں عن بمعنی ان مصدریہ بھی آتا ہے، اس کو عنعنۂ بنو تمیم کہتے ہیں، جیسے اَعَجَبَنِیْ عن تَضْرِبَ ای اَنْ تَضْرِبَ، یہ عَنْ اَنْ والا ہی عمل کرتا ہے، مگر یہ صرف بنو تمیم کے یہاں ہے۔

**ترکیب**- وَعَنْ لِلْبُعْدِ وَالْمُجَاوَزَۃِ - واؤ مستانفہ یا عاطفہ، عن مبتدا، لِ جارہ، الْبُعْدِ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، المجاوزۃ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر مبتدا کی خبر۔

نَحْوُ رَمَیْتُ السَّہْمَ عَنِ الْقَوْسِ - نحوُ مضاف، رمیتُ فعل بافاعل، السہمَ مفعول بہ، عن القوس جار مجرور سے مل کر رمیتُ کے متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۸- فیْ کا بیان

> وَفِیْ لِلظَّرْفِیَّۃِ نَحْوُ اَلْمَالُ فِی الْکِیْسِ وَنَظَرْتُ فِی الْکِتَابِ، وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ.

**ترجمہ**- اور فی (آتا ہے) ظرفیت کے لئے جیسے المالُ فی الکیس (مال تھیلی میں ہے) اور نظرتُ فی الکتاب (نظر کی میں نے کتاب میں) اور (وہ) استعلاء کے لئے (بھی) آتا ہے جیسے فرمان باری تعالیٰ " لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ " (میں ضرور سولی دوں گا تم کو کھجور کے درختوں کے تنوں پر)۔

**تحقیق**- ظَرْفِیَّۃ، تحقیق بائے ظرفیت کے بیان میں گذر چکی، اَلْکِیْسُ، تھیلی، نَظَرْتُ ماضی کا واحد متکلم "دیکھنا، غور سے دیکھنا، سوچنا وغیرہ" اَلْاِسْتِعْلَاء، دیکھئے علیٰ کا بیان، لَاُصَلِّبَنَّکُمْ، فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم از باب تفعیل "سولی دینا"، جُذُوْع، جذْع کی جمع ہے درختوں کے تنے، النخل، کھجور کا درخت۔

**تشریح**- فی بھی چند معانی کے لئے آتا ہے یہاں پر صرف دو معانی بیان کئے گئے ہیں۔

۱- ظرفیت یعنی مدخول فی ماقبل کا ظرف ہوتا ہے، یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ظرفیت دو طرح کی ہوتی ہے اور فی دونوں کے لئے آتا ہے۔ ۱- ظرفیت حقیقی، یعنی ایک چیز کا دوسری میں ہونا بالکل ظاہر اور محسوس ہو جیسے المالُ فی الکیس، مال کا

تھیلی میں ہونا بالکل صاف اور واضح ہوتا ہے۔ ۲-ظرفیت مجازی یعنی ایک چیز دوسری چیز کا ظرف تو ہو لیکن مظروف کا ظرف میں ہونا واضح اور محسوس نہ ہو جیسے نظرتُ فی الکتاب، کتاب نظر کا ظرف ہے لیکن نظر کتاب کے اندر محسوس نہیں ہوتی۔

**۲-استعلاء:** یعنی فی علی کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِی جُذُوْعِ النَّخلِ " میں تم کو کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا" یہ مطلب نہیں کہ تنوں کے اندر سولی دوں گا اس لئے کہ سولی مصلوب کا ظرف نہیں ہوا کرتی، ان دو معانی کے علاوہ فــــی کے دیگر معانی یہ ہیں۔

۱- مصاحبت .۲-تعلیل .۳- مقابله .۴- بمعنی الیٰ .۵-زائده .

**ترکیب**-وَفِی لِلظَّرفِیَۃِ، واؤ مستانفہ یا عاطفہ، فی مبتدا، لِلظَّرفِیَّۃِ جار مجرور کائنٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر۔

نَحوُ اَلمَالُ فِی الْکِیْسِ، وَنَظَرْتُ فِی الْکِتَابِ - نحوُ مضاف، المالُ مبتدا، فی الکیس جار مجرور ثابتٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، نظرتُ فعل بافاعل، فی الکتاب جار مجرور نظرتُ کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ -تقدیرِ عبارت وھی للاستعلاء ہے ترکیب ظاہر ہے۔

نحوُ قوله تعالیٰ وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ نحو مضاف، قوله تعالیٰ حسب سابق قول، ( واؤ عاطفہ ) لَاُصَلِّبَنَّ فعل، انا ضمیر مستتر فاعل، کم مفعول بہ، فی جارہ، جذوع مضاف، النخل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر فعل کا متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۹- کاف کا بیان

| وَالْکَافُ لِلتَّشْبِیْہِ نَحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ، وَقَدْ تَکُوْنُ زَائِدَۃً نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ |
|---|

**ترجمہ** -اور کاف تشبیہ کے لئے ( آتا ہے ) جیسے زیدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر جیسا ہے) اور کبھی وہ زائدہ بھی ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا قول لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ (اس کے مثل کوئی چیز نہیں)

**تحقیق وتشریح** -کاف کی دو قسمیں ہیں: ۱-اسمی، یہ مثلُ کے معنی میں ہوتا ہے اور اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اس پر حرف جر داخل ہو جاتا ہے، جیسے اس مصرع میں یضحکن عن کالبرد المنهمِ (ہنس رہی ہیں وہ پگھلے ہوئے اولوں کے مثل دانتوں سے) اس میں کالبرِد پر جو کاف داخل ہے یہ اسمی ہے اور مثلُ کے معنی میں ہے اسی بنا پر اس پر عن جارہ کا دخول صحیح ہو گیا۔ ۲-حرفی، یہ وہی ہے جس کا ذکر یہاں پر چل رہا ہے، یہ جارہ ہوتا ہے اور چند معانی کے لئے آتا ہے کتاب میں صرف دو معانی بیان کئے گئے ہیں۔

۱- **تشبیہ** :تشبیہ کا مطلب ہے ایک چیز کو کسی خاص معاملہ میں دوسری کے مثل بتانا، جیسے زیدٌ کالاسد، زید ایک خاص معاملہ

یعنی بہادری میں شیر کے مثل ہے۔

**۲- زائدہ**: زائد ہونے کا مطلب وہی ہے جو بائے زائدہ کے بیان میں گذر چکا ہے، جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَيْئٌ، اس مثال میں کاف کے کوئی معنی نہیں ہیں کیوں کہ اگر کاف کو تشبیہ کے لئے لیں تو مطلب بالکل غلط ہو جاتا ہے، اس لئے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں، کاف کو تشبیہ کے لئے لینے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا اللہ کے مثل جیسی کوئی چیز نہیں یعنی اللہ کا مثل تو ہے مگر اس مثل کا کوئی مثل نہیں، اور ظاہر ہے کہ یہ مطلب توحید کے بالکل منافی ہے۔

جن دیگر معانی کے لئے کاف آتا ہے وہ یہ ہیں: ۱- تعلیل ۲- بمعنی علیٰ ۳- بمعنی لعلّ ۴- تقریب فعلین۔

**ترکیب**- وَالْكَافُ لِلتَّشْبِيْهِ، واؤ استینافیہ، الکاف مبتدا، لام جارہ، التَّشْبِيْهِ مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنٌ وغیرہ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ زَيْدٌ كَالْاَسَدِ - نحوُ مضاف، زیدٌ مبتدا، کالاسد جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ- مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً -واؤ عاطفہ، قد حرف توقع برائے تقلیل غیر عاملہ، تکونُ فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے کاف اس کا اسم، زائدۃً اس کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ، نحوُ مضاف، قولہ تعالیٰ مثل سابق مل ملا کر قول، لیس فعل ناقص، کاف جارہ، مثلِ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر کائناً وغیرہ کے متعلق ہو کر فعل ناقص لیس کی خبر مقدم، شیئٌ اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۱۰- مُذْ اور ۱۱- مُنْذُ کا بیان

| وَمُذْ وَمُنْذُ لِاِبْتِدَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ نَحْوُ مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اَيْ اِبْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْاٰنِ ، وَقَدْ تَكُوْنَانِ بِمَعْنٰى جَمِيْعِ الْمُدَّةِ نَحْوُ مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمَيْنِ اَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ، اَيْ جَمِيْعُ مُدَّةِ اِنْقِطَاعِ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ يَوْمَانِ . |
|---|

**ترجمہ**- اور مُذْ اور مُنْذُ (یہ دونوں) زمانۂ ماضی میں غایت کی ابتدا کے لئے (آتے ہیں) جیسے مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، یا مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتدا جمعہ کے دن سے ہوئی (جو) اب تک (جاری ہے)۔

اور کبھی ہوتے ہیں وہ دونوں پوری مدت کے معنی میں جیسے مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمَيْنِ یا مُنْذُ يَوْمَيْنِ، (میں نے اس کو دو دن کے اندر نہیں دیکھا) یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہے۔

**تحقیق** -اَلْغَايَةُ، اس کے معانی من ابتدائیہ کے بیان میں ذکر کئے جا چکے ہیں، یہاں پر فعل مقصود مراد ہے، عَدَم مصدر ہے نہ

ہونا، نہ پانا، رُؤيَةٌ یہ بھی مصدر ہے دیکھنا، الان، ظرف ہے موجودہ وقت کو بتاتا ہے، انقطاع باب انفعال کا مصدر ہے ختم ہونا۔

**تشریح**- مُذ اور مُنذ، یہ دونوں دوطرح استعمال ہوتے ہیں:١-ظرف بن کر، ان کا پورا بیان دیگر کتب نحو یہ میں ظروف مبنیہ کی بحث میں دیکھا جاسکتا ہے۔٢- جارہ بن کر: یہاں پر اسی کا بیان ہے، جارہ ہونے کی صورت میں یہ دونوں دیگر حروف جارہ کی طرح اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں، اور دو معانی کے لئے آتے ہیں۔

١-**فعل مقصود**: چاہے مثبت ہو یا منفی، زمانہ ماضی میں اس کی اول مدت کو بتاتے ہیں، یعنی جو فعل اب تک چل رہا ہے زمانہ ماضی میں اس کی ابتدا کب ہوئی تھی، یہ دونوں اس ابتدا کو بتاتے ہیں، جیسے مارأيتهُ مُذيَومِ الجُمعَةِ، میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا، یعنی میرا اس کو نہ دیکھنا جو اب تک چل رہا ہے اس نہ دیکھنے کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا ہے، اس مثال میں مُذ نے فعل منفی یعنی نہ دیکھنے کی اول مدت کو بتایا ہے، اگر مُذ کی جگہ منذ کو لے آئیں تب بھی یہی مطلب ہوگا۔

٢-**فعل مقصود**: چاہے مثبت ہو یا منفی یہ دونوں اس کی پوری مدت کو بتاتے ہیں، یعنی فعل کی ابتدا سے اب تک کتنی مدت ہوئی ہے اس پوری مدت کو بتاتے ہیں، جیسے ما رأيتهُ مُذ يومَينِ، میں نے اس کو دو دن کے اندر نہیں دیکھا، یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہے، یہی مطلب مَارَأيتهُ مُنذُ يومَينِ کا ہوگا، یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس صورت میں مذ اور منذ بمعنی في یعنی ظرفیت کیلئے ہوں گے، جو معنی مارأيتهُ في يومَينِ کے ہیں وہی مارأيتهُ مذ یا منذُ يومَينِ کے ہوں گے۔

**ترکیب**- وَمُذْ وَمُنْذُ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ، واؤ استینافیہ، مذ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، منذ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا، لام جارہ، ابتداء مصدر مضاف، الغاية مضاف الیہ، فی جارہ، الزمان موصوف، الماضی صفت، موصوف صفت سے مل کر فی کا مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ابتداء مصدر مضاف کا، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام کا، جار مجرور سے مل کر کائنان وغیرہ کے متعلق، کائنان شبہ فعل اپنے پوشیدہ فاعل هما اور متعلق سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اَیْ اِبْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْاٰنَ – نحوُ مضاف-، ما نافیہ، رأیت فعل بافاعل، ہ مفعول بہ، مذ جار، یوم مضاف، الجمعة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف، مُنذُ جار، یوم مضاف، الجمعة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر رَأَیْتُ کے متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، ابتداءُ مصدر مضاف، عَدَم مصدر مضاف الیہ مضاف، رُؤية مصدر مضاف الیہ مضاف، ی ضمیر مضاف الیہ اور فاعل مصدر رؤية کا، اِيَّاهُ، رُؤية مصدر کا مفعول بہ، رُؤيَةِ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر عدم کا مضاف الیہ، عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ابتداء کا مضاف الیہ- ابتداءُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

كَانَ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے اِبْتِدَاءُ اس کا اسم- یوم مضاف، الجمعة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر کان کی خبر، الی جارہ، الان مجرور، جار مجرور سے مل کر کان کے متعلق، فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل

کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَدْ تَكُوْنَانِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ - واؤ استینافیہ، قد برائے تقلیل غیر عاملہ، تکونان فعل ناقص، الف ضمیر بارز (راجع بسوئے) مذ ومنذ اس کا اسم، ب جار، معنی مضاف، جمیع مضاف الیہ مضاف، المدۃ مضاف الیہ، جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی مضاف کا، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ب کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق مُسْتَعْمَلَتَيْنِ اسم مفعول مقدر کا، ھما ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، تقدیر عبارت یوں ہوئی "وَقَدْ تَكُوْنَانِ مُسْتَعْمَلَتَيْنِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ"۔

نَحْوُ مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ اَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ اَيْ جَمِيعُ مُدَّةِ اِنْقِطَاعِ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ يَوْمَانِ، نحوُ مضاف، ما نافیہ، رأیتُ فعل بافاعل، ہُ مفعول بہ، مذ جارہ، یومین مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، منذ جار، یومین مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر رأیتُ کے متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، جمیعُ مضاف، مدۃ مضاف الیہ مضاف، انقطاع مضاف الیہ مضاف، رؤیۃ مضاف الیہ مضاف، ی ضمیر مضاف الیہ، ایاہُ رُؤْیۃ کا مفعول بہ، رویۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے ملکر اِنْقِطَاعِ کا مضاف الیہ، انقطاع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مدۃ کا مضاف الیہ، مدۃ اپنے مضاف الیہ سے ملکر جمیعُ کا مضاف الیہ، جمیعُ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، یومانِ خبر-مبتدا خبر سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف مثالہٗ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۱۲- رُبَّ کا بیان

> وَرُبَّ لِلتَّقْلِيْلِ وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا اِلَّا نَكِرَةً مَّوْصُوْفَةً وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَلَّقُهُ اِلَّا فِعْلًا مَّاضِيًا نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ.

**ترجمہ** -اور رُبَّ (آتا ہے) تقلیل کے لئے، اور نہیں ہوتا ہے اس کا مجرور مگر نکرۂ موصوفہ اور نہیں ہوتا ہے اس کا متعلق مگر فعل ماضی، جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ۔ (کریم آدمی سے میں نے کم ملاقات کی)

**تحقیق** -رُبَّ اس میں سولہ لغتیں ہیں: ۱- رُبَّ، ۲- رُبَ، ۳- رَبَّ، ٤- رَبَ، ٥- رُبَّتْ، ٦- رُبَتْ، ٧- رَبَّتْ، ٨- رَبَتْ، ٩- رُبَّتَ، ١٠- رُبَتَ، ١١- رَبَّتَ، ١٢- رَبَتَ، ١٣- رُبْ، ١٤- رَبْ، ١٥- رُبُّ، ١٦- رُبُ مگر ان میں مشہور اور زبان زد لغت اول اور دوم ہیں۔

اَلتَّقْلِيْلُ: باب تفعیل سے مصدر ہے "کم کرنا" نکرۂ موصوفۃ: ایسا اسم نکرہ جس کی صفت لائی گئی ہو، متعلَّق بفتح اللام وہ فعل یا شبہ فعل جس سے ظرف یا جار مجرور کا تعلق ہوتا ہے، کریم: جب اللہ کی صفت بنتا ہے تو مہربان اور سخی کے معنی میں اور جب

انسان کی صفت بنتا ہے تو شریف اور بھلے کے معنی میں آتا ہے، لَقِیْتُ باب سمع سے ماضی کا واحد متکلم ہے ملاقات کرنا۔
**تنبیہ**- مذکورہ عبارت میں جو لفظ "مُتَعَلِّقُهٗ" آیا ہے یہ متعلقها ہونا چاہیے تھا اس لیے کہ اس میں ضمیر مجرور "ها" کا مرجع "رُبَّ" ہے جو ایک حرف ہے اور حرف کو مؤنث ہی سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ ماقبل میں بکثرت اس کے شواہد موجود ہیں اور اس سے پہلے والے جملہ "وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا" میں بھی رُبَّ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو مؤنث (ها) لایا گیا ہے۔ البتہ ضمیر کے مذکر ہونے کی صورت میں یہ تاویل کی جاسکتی ہے کہ ضمیر کو یکونُ کی خبر (فعلاً ماضیاً) کے مطابق لایا گیا ہے کیوں کہ قاعدہ ہے "جب ضمیر مرجع اور خبر کے درمیان آجائے تو خبر کی رعایت ہوتی ہے۔
**تشریح**- مذکورہ عبارت میں تین باتیں بتائی گئی ہیں۔
۱- رُبَّ کے معنی: رُبَّ تقلیل کے لئے آتا ہے یعنی وہ اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کے مدخول اور متعلق کے درمیان کم تعلق ہے، جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُهٗ، رجلٍ ربّ کا مدخول اور لقیتُ اس کا متعلق ہے، ربّ اس بات کو بتا رہا ہے کہ ان دونوں میں تعلق کم ہے یعنی میری ملاقات کریم آدمی سے کم ہوئی۔
۲- رُبَّ کا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے، جیسے مذکورہ مثال میں، اسکا مجرور رجلٍ نکرہ ہے اور پھر اسکی صفت کریم لائی گئی ہے
۳- رُبَّ کا متعلق ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے خواہ مذکور ہو جیسے مذکورہ مثال میں لقیتُ خواہ محذوف جیسے رُبَّ رجلٍ کریمٍ ای لَقِیْتُهٗ
**فائدہ ۱**- رُبَّ کا متعلق ہمیشہ مؤخر ہوتا ہے، خواہ مذکور ہو یا محذوف ہو اس لئے کہ رُبّ صدر کلام یعنی شروع کو چاہتا ہے۔
**فائدہ ۲**- رُبّ کا قلت کو بتانا متکلم کے ذہن کے اعتبار سے ہوتا ہے، یعنی متکلم مدخول ربّ کو کم شمار کرتا ہے چاہے حقیقت میں وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔
**فائدہ ۳**- رُبّ اپنی اصل کے اعتبار سے تو تقلیل ہی کے لئے ہے مگر بعد میں اس کا زیادہ استعمال تکثیر یعنی زیادتی کو بتانے کے لئے ہونے لگا اور اس استعمال کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل میں تقلیل کے لئے تھا ہی نہیں، اور کچھ نحاۃ نے تو ربّ کو تکثیر ہی کے لئے بتلایا ہے (مثلاً سیبویہ، ابن مالک، ابن درستویہ)۔
**ترکیب**- ورُبَّ لِلتَّقْلِیْلِ -اس کی ترکیب وَالکاف لِلتَّشْبِیْهِ کی طرح ہوگی۔
وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا اِلَّا نَكِرَةً مَّوْصُوْفَةً ، واؤ استینافیہ یا عاطفہ، لا برائے نفی غیر عاملہ، یکونُ فعل ناقص، مجرورُ مضاف، ھا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم، الّا حرف استثنا، نکرۃ موصوف، موصوفۃ صفت، موصوف صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرّغ ہو کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص یکونُ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔
وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَلِّقُهٗ اِلَّا فِعْلًا مَّاضِيًا، واؤ استینافیہ یا عاطفہ، لا نافیہ، یکونُ فعل ناقص، متعلقه مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم، الّا حرف استثناء، فِعْلًا مَّاضِيًا موصوف صفت مستثنیٰ مفرّغ ہو کر خبر- فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ؛ مذکورہ دونوں جملوں میں سے پہلے کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف بنا کر دونوں کو ایک جملہ معطوفہ بھی بنا سکتے ہیں۔
نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ - نحوُ مضاف، رُبّ حرف جر، رَجُلٍ موصوف، کریمٍ صفت، موصوف صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے مل کر لَقِیْتُ (جو بعد میں ہے) کے متعلق، لَقِیْتُ فعل بافاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر (اس لئے کہ ربّ انشائے تقلیل کے لئے ہوتا ہے) نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل

کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

## مستثنیٰ مُفرَّغ کی تعریف اور اس کا اعراب

مستثنیٰ مفرغ اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، اگر مستثنیٰ مفرّغ کلام غیر موجَب (جس میں نفی یا نہی یا استفہام ہو) میں آئے اور وہ اِلَّا کے بعد ہوتو اس کا اعراب ماقبل والے عامل کے اعتبار سے ہوگا، جیسے مَاضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ، مَارَاَیْتُ اِلَّا زَیْداً، مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

کلام موجب (جس میں نفی، نہی، استفہام میں سے کوئی نہ ہو) میں عام طور سے مستثنیٰ مفرغ نہیں آتا، اس لئے کہ اس سے صحیح فائدہ اور مطلب حاصل نہیں ہوتا، لیکن اگر اس کو کلام موجب میں لاکر مطلب صحیح ہوسکتا ہوتو پھر وہ کلام موجب میں بھی لایا جاسکتا ہے ایسی صورت میں بھی اس کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوگا، جیسے قرأتُ اِلَّا یومَ کذا

**وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَی الضَّمِیْرِ الْمُبْہَمِ وَلَا یَکُوْنُ تَمِیْزُہٗ اِلَّا نَکِرَۃً مَّوْصُوْفَۃً نحوُ رُبَّہٗ رَجُلاً جَوَّاداً**

**ترجمہ**- اور کبھی داخل ہوتا ہے وہ (رُبَّ) ضمیر مبہم پر، اور (اس صورت میں) نہیں ہوگی اس کی تمیز مگر نکرۂ موصوفہ، جیسے رُبَّہٗ رَجُلاً جَوَّاداً (سخی آدمی سے بہت کم)

**تحقیق**- اَلْمُبْہَمْ صیغہ اسم مفعول وہ چیز جس میں کوئی شک ہو، ضمیر مبہم سے مراد وہ ضمیر ہے جس کا لفظوں میں کوئی ایسا متعین مرجع نہ ہو جس کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ جوادٌ واؤ کی تشدید اور بلا تشدید دونوں طرح مستعمل ہے معنی ہیں، سخی، فیاض، رُبَّہٗ رَجُلاً جواداً اس جملہ میں ربَّ کا متعلق محذوف ہے پورا جملہ اس طرح ہوگا رُبَّہٗ رَجُلاً جواداً لَقِیتُہٗ (سخی آدمی سے میری بہت کم ملاقات ہوئی)

**تشریح**- اس عبارت میں رُبَّ سے متعلق ایک قاعدہ بیان کیا ہے کہ رُبَّ کا مجرور اکثر تو نکرۂ موصوفہ ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی اس کا مجرور ایک ایسی ضمیر بھی ہوتی ہے جو مبہم ہوتی ہے وہ ممیَّز بنتی ہے اور پھر بعد میں اس کی تمیز ہوتی ہے جو نکرۂ موصوفہ ہوا کرتی ہے۔ جیسے رُبَّہٗ رجلا جواداً رب کا مجرورہ ضمیر ہے جس کا لفظوں میں کوئی ایسا مرجع نہیں جس کی طرف رجوع کیا جاسکے ترکیب میں یہ ضمیر ممیّز ہے اور آگے رجلا جواداً نکرۂ موصوفہ اس کی تمیز ہے۔

**ترکیب**- وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَی الضَّمِیْرِ الْمُبْہَمِ، واؤ استئنافیہ یا عاطفہ، قد برائے تقلیل، تدخلُ فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے رب فاعل، علی جار، الضمیر موصوف، المبھم صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر تدخل کے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ولا یکونُ تمیزہ اِلَّا نکرۃً مَّوْصُوْفَۃً، واؤ استینافیہ، یکون فعل ناقص، تمیزہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم، الاّ حرف استثناء، نکرۃً موصوفۃً موصوف صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر فعل ناقص کی خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نحوُ رُبَّہٗ رَجُلاً جَوَاداً - نحو مضاف، ربَّ جار، ہٗ ممیز، رجلاً موصوف، جواد صفت موصوف صفت سے مل کر تمیز - ممیّز تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا فعل محذوف لقیتہ کے (جو بعد میں محذوف ہے) فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر نحو کا مضاف الیہ - مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف مثالہ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ

# ۱۳ - واؤ کا بیان

وَالْوَاوُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَاتَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْاِسْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَى الْمُضْمَرِ، نَحْوُ وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ، وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى رُبَّ نَحْوُ وَ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ اَیْ رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ .

**ترجمه** -اور واؤ قسم کے لئے (آتا ہے) اور وہ اسم ظاہر پر ہی داخل ہوتا ہے ضمیر پر نہیں، جیسے وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا) اور کبھی ہوتا ہے وہ رُبَّ کے معنی میں، جیسے وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ، اَیْ رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ (ایسے بہت سے عالم جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں میں نے ان سے ملاقات کی)۔

**تحقیق وتشریح** -واؤ دو معنی کے لئے آتا ہے: ۱-قسم، اس صورت میں یہ جارہ ہوتا ہے اپنے مدخول کو جر دیتا ہے اور اس کا مجرور فقط اسم ظاہر ہی ہوتا ہے، اسم ضمیر نہیں، جیسے واللّٰہ لاشربنّ اللّبن (بخدا میں دودھ ضرور پیوں گا)۔ ۲-بمعنی رُبَّ اس صورت میں یہ جارہ ہوتا ہے یا غیر جارہ۔ کتاب میں اس کی وضاحت نہیں کی گئی بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی جارہ ہی ہوتا ہے لیکن درحقیقت اس میں نحاۃ کا اختلاف ہے، امام سیبویہ اور دیگر بصریین کی رائے یہ ہے کہ یہ واؤ عاطفہ ہوتا ہے اور اس کے بعد رُبَّ پوشیدہ ہوتا ہے اس رُبَّ کی وجہ سے اسم پر جرآتا ہے، امام مبرد اور کوفیین کے نزدیک بھی یہ واؤ درحقیقت عطف ہی کے لئے ہے مگر رُبَّ کے معنی میں ہونے کی وجہ سے یہ رُبَّ ہی کے قائم مقام ہوگیا اور یہ خود ہی جارہ بن گیا، رُبَّ کو مقدر ماننے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔

**فائدہ** -یاد رکھنا چاہئے کہ واؤ بمعنی ربَّ کا مدخول بھی ہمیشہ نکرۂ موصوفہ ہوتا ہے، اور اس کا متعلق فعل ماضی ہی ہوتا ہے جو زیادہ تر محذوف ہوتا ہے۔

**ترکیب**- وَالْوَاوُ لِلْقَسَمِ - واؤ عاطفہ یا استینافیہ، الواوُ مبتدا، لام جار، القَسَمِ مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنٌ وغیرہ کے متعلق، کائنٌ اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهِيَ لَاتَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْاِسْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَى الْمُضْمَرِ - واؤ استینافیہ، ھی مبتدا، لا نافیہ، تدخلُ فعل مضارع، ھی ضمیر پوشیدہ راجع بسوئے واؤ فاعل، اِلَّا حرف استثناء، علی جارہ، الاسم موصوف، الظاھر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، لَا حرف عطف، برائے نفی، علی جارہ المضمر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنٰی مفرّغ (جس کی تعریف ماقبل میں گذر چکی) ہوکر تدخلُ کے متعلق، تدخلُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ھی کی خبر- ھی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ وَاللّٰهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ - مثالہٗ مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، واؤ جارہ برائے قسم، اللہ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل محذوف کے، انا ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لَاَشْرَبَنَّ فعل مضارع یا بالام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، انا ضمیر مستتر فاعل، اللَّبَنَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب قسم، قسم

جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ انشائیہ ہو کر نحوُ کا مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا کی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تکُوْنُ بِمَعْنٰی رُبَّ – واؤ استینافیہ یا عاطفہ، قد برائے تقلیل، تکونُ فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ (راجع بسوئے واؤ) اسم، ب جارہ، معنی مضاف، رُبَّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، باء حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُسْتَعْمَلاً اسم مفعول پوشیدہ کے، ھو ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر تکونُ فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، تقدیر عبارت ہوئی "وَقَدْ تکُوْنُ مُسْتَعْمَلاً بِمَعْنٰی رُبَّ"۔

نحوُ وَ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ اَیْ رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ – مثالہ مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، واؤ جارہ بمعنی رُبَّ، عالِمٍ موصوف، یعملُ فعل مضارع، ھو ضمیر پوشیدہ (راجع بسوئے عالم) فاعل، ب جار، علم مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یَعْمَلُ فعل کے، یعملُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی عالِمٍ کی، عالِمٍ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا واؤ کا، جار مجرور سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، رُبَّ جار، عالِمٍ موصوف، یعملُ فعل بافاعل، ب جار، علم مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، باء جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یعملُ کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر عالِمٍ کی صفت، موصوف صفت سے مل کر ربَّ کا مجرور، جار مجرور سے مل کر تفسیر، مفسَّر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا، نحوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے محذوف مثالہ کی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۱٤-تاء کابیان

| وَالتَّاءُ لِلْقَسَمِ وَھِیَ لَاتَدْخُلُ اِلَّا عَلٰی اسمِ اللّٰہِ تَعَالٰی نَحْوُتَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا |
|---|

**ترجمہ**- اور تاء (آتا ہے) قسم کے لئے، اور نہیں داخل ہوتا ہے وہ مگر اللہ تعالیٰ کے نام پر، جیسے تاللہ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

**تحقیق وتشریح**- تائے جارہ صرف قسم کیلئے آتا ہے اور وہ صرف اللہ کے نام پر ہی داخل ہوتا ہے لفظ اللہ کے علاوہ وہ کسی اور اسم پر داخل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اللہ کے دیگر صفاتی نام مثلاً رحمن رزّاق وغیرہ پر بھی نہیں آتا۔ جیسے تاللہ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا۔

**فائدہ**- حروف جارہ میں سے قسم کے لئے چار حروف استعمال ہوتے ہیں: ۱-باء، ۲-واؤ، ۳-تاء، ۴-لام، مگر ان کے استعمال کے طریقوں میں کچھ فرق ہے- اس فرق کو مختصر اتحریر کیا جارہا ہے۔

## بائے قسمیہ، واوِ قسمیہ، تائے قسمیہ اور لامِ قسمیہ میں فرق

۱- **بائے قسمیہ** - یہ تاء اور واؤ سے چند باتوں میں عام ہے: ۱- یہ اسم ظاہر پر بھی آتا ہے اور اسم ضمیر پر بھی جیسے باللّٰہِ اور بکَ ۔۲- اللہ کے نام پر بھی آتا ہے، صفات پر بھی جیسے بِاللّٰہِ اور بِالرَّحْمٰنِ ۔۳- اس کا متعلق فعل قسم مذکور بھی ہوسکتا ہے اور

محذوف بھی جیسے بـالله اور اُقْسِمُ بـاللّٰہِ ۔۴- یہ سوال کے موقع پر بھی استعمال ہوسکتا ہےاور بغیر سوال کے بھی جیسے بـالله لَاشْرِبَنَّ اللَّبَنَ اوربِاللّٰہِ اَخْبِرْنِی۔

۲-**واوِ قسمیه** - یہ باء سے چند باتوں میں خاص ہے:۱- یہ صرف اسم ظاہر پر ہی آتا ہےاسم ظاہر الله ہو یااس کا غیر جیسے واللّٰہِ اوروربِّ الْکَعْبَۃِ ۔یہ ضمیر پر نہیں آتا چناں چہ وکْ نہیں کہہ سکتے۔۲-اس کا متعلق فعل محذوف ہی ہوتا ہے مذکورنہیں مثلا واللہ تو کہہ سکتے ہیں اُقْسِمُ واللّٰہِ نہیں کہہ سکتے۔۳- یہ سوال کے موقع پر استعمال نہیں ہوتا چناں چہ والله اَخْبِرْنی نہیں کہہ سکتے۔

۳-**تائے قسمیه** - یہ مذکورہ تینوں باتوں میں تو بالکل واؤ ہی کی طرح ہے صرف ایک بات میں واؤ سے خاص ہےاور اسی کو کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اسمائے ظاہرہ میں سے صرف اسم الله پر ہی آتا ہے کسی اور پر نہیں چناں چہ تَاللّٰہِ تو کہہ سکتے ہیں۔تَالرَّحْمٰنِ تَاللَّیْلِ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔

۴-**لام قسمیه** - یہ بالکل واؤ کی طرح ہوتا ہے لیکن اس کا استعمال ایسے عظیم امور کے لئے ہوتا ہے جو حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوں جیسے لِلّٰہِ لَا یُؤَخَّرُ الْاَجَلُ (خدا کی قسم موت تاخیر نہیں کریگی) تو کہہ سکتے ہیں لیکن لِلّٰہِ لَقَدْ طَارَالذُّبَابُ (خدا کی قسم مکھی اڑ گئی ہے) نہیں کہہ سکتے۔

**ترکیب**-وَالتَّاءُ لِلْقَسَمِ - واؤ عاطفہ یااستینافیہ، التاءُ مبتدا، لِ حرف جر، القسمِ مجرور، جارمجرور سے مل کر کائنۃٌ وغیرہ کے متعلق،ھی ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائنۃٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھِیَ لَاتَدْخُلُ اِلَّاعَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی - واؤ عاطفہ یااستینافیہ،ھِیَ مبتدا، لاتدخلُ فعل مضارع منفی صیغہ واحد مؤنث غائب،ھی ضمیر پوشیدہ(جس کا مرجع التاءُ ہے) فاعل،اِلَّا حرف استثناء،علی جارہ، اِسمِ مضاف،اللّٰہ ذوالحال،تعالٰی فعل ماضی ھو ضمیر پوشیدہ (راجع بسوئے الله) فاعل، تعالٰی فعل اپنے فاعل سے مل کر حال- ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسم کا،مضاف مضاف الیہ سے مل کر علٰی کا مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنٰی مفرّغ ہوکر (جس کی تعریف رُبَّ کے بیان میں گذر چکی) لاتدخلُ کے متعلق، لاتدخلُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ھی کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُتَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا ۔مثالُہٗ مبتدا محذوف،نحوُ مضاف،تاء جار اَللّٰہِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقسِمُ فعل مقدر کے، انا ضمیر مستتر اس کا فاعل،فعل محذوف اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لَاَضْرِبَنَّ فعل مضارع باللام بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم،اَنا ضمیر مستتر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ،فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب قسم،قسم جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر نحوُ کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اِعْلَمْ اَنَّهُ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ، فَاِنْ کَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً فَاِنْ کَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَکُوْنَ مُصَدَّرَةً بِاِنَّ اَوْلَامِ الْاِبْتِدَاءِ، نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْداً قَائِمٌ، وَوَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ .

وَاِنْ کَانَتْ مَنْفِيَّةً کَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا وَلَا وَاِنْ، مِثْلُ وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ قَائِماً، وَوَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو، وَوَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ .

وَاِنْ کَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنْ کَانَتْ مُثْبَتَةً کَانَتْ مُصَدَّرَةً بِاللَّامِ وَقَدْ، اَوْ بِاللَّامِ وَحْدَهُ مِثْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ، وَوَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا .

وَاِنْ کَانَتْ مَنفِیَّۃً فَاِنْ کَانَتْ فِعلاً مَاضِیاً کَانَتْ مُصَدَّرَۃً بِمَا مِثْلُ وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ .
وَاِنْ کَانَتْ فِعلاً مُضَارِعاً کَانَتْ مُصَدَّرَۃً بِمَا، وَلاَ، وَلَنْ، مِثْلُ وَاللّٰہِ مَاافْعَلَنَّ کَذَا، وَوَاللّٰہِ لاَ افْعَلَنَّ کَذَا، وَوَاللّٰہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا .

**ترجمہ** - آپ جانئے کہ قسم کے لئے جواب (قسم) ضروری ہے، پس اگر ہو اس (قسم) کا جواب جملہ اسمیہ تو اگر ہو وہ (جملہ اسمیہ) مثبتہ تو ضروری ہے کہ ہو وہ شروع اِنَّ سے یا لام ابتداء سے، جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ، (خدا کی قسم زید کھڑا ہے) وَاللّٰہِ لَزَیْدٌ قَائِمٌ، (خدا کی قسم زید کھڑا ہے)

اور اگر ہو وہ (جملہ اسمیہ) منفیہ تو ہوگا اس کا آغاز ما (نافیہ) اور لا (نافیہ) اور اِنْ (نافیہ) سے جیسے وَاللّٰہِ مَا زَیْدٌ قَائِماً، (خدا کی قسم زید نہیں کھڑا ہے) اور وَاللّٰہِ لاَ زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلاَ عَمْروٌ، (خدا کی قسم نہ زید گھر میں ہے اور نہ عمرو) وَاللّٰہِ اِنْ زَیْداً قَائِمٌ (بخدا زید کھڑا نہیں ہے)

اور اگر ہو اس (قسم) کا جواب جملہ فعلیہ تو اگر وہ مثبتہ ہو تو ہوگا وہ شروع لام اور قد (لقد) سے یا تنہا لام سے، جیسے وَاللّٰہِ لَقَدْ قَامَ زَیْدٌ (خدا کی قسم زید کھڑا ہے) اور، وَاللّٰہِ لاَفْعَلَنَّ کَذَا، (خدا کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا)

اور اگر ہو وہ (جملہ فعلیہ) منفیہ، پس اگر ہوگا وہ (جملہ فعلیہ منفیہ) فعل ماضی تو ہوگا وہ شروع مَا سے جیسے وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ (خدا کی قسم زید کھڑا نہیں)۔

اور اگر ہوگا وہ (جملہ فعلیہ منفیہ) فعل مضارع تو ہوگا وہ شروع مَا (نافیہ) اور لا (نافیہ) اور لَنْ سے جیسے وَاللّٰہِ مَاافْعَلَنَّ کَذَا (بخدا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا) اور وَاللّٰہِ لاَ اَفْعَلَنَّ کَذَا (خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا) اور وَاللّٰہِ لَنْ اَفْعَلَ کَذَا۔ (خدا کی قسم میں بالکل ایسا نہیں کروں گا)

**تحقیق لاَبُدَّ** : جمہور کے نزدیک لائے نفی جنس کا ہے، اور بُدّ اس کا اسم ہے، لا کے معنی نہیں اور بُدَّ کے معنی چارۂ کار، دونوں کے معنی ہوئے کوئی چارۂ کار نہیں، یعنی ضروری ہے، امام سیبویہ کے نزدیک یہ دونوں کلمے شدت اتصال کی وجہ سے مثل مفرد کے ہیں، مُثْبَتَۃٌ باب افعال سے اسم مفعول مؤنث کا صیغہ ہے، ثابت کی ہوئی چیز، جملہ مثبتہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کیلئے ثابت کیا گیا ہو، مُصَدَّرَۃٌ باب تفعیل سے اسم مفعول مؤنث ہے تصدیر مصدر ہے شروع کرنا، آگے بڑھنا، مُصَدَّرَۃ شروع کیا ہوا، مَنفِیَّۃٌ باب ضرب سے اسم مفعول مؤنث ہے، انکار کیا ہوا، جملہ منفیہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کی گئی ہو، **لاَمُ الابتـــداءِ** : یہ لام غیر عاملہ اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ مبتدا پر بھی آتا ہے اور خبر بھی۔ مبتدا پر آنے کی مثال کتاب کی عبارت میں ہے اور خبر پر آنے کی مثال اِنَّ زَیْداً لَقَائِمٌ ہے۔ کذا اسم کنایہ ہے جو مبنی ہوتا ہے معنی ہیں ایسا، **عمروٌ** : جب اس کو واؤ کے ساتھ لکھا جاتا ہے تو عین پر زبر اور میم پر سکون اور جب بغیر واؤ کے لکھتے ہیں تو عین کا پیش اور میم پر زبر پڑھا جاتا ہے۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں بتلایا گیا ہے کہ قسم کے لئے جواب قسم ضروری ہے جواب قسم کو جملۂ مُقْسَمٌ عَلَیْھَا بھی کہتے ہیں (قسم اور جواب قسم کی تعریف اور تشریح باء کے بیان میں گذر چکی ہے صفحہ نمبر ۳۸ پر ملاحظہ فرمالیں) جواب قسم ہمیشہ جملہ ہوتا ہے اور جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱-اسمیہ۔ ۲-فعلیہ، پھر اثبات ونفی کے اعتبار سے ان دونوں کی دو دو قسمیں ہیں:

١-اسمیہ مثبتہ۔٢-اسمیہ منفیہ۔

١-فعلیہ مثبتہ۔٢-فعلیہ منفیہ، یہ چاروں درج ذیل طریقوں کے مطابق جوابِ قسم بنیں گے۔

١- اگر جوابِ قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہوتو اس کے شروع میں اِنّ (بکسر الہمزہ) یا لام ابتدا کا آنا ضروری ہے جیسے واللہ اِنّ زیداً قائمٌ، اور واللہ لَزیدٌ قائمٌ۔

٢- اگر جوابِ قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہوتو اس کے شروع میں مَا، لا، اِنْ (نافیہ) میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہوگا جیسے وَاللّٰہِ مَا زیدٌ قائماً اور واللّٰہِ لا زیدٌ فی الدَّارِ ولاَ عمروٌ اور واللّٰہ اِنْ زیدٌ قائمٌ۔

٣- اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ مثبتہ (خواہ فعل ماضی ہو یا مضارع) ہوتو اس کے شروع میں لام اور قد (لقد) یا صرف لام کا آنا ضروری ہے، جیسے واللّٰہ لَقدْ قامَ زیدٌ اس میں جوابِ قسم فعل ماضی مثبت ہے اور واللّٰہ لَافعلنَّ کذا، اس میں جوابِ قسم فعل مضارع مثبت ہے۔

٤- اگر جوابِ قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہوتو اگر فعل، فعل ماضی ہے تو اس کے شروع میں ما آئے گا جیسے واللّٰہ مَاقَامَ زیدٌ، اور اگر فعل، فعل مضارع ہے تو اس کے شروع میں مَا، لا اور لنْ میں سے کوئی ایک آئے گا، جیسے واللّٰہ مَا افعلنَّ کذا، اور واللّٰہ لاافعلنَّ کذا اور واللّٰہ لَنْ افعلَ کذا۔

**ترکیب**- اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَابُدَّلِلْقَسَمِ من الجوابِ- اِعلَمْ فعل امر انت ضمیر فاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر شان (وہ ضمیر جو مذکر ہو اور لفظوں میں اس کا مرجع نہ ہو بلکہ اس کا مرجع ذہن میں ہو) اَنَّ کا اسم، لا برائے نفی جنس، بُدَّ مصدر، لِ جار، اَلْقَسَمِ مجرور، جار مجرور سے مل کر بُدَّ کے متعلق، بُدَّ مصدر اپنے متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم، مِن جار، الجواب مجرور، جار مجرور (ظرف مستقر) موجودٌ کے متعلق، موجودٌ محذوف شبہ فعل اپنے نائب فاعل ھُوَ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی لائے نفی جنس کی، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی، اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول بہ ہوا اِعْلَمْ کا، اِعْلَمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

١ -فَاِنْ کَانَ جَوَابُہٗ جُمْلَۃً اِسْمِیَّۃً، ٢ -فَاِنْ کَانَتْ مُثْبَتَۃً وَجَبَ اَنْ تَکُوْنَ مُصَدَّرَۃً بِاِنَّ اَوْلَامِ الْاِبْتِدَاءِ،

٣- وَاِنْ کَانَتْ مَنْفِیَّۃً کَانَتْ مُصَدَّرَۃً بِمَا وَلَا وَاِنْ۔

١- فاء تفصیلیہ - اِنْ شرطیہ، کان فعل ناقص، جوابُ مضاف، ہٗ ضمیر (راجع بسوئے قسم) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر کان کا اسم، جُملۃً موصوف، اِسْمِیَّۃً صفت، موصوف صفت سے مل کر کان کی خبر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط اول۔

٢- فاء جزائیہ- کانت فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر (جو لوٹتی ہے جملہ اسمیہ کی طرف) اس کا اسم، مُثْبَتَۃً خبر، فعل ناقص کانتْ اسم وخبر سے مل کر شرط ثانی۔

وَجَبَ- فعل ماضی، اَنْ ناصبہ مصدریہ، تکونَ فعل مضارع ناقص، ھی ضمیر مستتر (جس کا مرجع جملہ اسمیہ ہے) اسم، مُصَدَّرَۃً اسم مفعول، ھی ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، باء جارہ، اِنَّ معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف، لام مضاف، الابتداءِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف، اِنَّ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور باء کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدّرۃ کے، مصدّرۃ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر تکون کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر (بتاویل مفرد ہوکر) فاعل

ہوا وجب فعل کا، وجب فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء ہوئی شرط ثانی کی، شرط ثانی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ۔

۳۔ واؤ عاطفہ- اِنْ شرطیہ، کـانـت فعل ناقص، هي ضمیر پوشیدہ (جس کا مرجع جملہ اسمیہ ہے) کا اسم ،مـنـفـيـة اس کی خبر، کانت فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط۔ کانت فعل ناقص ،هي ضمیر مستتر اسم ،مصدرۃ اسم مفعول، هي ضمیر پوشیدہ نائب فاعل ،ب جار ،مــا معطوف علیہ ،واؤ حرف عطف، لا معطوف اول، واؤ عاطفہ- انْ معطوف ثانی، مــا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدرۃ کے ،مصدرۃ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کانت کی، کانت اپنے اسم وخبر سے مل کر جزاء ،شرط اپنی جزاء سے مل کر معطوف ہوا (اپنے سے پہلے والے جملہ شرطیہ کا) یعنی جملہ شرطیہ کا عطف جملہ شرطیہ پر ہوا ۔پھر معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء ہوئی شرط اول (فـان کـان جـوابـه جـمـلة اسمية ) کی ،شرط اول اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، (جملہ شرطیہ کی تعریف وتشریح النوعُ الاول کے شروع میں فقط کے ضمن میں صفحہ ۳۳ پر گذر چکی )

## مذکورہ ترکیب شدہ عبارت کے درمیان میں آنے والی مثالوں کی ترکیب

نَحْوُ وَاللّٰهِ انَّ زَيْداً قَائِمٌ، وَوَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ، مثالهٗ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف، نحوُ مضاف، واؤ جار برائے قسم، الـلٰه مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقسِمُ فعل محذوف کے، انا ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زيداً اسم -قـائمٌ خبر ،انَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ۔

واؤ حرف عطف- واللّٰهِ حسب سابق قسم، لام برائے ابتدا غیر عاملہ، زيدٌ مبتدا، قائمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نـحـو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالـه مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ وَاللّٰهِ مَازَيْدٌ قَائِماً وَاللّٰهِ لاَ زَيْدٌ فِيْ الدَّارِ وَلاَ عَمْرٌو، وَوَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ، مثاله مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، واللّٰه حسب سابق قسم ،ما مشابہ بلیس، زيدٌ اس کا اسم، قائماً اس کی خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہوکر معطوف علیہ۔

واؤ حرف عطف ،واللّٰهِ مثل سابق قسم، لا برائے نفی جنس، زيدٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا برائے تاکید، عمروٌ معطوف ،زیـدٌ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم-، فـی حرف جار، الـدار مجرور، جار مجرور سے مل کر موجودٌ محذوف کے متعلق، هو ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل ،موجودٌ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جوابِ قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر معطوف اول۔

واؤ عاطفہ- والـلّٰه پہلے کی طرح قسم، اِنْ نافیہ غیر عاملہ، زيدٌ مبتدا، قـائمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوکر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف اپنے مضاف سے الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالهٗ کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۱ – وَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً، ۲ – فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِاللَّامِ وَقَدْ، اَوْ بِاللَّامِ وَحْدَهٗ ۳– وَاِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً ۴ –فَاِنْ كَانَتْ فِعْلاً مَاضِياً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا ۵ –وَاِن كَانَت فعلا مضارعاً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بما ولا، ولن.

۱– واؤ عاطفہ، اِنْ شرطیہ، کان فعل ناقص، جوابہٗ مضاف مضاف الیہ ہوکر کان کا اسم، جملۃ موصوف، فعلیۃ صفت، موصوف صفت سے مل کر کان کی خبر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط اول۔

۲- فا تفصیلیہ ان شرطیہ کانت فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر (جس کا مرجع جملۃ فعلیۃ ہے) اس کا اسم، مثبتۃ خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط دوم۔

کانت فعل ناقص ھی ضمیر مستتر (راجع بسوئے جملۃ فعلیۃ) اس کا اسم، مصدرۃ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، با جارہ، اللام معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، قدْ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر پھر معطوف علیہ، اوْ حرف عطف، باء جار، اللام ذوالحال، وحدہٗ مضاف مضاف الیہ ہوکر (بتاویل مُنْفَرِداً) حال، ذوالحال حال سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ (باللام وقد) معطوف (باللام وحدہ) سے مل کر متعلق ہوا مصدّرۃ شبہ فعل کے، مصدّرۃ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر کانت کی خبر، کانت فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزاء ہوئی شرط دوم، (فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً) کی شرط دوم اپنی جزاء سے مل کر معطوف علیہ (اول)۔

۳- واؤ عاطفہ- انْ شرطیہ، کانتْ فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ اس کا اسم، منفیۃ خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط سوم

۴- فاء تفصیلیہ - اِنْ شرطیہ، کانتْ فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر (راجع بسوئے جملۃ منفیۃ) اسم، فعلاً موصوف، ماضیاً صفت، موصوف صفت سے مل کر کانتْ کی خبر، کانتْ اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط چہارم، کانتْ فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ اسم-مصدّرۃ اسم مفعول، ھی ضمیر پوشیدہ نائب فاعل-، ب جار، ما مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدرۃ کے، مصدرۃ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر کانت کی خبر، کانت اسم وخبر سے مل کر جزاء ہوئی شرط چہارم (فَاِنْ كَانَتْ فِعْلاً مَاضِياً) کی، شرط جزاء سے مل کر معطوف علیہ (دوم)۔

۵- واؤ عاطفہ-اِنْ شرطیہ، کانت فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ (مرجع ہے جملۃ منفیۃ) اس کا اسم، فعلاً موصوف، مضارعاً صفت، موصوف صفت سے مل کر کانتْ کی خبر، کانت فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط پنجم، کانتْ فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ اسم، مصدّرۃ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، ما معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا معطوف اول، واؤ عاطفہ، لن معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر ب کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدّرۃ کے، مصدّرۃ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کانتْ کی، کانتْ اسم وخبر سے مل کر جزاء ہوئی شرط پنجم (وان كانت فعلاً مضارعاً) کی، شرط پنجم (وان كَانَتْ فِعْلاً مُضَارِعاً) اپنی جزاء (كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا وَلَا وَلَنْ) سے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ دوم (فَاِنْ كَانَتْ فِعْلاً مَاضِياً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا) کا معطوف علیہ دوم اپنے معطوف سے ملکر جزاء ہوئی شرط سوم (وَاِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً) کی شرط سوم اپنی جزاء سے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ اول (فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً كَانَتْ

مُصْدَّرَۃً بِاللَّامِ وَقَدْ اَوْ بِاللَّامِ وَحْدَہٗ) کا معطوف علیہ اول اپنے معطوف سے مل کر جزاء ہوئی شرط اول (وَاِنْ کَانَ جَوَابُہٗ جُمْلَۃً فِعْلِیَّۃً) کی شرط اول اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

## مذکورہ عبارت کے درمیان میں آنے والی مثالوں کی ترکیب

مِثْلُ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَامَ زَیْدٌ، وَ وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا، مثالہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف، مثلُ مضاف۔ واؤ جارہ برائے قسم، اَللّٰہِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل محذوف کے، انا ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لام برائے تاکید غیر عاملہ، قَدْ حرف توقع برائے تحقیق، قَامَ فعل، زیدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر معطوف علیہ۔

واؤ حرف عطف۔ واللہ حسب سابق قسم، لافعلنَّ فعل مضارع بالام ونون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، انا ضمیر مستتر فاعل، کذا (اسم کنایہ) مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ، مِثَالُہٗ مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، وَاللّٰہِ مثل سابق قسم، ما نافیہ، قام فعل، زیدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مثالہٗ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثلُ وَاللّٰہِ مَا اَفْعَلَنَّ کَذَا وَوَاللّٰہِ لَا اَفْعَلَنَّ کَذَا، وَ، واللّٰہ لن اَفْعَلَ کذا، مثالہٗ مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، واللّٰہ پہلے کی طرح قسم، ما نافیہ، افعلنَّ فعل مضارع بانون تاکید ثقیلہ، انا ضمیر مستتر فاعل، کذا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب قسم، قسم جوابِ قسم سے مل کر معطوف علیہ۔

واوٗ عاطفہ۔ وَاللّٰہِ قسم، لا نافیہ افعلنّ کذا مثل سابق فعل فاعل اور مفعول بہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر معطوفِ اول، واؤ عاطفہ، وَاللّٰہ قسم، لن نافیہ اور ناصبہ، افعلَ فعل بافاعل، کذا مفعول بہ، تینوں مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

> وَقَدْ یَکُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفاً، اِنْ کَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَۃٌ کَالْجُمْلَۃِ الَّتِیْ وَقَعَتْ جَوَابَہٗ، مِثْلُ زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰہِ اَیْ وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ اَوْ کَانَ الْقَسَمُ وَاقِعاً بَیْنَ الْجُمْلَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ، مِثْلُ زَیْدٌ وَاللّٰہِ عَالِمٌ اَیْ وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ ۔

**ترجمہ**۔ اور کبھی جواب قسم محذوف ہوتا ہے اگر ہو قسم سے پہلے ایک جملہ، اس جملہ جیسا جو کہ اس کا (یعنی قسم کا) جواب واقع ہو رہا ہے، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰہِ یعنی وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ، یا قسم مذکورہ جملہ کے درمیان واقع ہو، جیسے زَیْدٌ وَاللّٰہِ عَالِمٌ یعنی وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ ۔

**تشریح**۔ جواب قسم دو صورتوں میں محذوف ہوتا ہے۔

فیصل

۱- جب قسم سے پہلے جواب قسم جیسا جملہ آجائے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰہِ اس میں وَاللّٰہِ قسم کے بعد جواب قسم محذوف ہے اور وہ ہے اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ اس کے حذف کا قرینہ قسم سے پہلے والا جملہ ہے پوری عبارت یوں ہوگی وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ

۲- جب قسم جواب قسم جیسے جملے کے درمیان آجائے جیسے زَیْدٌ وَاللّٰہِ عَالِمٌ اس میں بھی جواب قسم محذوف ہے اور وہ بھی اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ ہی ہے اس کے حذف کا قرینہ وہ جملہ ہے جس کے درمیان قسم آرہی ہے، یعنی زیدٌ عالمٌ، اس کی بھی تقدیر عبارت یوں ہوگی ''وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ۔

**تنبیہ**- ان دونوں صورتوں میں جواب قسم محذوف ہوگا، اور قسم سے پہلے والا جملہ یا وہ جملہ جس کے درمیان قسم آرہی ہے وہ صرف جوابِ قسم کے حذف پر دال ہوگا یعنی وہ اس بات کو بتائے گا کہ جواب قسم محذوف ہے اسی لئے اس جملہ پر جواب قسم جیسی علامت مثلاً اِنَّ، لام، ما وغیرہ کا آنا ضروری نہیں ہوگا۔

**جواب قسم کے حذف کی وجہ**- چوں کہ قسم سے پہلے والا جملہ، یا وہ جملہ جس کے درمیان قسم آرہی ہے وہ خود ہی جواب قسم پر دلالت کردیتا ہے اس لئے جواب قسم کو لفظوں میں لانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

**ترکیب**- وَقَدْ یَکُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفاً، اِنْ کَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَۃٌ کَالْجُمْلَۃِ الَّتِیْ وَقَعَتْ جَوَابَہٗ، اَوْ، کَانَ الْقَسَمُ وَاقِعاً بَیْنَ الْجُمْلَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ۔

واؤ عاطفہ یا استینافیہ، قَدْ حرف توقع برائے تقلیل، یَکُوْنُ فعل ناقص مضارع، جَوَابُ مضاف، الْقَسَمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر یَکُوْنُ کا اسم، مَحْذُوْفاً خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزائے مقدم، اِنْ شرطیہ، کانَ فعل ناقص، قبلَ مضاف، الْقَسَمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابتاً اسم فاعل محذوف کا، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، ثابتاً محذوف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ہوئی کانَ فعل ناقص کی، جملۃٌ موصوف، کاف جارہ، الجُمْلَۃِ موصوف، الَّتِیْ اسم موصول، وَقَعَتْ فعل ماضی، ھی ضمیر پوشیدہ (جس کا مرجع الّتی ہے) فاعل، جوابَ مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر صلہ ہوا الَّتِیْ اسم موصول کا، اسم موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی الجملۃِ موصوف کی، موصوف صفت سے مل کر مجرور ہوا کاف حرف جر کا، حرفِ جر مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنۃٌ اسم فاعل محذوف کے، ھی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، کائنۃٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی جملۃٌ موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم ہوا کانَ فعل ناقص کا، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ۔

اَوْ حرف عطف، کانَ فعل ناقص، القسمُ اس کا اسم، واقعاً اسم فاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل (جو القَسَم کی طرف لوٹتی ہے)، بَیْنَ مضاف، الجُمْلَۃِ موصوف، المذکورۃِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا بَیْنَ کا، بینَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعاً کا، وَاقعاً شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ہوئی کانَ کی، کانَ اسم وخبر سے مل کر معطوف ہوا (جملۂ سابقہ اِنْ کانَ قَبْلَ القَسَمِ جُمْلَۃٌ کالْجُمْلۃِ الَّتِی وَقَعَتْ جَوابَہٗ کا) معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط مؤخر، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

**اسم موصول اور صلہ** - عربی زبان میں کچھ ایسے اسماء آتے ہیں جن کی مراد اس وقت تک واضح نہیں ہوتی جب تک کہ انکے بعد کوئی جملہ خبریہ نہ آجائے اور نہ وہ اس بعد والے جملہ کے بغیر کسی جملہ کا جزو کامل بنتے ہیں، جیسے اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ وَغَیْرُھُمَا، ایسے اسماء کو اسمائے موصولہ اور بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں، جیسے مذکورہ بالا عبارت میں آیا ہے، کَالْجُمْلَةِ الَّتِیْ وَقَعَتْ جَوَابَهٗ، اس میں التی اسم موصول اور بعد والا جملہ فعلیہ خبریہ (وَقَعَتْ جَوَابَهٗ) صلہ ہے، اگر یہ جملہ نہ ہوتا تو اَلَّتِیْ کی مراد سمجھ میں نہ آتی اور نہ اَلَّتِیْ اپنے ماقبل (کَالْجُمْلَةِ) کی صفت بن سکتا تھا، اسم موصول اور صلہ کی تعریف مختصر انداز میں اس طرح کی جاسکتی ہے:

**اسم موصول کی تعریف:** اسم موصول وہ اسم ہے جو اپنے بعد والے جملہ (صلہ) کے بغیر کسی جملہ کا جزوِ تام نہ بن سکے۔

**صلہ کی تعریف:** صلہ وہ جملہ خبریہ ہوتا ہے جس کے بغیر اسم موصول کی مراد معلوم نہیں ہوتی اور نہ اس کے بغیر اسم موصول کسی جملہ کا جزوِ تام بن سکتا ہے اور اس جملہ میں ایسی ضمیر ہو جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہو، خواہ وہ ضمیر بارز ہو یا مستتر۔

**مثالوں کی ترکیب** - مِثْلُ زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ، اَیْ وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ

مِثَالُهٗ مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، زَیْدٌ مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مشابہ جواب قسم، وَاللّٰهِ جار مجرور اُقْسِمُ محذوف کے متعلق ہو کر قسم، جواب قسم محذوف ہے جس پر پہلے والا جملہ دلالت کر رہا ہے وہ ہے " اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ"، قسم اپنے محذوف جواب قسم اور مشابہ جواب قسم سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، وَاللّٰهِ (گذری ہوئی ترکیبوں کی طرح) قسم، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زَیْداً اسم، عالمٌ خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالهٗ مبتدا محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مِثْلُ زَیْدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ، اَیْ، وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْداً عَالِمٌ.

**مثالہ** مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، زیدٌ مبتدا، عالمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مشابہ جواب قسم، واللّٰهِ جار مجرور سے مل کر اُقْسِمُ کے متعلق ہو کر قسم، جواب قسم محذوف ہے جس پر وہ جملہ دلالت کر رہا ہے جس کے درمیان قسم ہے وہ ہے " اِنَّ زَیداً عَالمٌ " (اس کی ترکیب ظاہر ہے) قسم، (وَاللّٰهِ) اپنے جواب قسم محذوف (اِنَّ زَیداً عالمٌ) اور مشابہ جواب قسم (زَیْدٌ عَالمٌ) سے مل کر مفسَّر۔

اَیْ حرف تفسیر، واللّٰهِ حسب سابق قسم، اِنَّ زَیداً عالمٌ جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالهٗ مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۱۵- حَاشَا، ۱۶-خَلاَ، ۱۷-عَدَا کا بیان

**وَحَاشَا وَخَلاَ وَعَدَا، کُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهَا لِلْاِسْتِثْنَاءِ، مِثْلُ جَاءَنِی الْقَوْمُ، حَاشَا زَیْدٍ وَ خَلاَ زَیْدٍ وَعَدَا زَیْدٍ**

**ترجمہ** - اور حاشا اور خلا اور عدا ان (تینوں) میں سے ہر ایک استثناء کے لئے (آتا ہے) جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ، حَاشَا زَیْدٍ وَ خَلاَ زَیْدٍ وَعَدَا زَیْدٍ۔ (آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے)۔

**تحقیق**۔ کُلّ ایک اسم تاکید ہے جو متعدد افراد کے استغراق اور واحد کے اجزاء کے عموم کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے جاء القومُ کُلُّهم اور اکلتُ الخُبزَ کُلَّہٗ۔

**استثناء مستثنیٰ منہ مستثنیٰ**۔ اَلْاِسْتِثْنَاء یہ باب استفعال کا مصدر ہے معنی ہیں کسی چیز کو ماقبل والے حکم عام سے نکالنا جس کو نکالا جاتا ہے اس کو مستثنیٰ اور وہ چیز جس پر ماقبل میں حکم لگا ہے اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے جاءَ نِی القومُ الَّا زیدًا (آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے) اس مثال میں القومُ پر آنے کا حکم لگا ہے اس لئے یہ مستثنیٰ منہ ہے اور اس حکم سے زید کو نکال لیا گیا ہے اس لئے یہ مستثنیٰ ہے، عربی میں استثناء کے لئے بہت سے کلمات آتے ہیں یہ ان کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

**نون وقایہ**۔ (جاءَ نی میں نون وقایہ ہے، نون وقایہ اس نون کو کہتے ہیں جو یائے متکلم سے پہلے فعل کو کسرہ سے بچانے کے لئے آتا ہے، فعل ماضی اگر یائے متکلم سے مل رہی ہو تو نون وقایہ کا آنا لازم ہوتا ہے، جیسے ضَرَبَنِی، فعل مضارع اگر نون اعرابی سے خالی ہو اور اس کے آخر میں یائے متکلم آجائے تب بھی نون وقایہ کا آنا لازمی ہے جیسے یَضْرِبُنِی، اور اگر اس میں نون اعرابی ہے تو پھر نون وقایہ کو لانے میں اختیار ہے لایا جائے یا نہ لایا جائے، جیسے یَضْرِبَانِنِی اور یَضْرِبَانِی، بسا اوقات نون وقایہ بعض حروف اور اسماء کے ساتھ بھی آجاتا ہے، جیسے اِنَّنِی اور لَدُنِّی۔

**تشریح**۔ حروف جارہ میں سے حَاشَا، خَلَا اور عَدَا یہ تینوں استثناء کے لئے آتے ہیں یعنی یہ اپنے مدخول کو ماقبل والے حکم سے نکال دیتے ہیں، جیسے جاءَ نِی القومُ حاشَا زیدٍ (آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے) حاشَا سے پہلے اَلْقَوْمُ پر جو آنے کا حکم لگا ہے، حاشَا نے اپنے مدخول زیدٍ کو اس حکم سے الگ کر دیا ہے یعنی قوم جس میں زید بھی داخل تھا وہ تو آئی مگر زید نہیں آیا، یہی مطلب ہے جاءَ نِی القومُ خلا زیدٍ اور جاءَ نِی القومُ عَدَا زیدٍ کا۔

**ترکیب**۔ وَحَاشَا وَخَلَا وَعَدَا، کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا لِلْاِسْتِثْنَاءِ، واؤ عاطفہ یا استینافیہ، حَاشَا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، خَلَا معطوف اول، واؤ عاطفہ، عَدَا معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مبتدائے اول، کُلُّ مضاف واحِدٍ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، مِن جارہ، ھا ضمیر (جس کا مرجع حَاشَا خَلَا اور عَدَا تینوں ہیں) مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا واحِدٍ کا، واحِدٍ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا کُلُّ کا، کُلُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے ثانی، لام حرف جر، اَلْاِسْتِثْنَاءِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ وغیرہ کے، ثَابِتٌ اپنے فاعل پوشیدہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے ثانی کی، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے اول کی، مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مِثْل جَاءَ نِی الْقَوْمُ، حَاشَا زَیْدٍ وَ خَلَا زَیْدٍ وَعَدَا زَیْدٍ۔ مثلُ مضاف، جاءَ فعل، نون وقایہ، ی ضمیر مفعول بہٖ، اَلْقَوْمُ فاعل، حَاشَا حرف جر، زیدٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، خَلَا حرف جر، زیدٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عَدَا حرف جر، زیدٍ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر متعلق ہوا جَاءَ فعل کے، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالُہٗ مبتدائے محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْاِسْمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا يَكُوْنُ مَنْصُوْباً عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ، فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالاً، وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِماً، فَالْمِثَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ مَعْنٰى جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً، وَخَلَا زَيْداً وَعَدَا زَيْداً.

**ترجمہ**- اور کہاان (نحویوں) میں سے بعض نے کہ بیشک وہ اسم جو واقع ہوتا ہے ان (حَاشَا خَلَا عَدَا) کے بعد وہ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، پس اس وقت یہ (تینوں) الفاظ افعال ہوں گے، اور فاعل ان میں ہمیشہ ایک پوشیدہ ضمیر ہوگی، چناں چہ (سابقہ عبارت میں) ذکر کی ہوئی مثال جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً، وَخَلَا زَيْداً وَعَدَا زَيْداً کے معنی میں ہوگی (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ بری کردیا ہے ان کے آنے نے زید کو- اور خالی ہے انکا آنا زید- سے اور تجاوز کر گیا ہے ان کا آنا زید سے (یعنی زید نہیں آیا)

**تحقیق**- اَلْمَفْعُوْلِيَّةُ -اس میں یاء مصدری اور تاء برائے تانیث ہے معنی ہیں مفعول ہونا، حِيْنَئِذٍ، یہ تین کلموں سے مرکب ہے۔ ۱- حِيْنٌ (وقت)-۲- اِذْ ظرف زمان مضاف الیہ ہونے کی بناء پر محلا مجرور-۳-تنوین عوض، اس کی تنوین ایک جملہ کے عوض میں ہوتی ہے جو اس کے بعد محذوف ہوتا ہے، تقدیر عبارت یوں ہوتی ہے، حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا كَانَ كَذَا کو حذف کر کے اس کے بدلہ میں اذْ پر تنوین لے آتے ہیں ترجمہ ہوگا "جس وقت ایسا ہو"۔ مُسْتَتِرٌ باب افتعال سے اسم مفعول ہے، چھپا ہوا، ضمیر مستتر وہ ضمیر جو پوشیدہ ہوتی ہے، حَاشَا فعل ہونے کی صورت میں "تبریہ" کے معنی میں ہوگا یعنی اس بات کو بتائے گا کہ جس چیز کی نسبت ماقبل والی چیز کی طرف ہے حَاشَا کا مفعول اس نسبت سے بری ہے، خَلَا فعل ہونے کی صورت میں یہ باب نَصَرَ سے ہوگا، خَلَا يَخْلُوْ خُلُوًّا، خالی ہونا۔ عَدَا فعل ہونے کی صورت میں یہ بھی باب نَصَرَ سے ہوگا، عَدَا يَعْدُوْ عَدْواً، تجاوز کرنا۔

**تشریح**- ماقبل میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ دیگر حروف جارہ کی طرح حَاشَا، خَلَا اور عَدَا بھی اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں اور یہ تینوں حروف جارہ ہیں، مگر کچھ نحویوں کی رائے (جو اس عبارت میں مذکور ہے) یہ ہے کہ یہ تینوں حروف جارہ نہیں بلکہ افعال ہیں اور فعل جیسا عمل کرتے ہیں، ان کے بعد والا اسم مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے اور ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے، اس رائے کے مطابق جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ کے بجائے جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً ہوگا۔

## حاشا، خلا، عدا کی ضمیر مستتر کا مرجع

اس صورت میں ضمیر مستتر (جو فاعل ہوگی) اس کا مرجع وہ اسم تو نہیں ہو سکتا جس کی طرف ماقبل والے فعل کی نسبت کی گئی ہے اس لئے کہ وہ اسم تو جمع یا اسم جمع ہوگا (جمع اور اسم جمع کا فرق شروع میں صفحہ نمبر ۲۴ پر نَعْمَاء کی تشریح میں گذر چکا) اور ان تینوں فعلوں میں پوشیدہ ضمیر واحد ہوگی اور ضمیر واحد کا مرجع جمع یا اسم جمع نہیں ہو سکتا۔

مذکور مثال میں حَاشَا کی ضمیر مستتر کا مرجع اَلْقَوْمُ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اَلْقَوْمُ اسم جمع ہے اور ضمیر هو واحد ہے تو پھر اس ضمیر کا مرجع کون ہوگا.........؟

اس سلسلہ میں تین احتمال ہیں، یہاں پر صرف ایک احتمال کو تحریر کیا جا رہا ہے اس لئے کہ اس میں تکلف کم ہے، وہ یہ ہے کہ اس ضمیر کا مرجع پہلے ذکر کئے ہوئے فعل کا مصدر ہوگا، کتاب میں ذکر کی ہوئی مثال جَاءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً میں ضمیر مستتر

کا مرجع جَاءَ کا مصدر مَجِیْئٌ ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی ''جَاءَ نِی القومُ حَاشَا مَجِیْئُهُمْ زیداً'' (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ بری کردیا ان کے آنے نے زید کو یعنی زید نہیں آیا) اسی طرح جَاءَ نِی القومُ خَلازیداً کی تقدیر عبارت یوں ہوگی ''جَاءَ نِی القومُ خَلَا مَجِیْئُهُمْ زیداً'' (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ خالی ہے ان کا آنا زید سے یعنی زید نہیں آیا) اسی طرح جَاءَ نِی القومُ عَدَا زیداً کی تقدیر عبارت ہوگی جَاءَ نِی القومُ عَدَا مَجِیْئُهُمْ زیداً (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ تجاوز کر گیا ہے ان کا آنا زید سے یعنی زید نہیں آیا)

**فائدہ**- حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں حروف جارہ بھی استعمال ہوتے ہیں اور افعال بھی، جارہ ہونے کی صورت میں اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں اور افعال ہونے کی صورت میں مدخول کو نصب دیتے ہیں، اور ان کا محل حال ہونے کی بنا پر نصب ہوتا ہے یعنی یہ اپنے معمولات سے مل کر حال بنتے ہیں اور ان کا ذوالحال وہ اسم ہوتا ہے جس کی طرف پہلے والا فعل منسوب ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں القومُ ،اور ان کے معانی کا نتیجہ بھی استثناء ہی نکلے گا یعنی ان کا مابعد ماقبل والے حکم میں داخل نہیں ہوگا، اسی لئے اس معنی میں یہ افعال غیر متصرفہ ہوں گے یعنی ان کی گردان نہیں ہوگی کیوں کہ ان میں الاّ کے معنی ہیں اور الاّ متصرف نہیں ہے۔

**ترکیب**-وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْاِسْمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا یَکُوْنُ مَنْصُوْباً عَلَى الْمَفْعُوْلِیَّةِ

واؤ استینافیہ، قالَ فعل، بعض مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ، (مرجع نحاۃ ہے) مضاف مضاف الیہ سے مل کر قال کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول (قول مقولہ کی تعریف وتشریح بائے جارہ برائے تعلیل کے بیان میں گذر چکی ہے دیکھئے صفحہ نمبر ۳۶ پر) انَّ حرف مشبہ بالفعل، الاسمَ موصوف، الواقعَ اسم فاعل ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، بعدَ مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ (مرجع ہے حاشا ، خلا ، عدا) مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا الواقعَ کا، الواقعَ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی الاسمَ کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر اِنَّ کا اسم، یکونُ فعل ناقص ھو ضمیر مستتر (جو الاسمَ کی طرف لوٹتی ہے) اس کا اسم، مَنْصُوْباً اسم مفعول ھو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، (مرجع ہے الاسم) علی جار، المفعولیّة مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَنْصُوْباً کے، مَنْصُوْباً اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکونُ کی، یکونُ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی اِنَّ کی، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر مقولہ ہوا قول کا، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالاً .

فاء تفریعیہ ، حِیْنَئِذٍ کی اصل ہے'' حِیْنَ اِذْ نصب الاسمُ الوَاقِعُ بَعْدَ هَا عَلَى الْمفعولیّةِ'' حِیْنَ مضاف، اِذْ مضاف الیہ مضاف، نُصب فعل ماضی مجہول، الاسمُ موصوف، الوَاقِعُ اسم فاعل با فاعل، بعدھا مضاف مضاف الیہ ہو کر الوَاقِعُ کا مفعول فیہ، عَلَى الْمَفْعُوْلِیَّةِ اس کے متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی الاسم کی موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل ہوا نُصِبَ کا، نُصِبَ اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا اذ کا، اِذْ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حِیْنَ کا، حِیْنَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم ہوا تکونُ کا۔

تکونُ فعل ناقص، هذه اسم اشارہ موصوف، اَلْاَلْفَاظُ مشارٌ الیہ صفت، موصوف صفت سے مل کر تکونُ کا اسم، اَفْعَالاً خبر، فعل ناقص تکونُ اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَالْفَاعِلُ فِیْهَا ضَمِیْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِماً .

واؤ استینافیہ، الفاعل مبتدا، فی جار، ھا ضمیر (راجع بسوئے حاشا ، خلا، عدا ) مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق مقدم ہوا مُستتر اسم مفعول کا، ضمیرٌ موصوف، مُستترٌ اسم مفعول ھو ضمیر پوشیدہ (جس کا مرجع ضمیرٌ ہے) نائب فاعل، دَائِماً یا تو مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے اس صورت میں عبارت ہوگی اِسْتِتاراً دَائِماً ، یا مفعول فیہ محذوف کی صفت ہے تقدیر عبارت ہوگی زمانـاً دَائِـماً ، پہلی صورت میں استتاراً موصوف ، دَائِـماً صفت سے مل کر مُستترٌ کا مفعول مطلق اور دوسری صورت میں زَماناً موصوف دائماً صفت سے مل کر مُستتر کا مفعول فیہ ہوا مُستتر نائب فاعل اور مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور متعلق مقدم (فیھا) سے مل کر صفت ہوئی ضمیرٌ کی، موصوف صفت سے مل کر خبر ہوئی الفاعل کی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مُستترٌ دَائِـماً کی ایک ترکیب یوں بھی ہوسکتی ہے، مُستترٌ اسم فاعل، ھو ضمیر پوشیدہ ذوالحال، دائـماً حال ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل، باقی ترکیب پہلے ہی کی طرح ہوگی۔

فَالْمِثَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ مَعْنٰى جَاءَنِيَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْداً ، وَخَلاَ زَيْداً وَعَدَا زَيْداً .

فاء تفریعیہ- الْمِثَالُ موصوف، الْمَذْكُوْرُ صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، فِي جار، معنى مضاف، جاء فعل ،نون وقایہ، ی مفعول بہ، القومُ ذوالحال، حاشا فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، زیداً مفعول بہ، حاشا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، خلاَ فعل بافاعل، زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عدا زیداً فعل بافاعل بامفعول معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر حال ہوا القومُ کا، القومُ اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جاءَ کا، جاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنٰی مضاف کا، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا فی حرف جر کا، جار اپنے مجرور سے مل کر (ظرف مستقر ہوکر) متعلق ہوا کائنٌ اسم فاعل محذوف کے، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائنٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی المثالُ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

> وَإِذَا وَقَعَتْ خَلاَ وَعَدَا بَعْدَ مَا، مِثْلُ مَاخَلاَ زَيْداً وَمَا عَدَا زَيْداً أَوْ فِيْ صَدْرِ الْكَلاَمِ مِثْلُ خَلاَ الْبَيْتُ زَيْداً وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْداً تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ .

**ترجمہ**-- اور جب واقع ہوں خلا اور عدا ما (مصدریہ) کے بعد جیسے مَاخَلاَ زَيْداً (ترجمہ ترکیب میں دیکھئے) اور مَاعَدَا زَيْداً (ترجمہ ترکیب میں دیکھئے) یا واقع ہوں یہ دونوں کلام کے شروع میں جیسے خلاَ الْبَيْتُ زَيْداً (گھر زید سے خالی ہوگیا) اور عَدَا الْقَوْمُ زَيْداً (قوم زید سے آگے نکل گئی) تو دونوں فعلیت کے لئے متعین ہوجائیں گے۔

**تشریح**- دوصورتوں میں خلا اور عدا فعل ہی ہوتے ہیں حرف جر نہیں۔

۱- جب یہ دونوں ما مصدریہ کے بعد آئیں جیسے مَاخَلاَ زَيْداً اور مَاعَدَا زَيْداً ، اس صورت میں فعل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ما مصدریہ کا دخول فعل پر ہی ہوتا ہے حرف پر نہیں۔

۲- جب یہ دونوں شروع کلام میں آئیں جیسے خلاَ الْبَيْتُ زيداً اور عَدَا الْبَيْتُ زيداً اس صورت میں فعل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرف جر ہونے کی صورت میں یہ استثناء کے لئے آتے ہیں اور استثناء کے لئے پہلے مستثنٰی منہ کا ہونا ضروری ہے اور جب پہلے مستثنٰی منہ ہوگا تو اس کا عامل بھی ضرور ہوگا تو یہ صدر کلام میں نہیں رہیں گے، اپنی صدارت کو باقی رکھنے کے واسطے یہ فعل بننے ہی کے لئے متعین ہوں گے۔

**ترکیب**- وَإِذَا وَقَعَتْ خَلا وَعَدَا بَعْدَ مَا ، أَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ .

واؤ استینافیہ، إذا شرطیہ، وَقَعَتْ فعل، خلا معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، عَدَا معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر وقعت کا فاعل، بَعدَ مضاف ما مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ اور حرف عطف فی جار صدر مضاف الکلام مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، بعدَ ما معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا وقعتْ کا، وقَعَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شرط۔

تَعَيَّنَتَا فعل ماضی صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، الف ضمیر بارز (جس کا مرجع خلا وَعَدَا ہیں) فاعل، لام جار، الفعلیۃ مجرور، جار مجرو متعلق ہوئے تعَيَّنَتَا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

مِثْلُ مَاخَلَا زَيْداً وَمَا عَدَا زَيْداً . اس عبارت کی دو ترکیبیں ہیں۔

۱- **ظاہری عبارت کی ترکیب** - مثالہٗ مبتدا محذوف، مثل مضاف، ما مصدریہ، خلا فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، ما مصدریہ، عدا فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدائے محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲- **تقدیری عبارت کی ترکیب**- چوں کہ ما مصدریہ کی وجہ سے خَلَا، خُلُوٌّ اور عَدَا ، عَدْوٌ کے معنی میں ہو گیا اس لئے مَا خَلَا زیداً ، خُلُوَّ زَيْدٍ اور مَاعَدَا زيداً عَدْوَ زَيْدٍ کی تاویل میں ہو گئے، اب سوال پیدا ہوا کہ خُلُوٌّ اور عَدْوٌ پر نصب کس لئے آیا.....؟ تو اس بارے میں دو احتمال ہیں۔

۱- ان دونوں کا نصب حال ہونے کی بناء پر ہو اور ذوالحال ماقبل والے جملہ میں ہو مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حال کا ذوالحال پر حمل ہوتا ہے اور مصدر کا حمل ذات پر نہیں ہوا کرتا، تو مصدر کا حمل ذوالحال کی ذات پر کیسے صحیح ہو گا، اس اعتراض سے بچنے کے لئے ان دونوں کو اسم فاعل کے معنی میں لینا پڑے گا یعنی خُلُوٌّ کو خَالِیٌ اور عَدْوٌ کو عَادِیٌ کے معنی میں۔ ان دونوں جملوں کی تقدیر عبارت اس طرح ہوگی جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَالِياً مَجِيئُهُمْ مِنْ زَيْدٍ ( آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ خالی ہے ان کا آنا زید سے، یعنی (زید نہیں آیا) اور جَاءَ نِي الْقَوْمُ عَادِياً مَجِيئُهُمْ زَيْداً ( آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ تجاوز کرنے والا ہے ان کا آنا زید سے (یعنی زید نہیں آیا)

اس تقدیر کے پیش نظر ترکیب اس طرح ہوگی۔

جَاءَ فعل، نون وقایہ، ی مفعول بہ، الْقَوْمُ ذوالحال، خالیاً اسم فاعل، مجیء مضاف، ھُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خَالِياً کا فاعل، مِنْ زَيْدٍ جار مجرور ہو کر خالیاً کے متعلق، خالیاً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، القومُ ذوالحال اپنے حال سے مل کر جاءَ کا فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بالکل یہی ترکیب جَاءَ نِي الْقَوْمُ عَادِياً مَجِيئُهُمْ زَيْداً کی ہوگی، فرق اتنا ہے کہ پہلے جملہ میں مِنْ زَيْدٍ خالیاً اسم فاعل کا متعلق ہے، اور دوسرے جملہ میں زیداً ، عَادِياً کا مفعول بہ ہے، اس لئے کہ عَدَا بذاتِ خود متعدی ہے اور خلا مِن کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ ان دونوں جملوں میں اسم فاعل کا فاعل مَجِيئُهُمْ کو بنایا گیا ہے اس لئے کہ پہلے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ خلا عدا اور حاشا کی ضمیر مستتر کا مرجع ماقبل میں ذکر کئے گئے فعل کا مصدر ہوتا ہے اور ماقبل میں جو فعل مذکور ہے جاء اس کا مصدر مجئ ہے اس لئے دونوں (خالیاً ، عَادیاً) کا فاعل مجیئُهُمْ کو بنایا گیا ہے۔

پھر یہ دونوں جملے معطوف علیہ معطوف ہو کر مِثْلُ کا مضاف الیہ بن جائیں گے، پھر مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، گویا دونوں جملوں کو ملا کر تقدیر عبارت یوں ہوگی "مِثْلُ جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَالِیاً مَجِیئُهُمْ مِنْ زَیْدٍ وَ جَاءَ نِی الْقومُ عَادِیاً مَجِیئُهُمْ زیداً"۔

۲۔　ان دونوں کا نصب ظرفیت کی بنا پر ہو یعنی یہ اپنے ماقبل والے فعل کا مفعول فیہ ہوں مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ مفعول فیہ تو ظرف زمان (وقت) یا ظرف مکان (جگہ) ہوتا ہے اور مصدر ان دونوں میں سے کچھ نہیں ہوتا تو خُلُوّ اور عَدْوٌ کا مفعول فیہ بننا کیسے صحیح ہوگا؟ اس اعتراض سے بچنے کے لئے یوں کہنا پڑے گا کہ ان دونوں سے پہلے لفظ وقت پوشیدہ ہے جو مصدر کی طرف مضاف ہے اور حقیقت میں مفعول فیہ لفظ وقت ہے تقدیر عبارت دونوں جملوں کی یوں ہوگی "جَاءَ نِی الْقومُ وَقْتَ خُلُوِّ مَجِیئِهِمْ مِنْ زَیْدٍ، وَجَاءَ نِی القومُ وَقْتَ عَدْوِ مَجِیئِهِمْ زیداً" اور ترکیب اس طرح ہوگی۔

جَاءَ نِی الْقومُ فعل با فاعل با مفعول، وقتَ مضاف، خُلُوِّ مضاف الیہ مضاف، مجئ مضاف الیہ مضاف، هم مضاف الیہ، مَجِئ مضاف اپنے مضاف الیہ هُمْ سے مل کر مضاف الیہ ہوا خُلُوِّ مصدر مضاف کا، مِنْ زَیدٍ جار مجرور ہو کر متعلق ہوئے خُلُوِّ مصدر کے، خُلُوِّ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا وَقْتَ مضاف کا، وقتَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَاءَ فعل کا، فعل فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ترجمہ ہوگا (آئی میرے پاس قوم اپنے آنے کے خالی ہونے کے وقت زید سے)

واؤ عاطفہ، جَاءَ نِی الْقَوْمُ فعل با فاعل با مفعول، وقتَ مضاف عَدْوِ مضاف الیہ مضاف، مجئ مضاف الیہ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مجئ مضاف اپنے مضاف الیہ هُمْ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عَدْوِ مضاف کا، زیداً عَدْوِ مصدر کا مفعول بہ، عَدْوِ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ وقتَ مضاف کا، وقتَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَاءَ فعل کا، جَاءَ فعل با فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، ترجمہ ہوگا (آئی میرے پاس قوم اپنے آنے کے تجاوز کرنے کے وقت زید سے) پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ بن جائیں گے، اور مثلُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر ہو جائے گی۔

مثلُ خَلاَ الْبَیْتُ زَیْداً وَعَدَا الْقَوْمُ زَیْداً

مثلُ مضاف، خلا فعل، البیتُ فاعل، زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، عَدا فعل، القومُ فاعل، زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بِفَضْلِ اللّٰهِ وَکَرَمِهٖ قَدْ تَمَّ النَّوْعُ الْاَوَّلُ مِنَ الْعَوَامِلِ السَّمَاعِیَّةِ

۱۶ / ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ بعد عشاء ۹ بجے بروز اتوار

# اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ

اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ ، وَهِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ، تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ ، وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ ، وَهِیَ سِتَّةُ حُرُوْفٍ .

**ترجمہ**- دوسری قسم حروف مشبہ بالفعل ہیں اور وہ داخل ہوتے ہیں مبتدا اور خبر پر، نصب دیتے ہیں مبتدا کو اور رفع دیتے ہیں خبر کو، اور وہ چھ حروف ہیں۔

**تحقیق**- اَلْمُشَبَّهَةُ ، باب تفعیل سے اسم مفعول ہے، وہ چیز جس کو تشبیہ دیدی گئی، اَلْحُرُوْف الْمُشَبَّهَةُ بالفعلِ وہ حروف جن کو فعل کے ساتھ تشبیہ دیدی گئی، تنصبُ باب ضرب سے فعل مضارع کا واحد مؤنث غائب ہے، زبر دینا، زبر پڑھنا، تَرْفَعُ باب فتح سے مضارع کا واحد مؤنث غائب ہے، رفع کی علامت لگانا۔

**تشریح**- عوامل سماعیہ کی تیرہ قسموں میں سے ایک قسم حروف مشبہ بالفعل ہیں ان کی تعداد چھ ہے : ۱- اِنَّ ، ۲- اَنَّ ، ۳- کَاَنَّ ، ۴- لٰکِنَّ ، ۵- لَیْتَ ، ۶- لَعَلَّ ۔ان کا عمل یہ ہے کہ یہ جملہ اسمیہ پر آتے ہیں، اور مبتدا کو نصب (زبر) اور خبر کو رفع (پیش) دیتے ہیں، ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے، جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ، یہ اصل میں زَیْدٌ قَائِمٌ تھا ان دونوں کا رفع (پیش) عامل معنوی یعنی ابتدا کی بنا پر تھا، اِنَّ نے داخل ہو کر زیدٌ کو نصب (زبر) اور قائمٌ کا پہلا رفع (پیش) ختم کر کے دوسرا رفع دے دیا، یعنی قَائِمٌ پر پہلا رفع ابتدا کی وجہ سے تھا اور اب اِنَّ کی وجہ سے آیا، یہ بصریین کی رائے ہے، کوفیین کہتے ہیں کہ ان کے اسم پر نصب تو انہیں کی وجہ سے آتا ہے مگر خبر پر وہی رفع رہتا ہے جو پہلے ابتدا کی وجہ سے آیا تھا، بصریین کی رائے پسندیدہ ہے اور ماتنؒ نے اسی کو بیان کیا ہے، وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ سے یہی بات معلوم ہو رہی ہے کہ یہ خبر کو خود ہی رفع دیتے ہیں پہلے والا رفع ختم ہو جاتا ہے، شاعر نے ان کی تعداد اور عمل کو ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے ؎

اِنَّ بـا اَنَّ، کَـاَنَّ ، لَیْـتَ ، لٰکِنَّ لَعَلَّ ❁ ناصب اسمند و رافع در خبر ضد مـا و لا

## حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

تحقیق کے ضمن میں حروف مشبہ بالفعل کے معنی بیان کئے جا چکے ہیں ان کا نام حرف مشبہ بالفعل اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ لفظ، معنی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہیں۔

**لفظی مشابہت**- ان کو فعل کے ساتھ لفظی مشابہت دو طرح کی ہے: ۱- جس طرح کوئی فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا ان میں سے بھی کوئی تین حرفوں سے کم کا نہیں، اِنَّ ، اَنَّ ، لَیْتَ میں تین تین حرف کَاَنَّ ، اور لَعَلَّ میں چار چار حروف اور لٰکِنَّ میں

پانچ حرف ہیں، برخلاف دوسرے حرفوں کے کہ وہ دو حرفی اور ایک حرفی ہی ہوتے ہیں جیسے من ، ھل ،ك ،اَ ۔۲۔جس طرح فعل کی ایک قسم (ماضی) مبنی برفتحہ ہوتی ہے یہ چھ بھی مبنی برفتحہ ہیں۔

**معنوی مشابہت** ۔ ان میں سے ہرایک میں کسی فعل کے معنی پائے جاتے ہیں مثلا اِنَّ اور اَنَّ میں تَحَقَّقَ (یقینی ہونا) اور اَکَّدَ (تاکید کرنا)، کَاَنَّ میں تَشَبَّہ (مشابہ ہونا)، لٰکِنَّ میں استدرك (کلام سابق کے وہم کو دور کرنا) لَیْتَ میں تَمَنّٰی (آرزو کرنا) اور لعلَّ میں ترجی (امید کرنا) کے معنی ہیں۔

**عملی مشابہت** ۔ جس طرح فعل متعدی ایک اسم کو فاعل بنا کر رفع اور ایک کو مفعول بہ بنا کر نصب دیتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو اپنی خبر بنا کر رفع اور ایک کو اسم بنا کر نصب دیتے ہیں، فرق اتنا ہے کہ ان کا معمول منصوب (اسم) مقدم اور معمول مرفوع (خبر) مؤخر ہوتا ہے برخلاف فعل کے کہ اس کا معمول مرفوع (فاعل) اکثر مقدم اور معمولِ منصوب (مفعول بہ) اکثر مؤخر ہوتا ہے یہ فرق اس لئے ہے تا کہ اصل اور فرع میں امتیاز باقی رہے۔

**ترکیب** ۔اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ الْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ : النوعُ موصوف، الثانی صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، الْحُرُوْفُ موصوف، الْمُشَبَّهَةُ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل (مرجع الحروف ہے)، بِالْفِعْلِ جار مجرور سے مل کر اسم مفعول کے متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی الحروف کی، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْمُبْتَدَأ وَالْخَبَرِ : واؤ استینافیہ، ھی مبتدا، تدخل فعل ھی ضمیر مستتر فاعل (دونوں ھِیَ کا مرجع الْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بالفعل ہے) علی جار، المبتدأ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، الخبر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر علی کا مجرور ہوا، جار مجرور سے مل کر تدخل کے متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی ھی مبتدا کی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ ، وَتَرْفَعُ الْخَبَرَ : تنصبُ فعل، ھی ضمیر پوشیدہ فاعل، المبتدا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ترفع فعل بافاعل، الخبر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

وھی ستةُ حروفٍ :واؤ استینافیہ، ھی مبتدا، ستةُ مضاف ممیز، حروفٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۱ - اِنَّ ، ۲ - اَنَّ کا بیان

> اِنَّ وَاَنَّ وَھُمَا لِتَحْقِیْقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِیَّةِ ، مِثْلُ اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ ، اَیْ حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ ، وَبَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْداً مُنْطَلِقٌ ، اَیْ بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ اِنْطِلَاقِ زَیْدٍ .

**ترجمہ**۔(حروف مشبہ بالفعل میں سے) اِنَّ اور اَنَّ ہیں اور وہ دونوں جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق کے لئے (آتے) ہیں، جیسے

اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ (یقیناً زید کھڑا ہے) اَیْ حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ (یعنی میں نے زید کے کھڑے ہونے کی تاکید کردی) اور (جیسے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْداً مُنْطَلِقٌ (اس کا ترجمہ ہے) اَیْ بلغنی ثبوتُ اِنْطِلَاقِ زیدٍ (یعنی مجھ کو زید کے چلنے کا ثبوت پہنچا)۔

**تحقیق**-التحقیق :باب تفعیل سے مصدر ہے تاکید کرنا، واجب کرنا، تصدیق کرنا، حَقَّقْتُ :اسی سے فعل ماضی کا واحد متکلم ہے۔

**جملہ اسمیہ کا مضمون**: مَضْمُوْنُ الجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ : اگر جملہ اسمیہ کی خبر کا مصدر نکالیں چاہے وہ مصدر حقیقی ہو یا جعلی (حقیقی مصدر خبر کے مشتق ہونے کی صورت میں نکلے گا، جیسے زَیدٌ قائمٌ میں قائمٌ سے قیام نکلے گا، اور جعلی مصدر خبر کے جامد ہونے کی صورت میں بنایا جائے گا اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ اسم جامد کے آخر میں یاء اور تاء بڑھادیں جیسے حَجَرٌ سے حَجَرِیَّۃٌ اور شَجَرٌ سے شَجَرِیَّۃٌ) اور اس مصدر کی اضافت مبتدا کی طرف کردی جائے تو جملہ اسمیہ کا مضمون بن جاتا ہے، مثلاً زیدٌ قائمٌ کا مضمون قِیَامُ زَیْدٍ اور ھُوَحَجَرٌ کا مضمون حَجَرِیَّتُہٗ ہے، بَلَغَ :فعل ماضی از باب نصر ہے پہنچنا، اِنطلاقٌ : باب انفعال سے مصدر ہے جانا، چلنا، ثبوت :مصدر ہے ثابت ہونا، مؤکد ہونا۔

**تشریح** -اِنَّ اور اَنَّ جملہ اسمیہ کے مضمون میں تاکیدی اور یقینی معنی پیدا کردیتے ہیں، مثلاً زیدٌ قائمٌ کا مضمون ہے قِیَامُ زَیْدٍ (زید کا کھڑا ہونا) جب متکلم اس کو بولتا ہے تو اس کا منشاء محض قیام زید کی خبر دینا ہوتا ہے لیکن اگر اس جملہ کے ساتھ اِنَّ اور اَنَّ میں سے کسی کو لگادیا جائے تو قیام زید کی خبر میں تاکیدی اور یقینی معنی پیدا ہوجائیں گے، زیدٌ قائمٌ کا ترجمہ تھا زید کھڑا ہے، اور اِنَّ زیداً قائمٌ کا ترجمہ ہوگا یقیناً زید کھڑا ہے، یعنی میں نے قیام زید کی تاکید کردی یہی مطلب ہے حَقَّقْتُ قیامَ زیدٍکا۔

اسی طرح زیدٌ منطلقٌ کا ترجمہ ہے، زید چلنے والا ہے اور بلغنی اَنَّ زیداً مُنْطَلِقٌ کا ترجمہ ہوگا زید کا چلنا یقینی طور پر مجھ کو پہنچ گیا، یعنی میرے پاس زید کے چلنے کی یقینی خبر پہنچ گئی۔ یہی مطلب ہے بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ اِنْطِلَاقِ زیدٍکا۔

**تنبیہ**- اگر ہم اِنَّ اور اَنَّ کی مثالوں میں غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اِنَّ کو جملہ کے شروع میں اور اَنَّ کو جملہ کے بیچ میں لایا گیا ہے جس سے اشارہ ملتا ہے کہ ان دونوں میں کچھ فرق ہے، آگے اس فرق ہی کو مختصر انداز میں تحریر کیا جارہا ہے۔

## اِنَّ اور اَنَّ میں فرق

دونوں میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ جملہ میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا صرف اس میں تحقیقی اور تاکیدی معنی پیدا کردیتا ہے، جملہ جیسے پہلے جملہ تھا اِنَّ کے بعد بھی وہ جملہ ہی رہتا ہے جس طرح زیدٌ قائمٌ سے قیام زید کی خبر معلوم ہوتی ہے اسی طرح اِنَّ زیداً قائمٌ سے بھی یہی خبر معلوم ہوتی ہے فرق اتنا ہے کہ پہلے جملہ میں تحقیقی معنی نہیں اور دوسرے میں تحقیقی معنی ہیں۔

اور اَنَّ یہ جملہمیں تاکیدی و تحقیقی معنی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو جملہ ہی نہیں چھوڑتا بلکہ اس کو مصدر کی تاویل میں کرکے مفرد کے حکم میں کردیتا ہے، مثلاً زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ کے معنی ہیں زید چلنے والا ہے، یہ جملہ ہے اور اَنَّ زَیْداً مُنْطَلِقٌ کے معنی ہوں گے اِنْطِلَاقُ زَیْدٍ بِالتَّحْقِیْقِ یعنی یقیناً زید کا چلنا، یہ جملہ نہیں بلکہ مرکب ناقص ہے، کسی دوسرے جملہ کا جزء بنے بغیر اس سے کوئی خبر حاصل نہیں ہوگی...........

اس فرق کی بنا پر اِنَّ کو وہاں لائیں گے جہاں جملہ کو جملہ رکھتے ہوئے محض تحقیقی معنی پیدا کرنے مقصود ہوں اور جہاں پر

تحقیقی معنی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جملہ کومفرد کے حکم میں کرنا ہوتو وہاں پر اَنَّ کولائیں گے، اسی بنیادی فرق کی وجہ سے اِنَّ اور اَنَّ کے استعمال کے لئے کچھ جگہیں مخصوص ہوگئی ہیں، ان میں ایک کی جگہ دوسرا نہیں آسکتا، مختصر انداز میں ان مخصوص جگہوں میں سے بعض کوتحریر کیا جارہا ہے۔

## استعمالِ اِنَّ کے چند مواقع

۱- ابتدائے کلام: جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَالِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ والارض . اگراِنَّ نہ لایاجائے تو کلام کلام ہی نہ رہے گا۔

۲- قول اوراس کے مشتقات کے بعد: جیسے وَقِیْلِہٖ یَارَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّایُؤْمِنُوْنَ، کیوں کہ قول کے بعد مقولہ ہوا کرتا ہےاور مقولہ جملہ ہوتا ہے اگر اَنَّ ہوگا تو مقولہ جملہ نہیں رہے گا۔

۳- اسم موصول کے بعد: جیسے جَاءَ نِیْ الَّذِیْ اِنَّ اَبَاہُ قَائِمٌ ،اسلئے کہ اسم موصول کے بعد صلہ ہوتا ہےاور صلہ جملہ ہوا کرتا ہے۔

۴- قسم کے بعد: جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زَیداً قَائِمٌ ،اس لئے کہ قسم کے بعد جواب قسم ہوتا ہےاور وہ جملہ ہوتا ہے۔

۵- نداکے بعد: جیسے یَا بُنَیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ ، کیوں کہ نداء کے بعد جواب ندا ہوتا ہےاور جواب نداء بھی جملہ ہی ہوا کرتا ہے۔

۶- حَتّٰی ابتدائیہ کے بعد: جیسے مَرِضَ فُلانٌ حتی اِنَّھُمْ لَا یَرْجُونہ .

۷- واو حالیہ کے بعد: جیسے کَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقاً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ .

۸- اَلَا کے بعد: جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ .

۹- نَعَمْ کے بعد: جیسے نَعَمْ اِنَّہٗ فَاضِلٌ .

۱۰- بلیٰ کے بعد: جیسے بَلیٰ اِنَّہٗ عَالِمٌ .

یہ سب جملہ اور ابتدائے کلام کی حالتیں ہیں۔

## استعمال اَنَّ کے چند مواقع

۱- جب اس کواسم وخبر سے ملاکر فاعل بنایا جائے: جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیداً مُنْطَلِقٌ ،

۲- جب اس کواسم وخبر سے ملاکر مفعول بنایا جائے: جیسے کَرِھْتُ اَنَّ زَیْداً سَاحِرٌ .

۳- جب وہ اسم وخبر سے مل کر مبتدا بنے: جیسے عِنْدِیْ اَنَّكَ فَاضِلٌ .

۴- جب وہ مضاف الیہ بنے: جیسے اَعْجَبَنِیْ اِشْتِھَارُ اَنَّكَ شَاعِرٌ .

۵- جب وہ حرف جر کا مجرور بنے: جیسے عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ خَالداً بَاسِمٌ .

۶- لَوْ کے بعد: جیسے لَوْ اَنَّكَ عِنْدَنَا .

۷- لَوْلَا کے بعد: جیسے لَوْلَا اَنَّہٗ حَاضِرٌ .

۸- عِلْم کے مادہ کے بعد: جیسے اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ فِی النَّحْوِ مِأۃُ عَامِلٍ .

۹- جب اسم وخبر سے مل کر خبر بنے: جیسے العجبُ اَنَّ الضَّربَ ضَرْبُ عَمْرٍو .

۱۰- جب اِنَّ کے اسم پر اس کا عطف ہو: جیسے اِنَّ لَکَ اَنْ لَا تَجُوْعَ فِیْھَا وَلَا تَعْریٰ وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا وَلَا تَضْحٰی. کیوں کہ یہ سب مفرد کی جگہیں ہیں۔

**ترکیب**- اِنَّ وَاَنَّ وَھُمَا لِتَحْقِیْقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ ، اِنَّ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، اَنَّ معطوف- معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر، منھا پوشیدہ جار مجرور سے مل کر (ظرف مستقر) کائنان کے متعلق، کائنانَ اپنے فاعل، ھما ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، تقدیر عبارت یوں ہوئی وَمِنْھَا اِنَّ وَاَنَّ .

واؤ استینافیہ - ھُمَا مبتدا (راجع اِنَّ و اَنَّ کی طرف) لام جار، تحقیق مضاف، مضمون مضاف الیہ مضاف، الجملۃ موصوف، الاسمیۃ صفت، موصوف صفت سے مل کر مَضْمُوْن کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تَحْقِیْق مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، لام جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنان اسم فاعل پوشیدہ کے، اسم فاعل اپنے فاعل، ھُمَا مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی ھما کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ ، اَیْ حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْدٍ، وَبَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْداً مُنْطَلِقٌ ، اَیْ بَلَغَنِیْ ثُبُوْتُ اِنْطِلَاقِ زَیْدٍ .

مثالہ مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اسم، قائمٌ خبر، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، حَقَّقْتُ فعل بافاعل، قیامَ مضاف، زیدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بَلَغَ فعل ماضی، ن وقایہ، ی مفعول بہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اسم، منطلقٌ خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر بَلَغَ کا فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسَّر ، اَیْ حرف تفسیر، بَلَغَنِیْ فعل با مفعول بہ، ثُبوتُ مضاف، انطلاق مضاف الیہ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ، انطلاقِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ثبوتُ مضاف کا، ثُبُوْتُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا بَلَغَ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدائے محذوف مثالہٗ کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۳- کَاَنَّ کا بیان

> وَکَاَنَّ وَھِیَ لِلتَّشْبِیْہِ ، نَحْوُ کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ .

**ترجمہ**- اور (حروف مشبہ بالفعل میں سے) کَاَنَّ ہے، اور وہ تشبیہ کے لئے (ہوتا) ہے، جیسے کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)

**تحقیق**- امام سیبویہؒ اور جمہور نحویوں کے نزدیک کَاَنَّ دیگر حرفوں کی طرح مستقل ایک حرف ہے، اور امام خلیلؒ کے نزدیک یہ کاف تشبیہ (جارہ) اور اِنَّ مکسورہ سے مرکب ہے، وہ کہتے ہیں کہ کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ اصل میں اِنَّ زَیْداً کَالْاَسَدِ تھا، کاف کو اس لئے مقدم کیا تا کہ ابتداء ہی سے تشبیہ معلوم ہو جائے، اور انّ مکسورہ کو اَنَّ مفتوحہ سے اس لئے بدلا تا کہ کاف تشبیہ جو صورتاً جارہ ہے

(اگرچہ جارہ کے حکم سے نکل چکا ہے) اس کا دخول جملہ پر نہ ہو جائے کیوں کہ حروف جارہ مفرد پر آتے ہیں اور انَّ مکسورہ جملہ کو مفرد نہیں بناتا، ان دونوں رایوں میں امام سیبویہؒ کی رائے کو صحیح قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ حرف کی اصل یہ ہے کہ وہ مرکب نہ ہو۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں بتلایا گیا ہے کہ کَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے یعنی اپنے اسم کو اپنی خبر کے مانند بتاتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تین معانی کے لئے آتا ہے.........

**۱-تشبیہ**: جیسے کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ ، گویا زید شیر ہے، یعنی بہادری میں شیر جیسا ہے، بعض لوگوں کے نزدیک یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب خبر جامد ہو۔

**۲-شک وظن**: جیسے کَاَنَّ زَیْداً عَالِمٌ ، شاید زید عالم ہے، یعنی اس کے عالم ہونے کا گمان ہے یقین نہیں، بعضوں کے نزدیک یہ معنی خبر کے مشتق ہونے کی صورت میں ہوں گے۔

**۳-تقریب**: جیسے کَاَنَّكَ بِالشِّتَاءِ مُقْبِلٌ ، قریب ہے کہ تو جاڑے میں پہنچے۔

**فائدہ** - کبھی کبھی کَاَنَّ میں تخفیف بھی ہو جاتی ہے یعنی اس کی تشدید، جزم سے بدل جاتی ہے اس صورت میں اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے، جیسے کَاَنْ زَیْدٌ اَسَدٌ .

**ترکیب** - وَکَاَنَّ ، تقدیر عبارت ہے وَمِنْهَا کَاَنَّ ، واؤ عاطفہ یا مستانفہ ، مِنْهَا حسب سابق خبر مقدم، کَاَنَّ مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وهِیَ لِلتَّشْبِیْهِ :واؤ عاطفہ یا مستانفہ، هی مبتدا، للتشبیهِ جار مجرور کائنۃٌ کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، پہلے جملہ کو معطوف علیہ اور اس کو معطوف بنا کر جملہ معطوفہ بھی بنا سکتے ہیں۔

نَحْوُ کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ، نحوُ مضاف، کَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اسم، اسدٌ خبر، کَاَنَّ اسم وخبر سے ملکر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا محذوف مثالُہٗ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ٤- لٰکِنَّ کا بیان

| وَلٰکِنَّ ، وَهِیَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ ، اَیْ لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِیْ مِنَ الْکَلَامِ السَّابِقِ ، وَلِهٰذَا لَا تَقَعُ اِلَّا بَیْنَ الْجُمْلَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَکُوْنَانِ مُتَغَایِرَتَیْنِ بِالْمَفْهُوْمِ، مِثْلُ غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً حَاضِرٌ ، اَوْ ، مَاجَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً جَاءَنِیْ . |
|---|

**ترجمہ** - اور (حروف مشبہ بالفعل میں سے) لٰکِنَّ ہے، اور وہ استدراک کے لئے (ہوتا) ہے، یعنی اس وہم کو دور کرنے کے لئے جو پیدا ہوتا ہو پچھلے کلام سے، اور اسی لئے نہیں واقع ہوتا ہے وہ مگر ایسے دو جملوں کے درمیان جو الگ الگ مفہوم (معنی) رکھنے والے ہوں، جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً حَاضِرٌ ، (زید غائب ہو گیا لیکن بکر حاضر ہے) اور (جیسے) مَاجَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً جَاءَنِیْ . (میرے پاس زید نہیں آیا لیکن بکر آیا)

**تحقیق** - لٰکِنَّ یہ اصل میں لَاکِنَّ (بِالْاَلِفِ) ہے، الف کو تحریر میں ختم اور پڑھنے میں باقی رکھا جاتا ہے، بصریین کی رائے کے

مطابق یہ مفرد ہے اور کوفیین کی رائے ہے کہ یہ لا نافیہ اور انَّ مکسورہ سے مرکب ہے، اِنَّ کے شروع میں کاف زائدہ ہے یعنی اس کی اصل ہے لا کَانَّ ،کاف کی حرکت ختم کرنے کے بعد ہمزہ کا کسرہ اس کو دے دیا گیا اور پھر ہمزہ کو بھی حذف کر دیا گیا اس طرح لا کِنَّ ہو گیا، اس میں لا نافیہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس کا مابعد اثبات ونفی میں ماقبل جیسا نہیں بلکہ مابعد اثبات یا نفی میں ماقبل کے مخالف ہے، اور اِنَّ اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کا مابعد محقق ومؤکد ہے اس میں کوئی وہم نہیں۔

اِستِدْرَاك، باب استفعال کا مصدر ہے لغت میں مختلف معانی کے لئے آتا ہے: ۱- حاصل کرنے کا ارادہ کرنا ۲- تلافی کرنا ۳- غلطی کی اصلاح کرنا اور اصطلاحی معنی کتاب میں بیان کر دیئے گئے ہیں، یعنی کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنا۔

التوهُّم باب تفعل سے مصدر ہے، خیال کرنا، گمان کرنا، وہم کرنا، النَّاشی ، باب فتح سے اسم فاعل ہے پیدا ہونے والا، زندہ ہونے والا، مُتغایرَتین ، متغایرۃ کا تثنیہ ہے اور یہ باب تفاعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، مختلف ہونے والی۔

**تشــریح** کبھی کبھی کلام سابق میں کوئی وہم ہو سکتا ہے اس وہم کو دور کرنے کے لئے حروف مشبہ بالفعل میں سے لٰکِنَّ کا استعمال ہوتا ہے مثلاً زید اور بکر میں ایسی پختہ دوستی ہے کہ دونوں کسی بھی موقع پر ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے، کسی کو ان کے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں ہوتا مگر کسی موقع پر اتفاقاً وہ جدا ہو گئے ایک ان میں سے حاضر رہا اور دوسرا غائب، اب اگر کوئی یوں خبر دے غَــابَ زَیْدٌ (زید غائب ہے) تو یقیناً یہ وہم ہوگا کہ بکر بھی غائب ہی ہوگا کیوں کہ دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں، حالاں کہ حقیقت اس کے خلاف ہے تو اس خیال اور وہم کو لٰکِنَّ کے ذریعہ اس طرح دور کیا جائے گا " لٰـکِـنَّ بَکْراً حَاضِرٌ (لیکن بکر حاضر ہے)، اسی وہم کے دور کرنے کو اصطلاح میں استدراک کہتے ہیں۔

## مُستدرک منہ اور مستدرک

اس وضاحت سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ لٰـکِــنَّ ہمیشہ دو جملوں کے درمیان ہی آئے گا، ایک جملہ تو وہ ہوگا جس سے وہم پیدا ہوگا اس جملہ کو مستدرک منہ کہیں گے اور ایک وہ جس پر لٰـکِـنَّ داخل ہو کر وہم کو دور کرے گا اس کو مستدرک کہیں گے مذکورہ مثال میں غابَ زَیدٌ مستدرک منہ اور بکرٌ حاضرٌ مستدرک ہے۔

ان دونوں جملوں کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اثبات ونفی میں معنی کے اعتبار سے الگ الگ ہوں گے یعنی اگر ایک معنی کے اعتبار سے مثبت ہے تو دوسرا اسی اعتبار سے منفی ہوگا، جیسے غَـــابَ زَیْــدٌ یہ معنی کے اعتبار سے منفی ہے ( کیوں کہ غائب ہونا حاضر ہونے کی نفی ہے ) اس لئے اگلا جملہ لٰکِنَّ بَکْراً حَاضِرٌ یہ معنی کے اعتبار سے مثبت ہے، بالکل اسی طرح دوسری مثال میں جَـاءَ نِـیْ زَیْدٌ لٰکِنْ بَکْراً جَاءَ نِی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی مثال میں مستدرک منہ (غاب زید) لفظوں کے اعتبار سے مثبت اور معنی کے اعتبار سے منفی اور مستدرک (لکن بکرا حاضرٌ) دونوں اعتبار سے مثبت ہے اور دوسری مثال میں مستدرک منہ ( مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ ) لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے منفی اور مستدرک (لٰکِنَّ بَکْراً جَاءَ نِیْ ) دونوں اعتبار سے مثبت ہے، مصنفؒ کے قول مُتَغَـایِـرَتَیْـنِ بِـالْمَفْهُوْمِ، کا یہی مطلب ہے کہ دونوں جملے معنی کے اعتبار سے اثبات ونفی میں مختلف ہوں، لفظوں کے اعتبار سے چاہے دونوں مثبت ہوں یا منفی، یا مختلف، مصنفؒ نے دو مثالیں لا کر بھی اسی طرف اشارہ کیا

ہے، کیوں کہ پہلی مثال میں دونوں جملے لفظوں کے اعتبار سے مثبت اور معنی کے اعتبار سے مختلف اور دوسری مثال میں دونوں جملے لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے ہی مختلف ہیں۔

**فائدہ** - ۱- کبھی کبھی لکنّ میں تخفیف ہو جاتی ہے یعنی اس کے نون پر تشدید کے بجائے جزم آ جاتا ہے اس صورت میں وہ لکنْ عاطفہ کے مشابہ ہو جاتا ہے اور اکثر نحویوں کے نزدیک وہ حروف مشبہ بالفعل والا عمل نہیں کرتا۔

**فائدہ** - ۲- کبھی لکنّ اور لکنْ سے پہلے واؤ بھی آ جاتی ہے یہ واؤ بعض کے نزدیک عاطفہ ہوتی ہے یعنی جملہ کا عطف جملہ پر کر دیتی ہے اور بعض کے نزدیک اعتراضیہ ہوتی ہے۔

**فائدہ** - ۳- کبھی لکنّ استدراک کے بجائے تاکید کے معنی دیتا ہے، جیسے لَوْ زَارَنِیْ زَیْدٌ لَا کْرَمْتُهٗ لٰکِنَّهٗ لَمْ یَجِیْئْ ، لَوْ زَارَنِیْ سے جو نفی سمجھی گئی تھی لکنّ سے اس کی تاکید ہو گئی۔

**ترکیب**- ولکِنَّ ، تقدیر عبارت ہے: وَمِنْهَا لکِنَّ ترکیب وَمِنْهَا کَانَّ کی طرح ہے۔

وَهِیَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ، اَیْ لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِیْ مِنَ الْکَلَامِ السَّابِقِ .

واؤ عاطفہ یا استینافیہ- ھِـی مبتدا، لِلْاِسْتِـدْرَاكِ جارمجرور مل کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر ،لام جارہ ،دَفْـعِ مضاف، التَّوَهُّمِ موصوف، النَّاشِیْ اسم فاعل ،ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع توھم ہے) مِن جارہ، الْکَلَام موصوف، السابق صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، من اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا الناشی کے، النَّاشِیْ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی التَّـوَهُّـمِ کی ،موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا دفـع مضاف کا ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار مجرور سے مل کر تفسیر ،مفسر اپنی تفسیر سے مل کر کائنۃٌ محذوف کے متعلق ،کائنۃٌ اپنے فاعل مضمر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی ھی کی ،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ، پہلے والے جملہ کو معطوف علیہ اور اس کو معطوف بنا کر جملہ معطوفہ بھی بنا سکتے ہیں۔

وَلِهٰذَا لَا تَقَعُ اِلَّا بَیْنَ الْجُمْلَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَکُوْنَانِ مُتَغَایِرَتَیْنِ بِالْمَفْهُوْمِ.

واؤ عاطفہ یا مستانفہ، ل جارہ، ھـا حرف تنبیہ غیر عاملہ، ذا اسم اشارہ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق مقدم ہوا تَقَعُ فعل کا، لَا تَقَعُ فعل مضارع منفی ،ھی ضمیر پوشیدہ (راجع بسوئے لکِنَّ ) فاعل ،اِلَّا حرف استثناء، بَیْنَ مضاف ،الْجُمْلَتَیْنِ موصوف ،اللَّتَیْنِ اسم موصول، تَـکُونَانِ فعل ناقص ،الف ضمیر بارز اسم ،مُتَـغَایِرَتَیْنِ اسم فاعل تثنیہ ھما ضمیر مستتر فاعل (مرجع ہے الجُمْلَتَیْنِ )باء جار، الْمَفْهُوْمِ مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے متغایرتین سے، یہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر تکونان فعل ناقص کی خبر ہوئی ، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر صلہ ہوا اللتینِ موصول کا، اسم موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی الـجُمْلَتَیْنِ کی، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا بیــــن مضاف کا ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر (جس کی تعریف ماقبل میں صفحہ نمبر ۶۱ پر رُبَّ جارہ کے ضمن میں گذر چکی ہے) مفعول فیہ ہوا تَـقَعُ فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مِثْلُ غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً حَاضِرٌ ، اَوْ ، مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْراً جَاءَ نِیْ

مثالُهٗ مبتدا محذوف ،مثلُ مضاف ،غَابَ فعل ،زیدٌ فاعل ،فعل فاعل سے مل کر مستدرک منہ ، لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل

برائے استدراک، بکراً اس کا اسم اور حاضرٌ خبر، لٰکِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ مستدرک سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، ما نافیہ، جاءَ فعل، ن وقایہ، ی مفعول بہٖ، زیدٌ فاعل، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر مستدرک منہ، لٰکِنَّ برائے استدراک، بکراً اس کا اسم، جاءَ نِی فعل با فاعل با مفعول بہٖ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر لکنّ کی خبر، لکنّ اسم وخبر سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ مستدرک سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدائے محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۵- لَیْتَ کا بیان

وَلَیْتَ، وَھِیَ لِلتَّمَنِّیْ، مِثْلُ لَیْتَ زَیْداً قَائِمٌ، اَیْ اَتَمَنّٰی قِیَامَہٗ.

**ترجمہ**- اور (حروف مشبہ بالفعل میں سے) لَیْتَ ہے، اور وہ تمنی کے لئے (ہوتا) ہے، جیسے لَیْتَ زَیْداً قَائِمٌ (کاش کہ زید کھڑا ہوتا) اَیْ اَتَمَنّٰی قِیَامَہٗ (میں اس کے قیام کی تمنا کرتا ہوں)

**تشریح**- لَیْتَ تمنی (آرزو) کی انشاء کے لئے آتا ہے یعنی متکلم لَیْتَ کو استعمال کر کے کسی چیز کے حصول کی خواہش کا اظہار کرتا ہے، جیسے لَیْتَ زَیْداً قَائِمٌ (کاش کہ زید کھڑا ہوتا) یعنی دل میں قیام زید کے حصول کی آرزو اور خواہش ہے، اَیْ اَتَمَنّٰی قیامَہٗ کا بھی یہی مطلب ہے کہ دل اس کے قیام کا خواہش مند ہے۔

**فائدہ**- لیت ممکنات (وہ امور جن کا ہونا ممکن ہے) اور مستحیلات (وہ امور جن کا ہونا ممکن نہیں) دونوں پر آتا ہے مگر مستحیلات پر زیادہ اور ممکنات پر کم آتا ہے، مستحیل کی مثال لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی) اور ممکن کی مثال لَیْتَ الْمَرِیْضَ صَحِیْحٌ (کاش کہ بیمار تندرست ہوتا) ہے۔

**ترکیب**- وَلَیْتَ : تقدیر عبارت ہے "وَمِنْھَا لَیْتَ" واؤ مستانفہ، مِنْھَا حسب سابق خبر مقدم، لَیْتَ مبتدائے مؤخر۔

وَھِیَ لِلتَّمَنِّیْ : واؤ عاطفہ یا استینافیہ، ھِیَ مبتدا، لِلتَّمَنِّیْ جارمجرور کائنۃٌ کے متعلق ہو کر خبر، مذکورہ دونوں جملوں میں سے پہلے کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف بنا کر جملہ معطوفہ بھی بنا سکتے ہیں۔

مِثْلُ لَیْتَ زَیْداً قَائِمٌ، اَیْ اَتَمَنّٰی قِیَامَہٗ، مثلُ مضاف، لیتَ حرف مشبہ بالفعل، زیداً اس کا اسم اور قائمٌ اس کی خبر، لیتَ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ (کیوں کہ تمنی انشاء میں سے ہے) ہو کر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، اَتَمَنّٰی فعل مضارع صیغہ واحد متکلم، اَنَا ضمیر مستتر فاعل، قِیَامَہٗ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہٖ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوئی مبتدائے محذوف مثالہٗ کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

# ۶- لَعَلَّ کا بیان

وَلَعَلَّ، وَھِیَ لِلتَّرَجِّیْ، مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ.

**ترجمہ**- اور (حروف مشبہ بالفعل میں سے) لَعَلَّ ہے، اور وہ ترجی کے لئے (ہوتا) ہے، جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ (امید ہے کہ بادشاہ میرا اکرام کرے)

**تشریح**- لَعَلَّ ترجی کے لئے آتا ہے، ترجی باب تفعُّل کا مصدر ہے دو معانی کے لئے آتا ہے (۱) امید کرنا (۲) ڈرنا، لعلَّ سے یہی دونوں فائدے حاصل ہوتے ہیں یعنی کبھی تو اس کے ذریعہ ایسے کام کی توقع کی جاتی ہے جس کے ہونے کی امید ہو، اور کبھی ایسے کام کی امید کی جاتی ہے جو خوفناک ہے، پہلے معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے، اس لئے کتاب میں اسی کی مثال بیان کی گئی ہے، یعنی لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ (امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے) اس مثال میں لَعَلَّ اس بات کو بتا رہا ہے کہ بادشاہ کا میری عزت کرنا جو متوقع تھا، اس کی پوری پوری امید ہے، دوسرے معنی میں استعمال ہونے کی مثال یہ ہے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہے) یعنی قیامت جو ایک خوفناک امر ہے اس کے قریب ہونے کی پوری امید اور پورا اندیشہ ہے۔

**ترکیب**-وَلَعَلَّ : پوری عبارت " وَمِنْهَا لَعَلَّ " ہے ترکیب مثل سابق بالکل ظاہر ہے۔

وَهِیَ لِلتَّرَجِّیْ : واؤ عاطفہ یا مستانفہ ، هی مبتدا، للترجی جار مجرور ہو کر کائنۃٌ کے متعلق ہوئے اور کائنۃٌ اپنے فاعل مستتر هی اور متعلق سے مل کر هی مبتدا کی خبر۔

مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ :مثلُ مضاف، لعلَّ حرف مشبہ بالفعل، السّلطانَ اس کا اسم، یکرمُ فعل هُوَ ضمیر مستتر (مرجع ہے السلطان) ن وقایہ، ی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر لعلَّ کی خبر، لعلَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر (کیوں کہ ترجی انشاء میں سے ہے) مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالهٗ مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

| وَالْفَرْقُ بَیْنَ التَّمَنِّیْ وَالتَّرَجِّیْ اَنَّ الْاَوَّلَ یُسْتَعْمَلُ فِی الْمُمْكِنَاتِ كَمَا مَرَّ وَالْمُمْتَنِعَاتِ مِثْلُ لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ ، وَالتَّرَجِّیْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ فَلَا یُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ . |
|---|

**ترجمہ**- اور فرق تمنّی اور ترجی کے درمیان یہ ہے کہ اول (تمنّی) کو استعمال کیا جاتا ہے ممکنات (وہ چیزیں جن کا حاصل ہونا ممکن ہو) میں، جیسا کہ وہ مثال جو گذر چکی، اور (استعمال کیا جاتا ہے تمنی کو) ممتنعات (وہ چیزیں جن کا حاصل ہونا ناممکن ہو) میں، جیسے لیتَ الشَّبابَ یَعُودُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی) اور ترجی خاص ہوگئی ہے ممکنات کے ساتھ، چناں چہ لعلَّ الشّبابَ یعودُ (امید ہے کہ جوانی لوٹ آئے گی) نہیں کہا جائے گا۔

**تشریح**- مذکورہ عبارت میں تمنی اور ترجی کے فرق کو واضح کیا ہے کہ تمنی عام ہے اس کا استعمال ممکنات یعنی وہ چیزیں جن کا حصول ممکن ہو اور ممتنعات یعنی وہ چیزیں جن کا حصول ممکن نہ ہو، دونوں میں ہوتا ہے، ممکن کی مثال لیتَ زیداً قائمٌ ہے جو قریب ہی گذری ہے اور غیر ممکن کی مثال لیت الشبابَ یعودُ ہے، قیام زید ممکن اور عود شباب ناممکن ہے۔

اور ترجی کا استعمال صرف ممکنات میں ہوتا ہے، لعلَّ الصبیَّ بالغٌ (امید ہے کہ بچہ بالغ ہو جائے) تو کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ بچہ کا بالغ ہونا ممکن ہے لیکن لعلَّ الشبابَ یعودُ نہیں کہہ سکتے کیوں کہ جوانی کا لوٹنا متوقع اور ممکن نہیں۔

**ترکیب**- وَالْفَرْقُ بَیْنَ التَّمَنِّیْ وَالتَّرَجِّیْ اَنَّ الْاَوَّلَ یُسْتَعْمَلُ فِی الْمُمْکِنَاتِ ، ( کَمَا مَرَّ ) وَالْمُمْتَنِعَاتِ ، وَالتَّرَجِّیْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْکِنَاتِ :

واؤ استینافیہ، الفرقُ مصدر، بینَ مضاف، التمنّی معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الترجّی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا بینَ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا الفرقُ مصدر کا، مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا۔

اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، الاوّلَ اسم، یُسْتَعْمَلُ فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل (راجع بسوئے الْاَوَّل) فی حرف جر، اَلْمُمْکِنَاتِ معطوف علیہ (کما مر یہ معطوف علیہ معطوف کے درمیان جملہ معترضہ ہے اس کی ترکیب آگے الگ کی جائے گی) واؤ عاطفہ، اَلْمُمْکِنَاتِ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا فی کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یُسْتَعْمَلُ کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی، اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

واؤ عاطفہ، اَنَّ پوشیدہ حرف مشبہ بالفعل، الترجّی اسم، مَخْصُوْصٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، باء جار، اَلْمُمْکِنَاتِ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَخْصُوْصٌ کے، مَخْصُوْصٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی، اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

## کَمَا مَرَّ کی ترکیب

کَمَا مَرَّ : اس میں کاف مثلُ کے معنی میں ہے اور مَا موصولہ یا موصوفہ ہے، یہ مل ملا کر خبر ہے اور اس سے پہلے مثالُہٗ یا ھذا مبتدا محذوف ہے، تقدیر عبارت یہ ہے:

۱- مِثَالُہٗ مِثْلُ مَا مَرَّ، مثالُہٗ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مثلُ مضاف، ما موصولہ (بمعنی اَلَّذِی) یا موصوفہ (بمعنی شَیْئٌ) مَرَّ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر (راجع بسوئے مَا) فاعل، فعل فاعل سے مل کر ما موصولہ کا صلہ یا مَا موصوفہ کی صفت، ما موصولہ صلہ سے مل کر یا ما موصوفہ صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالُہٗ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، مـــا موصولہ ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا ''اس کی مثال اس جیسی ہے جو کہ گذر چکی ہے'' مَا موصوفہ ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا ''اس کی مثال اس چیز کے جیسی ہے جو گذر چکی''۔

۲- ھٰذَا مِثْلُ مَا مَرَّ : اس صورت میں ھٰذَا مبتدا ہوگا اور مثلُ مَا مرَّ پہلی ترکیب کی طرح خبر۔

مِثْلُ لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ .

مثالُہٗ مبتدا محذوف، مثلُ مضاف، لیتَ حرف مشبہ بالفعل، الشَّبَابَ اسم، یعودُ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع الشباب ہے) فعل فاعل سے مل کر لیتَ کی خبر، لیتَ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فَلَا یُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ .

فا تفریعیہ، لا نافیہ، یقالُ فعل مضارع مجہول، لعلَّ حرف مشبہ بالفعل، الشبابَ اسم، یعودُ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر خبر، لعلَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر یقالُ کا نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

| وَتَدْخُلُ مَا الْكَافَّةُ عَلٰى جَمِيْعِهَا، فَتَكُفُّهَا عَنِ الْعَمَلِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَاِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ |
|---|

**ترجمہ**- اور داخل ہوتا ہے مَا کافّہ ان تمام پر، پس وہ ان کو عمل سے روک دیتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (یقیناً تمہارا معبود ایک ہی ہے) اور جیسے اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔ (یقیناً زید چلنے والا ہے)

**تحقیق**- مَا الْكَافَّةُ : یہ مرکب توصیفی ہے، مَا موصوف، الْكَافَّةُ صفت، یہ كَفَّ يَكُفُّ كَفًّا (باب نصر) سے اسم فاعل مؤنث کا صیغہ ہے، معنی ہیں روکنا، باز رکھنا، اس لئے ما الکافۃ کے معنی ہوں گے روکنے والا مَا، یہ مَا چوں کہ حروف مشبہ بالفعل وغیرہ کو عمل سے روک دیتا ہے اس لئے اس کو مَا کافّہ کہتے ہیں، اصح قول کے مطابق یہ مَا حرف ہے جو حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ زائد کر دیا جاتا ہے، یہ ترکیب میں کچھ نہیں بنتا صرف حروف مشبہ بالفعل کے عمل کو ختم کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، اور کچھ نحویوں کی رائے جن میں ابن درستویہ بھی شامل ہیں یہ ہے کہ یہ ضمیر شان کی طرح ایک اسم مبہم ہے اور یہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہوتا ہے اور اگلے والا پورا جملہ اس کی خبر۔

**تشریح**- حروف مشبہ بالفعل کے آخر میں کبھی مَا کافہ آجاتا ہے اس صورت میں ان تمام کا عمل باطل ہوجاتا ہے جیسے : ١- اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ . اس مثال میں اِنَّ کا عمل باطل ہوگیا ہے اگر عمل باقی ہوتا تو زیدٌ کے بجائے زیداً ہوتا ایسے ہی. ٢- يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ، ٣- كَاَنَّمَا زَيْدٌ اَسَدٌ . ٤- زَيْدٌ حَاضِرٌ لٰكِنَّمَا بَكْرٌ غَائِبٌ . ٥- لَيْتَمَا زَيْدٌ قَائِمٌ (٦) لَعَلَّمَا الْمَرِيْضُ صَحِيْحٌ میں بھی پانچوں حرفوں کا عمل باطل ہوگیا۔

**تنبیہ**- یہ بات ذہن نشیں رکھنی چاہئے کہ کتاب میں جو قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مَا کافہ کے لحوق کے بعد حروف مشبہ بالفعل کا عمل باطل ہوجاتا ہے یہ افصح لغت کے مطابق ہے، ورنہ غیر افصح لغت کے مطابق کبھی کبھی ان میں سے بعض حروف مَا کافّہ کے لاحق ہونے کے بعد بھی عمل کرتے ہیں، جیسا کہ اس مصرع میں ہے ؏

اَلَا لَيْتَمَا هٰذَا الْحَمَامَ لَنَا ‏ ‏ ‏ اے کاش یہ کبوتر ہمارا ہوتا۔

## مَا کافّہ کے لاحق ہونے کے بعد عمل کے لغو ہونے کی وجہ

حروف مشبہ بالفعل کمزور عامل ہیں اور کمزور عامل اسی وقت عمل کرتا ہے جب عامل ومعمول کے درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو، چوں کہ ما کافّہ عامل ومعمول کے درمیان آڑ بن جاتا ہے اس لئے حروف مشبہ بالفعل کا عمل لغو ہوجاتا ہے۔

**فائدہ**- مَا کافّہ کے لاحق ہونے کے بعد حروف مشبہ بالفعل کا دخول فعل پر بھی صحیح ہوجاتا ہے، جیسے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ اور كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ .

**فائدہ**- علمائے معانی کے یہاں اِنَّ اور مـــا کافّہ مل کرکلمہ حصر بن جاتا ہے یعنی اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حکم کسی خاص چیز پر محدود ہو جاتا ہے جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ(زید ہی کھڑا ہے کوئی اور نہیں) یا کوئی چیز کسی خاص حکم میں محدود ہو جاتی ہے، جیسے اِنَّمَا زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ (زید چلنے ہی والا ہے کچھ اور نہیں)

**ترکیب**- وَتَـدْخُـلُ مَـاالْـکَـافَّۃُ عَلٰی جَمِیْعِهَا، واؤ مستانفہ، تَدْخُلُ فعل مضارع، ما موصوف، الکافّۃ صفت، موصوف صفت سے مل کر فاعل، علٰی جار، جمیع مضاف، ھا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخُلُ کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

فَتَكُفُّهَا عَنِ الْعَمَلِ، فاء فصیحیہ، تکُفُّ فعل، ھی ضمیر مستتر (راجع بسوئے مَا الْکَافَّۃُ) فاعل، ھا مفعول بہ، عن جار، العمل مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تکُفُّ کے، فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، وَاِنَّمَا زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ.

مثالہٗ مبتدا محذوف، کاف جارہ، قولِ مصدر مضاف، ہٖ ضمیر (راجع الی اللّٰہِ) ذوالحال، تعالٰی فعل ماضی از باب تفاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل فاعل سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر لفظاً قول کا مضاف الیہ اور معنیً اس کا فاعل، قول مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر قول، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافّہ، دونوں مل کر کلمۂ حصر ہو گئے، اِلٰهُكُمْ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، اِلٰهٌ وَاحِدٌ موصوف وصفت ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر معطوف علیہ۔

واؤ عاطفہ، اِنَّمَا مثل سابق کلمۂ حصر، زَیْدٌ مبتدا، مُنطلقٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا کـاف جارہ کا، حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کـائن محذوف کے، کـائن اپنے فاعل ھو مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

**تنبیہ**- سمجھ لینا چاہئے کہ کتاب میں تو اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ الخ میں اِنَّ مکسورہ ہے اس لئے کہ قول کے بعد آرہا ہے اور قرآن پاک میں اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ الخ میں اَنَّ مفتوحہ ہے اس لئے کہ وہاں قول نہیں وہاں مفرد کے موقع میں ہے پوری مثال تشریح میں آچکی ہے۔

**تم النوع الثانی بفضل اللہ تعالٰی**

**فی التاسع والعشرین من ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ من الھجرۃ فی یوم الاحد فی الساعۃ الثامنۃ ونصف**

# اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ

## ۱-مَا، ۲- لا مشبھتان بلیس کا بیان

مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَالدُّخُوْلِ عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ ، تَرْفَعَانِ الْإِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ، وَتَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالنَّكِرَةِ ، مِثْلُ مَازَيْدٌ قَائِماً، وَلَا تَدْخُلُ لَا اِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ ، نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا .

**ترجمہ**- (عوامل سماعیہ کی) تیسری قسم ما اور لا ہیں جو لیس کے مشابہ ہیں، نفی اور مبتدا و خبر پر داخل ہونے میں، یہ دونوں اسم کو رفع (پیش) اور خبر کو نصب (زبر) دیتے ہیں، اور ما معرفہ و نکرہ (دونوں) پر داخل ہوتا ہے، جیسے مَازَيْدٌ قَائِماً، (زید نہیں کھڑا ہے) اور لا صرف نکرہ پر ہی داخل ہوتا ہے، جیسے لَارَجُلٌ ظَرِيْفاً (ایک آدمی خوش طبع نہیں)

**تشریح**- حروف عاملہ میں سے دو حرف ما اور لا ہیں، یہ دونوں دو باتوں میں لیس فعل ناقص کے مشابہ ہوتے ہیں: ۱-جس طرح لیس میں نفی کے معنی ہیں اسی طرح ان دونوں میں بھی نفی ہی کے معنی ہوتے ہیں۔ ۲-جس طرح لیس مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی مبتدا اور خبر پر ہی آتے ہیں، ان دونوں مشابہتوں کی وجہ سے ہی ان کا نام "مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَان بِلَيْسَ" رکھا گیا ہے۔

**ما و لا مشابھتان بلیس کا عمل**- چوں کہ یہ دونوں لیس کے مشابہ ہیں اس لئے ان کا عمل بھی وہی ہے جو لَیسَ کا ہے یعنی جملہ اسمیہ پر آ کر مبتدا کو اپنا اسم بنا کر رفع اور خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں، جیسے مَازَيْدٌ قَائِماً اور لَا رَجُلٌ ظَرِيْفاًان میں اور لیس میں فرق صرف یہ ہے کہ یہ دونوں حرف ہیں اور لیس فعل ناقص، عمل میں کوئی فرق نہیں، اس وضاحت سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ ان دونوں کا عمل حروف مشبہ بالفعل کے عمل کا بالکل الٹا ہے، اس عمل اور فرق کو مختصراً اس طرح یاد رکھا جا سکتا ہے ؎

اِنَّ با اَنَّ ، كَـاَنَّ ، لَيْـتَ ، لٰـكِـنَّ لَـعَـلَّ

ناصب اسمند و رافع در خبر ضد مَا ولَا

یعنی حروف مشبہ بالفعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں برخلاف ما اور لا کے کہ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

## ما اور لا میں فرق

ما اور لا اگرچہ دونوں لیس کے مشابہ ہیں اور عمل بھی دونوں کا ایک جیسا ہے مگر پھر بھی دونوں میں کئی طرح کا فرق ہے، ایک فرق کو کتاب میں بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ما کا دخول معرفہ اور نکرہ دونوں پر ہوتا ہے، جیسے ما زیدٌ قائماً اور مارجلٌ افضلَ منك (کوئی مرد تجھ سے افضل نہیں) اور لا کا دخول صرف نکرہ پر ہوتا ہے معرفہ پر نہیں، لا رجلٌ ظریفاً تو کہہ سکتے ہیں لیکن لا زیدٌ قائماً نہیں کہیں گے۔

**فرق کی وجہ**- مذکورہ فرق کو سمجھنا ایک دوسرے فرق پر موقوف ہے وہ دوسرا فرق یہ ہے کہ ما لیس کی طرح نفیٔ حال کے لئے آتا ہے (بشرطیکہ اس کے خلاف کوئی قرینہ موجود نہ ہو اگر نفی حال کے خلاف کوئی قرینہ موجود ہو تو پھر ماضی اور مستقبل کی نفی کے لئے بھی آسکتا ہے جیسے کفار کا قول جو قرآن پاک میں نقل کیا گیا ہے وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ (ہم مرنے کے بعد اٹھائیں نہیں جائیں گے) اس میں ما نفی استقبال کے لئے ہے) اور لا بغیر کسی شرط کے مطلق نفی (ماضی حال مستقبل) کے لئے آتا ہے۔

اس دوسرے فرق کو سمجھ لینے کے بعد فرقِ اول کی وجہ کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ ما کی مشابہت لیس کے ساتھ لا کے مقابلہ میں زیادہ ہے، کیوں کہ ما، لیس کی طرح نفیٔ حال کے لئے آتا ہے (دھیان رہے کہ لیس کا نفیٔ حال لئے ہونا جمہور کا مذہب ہے تمام نحاۃ کا نہیں) اور لا مطلق نفی کے لئے، جب ما کی مشابہت لیس کے ساتھ زیادہ ہے تو اس کا حکم بھی بالکل لیس ہی جیسا ہوگا، اور لیس کا دخول معرفہ اور نکرہ دونوں پر ہوتا ہے جیسے (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ٥ اور اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ) تو ما کا دخول بھی معرفہ اور نکرہ دونوں پر ہوگا، اور چوں کہ لا کی مشابہت لیس کے ساتھ کم ہے اس لئے وہ تمام احکام میں لیس کی طرح نہیں ہوگا، وہ نکرہ پر تو آئے گا معرفہ پر نہیں۔

اس مشابہت کی کمی اور زیادتی کی بنا پر دونوں میں ایک تیسرا فرق بھی ہے وہ یہ ہے کہ ما کا عمل محدود نہیں اس کو کسی بھی موقع پر عامل بنایا جاسکتا ہے اور لا کا عمل سماع تک محدود ہے جہاں جہاں اس کا عمل سن لیا گیا بس وہیں پر عمل کرے گا، اس سے زیادہ میں نہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ما اور لا میں تین فرق ہو گئے: ۱-ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لا صرف نکرہ پر۔ ۲-ما نفی حال کے لئے آتا ہے اور لا مطلق نفی کے لئے۔ ۳-ما کا عمل محدود نہیں اور لا کا عمل سماع تک محدود ہے۔ (فَافْهَمْ)

**ترکیب**-اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِى النَّفْيِ وَالدُّخُوْلِ عَلَى الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ موصوف وصفت ہو کر مبتدا، ما معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر موصوف، ال اسم موصول، مُشَبَّهَتَانِ اسم مفعول تثنیہ، هما ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، لَيْسَ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُشَبَّهَتَانِ سے، فی جار، النفی معطوف علیہ، واؤ عاطفہ الدخول مصدر، علی جار، المبتدا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الخبر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا علی کا، علی اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا الدخول مصدر سے مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف ہوا النفی کا، النفی معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا فی جارہ کا، فی جار اپنے

مجرور سے مل کر متعلق ثانی ہوا مشبَّھتان کا، مُشبَّھتان اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ ہوا ال اسم موصول کا، موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی ما و لا کی، موصوف صفت سے مل کر خبر ہوئی النوعُ الثالثُ مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ - ترفَعَان فعل، الف ضمیر بارز فاعل، الاسمَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تنصبان فعل بافاعل، الخَبر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَتَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالنَّكِرَةِ ، واؤ مستانفہ، تدخلُ فعل، ما فاعل، علی جار، المعرفة معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، النکرة معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، علیٰ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَدخلُ سے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مِثْلُ مَازَيْدٌ قَائِماً ، مثلُ مضاف، ما مشابہ بلیس، زیدٌ اسم، قَائماً خبر، ما اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہٗ کی، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلَا تَدْخُلُ لَا اِلَّا عَلَى النَّكِرَةِ، واؤ مستانفہ یا عاطفہ، لا نافیہ، تدخلُ فعل، لا فاعل، اِلَّا حرف استثناء، علی جار، النَّكِرَةَ مجرور، جار مجرور مستثنیٰ مفرغ ہو کر متعلق ہوئے تدخُلُ سے، تدخلُ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا - نحوُ مضاف، لا مشابہ بلیس، رجُلٌ اسم، ظریفاً خبر، لا اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوعُ الثالثُ بفضل الله تعالیٰ

فی الثانی من ذی الحجه سنة الفٍ و اربعماة وستٍ وعشرين من الهجرة

فی یوم الثلاثاء فی الساعة الحادية عشر صباحاً

# اَلنَّوعُ الرَّابِعُ

| حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْاِسْمَ فَقَطْ ، وَهِیَ سَبْعَةُ اَحْرُفٍ . |
|---|

**ترجمہ**- (عوامل سماعیہ کی) چوتھی قسم وہ حروف ہیں جو فقط اسم کو نصب (زبر) دیتے ہیں اور وہ سات حروف ہیں۔

**تشریح**- حروفِ عاملہ کا ایک گروپ وہ ہے جو فقط ایک اسم کو نصب دیتا ہے، اس گروپ میں سات عامل ہیں (۱) واؤ (۲) اِلاَّ (۳) یَا (٤) اَیا (٥) هَیا (٦) اَیْ (٧) همزه مفتوحه ، یہ ساتوں حروف صرف نصب دیتے ہیں اور وہ بھی فقط ایک اسم کو، مصنفؒ نے لفظ فقط سے انہیں دو باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے (۱) ان کا عمل صرف نصب دینا ہے اور کچھ نہیں (۲) ان کا عمل نصب صرف اسم میں ہوتا ہے فعل میں نہیں، ان کی تعداد اور عمل کو شعر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

واؤ یا ؤ همزه ؤ اِلاَّ ، اَیا و اَیْ هَیا

ناصب اسمند پس ایں ہفت حرف اے مقتدا

**ترکیب**-اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْاِسْمَ ،النوعُ الاولُ موصوف وصفت ہو کر مبتدا، حروفٌ موصوف، تنصبُ فعل، هِی ضمیر مستتر (راجع بسوئے حروف) فاعل، الاسمَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حروف کی صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فَقَطْ** -یہاں پر اس کی ترکیب و تقدیر عبارت سے پہلے اس کی تحقیق و تشریح النوعُ الاولُ کے شروع میں صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ کر لی جائے اس سے ترکیب میں مدد ملے گی، یہاں پر اس کی تقدیر عبارت اس طرح نکلے گی۔

"اِذَا نَصَبْتَ بِهَا الْاِسْمَ فَحَسْبُكَ الْاِسْمُ ، یا فَحَسْبُكَ النَّصْبُ"اذا شرطیہ – نَصَبْتَ فعل بافاعل، بھا جار مجرور سے مل کر متعلق، الاسمَ مفعول بہ، فعل فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر شرط، فا فصیحیہ اور جزائیہ، غیر عاملہ، حسبُكَ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، الاسمُ یا النصبُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، ترجمہ ہوگا "جب تو نے ان حرفوں کے ذریعہ اسم کو نصب دے دیا، تو تجھ کو اسم یا نصب کافی ہے" تقدیر عبارت یوں بھی ہوسکتی ہے "اِذَا نَصَبْتَ بِهَا الْاِسْمَ ، فَانْتَهِ عَنْ عَمَلٍ غَیرِ النَّصَبِ " پہلا جملہ مثل ترکیب سابق شرط، فا فصیحیہ جزائیہ، اِنْتَهِ امر حاضر، اَنْتَ پوشیدہ فاعل، عن جار، عمل مضاف، غیرِ مضاف الیہ مضاف، النصبِ مضاف الیہ، غیر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عملِ مضاف کا، عَمَلِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، عن جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِنْتَهِ کے، اِنْتَهِ

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ، ترجمہ ہوگا (جب تو نے ان حرفوں کے ذریعہ اسم کو نصب دے دیا تو تو غیر نصب کے عمل سے رک جا)۔

وَهِيَ سَبْعَةُ اَحْرُفٍ . واؤ مستانفہ ، هي مبتدا، سبعة مضاف مميز، اَحْرُفٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۱ - واؤ بمعنیٰ مَعَ کا بیان

| اَلْوَاوُ ، وَهِيَ بِمَعْنَى مَعَ نَحْوِ اِسْتَوَى الْمَآءُ وَالْخَشَبَةَ . |
|---|

**ترجمہ** - (ان سات میں سے ایک) واؤ ہے اور وہ مَعَ (ساتھ) کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ (پانی لکڑی کے برابر ہوگیا)

**تحقیق** - مَعَ یہ ایک اسم ہے اور ظرف ہے اس کو عین کے فتحہ (مَعَ) اور عین کے سکون (مَعْ) کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، یہ مضاف بھی بنتا ہے جیسے مَعَكُم اور اس پر تنوین بھی آتی ہے جیسے معاً، اس کے معنی مصاحبت اور اجتماع کے آتے ہیں، اِسْتَوىٰ باب افتعال سے فعل ماضی ہے برابر ہونا، سیدھا ہونا، معتدل ہونا، اَلْخَشَبَةُ ، لکڑی، اِسْتَوىٰ الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ یہ جملہ پانی کی گہرائی ناپتے وقت بولا جاتا ہے، پانی کی گہرائی ناپنے کے لئے ایک لکڑی ہوتی ہے اس پر مختلف نمبرات پڑے رہتے ہیں اس کو پانی میں ڈال کر اس کی گہرائی کا حساب لگایا جاتا ہے، اگر پانی لکڑی کے سرے تک آجائے تو اس وقت بولا جاتا ہے اِسْتَوىٰ الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ ، پانی لکڑی کے برابر ہوگیا۔

**تشریح** - اسم کو نصب دینے والے سات حرفوں میں سے پہلا حرف واؤ ہے، یہ معیت اور مصاحبت (ساتھ ساتھ ہونا) کے معنی دیتا ہے یعنی اس بات کو بتاتا ہے کہ جو حکم اس کے ماقبل والے فعل کے معمول (فاعل یا مفعول) پر لگا ہے وہی حکم اس کے بعد والے اسم پر بھی لگا ہے اور یہ حکم دونوں پر بلا کسی تقدیم و تاخیر کے ساتھ لگا ہے، جیسے اِسْتَوىٰ الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ ، مستوی ہونے کا حکم واؤ کے ماقبل الماءُ (جو فاعل ہے) اس پر اور واؤ کے بعد والے الخَشَبَةَ پر ایک ساتھ لگا ہے مطلب یہ ہے کہ پانی اور لکڑی ایک ساتھ برابر ہوگئے، برابر ہونے میں ذرا سی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوئی، اسی طرح كَفَاكَ وَزَيْداً دِرْهَمٌ (تجھ کو زید کے ساتھ ایک درہم کافی ہے) اس میں واؤ اس بات کو بتا رہا ہے کہ اس کے ماقبل كَ مفعول بہ اور اس کے مابعد زیداً پر کفایت درہم کا حکم ایک ساتھ ہے آگے پیچھے نہیں۔

### واؤ عاطفہ اور واؤ ناصبہ (بمعنی مَعَ) میں فرق

دونوں میں فرق یہ ہے کہ واؤ عاطفہ اپنے ماقبل اور مابعد کو کسی حکم میں جمع کر دیتی ہے مگر یہ نہیں بتاتی کہ دونوں ایک ساتھ

جمع ہوئے ہیں، یا الگ الگ اور یہ لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتی اگر واؤ کو عاطفہ بنا کر یوں کہیں " استوی الماءُ والخشبۃُ" تو
مطلب ہوگا کہ پانی اور لکڑی برابر ہوگئے مگر یہ پتہ نہیں چلے گا کہ برابر ایک ساتھ ہوئے ہیں یا الگ الگ، اور واؤ ناصبہ جو مع
کے معنی میں ہوتی ہے وہ لفظوں میں اپنے مدخول (اسم) کو نصب دیتی ہے اور اپنے مابعد و ماقبل کو کسی حکم میں ایک ساتھ جمع کر دیتی
ہے، جب استوی الماءُ والخشبۃَ بولتے ہیں تو مطلب ہوتا ہے کہ پانی اور لکڑی دونوں ایک ساتھ برابر ہوگئے۔

**فائدہ**- واؤ بمعنی مع کے بعد جو اسم ہوتا ہے وہ مفعول معہ کہلاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے، اس کو نصب دینے والا عامل جمہور
نحاۃ کے نزدیک ماقبل والا فعل ہوتا ہے اور واؤ کو صرف معیت کے معنی ادا کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، اور شیخ عبد القاہر جرجانی
صاحب ماۃ عامل کے نزدیک اس کو نصب دینے والا عامل یہ واؤ بمعنی معَ ہی ہے، یعنی واؤ بمعنی معَ جمہور نحاۃ کے نزدیک عامل
نہیں اور شیخ کے نزدیک عاملہ ہے۔

**ترکیب**- اَلْوَاوُ ، تقدیر عبارت ہے " اَحَدُھَا الواوُ ، احدُ مضاف، ھا ضمیر مضاف الیہ (مرجع سَبْعَۃُ اَحْرُفٍ ہے)
مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، الواوُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھِیَ بِمَعْنَی مَعَ ، واؤ عاطفہ یا مستانفہ، ھی مبتدا، با جار، معنی مضاف، معَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ
سے مل کر باکا مجرور، جار مجرور سے مل کر (ظرف مستقر ہوکر) خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ اِسْتَوَی الْمَآءُ وَالْخَشَبَۃَ . نحوُ مضاف، استوی فعل، الماءُ فاعل، واؤ بمعنی معَ ، الخشبۃَ مفعول معہ
فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا، نحوُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا
محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۲- اِلَّا کا بیان

| وَاِلَّا ، وَھِیَ لِلْاِسْتِثْنَاءِ ، نَحْوُ جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً . |
|---|

**ترجمہ**- اور (ان سات حرفوں میں سے دوسرا) اِلَّا ہے، اور وہ استثناء کے لئے ہوتا ہے، جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً.
(آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے)

**تحقیق**- اَلْاِسْتِثْنَاءُ : باب استفعال کا مصدر ہے، جدا کرنا، باہر نکالنا، حکم سابق سے خارج کرنا، اور اصطلاح نحو میں
استثنا کہتے ہیں " کسی چیز کو اِلَّا یا اس کے اخوات کے ذریعہ ماقبل والے حکم سے خارج کر دینا" جس چیز سے الگ کرتے
ہیں اس کو مستثنیٰ منہ اور جس کو الگ کرتے ہیں اس کو مستثنیٰ کہتے ہیں جیسے جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً ۔ (آئی میرے پاس
قوم مگر زید) زید کو اِلَّا کے ذریعہ حکم سابق یعنی مجیئ جو قوم پر لگا ہے اس سے الگ کیا گیا ہے یہ الگ کرنا استثناء قوم مستثنیٰ
منہ اور زید مستثنیٰ ہے۔

**تشریح**- تنہا ایک اسم کونصب دینے والے سات عاملوں سے ایک اِلَّا ہے یہ استثناء کے لئے آتا ہے یعنی اپنے بعد والے اسم کو حکم سابق سے خارج کر دیتا ہے، جیسے مثال مذکور میں زیداً کو حکم مجیء سے الگ کیا گیا ہے، اِلَّا کے بعد جو اسم آتا ہے وہ اصطلاح نحاۃ میں مُستثنٰی کہلاتا ہے اس کا اعراب اکثر حالتوں میں نصب ہوتا ہے، اس کو نصب دینے والا عامل شیخ عبد القاہر جرجانیؒ کے نزدیک ''اِلَّا'' ہی ہوتا ہے اور بصریین کے نزدیک اس کا عامل ماقبل والا فعل یا معنیٰ فعل ہوتا ہے۔

**ترکیب**-وَالَّا ، تقدیر عبارت ہے '' وَثَانِیْھَا اِلَّا '' واؤ عاطفہ یا مستانفہ ، ثانیھا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، اِلَّا خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

وَھِیَ لِلْاِسْتِثْنَاءِ ،واؤ مستانفہ یا عاطفہ،ھی مبتدا،للاستثناءِ جارمجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

نَحْوُ جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً .نحوُ مضاف،جَاء نِی فعل بامفعول بہ،القومُ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء، زیداً مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا،مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالہ کی، جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

# ۳ یَــا، ٤ اَیَــا، ٥ هَیَــا، ٦ اَیْ ، ۷، همزه مفتوحه کا بیان

> وَیَا ، وَھِیَ لِنِدَآءِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ ، وَاَیَا ، وَھَیَا ، وَھُمَا لِنِدَآءِ الْبَعِیْدِ وَاَیْ ، وَ الْھَمْزَۃُ الْمَفْتُوْحَۃُ ، وَھُمَا لِنِدَآءِ الْقَرِیْبِ ، وَھٰذِہِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَۃُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِذَا کَانَ مُضَافاً اِلٰی اِسْمٍ اٰخَرَ ، نَحْوُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ وَاَیَا غُلَامَ زَیْدٍ وَھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ وَاَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ وَاَعَبْدَ اللّٰہِ ، وَتَرْفَعُ الْاِسْمَ اِنْ لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ الْاِسْمُ مُضَافاً مِثْلُ یَا زَیْدُ وَیَا رَجُلُ .

**ترجمہ**- اور (اسم کو نصب دینے والے سات حرفوں میں سے تیسرا) یا ہے اور وہ قریب و دور کی پکار کے لئے (آتا) ہے اور (ان میں سے چوتھا) اَیَــا اور (پانچواں) ھَیَــا ہے، اور وہ دونوں دور کی پکار کے لئے (استعمال ہوتے) ہیں، اور (چھٹا) اَیْ اور (ساتواں) ھمزۂ مفتوحہ (اَ) ہے، اور وہ دونوں نزدیک کی پکار کے لئے (متعین) ہیں، اور یہ پانچوں حروف اسم کو اس وقت نصب دیتے ہیں جب وہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو، جیسے یَا عَبدَاللّٰہِ اور اَیَا غُلَامَ زیدٍ اور ھَیَا شریفَ القومِ اور اَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ اور اَعَبْدَ اللّٰہِ اور (یہ پانچوں حروف) اسم کو رفع دیتے ہیں اگر وہ اسم مضاف نہ ہو، جیسے یَازَیْدُ اور یَا رَجُلُ .

**تحقیق وتشریح**- نِدَآء : یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے معنی ہیں پکارنا، پکارنے والے کو مُنَادِیْ اور جس کو پکارا جاتا ہے اس کو مُنَادیٰ کہتے ہیں، ندا کی اصطلاحی تعریف یہ ہے ''کسی ایسے حرف کے ذریعہ جو اَدْعُوْ فعل کے قائم مقام

فیصل ہو کسی کی توجہ طلب کرنا'' جیسے یَـا زید (اے زید) اس میں پکارنے والا منادی زیـدُ منادیٰ اور یـا ایک حرف ہے جو ادعُوْ کے قائم مقام ہے۔

وہ حروف جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہیں اور جن کو حروف نداء بھی کہا جاتا ہے عربی زبان میں پانچ ہیں:

۱ –یَا، ۲ – اَیَا، ۳ – ھَیَا، ٤ – اَیْ ، ٥ – ھمزہ مفتوحہ ( اَ )

چوں کہ منادی کبھی قریب ہوتا ہے اور کبھی دور اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ ہر زبان میں قریب والے کو پکارنے کا انداز الگ ہوتا ہے اور دور والے کو پکارنے کا اور، قریب والے کو پکارنے کے لئے ہلکی اور مختصر آواز کافی ہے اور دور والے کو پکارنے کے لئے آواز کا بلند اور لمبا ہونا ضروری ہے، چناں چہ عربی زبان میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھا گیا اور یہ بات طے کر دی گئی کہ ان پانچوں میں سے دو حرف اَیَا اور ھَیَا یہ دونوں دور والے کو پکارنے کے لئے ہیں اس لئے کہ ان میں حرف زیادہ ہیں اور ان میں حرف مدہ الف بھی ہے جس کے ذریعہ آواز کو زیادہ بلند اور طویل کیا جا سکتا ہے، برخلاف اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ (اَ) کے کہ ان میں حرف بھی کم ہیں اور کوئی حرف مدہ بھی نہیں اس لئے یہ دونوں ندائے قریب کے لئے متعین کر دیئے گئے پھر ان دونوں میں سے چوں کہ اَیْ میں دو حرف ہیں اور ہمزہ مفتوحہ (اَ) میں ایک، اس لئے اَیْ ندائے قریب اور (اَ) ندائے اقرب یعنی زیادہ قریب کے لئے ہوگا، اور یَا میں چوں کہ اَیَا اور ھَیَا کے مقابلہ میں حروف کم ہیں مگر اس میں حرف مدہ موجود ہے اس لئے اس میں دونوں باتوں ( قلت حروف، حرف مدہ ) کا خیال کرتے ہوئے اس کو مشترک رکھا گیا اور اس کا استعمال ندائے قریب و بعید دونوں کے لئے ہوتا ہے۔

## حروف نداء کا عمل

شیخ عبدالقاہر جرجانیؒ، امام مبردؒ، ابوعلیؒ کے نزدیک یہ پانچوں حروف اپنے مابعد والے اسم ( منادیٰ ) کو نصب دیتے ہیں بشرطیکہ وہ اسم مضاف یا مشابہ مضاف (یعنی وہ اسم جو مضاف تو نہ ہو مگر بعد والے اسم کے بغیر اس کے معنی پورے نہ ہوں) ہو، یا نکرۂ غیر معینہ ہو ( جو حرف نداء کے بعد بھی نکرہ ہی رہے ) مضاف ہونے کی مثالیں کتاب کی عبارت میں تحریر ہیں مثلاً یَـا عبـدَ اللّٰهِ وغیرہ، مشابہ مضاف ہونے کی مثال یَـا طَالِعاً جَبَلاً ، (او پہاڑ پر چڑھنے والے) نکرۂ غیر معینہ کی مثال، جیسے نابینا پکارے یَا رَجُلاً ۔

امام سیبویہؒ کی رائے یہ ہے کہ ان صورتوں میں منادیٰ کا نصب ان حرفوں کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ فعل مقدر اَدْعُوْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، اور اگر ان کے بعد والا اسم مضاف مشابہ مضاف یا نکرۂ غیر معینہ نہ ہو، بلکہ مفرد معرفہ ہو خواہ معرفہ قبل النداء ہو یا بعد النداء تو ایسی صورت میں ان کا عمل اس کو نصب دینا نہیں ہوگا، بلکہ کتاب میں تحریر کردہ قاعدہ کے مطابق یہ حروف اس کو رفع دیں گے جیسے یَا زیدُ اور یَا رجلُ ، کتاب کی عبارت وَتَرفَعُ الْاِسْمَ سے یہی بات معلوم ہو رہی ہے، مگر دیگر کتب نحو یہ مشہورہ میں یہ قاعدہ لکھا ہے اور یہ قاعدہ بہت مشہور بھی ہے کہ اس ( مفرد معرفہ کی ) صورت میں منادیٰ علامت رفع پر مبنی ہوگا، اور مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں منادیٰ اس کاف اسمی ( ضمیر منصوب متصل حاضر ) کی

جگہ میں واقع ہوتا ہے جو کاف خطاب حرفی (وہ کاف جو اسمائے اشارات کے ساتھ زائد کیا جاتا ہے) کے مشابہ ہوتا ہے، یَازَیدُ میں زید اَدعُوكَ میں جو کاف مفعول بہ ہے اس کی جگہ واقع ہے، اور كَ مبنی ہے، اس لئے اس کی جگہ جو زیدُ آیا ہے وہ بھی مبنی ہو گیا۔

**ترکیب**-وَیَا ، تقدیرِعبارت ہے " وَثَالِثُهَا یَا " ثالثُها مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، یَا خبر۔

وَهِیَ لِنِدَآءِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ ، واؤ عاطفہ یا مستانفہ ، ھی مبتدا، لِ جار، نِداءِ مضاف، القریبِ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، البعیدِ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نـداءِ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

وَاَیَا ، وَهَیَا ، تقدیرِعبارت ہے " وَرَابِعُهَا اَیَا وَخَامِسُهَا هَیَا " ان دونوں جملوں کی ترکیب وَثَالِثُهَا یَا کی طرح ہوگی۔

وَهُمَا لِنِدَآءِ الْبَعِیْدِ ، ھما مبتدا، لِنداءِ البعید ظرف مستقر ہو کر خبر۔

وَاَیْ ، وَ الْهَمْزَةُ الْمَفْتُوْحَةُ ، تقدیرِعبارت ہے " وَسَادِسُهَا اَیْ ، وَ سَابِعُهَا الْهمزَةُ المفتوحَةُ " سادسُهَا مبتدا، اَیْ خبر، اسی طرح سابعُها مبتدا، الهمزةُ المفتوحةُ موصوف صفت ہو کر خبر۔

وَهُمَا لِنِدَآءِ الْقَرِیْبِ ، ترکیب مثلِ سابق ظاہر ہے۔

وَهٰذِهِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِذَا کَانَ مُضَافاً اِلیٰ اِسْمٍ اٰخَرَ ،واؤ استینافیہ ، هَا حرف تنبیہ غیر عاملہ، ذِہِ اسم اشارہ، الحروف موصوف، الخمسةُ صفت، موصوف صفت سے مل کر مشارٌ الیہ، اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا، تنصبُ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، الاسمَ مفعول بہ، اِذَا ظرفیہ مضاف، کانَ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، مُضافاً اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الیٰ جار، اسمٍ موصوف، اٰخرَ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مضافاً سے ، مضافاً اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کانَ کی، کانَ اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا اذا ظرفیہ کا، اِذَا اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا تنصبُ فعل کا، تنصبُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

دوسری ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے:

وھذِہِ الحُروفُ الخَمسةُ مل ملا کر مبتدا، تنصبُ الاسمَ مل ملا کر جزائے مقدم، اذا ظرفیہ کے بجائے شرطیہ، کـان مضافاً الی اسمٍ اٰخرَ مل ملا کر شرطِ مؤخر، شرط مؤخر جزائے مقدم سے مل کر معطوف علیہ، اور پھر مثالوں سے بعد والا جملہ وترفع الاسمَ اِنْ لَمْ یکن ذالك الاسمُ مضافاً شرط و جزاء سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ۔

نَحْوُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ وَاَیَا غُلَامَ زَیْدٍ وَهَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ وَاَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ وَاَعَبْدَ اللّٰهِ ، اَمْثِلَتُهَا (ان کی مثالیں) مبتدا محذوف ، نحوُ مضاف، یَا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ ، اَدْعُوْ فعل مضارع واحد متکلم، اَنَا ضمیر مستتر فاعل،

عَبْدَ مضاف، اللّٰہِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ (کیوں کہ نداء انشاء میں سے ہے) ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَیَا غُلَامَ زَیْدٍ فعل فاعل اور مفعول بہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، ھَیَا شریفَ القومِ معطوف دوم، واؤ عاطفہ، اَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ معطوف سوم، واؤ عاطفہ اَعَبْدَ اللّٰہِ معطوف چہارم، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا، نحوُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی امثِلَتُھَا مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَتَرفَعُ الْاِسْمَ اِنْ لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ الْاِسْمُ مُضَافاً، واؤ عاطفہ، ترفعُ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل (اس کا مرجع الحُروفُ الخَمسةُ ہے) الاسمَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزائے مقدم، اِنْ شرطیہ، لَمْ جازمہ، یَکُنْ فعل مضارع ناقص، ذالِکَ تین کلموں سے مرکب ہے (۱) ذا اسم اشارہ (۲) لام عوض ہائے تنبیہ غیر عاملہ (۳) کَ حرف خطاب، اختصار کے پیش نظر تینوں کو ملا کر اسم اشارہ ہی بول دیتے ہیں، بہر حال ذالکَ اسم اشارہ، الاسمُ مشارٌ الیہ، اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم، مضافاً اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط مؤخر، شرطِ مؤخر اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف ہوا مثالوں سے پہلے والے جملہ تنصب الاسمَ اذا کانَ مُضَافاً اِلیٰ اِسْمٍ اٰخَرَ کا، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ہوئی " وھذہِ الحُرُوْفُ الخَمْسَةُ " مبتدا کی۔

اور اگر اس جملہ کو بالکل الگ کرنا ہے تو اس کے شروع میں وھٰذہِ الحُرُوْفُ الخَمْسَةُ پوشیدہ ماننا پڑے گا، یہ حسب سابق مبتدا بن جائے گا اور بعد والا جملہ شرطیہ خبر، اس طرح مثالوں سے پہلے والا جملہ الگ اور یہ جملہ الگ ہوجائے گا، اس صورت میں واؤ کو مستانفہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

مِثْلُ یَا زَیْدُ وَیَا رَجُلُ . مثلُ مضاف، یَا حرف نداء ادعُوْ کے قائم مقام، ادعُوْ فعل، اَنَا ضمیر مستتر فاعل، زیدُ (لفظاً مرفوع محلاً منصوب) مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یَا رَجُلُ، یَا زَیْدُ کی طرح جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اَمْثِلَتُھَا مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوعُ الرابعُ بفضل الله

فی ۸/ ذی الحجة ١٤٢٦ھ من الهجرة

فی ليلة يوم الاثنين بعد صلوٰة العشاء

# اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ

حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ ، وَهِیَ اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ ، اَنْ ، وَلَنْ ، وَکَیْ ، وَاِذَنْ ۔

**ترجمه**۔ (عوامل سماعیہ کی) پانچویں قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور وہ چار حروف ہیں (ان میں سے ایک) اَنْ (دوسرا) لَنْ (تیسرا) کَیْ (چوتھا) اِذَنْ ہے۔

**تشریح**۔ حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں، گذشتہ چار انواع میں ایسے ہی حرفوں کا بیان تھا۔

۲۔ وہ حروف جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں، اس نوع اور اگلی نوع میں ایسے ہی حرفوں کا بیان ہے، اس نوع میں اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اور اِذَنْ ، ان چاروں حرفوں کا بیان ہے، یہ چاروں حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، ان چاروں حرفوں اور ان کے عمل کو بزبان شاعر اس طرح یاد کیا جا سکتا ہے

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ ، اِذَنْ ایں چار حرفِ معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضاء

**فائدہ**۔ یاد رکھنا چاہئے کہ فعل مضارع کا نصب کبھی فتحہ لفظی (زبر) کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے یَضْرِبُ سے لَنْ یَّضْرِبَ اور یَدْعُوْ سے لَنْ یَّدْعُوَ ، یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب فعل مضارع کے ساتھ ضمیر بارز مرفوع ملی ہوئی نہ ہو، کبھی اس کا نصب حذف نون سے ہوتا ہے، جیسے یَضْرِبَانِ سے لَنْ یَّضْرِبَا یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کے ساتھ ضمیر بارز مرفوع لگی ہوئی ہو، اور اس کے ساتھ جمع مؤنث کا نون نہ ہو، اور کبھی اس کا نصب فتحہ تقدیری (زبر پوشیدہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے لَنْ یَّرْضٰی ، یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب اس کے آخر میں حرف علت الف ہو۔

**ترکیب**۔ اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ ، النوعُ الخامسُ موصوف صفت ہو کر مبتدا، حُرُوْفٌ موصوف، تنصِبُ فعل، ھی ضمیر مستتر (راجع الی الحروف) فاعل، الفعلَ موصوف، المضارعِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت ہوئی حروف کی، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھِیَ اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ ، واؤ مستانفہ یا عاطفہ، ھی مبتدا، اربعةُ مضاف ممیز، احرفٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اَنْ ، وَلَنْ ، وَکَیْ ، وَاِذَنْ ۔ اس کی چار ترکیبیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ یہ چار جملے بنیں گے، ان سے پہلے مبتدا محذوف ہوگا اور یہ ان کی خبریں ہوں گی، تقدیر عبارت اس طرح ہوگی " اَحَدُھَا اَنْ ، وَثَانِیْھَا لَنْ ، وَثَالِثُھَا کَیْ ، وَرَابِعُھَا اِذَنْ " اس ترکیب کے مطابق یہ چاروں خبر ہونے کی بنا پر محل رفع میں ہوں گے۔

۲- اَنْ معطوف علیہ، لَنْ معطوف اول، کَیْ معطوف دوم، اِذَنْ معطوف سوم، معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر مبتدائے محذوف کی خبر، اس ترکیب کے اعتبار سے بھی یہ چاروں خبر ہونے کی بنا پر محل رفع میں ہوں گے اور صرف ایک جملہ بنے گا۔

۳- یہ چاروں معطوف علیہ معطوف ہو کر فعل محذوف اَعْنِیْ کا مفعول بہ، اَعْنِیْ فعل، اَنَا ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ، اس ترکیب کے مطابق یہ محل نصب میں ہوں گے، ترجمہ ہوگا "میں مراد لیتا ہوں" اَنْ اور لَنْ اور کَیْ اور اِذَنْ۔

۴- یہ چاروں ماقبل والے جملہ میں جو اَحْرُفٍ ہے اس سے بدل واقع ہوں، اور ترکیب اس طرح ہو: ھِیَ مبتدا اَرْبَعَۃُ مضاف، اَحْرُفٍ مبدل منہ، اَنْ معطوف علیہ، باقی تینوں معطوفات، معطوف علیہ معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، اس ترکیب کے مطابق یہ محل جر میں ہوں گے۔

# ۱- اَنْ کا بیان

> فَاَنْ لِلْاِسْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَی الْمَاضِیْ ، نَحْوُ اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَاَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ وَتُسَمّٰی هٰذِهٖ مَصْدَرِیَّۃً .

**ترجمہ-** اَنْ مستقبل کے (معنی) کے لئے (مخصوص) ہے، اگر چہ وہ ماضی پر داخل ہوا ہو، جیسے اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَاَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) اور اس کا نام مصدریہ رکھا جاتا ہے۔

**تشریح-** حروف ناصبہ کا لفظی عمل اور ان کی تعداد بیان کرنے کے بعد یہاں سے بالترتیب ان کا معنوی عمل بیان کیا جا رہا ہے، مذکورہ عبارت میں ان کا معنوی عمل یہ بتلایا ہے کہ وہ فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے خواہ وہ فعل مضارع ہو یا ماضی، اسی کے ساتھ ساتھ فعل میں مصدر کے معنی بھی پیدا کر دیتا ہے، اسی وجہ سے اس کو مصدریہ بھی کہتے ہیں۔

اَنْ کا دخول اگر چہ فعل مضارع اور ماضی دونوں پر ہوتا ہے مگر دونوں فعلوں میں فرق یہ ہے کہ مضارع میں تو اس کا لفظی اور معنوی دونوں طرح کا عمل ہوتا ہے یعنی لفظوں میں نصب دیتا ہے اور مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) اور ماضی میں اس کا عمل صرف معنوی ہوتا ہے لفظی نہیں یعنی ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) ان دونوں مثالوں میں اَنْ سے پہلے لام تعلیلیہ پوشیدہ ہے جس کا ترجمہ "تاکہ" کیا گیا ہے، تقدیر عبارت ہے پہلی مثال میں لِاَنْ اَدْخُلَ اور دوسری مثال میں لِاَنْ دَخَلْتُ۔

**تنبیہ-** یاد رکھنا چاہئے کہ کتاب کی عبارت "فَاَنْ لِلْاِسْتِقْبَالِ وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَی الْمَاضِیْ" سے اگر چہ یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اَنْ ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے اور مثال سے بھی یہی بات سمجھ میں آ رہی ہے مگر کچھ مثالوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں نہیں کرتا، صرف مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے، مثلاً قرآن پاک میں حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ میں کئی جگہ ہے "فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا (پس نہیں تھا ان کی قوم کا جواب مگر ان

کا قول) اس میں اَنْ نے قالُوا فعل ماضی کو بمعنی قول تو کیا مگر مستقبل کے معنی میں نہیں کیا۔

**فائدہ ۱**- ان چاروں حرفوں کو بیان کرتے وقت اجمال میں بھی اور تفصیل میں بھی اَن کو اس لئے مقدم کیا ہے کہ جمہور نحاۃ کے نزدیک اس باب میں وہی اصل ہے کیوں کہ اس کو اَنْ مخففه من المثقله (جو حرف مشبہ بالفعل ہوتا ہے) کے ساتھ لفظی اور معنوی مشابہت ہے، لفظی مشابہت تو ظاہر اور معنوی مشابہت یہ ہے کہ یہ دونوں ہی جملہ کو مفرد کی تاویل میں کردیتے ہیں فرق اتنا ہے کہ اَنْ مخففه من المثقله جملہ اسمیہ کو مفرد کی تاویل میں کرتا ہے اور اَنْ مصدریہ جملہ فعلیہ کو، اس مشابہت ہی کی وجہ سے اَنْ مصدریہ عمل نصب کرتا ہے، برخلاف باقی تین حرفوں کے کہ ان کو اَنْ مخففه من المثقله کے ساتھ نہ لفظی مشابہت ہے نہ معنوی، ان کا عمل نصب صرف اس بنا پر ہے کہ وہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے میں اَن مصدریہ کے مشابہ ہیں۔

اور امام خلیلؒ کی رائے تو یہ ہے کہ یہ خود کوئی عمل نہیں کرتے، ان کے بعد اَنْ پوشیدہ ہوتا ہے وہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے

**فائدہ ۲**- اَنْ چار طرح کا ہوتا ہے: ۱- اَنْ ناصبہ مصدریہ، یہ وہی ہے جس کا بیان چل رہا ہے۔ ۲- اَنْ مُخَفَّفَهْ مِنَ الْمُثَقَّلَه یہ حرف مشبہ بالفعل اَنَّ کی تشدید ختم کر کے نون کو جزم دیکر بنتا ہے اس میں تحقیقی اور تاکیدی معنی ہوتے ہیں، یہ افعال یقین کے بعد آتا ہے، جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضىٰ ۳- اَنْ تفسیریہ، یہ اَیْ کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ، ۴- اَنْ زائدہ، یہ محض تاکید اور تحسین کلام کے لئے لایا جاتا ہے، جیسے وَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا

**ترکیب**- فَاَنْ لِلْاِسْتِقْبَالِ، فا تفصیلیہ، اَنْ مبتدا، لام جار، استقبال مجرور، جار مجرور کائنۃ محذوف کے متعلق، کائنۃ اپنے فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر خبر۔

وَاِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِیْ، واؤ علامت وصل، اِنْ وصلیہ، دَخَلَتْ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، علَی الْمَاضِی جار مجرور ہو کر متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نَحْوُ اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَاَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، نحوُ مضاف، اسلَمْتُ فعل با فاعل، اَنْ ناصبہ مصدریہ، اَدْخلَ فعل مضارع، اَنَا ضمیر مستتر فاعل، الجنَّةَ مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر بتاویل مصدر ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ، ان دخلت الجنة فعل فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر بتاویل مصدر ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر مفعول لہٗ ہوا اسلمتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے ملکر نحو کا مضاف الیہ ہوا، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر ہوئی۔

وَتُسَمّٰى هٰذِهٖ مَصْدَرِيَّةً، واؤ استینافیہ، تسمّٰی فعل مضارع مجہول، ھٰذہٖ نائب فاعل، مصدریَّۃً مفعول ثانی، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

# ۲- لَنْ کا بیان

> وَلَنْ لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبِلِ، مِثْلُ لَنْ تَرَانِیْ، وَاَصْلُهَا لَا اَنْ عِنْدَ الْخَلِيْلِ، فَحُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيْفًا، فَصَارَتْ لَانْ، ثُمَّ حُذِفَتِ الْاَلِفُ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ، فَبَقِيَتْ لَنْ.

**ترجمہ**- اور لَنْ مستقبل کی نفی کی تاکید کے لئے (آتا) ہے، جیسے لَنْ تَرَانِیْ (تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھے گا) اور اس (لَنْ) کی

اصل امام خلیل کے نزدیک لَاأنْ ہے، ہمزہ کو بسبب تخفیف حذف کردیا گیا، پس وہ لَانْ ہوگیا، پھر دو ساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے الف کو (بھی) حذف کردیا گیا، پس لَنْ باقی رہ گیا۔

**تحقیق وتشریح**-لَنْ کی اصل سے متعلق تین رائے ہیں:

۱- امام خلیل بن احمدؒ فرماتے ہیں کہ لَنْ اصل میں لَا اَنْ (لاء نافیہ اور اَنْ مصدریہ سے مرکب) تھا، تخفیف پیدا کرنے کی غرض سے اَنْ کے ہمزہ کو حذف کردیا گیا، لَانْ ہوگیا، اب دو ساکن (الف اور نون) جمع ہوگئے اس لئے الف کو بھی حذف کردیا گیا چناں چہ لَنْ بچ گیا، اس رائے کو کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

۲- امام فرّاءؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اصل لَا تھی، الف کو نون سے بدل دیا گیا اس لئے لَنْ ہوگیا۔

۳- امام سیبویہؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی یہ مستقل ایک حرف ہے۔

یہ مستقل حرف ہو یا تبدیل شدہ، مضارع پر داخل ہوکر لفظوں میں اس کو نصب دیتا ہے اور اس کو مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہے، نیز اس میں تاکیدی نفی کے معنی پیدا کردیتا ہے، برخلاف لَا کے کہ وہ صرف نفی کے معنی پیدا کرتا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور لفظی یا معنوی عمل نہیں کرتا، مثلاً اگر لَا تَـرَانِیْ کہیں تو ترجمہ ہوگا "تو مجھ کو نہیں دیکھتا ہے یا نہیں دیکھے گا" اور اگر لَـنْ تَـرَانِیْ کہیں تو ترجمہ ہوگا "تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھے گا" اس میں حال کے معنی نہیں رہیں گے اور مستقبل میں نفی کی تاکید ہوجائے گی، اس مثال میں یہ بھی دھیان رہے کہ مضارع کا نصب فتحۂ تقدیری کے ساتھ ہے اس لئے کہ اس کے آخر میں حرف علت الف ہے۔

**ترکیب**- وَلَـنْ لِتَـاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبِلِ ،واؤ متانفہ ، لَنْ مبتدا، لام جارہ، تاکیدِ مضاف، نفی مضاف الیہ مضاف، الْمُسْتَقْبِلِ مضاف الیہ، نفی مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تاکیدِ مضاف کا، تَاكِيْدِ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا لام کا، جار مجرور (ظرف مستقر) ہوکر خبر ہوئی لَنْ مبتدا کی۔

مِثْـلُ لَنْ تَرَانِيْ ،مثلُ مضاف، لَنْ ناصبہ، تَرَا فعل مضارع، انتَ ضمیر پوشیدہ فاعل، ن وقایہ، ی مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا محذوف کی۔

وَاَصْـلُهَا لَا اَنْ عِنْدَ الْخَلِيْلِ ،واؤ متانفہ ،اصلُهَا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ھا ضمیر کا مرجع لَنْ ہے) لَاَانْ ذوالحال، عِنْدَ مضاف، الخليلِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثابتاً اسم فاعل مقدر کا، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، ثـابتـاً اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر حال مؤکدہ ہوا لَاَانْ ذوالحال کا، ذوالحال حال سے مل کر خبر ہوئی اصلُها مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (تقدیرِ عبارت یوں ہے "وَاَصْـلُهَـا لَاَانْ ثَـابِتـاً عِنْدَ الْخَلِيْلِ (اور اس کی اصل لَاَانْ ہے اس حال میں کہ وہ "لَاَانْ" ثابت ہے خلیل کے نزدیک)

## حال مؤکدہ کی تعریف

حالِ مؤکدہ اس حال کو کہتے ہیں جو اکثر اوقات میں ذوالحال سے جدا نہ ہوتا ہو، جیسے زَيـدٌ اَبُـوْكَ عَـطُوْفـاً (زید تیرا باپ ہے اس حال میں کہ وہ مہربان ہے) عَطُوْفاً حال موکدہ ہے اَبُوْكَ سے، اس لئے کہ باپ کا مہربان ہونا اکثر اس سے جدا نہیں ہوتا۔

## حال مؤکدہ کے عامل کا حذف

اگر حال مؤکدہ جملہ اسمیہ کے پورے مضمون کی تاکید کر رہا ہو اور اس جملہ اسمیہ کے دونوں جزؤں (مبتدا خبر) میں سے کسی میں بھی عامل بننے کی صلاحیت نہ ہو تو ایسی صورت میں حال کے نصب دینے والے عامل کو حذف کرنا واجب ہے، مذکورہ مثال زَیْدٌ اَبُوْكَ عَطُوْفًا میں عطوفا کو اور کتاب کی عبارت وَاَصْلُهَا لَا اَنْ ثَابِتًا عِنْدَ الْخَلِیْلِ میں ثابتا کو نصب دینے والا عامل محذوف ہے اور وہ ہے اُحِقُّهٗ۔

فَحُذِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِیْفًا، فا تفصیلیہ، حُذِفَتْ فعل ماضی مجہول، اَلْهَمْزَةُ نائب فاعل، تَخْفِیْفًا مفعول لہ، فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَصَارَتْ لَانْ، فا نتیجیہ، صارت فعل ناقص (ماضی) ھی ضمیر مستتر (جس کا مرجع لَاَنْ ہے) اسم، لَانْ خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

ثُمَّ حُذِفَتِ الْاَلِفُ لِالْتِقَاءِ السَّاكِنَیْنِ، ثُمَّ عاطفہ، حُذِفَتْ فعل ماضی مجہول، اَلْاَلِفُ نائب فاعل، لام جارہ، اِلْتِقَاءِ مصدر مضاف، السَّاكِنَیْنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا لام کا، لام اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا حُذِفَتْ کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَبَقِیَتْ لَنْ، فا نتیجیہ، بَقِیَتْ فعل، لَنْ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

# ۳- کَیْ کا بیان

> وَکَیْ لِلسَّبَبِیَّةِ، اَیْ یَکُوْنُ مَاقَبْلَهَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَهَا، مِثْلُ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ.

**ترجمہ**- اور کَیْ سببیت کے لئے (آتا) ہے، یعنی اس کا ماقبل اس کے مابعد کا سبب ہوتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) یقیناً اسلام لانا دخول جنت کا سبب ہے۔

**تشریح**- کَیْ ناصبہ سببیت کے معنی دیتا ہے، یعنی وہ اس بات کو بتاتا ہے کہ اس سے پہلے والا فعل اس کے بعد والے فعل کا سبب ہے، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں کَیْ اس بات کو بتا رہا ہے کہ اس کا ماقبل (اسلام لانا) اس کے مابعد (دخولِ جنت) کا سبب ہے۔

**ترکیب**- وَکَیْ لِلسَّبَبِیَّةِ. اَیْ یَکُوْنُ مَاقَبْلَهَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَهَا، واؤ مستانفہ، کَیْ مبتدا، لام جارہ، سَبَبِیَّةِ مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، یَکُوْنُ فعل ناقص، ما موصولہ، قَبْلَهَا مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ ہوا وَقَعَ فعل محذوف کا، ھو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، فعل محذوف وَقَعَ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا ما موصولہ کا، ما موصولہ صلہ سے مل کر اسم ہوا یَکُوْنُ فعل ناقص کا، سَبَبًا مصدر، لام جارہ، ما موصولہ، بَعْدَهَا مضاف مضاف الیہ ہو کر وَقَعَ فعل محذوف کا مفعول فیہ، ھو ضمیر مستتر اس

کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا ما موصول کا، ما موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا لام کا، جار مجرور سے مل
متعلق ہوا سبیا مصدر سے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر بنا فعل ناقص کی فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر تفسیر مفسر تفسیر سے مل
مجرور ہوا لام کا، لام جار اپنے مجرور سے مل کر (ظرف مستقر) ہو کر خبر ہوئی کی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
مِثلُ اَسلَمتُ کی اَدخُلَ الجَنّۃَ . مثلُ مضاف، اسلمتُ فعل بافاعل، کی ناصبہ، ادخل فعل بافاعل، الجنۃ
مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول لہ ہوا اسلمتُ فعل کا، اسلمتُ فعل بافاعل بامفعول لہ جملہ فعلیہ ہو
مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہٗ مبتدا محذوف کی۔
فَاِنَّ الاِسلَامَ سَبَبٌ لِدُخُولِ الجَنّۃِ . فا تعلیلیہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الاسلام اس کا اسم، سبب مصدر، لام
جارہ، دخول مضاف، الجنۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے سبب مصدر سے
مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر بنا اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

## جملہ تعلیلیہ یا معلّلہ کی تعریف

جملہ تعلیلیہ یا معلّلہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو حکم سابق مذکور کی علت کو بتائے، جیسے لَا تَصُومُوا فِی اَیَّامِ الاَضحیٰ
فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکلٍ وَشُربٍ (قربانی کے دنوں میں روزہ نہ رکھو، اس لئے کہ وہ کھانے اور پینے کے دن ہیں) اس مثال میں فانھا
الخ یہ جملہ تعلیلیہ یا معلّلہ ہے اس لئے کہ یہ حکم ماقبل (روزہ نہ رکھنا) کی علت کو بتا رہا ہے۔

# ٤- اِذَن کا بیان

| وَاِذَن لِلجَوَابِ وَالجَزَاءِ ، وَھُوَ لَا یَتَحَقَّقُ اِلَّا فِی الزَّمَانِ المُستَقبِلِ ، فَھِیَ لَا تَدخُلُ اِلَّا عَلَی الفِعلِ المُستَقبِلِ ، مِثلُ اِذَن تَدخُلَ الجَنَّۃَ فِی جَوَابِ مَن قَالَ اَسلَمتُ . |
|---|

**ترجمہ** - اور اِذَن جواب اور جزاء کے لئے (آتا) ہے اور وہ (جواب وجزاء) متحقق نہیں ہوتا ہے مگر زمانۂ مستقبل میں اس لئے وہ مستقبل کے علاوہ پر داخل نہیں ہوتا ہے، جیسے اِذَن تَدخُلَ الجَنّۃَ (تب تو تو جنت میں داخل ہوگا) اس شخص کے جواب میں (کہا جائے) جو کہے اَسلَمتُ (میں اسلام لایا)

**تحقیق** - اِذَن : امام سیبویہ کے نزدیک یہ مستقل ایک حرف ہے، بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ اصل میں "اِذ" ظرف تھا جو جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، مضاف الیہ کے عوض میں اس کو تنوین (نون ساکنہ) دے دی گئی، بعض نے کہا کہ یہ اصل میں اِذَا تھا بغرض تخفیف ہمزہ کی "حرکت فتحہ" ذال کو دے دی گئی اور پھر ہمزہ (جو الف بن گیا تھا) کو حذف کر دیا گیا۔

**تشریح** - اِذَن کے جواب وجزاء کے لئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ یا تو ایسے کلام (فعل مضارع) پر آتا ہے جو کسی کلام سابق کا جواب بن رہا ہو، یا وہ کسی کلام سابق کے لئے بطور جزاء استعمال ہو رہا ہو، مثلاً کوئی کہے اَسلَمتُ تو اس کے جواب میں اِذَن کو استعمال کر کے یوں کہہ دیا جائے اِذَن تَدخُلَ الجَنّۃَ (اس وقت تو تو جنت میں داخل ہوگا) اس میں اِذَن کلام سابق اَسلَمتُ کا

جواب بھی بن رہا ہے اور اس کے مضمون میں جزاء کی حیثیت بھی ہے، کیوں کہ دخول جنت اسلام لانے کی جزاء ہوتی ہے۔
چوں کہ یہ دونوں باتیں (جواب اور جزاء) کلام سابق کے اعتبار سے مستقبل سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے اِذَنْ کا دخول فعل مستقبل پر ہی ہوگا ماضی پر نہیں۔

**فائدہ**- یاد رہے کہ اِذَنْ عمل نصب اس وقت کرے گا جب اس کا مابعد اس کے ماقبل کا معمول نہ ہو، اگر مابعد ماقبل کا معمول ہوگا تو پھر یہ نصب والا عمل نہیں کرے گا، جیسے اَنَا اِذَنْ اُحْسِنُ اِلَيْكَ ، اس میں اِذَنْ کا مدخول اس کے ماقبل (ابتداء) کا معمول ہے کیوں کہ اَنَا مبتدا ہے اور اُحْسِنُ اليكَ خبر، اس لئے اِذَنْ نے اُحْسِنُ کو نصب نہیں دیا، عمل نہ کرنے کی وجہ اس کا عامل ضعیف ہونا ہے۔

**ترکیب**- وَاِذَنْ لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ، واؤ مستانفہ یا عاطفہ، اِذَنْ مبتدا، لام جارہ، الجوابِ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الجزاءِ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔
وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ اِلَّا فِي الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبِلِ، واؤ مستانفہ، هو مبتدا (مرجع الجوابُ والجزاءُ ہے) لا نافیہ، يتحققُ فعل مضارع، هو ضمیر مستتر فاعل (اس کا مرجع بھی الجوابُ والجزاءُ ہی ہے)، اِلَّا حرف استثناء، في جارہ، الزمان الْمُسْتَقْبِلِ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر يتحققُ کے متعلق ہوئے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی هو مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
فَهِيَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبِلِ .فا نتیجیہ ، هي مبتدا (مرجع اِذَنْ ہے) لاتدخُلُ فعل مضارع منفی، هي ضمیر مستتر فاعل، اِلَّا حرف استثناء، على جارہ، الفعلِ موصوف، المستقبلِ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر تدخلُ کے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔
مستثنیٰ مفرغ کی تعریف اور اس کے اعراب کا بیان رُبَّ کے ماتحت صفحہ پر ۶۱ پر گذر چکا ہے۔
مِثْلُ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ اَسْلَمْتُ .
مِثْلُ مضاف اِذَنْ ناصبہ تَدْخُلَ فعل مضارع انت ضمیر مستتر فاعل، الجنۃ مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر ذوالحال۔

في جارہ، جواب مضاف، مَنْ موصولہ، قال فعل هو ضمیر مستتر فاعل (مرجع مَنْ ہے) فعل فاعل سے مل کر قول، اَسْلَمْتُ فعل فاعل ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر جواب کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فِيْ کا مجرور، جار مجرور (ظرف مستقر) مقُوْلَہ محذوف کے متعلق هِيَ مستتر نائب فاعل، مقُوْلَہ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مثل کا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثاله مبتدا محذوف کی خبر ہوئی۔ (جملہ اسمیہ خبریہ)

**تم النوع الخامس بفضل الله العزيز**

**في السادس عشر من ذي الحجة ۱۴۲۶ھ من الهجرة في يوم الثلاثاء**

# النوع السادس

حُرُوْفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ ،وَهِیَ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ لَمْ وَلَمَّا وَلاَمُ الاَمْرِ وَلاَ النَّهْیِ وَاِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ.

**ترجمہ**- (عوامل سماعیہ کی) چھٹی قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور وہ پانچ حروف ہیں (ان میں سے ایک) لَمْ (دوسرا) لَمَّا (تیسرا) لامِ امر (چوتھا) لاءِ نہی اور (پانچواں) اِنْ ہے جو شرط و جزاء کے لئے (آتا) ہے۔

**تشریح**- اس نوع میں حروف عاملہ کے اس گروپ کا بیان ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اس جماعت میں پانچ حروف شامل ہیں: ۱-لم ،۲-لمّا، ۳-لامِ امر ،۴-لائے نہی ،۵- اِنْ شرطیہ ان کی تعداد اور عمل کو اس طرح نظم کیا گیا ہے ؎

اِنْ وَلَمْ لَمَّا وَلامِ اَمر ولا نہی نیز ❁ پنج حرف جازم فعلند ہر یک بے دغا

ان میں سے پہلے چار تو صرف ایک فعل پر آ کر اس کو جزم دیتے ہیں اور پانچواں یعنی اِنْ یہ دو جملوں (فعلوں) میں عمل کرتا ہے پوری تفصیل آگے آ رہی ہے۔

**فائدہ**: فعل مضارع کا جزم کبھی تو سکون کے ساتھ ہوتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے لَمْ یَنْصُرْ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب اس کے ساتھ ضمیر بارز مرفوع ملی ہوئی نہ ہو اور اس کے آخر میں حرف علت بھی نہ ہو۔ اگر اس کے ساتھ ضمیر بارز مرفوع ملی ہوئی ہو تو اس کا جزم حذف نون کے ساتھ ہوگا جیسے یَنْصُرَانِ سے لَمْ یَنْصُرَا ،اور اگر اس کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کا جزم حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوگا جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ،یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ،یَرْضٰی سے لَمْ یَرْضَ.

**ترکیب**: النوع السادس - حُرُوْفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ. النوعُ السادِسُ موصوف صفت ہو کر مبتدا، حُرُوْفٌ موصوف، تَجْزِمُ فعل ھِیَ ضمیر مستتر (راجع بسوئے حروف) فاعل، الْفِعْلَ المضارِعَ موصوف صفت ہو کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صفت ہوئی حروفٌ موصوف کی، موصوف صفت سے ملکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهِیَ خَمْسَةُ اَحْرُفٍ ، واؤ مستانفہ ھِیَ مبتدا، خمسةُ مضاف ممیز، احرفٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

لَمْ وَلَمَّا وَلاَمُ الاَمْرِ وَلاَ النَّهْیِ وَاِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ، اس کی چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں:

۱- یہ پانچ جملے ہوں گے تقدیری عبارت یوں ہوگی اَحَدُهَا لَمْ،وَثَانِیْهَا لَمَّا وَثَالِثُهَا لاَمُ الاَمْرِ وَرَابِعُهَا لاَ النَّهْیِ وَخَامِسُهَا اِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ، یہ پانچوں جملے اسمیہ خبریہ ہیں اور ان کی ترکیب بالکل واضح ہے۔

۲۔ یہ ایک ہی جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا وہ اس طرح، ھی مبتدا محذوف، لم معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لما معطوف اول، واؤ عاطفہ، لام الامر مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف دوم، واؤ عاطفہ، لا مضاف النھی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف سوم، واؤ عاطفہ، انْ ذوالحال، لام جارہ، الشرط معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الجزاء معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کائنۃً مقدر کے، ھیَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائنۃً اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر حال، ذوالحال (انْ) اپنے حال سے ملکر معطوف چہارم، معطوف علیہ چاروں معطوفات سے ملکر ھیَ کی خبر۔

۳۔ یہ پانچوں معطوف علیہ اور معطوفات بن کر اَعْنی فعل محذوف کا مفعول بہ ہوں اس ترکیب میں یہ جملہ فعلیہ بنے گا۔

۴۔ یہ ماقبل والے جملے میں جو اَحْـرُف ہے مل ملا کر اس سے بدل واقع ہوں پھر اَحْـرُفا اپنے بدل سے ملکر خـمسۃُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر ھی کی خبر اس صورت میں یہ محل جر میں ہوں گے۔

# ۱ - لَمْ کا بیان

**فَلَمْ تَجْعَلِ الْمُضَارِعَ مَا ضِيًا مَنْفِيًا مِثْلُ لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَا ضَرَبَ**

**ترجمہ:** لم مضارع کو ماضی منفی (کے معنی میں) کردیتا ہے جیسے لم یضربْ (یہ) ماضَربَ کے معنی میں ہے (اس نے نہیں مارا)

**تحقیق وتشریح:** تَـجْعَلُ باب فتح سے فعل مضارع ہے مختلف معانی کے لئے آتا ہے ایک معنی تصییر (ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل دینا) بھی ہیں یہاں پر یہی معنی مراد ہیں، یعنی لـم کا معنوی عمل یہ ہے کہ وہ فعل مضارع کو جس میں زمانہ حال اور استقبال کے معنی ہوتے ہیں اس حالت سے دوسری حالت میں بدل دیتا ہے یعنی اس میں سے حال اور استقبال کے معنی ختم کرکے ماضی منفی کے معنی پیدا کردیتا ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ صیغہ مضارع کو صیغۂ ماضی بنا دیتا ہے جیسا کہ ایک قوم کا مذہب ہے ان میں جزولی بھی شامل ہیں ان حضرات کی لـما کے بارے میں بھی یہی رائے ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ لم اور لـما دونوں فعل مضارع کو صرف ماضی منفی کے معنی میں کرتے ہیں لفظوں میں اس کو ماضی نہیں بناتے ہاں لفظوں میں اس کو جزم ضرور دیتے ہیں لَمْ یضرِب کے معنی وہی ہیں جو مَا ضَربَ کے ہیں (اس نے نہیں مارا)

**ترکیب:** فَـلَـمْ تَـجْعَلِ الْمُضَارِعَ مَا ضِيًا مَنْفِيًا، فاء تفصیلیہ، لفظ لَمْ مبتدا، تجعل فعل ھی ضمیر مستتر فاعل، (مرجع لم ہے) الْمُضَارِعَ مفعول بہ اول، مَا ضِيًا موصوف، منفیا صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ دوم، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر خبر ہوئی لم کی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ لَـمْ یَـضْـرِبْ بِمَعْنٰى مَاضَرَبَ، مثل مضاف، لـم یَضرِبْ ذوالحال، با جارہ معنی مضاف، ماضرب مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر بـاء کا مجرور، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا کـائنـا اسم فاعل مقدر کے ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر حال ہوا لـم یـضـرب ذوالحال کا، ذوالحال حال سے ملکر مضاف الیہ ہوا مثـلُ مضاف کا، مثل مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوئی مثاله مبتدا محذوف کی۔

# ۲- لَمَّا کا بیان

وَلَمَّامثل لَمْ لٰکِنَّهَا مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْتِغْرَاقِ، مِثْلُ لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ اَیْ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ فِیْ شَيْءٍ مِنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ.

**ترجمہ**: اور (معنوی تصرف میں) لَمَّا لَمْ کی طرح ہے لیکن وہ مخصوص ہے (نفی کے) استغراق کیلئے جیسے لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ، (یہ معنی میں ہے) مَا ضَرَبَ زَيْدٌ فِیْ شَيْءٍ مِنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ کے (یعنی زید نے پورے گذرے ہوئے زمانہ میں نہیں مارا)

**تشریح**: معنوی تصرف میں لما بھی لم ہی کی طرح ہے یعنی وہ بھی فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لما یضرب زیدٌ (زید نے اب تک نہیں مارا) یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ لم اور لما اگر چہ دونوں فعلِ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتے ہیں مگر پھر بھی دونوں میں پانچ طرح کا فرق ہے کتاب میں صرف ایک فرق بیان کیا گیا ہے مگر بغرض افادہ یہاں پر مختصرا پانچوں فرق کو تحریر کیا جارہا ہے۔

## لمْ اور لَمَّا میں پانچ فرق

۱- لَمْ کی نفی میں زمانہ ماضی کا استغراق نہیں ہوتا اور لَمَّا کی نفی میں استغراق ہوتا ہے یعنی لم زمانہ گذشتہ میں فعل کی نفی کرتا ہے یہ نہیں بتاتا کہ وہ نفی اب تک ہے یا ختم ہوگئی اور لَمَّا اس بات کو بتاتا ہے کہ جس وقت سے فعل کی نفی ہوئی تھی وہ نفی اب تک باقی ہے ختم نہیں ہوئی اگر کہیں لَمْ يَضْرِبْ تو مطلب ہوگا کہ اس نے ماضی میں نہیں مارا، یہ پتہ نہیں چلے گا کہ نہ مارنا اب تک باقی ہے یا نہیں اور اگر کہیں لَمَّا يضربْ تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس نے اب تک نہیں مارا یعنی وقت تکلم تک نفی موجود ہے یہی مطلب ہے کتاب کی عبارت لٰکِنَّهَا مُخْتَصَّةٌ بالْاِسْتِغْرَاقِ کا۔

۲- لم کے بعد والے فعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور لما کے بعد والے فعل کو حذف کرنا بوقت قرینہ جائز ہے قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمَّا (میں شہر کے قریب ہوگیا اور اب تک اس میں داخل نہیں ہوا) کہنا تو صحیح ہے لما کے بعد اَدْخُلْهَا حذف کر دیا گیا ہے لیکن قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمْ کہنا صحیح نہیں ہے۔

۳- لَمْ پر کلمہ شرط داخل ہوسکتا ہے لَمَّا پر نہیں اِنْ لم تضرِبْ اور مَن لم تضرِبْ تو بولا جاسکتا ہے لیکن ان لما تضرب یا مَن لَمَّا تَضْرِبْ بولنا صحیح نہیں ہے۔

۴- لَمَّا سے جس فعل کی نفی کی جاتی ہے بعد میں اس فعل کے ہونے کی امید ہوتی ہے برخلاف لم کے کہ اس کے نفی کردہ فعل کے ہونے کی بعد میں امید نہیں ہوتی جب کہا جائے قَامَ الْاَمِيْرُ وَلَمَّا يَرْكَبْ (امیر کھڑا تو ہو گیا لیکن ابتک سوار نہیں ہوا) تو اس کا مطلب ہوگا کہ اگر چہ وہ ابتک سوار نہیں ہوا لیکن اس کے سوار ہونے کی امید ہے۔

۵- لَمَّا کا منفی (نفی کیا ہوا فعل) حال کے قریب ہوتا ہے اور لم کے منفی میں یہ بات نہیں ہوتی، وَلَمَّا يَرْكَبْ کا مطلب

ہے کہ عدم رکوب حال کے قریب ہے یعنی وہ تھوڑی دیر پہلے سوار نہیں ہوا، اور وَلَمْ یَرْکَبْ کا مطلب ہے کہ وہ سوار نہیں ہوا یہ پتہ نہیں کہ وہ تھوڑی دیر پہلے نہیں ہوا یا بہت دیر پہلے نہیں ہوا۔

**ترکیب:** ولمّا مثلُ لَمْ لٰکنّھا مُخْتَصَّةٌ با الِاسْتِغراق، واؤ مستانفہ یا عاطفہ، لفظ لما مبتدا، مثل مضاف، لم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر متدرک منہ، لکن حرف مشبہ بالفعل، ھا ضمیر اس کا اسم، (مرجع لما ہے) مُخْتَصَّةٌ اسم مفعول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، باء جارہ، الاستغراق مجرور، جار مجرور سے ملکر مُختَصَّةٌ کے متعلق، مُخْتَصَّةٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لکن کی خبر، لکن اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر متدرک، متدرک منہ متدرک سے ملکر جملہ استدرا کیہ ہوا (استدراک کا پورا بیان حروف مشبہ بالفعل کے ماتحت لکن کے ضمن صفحہ نمبر ۸۴ پر میں دیکھا جاسکتا ہے)۔

مثلُ لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ، ای، مَاضَرَبَ زَیْدٌ فی شئٍ من الاَزْمِنَةِ الْمَاضِیَةِ، مثل مضاف، لما جازمہ، یضرب فعل، زید فاعل، فعل فاعل سے ملکر مفسر، ای حرف تفسیر، ما نافیہ، ضرب فعل، زید فاعل، فی جارہ، شیٔ موصوف، من جارہ، الازمنة موصوف، الماضیة صفت، موصوف صفت سے ملکر من کا مجرور، جار مجرور سے ملکر کائنٍ محذوف کے متعلق، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، کائن اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شیٔ کی صفت، موصوف صفت سے ملکر فی کا مجرور، جار مجرور سے ملکر ضرب سے متعلق، ضرب اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مفسر، مفسّر مُفَسّر سے ملکر مثل کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۳- لَامِ اَمْرُ کا بیان

> وَلامُ الاَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الغَائِبِ مِثْلُ لِیَضْرِبْ، اَوْ عَنِ الْفَاعِلِ الْمُتَکَلِّمِ مِثْلُ لِاَضْرِبَ وَلْنَضْرِبْ اَوْعَنِ الْمَفْعُوْلِ الغَائِبِ مِثْلُ لِیُضْرَبْ اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُخَاطَبِ مِثْلُ لِتُضْرَبْ اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُتَکَلِّمِ مِثْلُ لِاُضْرَبْ وَلْنُضْرَبْ.

**ترجمہ:** اور (ان میں سے تیسرا) لام امر ہے اور وہ فعل کو طلب کرنے کے لئے (آتا) ہے یا تو فاعل غائب سے جیسے لِیَضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے) یا فاعل متکلم سے جیسے لِاَضْرِبْ (چاہئے کہ میں ماروں) اور لِنَضْرِبْ (چاہئے کہ ہم ماریں) یا مفعول غائب سے جیسے لِیُضْرَبْ (چاہئے کہ اس کو مارا جائے) یا مفعول مخاطب سے جیسے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تجھ کو مارا جائے) یا مفعول متکلم سے جیسے لِاُضْرَبْ (چاہئے کہ مجھ کو مارا جائے) اور لِنُضْرَبْ (چاہئے کہ ہم کو مارا جائے)

**تحقیق:** اِمَّا اور اَوْ یہ دونوں حروف عاطفہ میں سے ہیں اور دونوں کے دونوں دو یا زیادہ امور میں سے کسی ایک کے لئے بغیر کسی تعیین کے حکم کو ثابت کرنے کے لئے آتے ہیں دونوں کا ترجمہ اردو میں "یا" سے کرتے ہیں جیسے العددُ اِمَّا زوجٌ وَاِمَّا فَرْدٌ (عدد یا تو جفت ہے یا طاق) اور مررتُ بزَیْدٍ اَوْبَکْرٍ (گذرا میں زید یا بکر کے ساتھ) مگر اِمَّا حرف عطف اسی وقت بنتا ہے جب اس سے پہلے دوسرا اِمَّا آئے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِمَّا . اَوْ سے پہلے آجاتا ہے جیسے هٰذَا الشئ اِمَّا شَجَرٌ اَوْ بَقَرٌ (یہ چیز یا تو درخت ہے یا گائے)۔

**تشریح**: لام امر فعل مضارع معروف پر بھی آتا ہے اور مجہول پر بھی، معروف کی مثال لِیَضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے) اور مجہول کی مثال لِیُضْرَبْ (چاہئے کہ وہ مارا جائے) لیکن مجہول کے تو تمام صیغوں پر آتا ہے اور معروف کے صرف آٹھ صیغوں پر۔ وہ آٹھ صیغے، حاضر کے چھ صیغوں کے علاوہ ہیں مضارع معروف حاضر کے چھ صیغوں پر لام امر نہیں آتا اس لئے کہ امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ الگ ہے جو صرف کی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

لام امر خواہ مضارع معروف پر آئے یا مجہول پر لفظوں میں اس کو جزم دیتا ہے جیسا کہ اس نوع کے شروع میں معلوم ہو چکا اور اس میں طلب کے معنی پیدا کرتا ہے یہ طلب فعل مضارع معروف میں تو فاعل سے ہوتی ہے چاہے وہ فاعل غائب ہو جیسے لِیَضْرِبْ (چاہئے کہ وہ مارے) یا وہ فاعل متکلم ہو جیسے لِاَضْرِبْ (چاہئے کہ میں ماروں) اور لِنَضْرِبْ (چاہئے کہ ہم ماریں) ان مثالوں میں فاعل سے فعل ضرب کو طلب کیا جا رہا ہے معروف حاضر کے صیغوں پر یہ لام آتا ہی نہیں ہے اس لئے فاعل مخاطب کا ذکر ہی نہیں کیا۔

اور فعل مجہول میں طلب فعل مفعول سے ہوتی ہے جس کو ترکیب میں مفعول مالم یسم فاعلہ یا نائب فاعل کہا جاتا ہے یہ مفعول کبھی غائب ہوتا ہے جیسے لِیُضْرَبْ (چاہئے کہ وہ مارا جائے) کبھی حاضر ہوتا ہے جیسے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تجھ کو مارا جائے) اور کبھی متکلم ہوتا ہے جیسے لِاُضْرَبْ (چاہئے کہ میں مارا جاؤں) اور لِنُضْرَبْ (چاہئے کہ ہم مارے جائیں) ان مثالوں میں مفعول سے فعل مضروبیت کو طلب کیا جا رہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لام امر خواہ کسی بھی فعل مضارع پر اور مبتدا اور خبر آئے اس میں طلب فعل کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔

**فائدہ**: لام امر مکسور ہوتا ہے تا کہ لام ابتداء جو مضارع پر تاکید کیلئے آتا ہے اس سے امتیاز ہو جائے مگر واؤ اور فاء کے بعد لام امر ساکن ہوتا ہے جیسے وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰی اور فَلْیُصَلُّوْا اور کبھی ثُمَّ کے بعد بھی ساکن ہوتا ہے جیسے ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ۔

**ترکیب**: وَلَامُ الْاَمْرِ، تقدیری عبارت ہے وَثَالِثُهَا لَامُ الْاَمْرِ، واؤ عاطفہ یا مستانفہ ثالثها مرکب اضافی ہو کر مبتدا، لَامُ الْاَمْرِ مرکب اضافی ہو کر خبر۔

**وَهِیَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ، اَوْ عَنِ الْفَاعِلِ الْمُتَكَلِّمِ، اَوْعَنِ الْمَفْعُوْلِ الْغَائِبِ، اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُخَاطَبِ، اَوْ عَنِ الْمَفْعُوْلِ الْمُتَكَلِّمِ**

واؤ عاطفہ یا مستانفہ، ھی مبتدا (مرجع لام الامر ہے) لام جارہ، طلب مصدر مضاف، الفعل مضاف الیہ، اما حرف تردید، عن جارہ، الفاعل موصوف، الغائب صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، او عاطفہ، عن الفاعل المتکلم مل ملا کر معطوف اول، او عاطفہ، عن المفعول الغائب معطوف ثانی، او عاطفہ، عن المفعول المخاطب معطوف ثالث، او عاطفہ، عن المفعول المتکلم معطوف رابع، معطوف علیہ چاروں معطوفات سے مل کر متعلق ہوا طَلَب مصدر سے مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام کا، لام اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر، ھی مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مِثْلُ لِیَضْرِبْ، مثالہ مبتدا محذوف، مثل مضاف، لام امر، یضرب فعل ھو ضمیر فاعل (مرجع معہود ذہنی ہے) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مثل کا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

مِثْلُ لِاَضْرِبْ وَلِنَضْرِبْ، مثل مضاف لِاَضْرِبْ فعل امر، انا ضمیر فاعل، فعل فاعل سے ملکر معطوف علیہ، واؤ

عاطفہ، لنضرب فعل امر، نحن ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر مثل کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا محذوف مثالہ کی خبر۔

مثلُ لِيُضرَبْ۔مثل مضاف، لیضربْ فعل امر مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے ملکر مثل کا مضاف الیہ

مثلُ لِتُضرَبْ۔ اس کی ترکیب بالکل سابقہ جملہ کی طرح ہے اس میں نائب فاعل انتَ ضمیر ہے۔

مثلُ لِاُضرَبْ ولِنُضرَبْ، لِاُضرَبْ کا نائب فاعل انا اور لِنُضرَبْ کا نائب فاعل نحن ہے باقی ترکیب حسب سابق۔

# ٤- لائے نہی کا بیان

> وَلَا النَّهْيِ -وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ ،اَيْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ ،اَوِ الْمُخَاطَبِ اَوِ الْمُتَكَلِّمِ،مِثْلُ لَايَضْرِبْ وَلَاتَضْرِبْ وَلَااَضْرِبْ وَلَانَضْرِبْ.

**ترجمہ**:اور (ان میں سے چوتھا) نہی کا لا ہے اور وہ لام امر کی ضد ہے یعنی ترک فعل کی طلب کے لئے آتا ہے یا تو فاعل غائب سے یا (فاعل) مخاطب سے یا (فاعل) متکلم سے جیسے لَا يَضْرِبْ (وہ نہ مارے) اور لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) اور لَااَضْرِبْ (میں نہ ماروں) اور لَانَضْرِبْ (ہم نہ ماریں)

**تشریح**: معنوی اعتبار سے نہی کا لا، لام امر کی ضد ہے لام امر تو فاعل یا نائب فاعل سے فعل کی طلب کے لئے آتا ہے اور لائے نہی ترک فعل کی طلب کے لئے، طلب کے معنی دونوں سے حاصل ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ لام امر کے ذریعہ تو کام کے کرنے کو طلب کیا جاتا ہے اور لائے نہی کے ذریعہ کام کے نہ کرنے کو، لام امر تقاضہ کرتا ہے کہ فاعل کام کو کرے اور لائے نہی چاہتا ہے کہ فاعل کام کو نہ کرے چاہت دونوں میں ہوتی ہے، وھی ضدُّ لامِ الامْرِ سے مصنفؒ کی مراد یہی ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ دونوں میں بالکلیہ منافاۃ ہے کہ لام امر تو طلب کے لئے آتا ہے اور لائے نہی عدم طلب کے لئے، مصنفؒ نے ضدُّ لامِ الامْرِ کی تفسیر لطلبِ ترکِ الفعلِ سے کی ہے لعدمِ طلب الفعل سے نہیں کی اچھی طرح غور کر لیجئے۔

پھر ترک فعل کی طلب فاعل غائب، مخاطب اور متکلم سبھی سے ہو سکتی ہے جیسا کہ کتاب میں دی گئی مثالوں سے بالکل واضح ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لائے نہی فعل مضارع معروف اور مجہول کے سبھی صیغوں پر آتا ہے برخلاف لام امر کے کہ وہ معروف کے حاضر کے چھ صیغوں پر نہیں آتا۔

**ترکیب**:وَلَا النَّهْيِ -تقدیری عبارت ہے ورابعھا لا النھیِ ،واؤ عاطفہ یا مستانفہ، رابعھا مرکب اضافی ہو کر مبتدا، لا مضاف النھی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر خبر۔

وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ ،اَيْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ اَوِ الْمُخَاطَبِ اَوِ الْمُتَكَلِّمِ،

واؤ مستانفہ، ھی مبتدا، ضد مضاف، لام مضاف الیہ مضاف، الامر مضاف الیہ، لام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ضدُّ مضاف کا، ضدُّ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفسر، ای حرف تفسیر، لام جارہ، طلب مضاف (مصدر) ترك مضاف الیہ مضاف، الفعل مضاف الیہ، ترك مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا طلب مضاف کا، امّا حرف تردید، عن

جارہ، الفاعل موصوف، الغائب معطوف علیہ، او عاطفہ، المُخاطَبِ معطوف اول، او عاطفہ، المُتَکَلِّم معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر صفت ہوئی الفاعل موصوف کی، موصوف صفت سے مل کر مجرور ہوا عن جارہ کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا طلب مصدر کا، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا، کائنۃ اسم فاعل مقدر سے ھی ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر ھی مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل لا یضرب وَلاتَضرِبْ وَلااَضرِبْ وَلانَضرِبْ، مثلُ مضاف، لایضرب فعل نہی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لاتضرب فعل انتَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، لااضربْ فعل نہی، انا ضمیر فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف دوم، واو عاطفہ، لانضربُ فعل نہی، نحنُ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف سوم، معطوف علیہ تینوں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی۔

# ۵-اِنْ شرطیہ کا بیان

وَاِنْ- وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَتَیْنِ، وَالْجُمْلَۃُ الْاُوْلٰی تَکُوْنُ فِعْلِیَّۃً، وَالثَّانِیَۃُ قَدْتَکُوْنُ فِعْلِیَّۃً وَقَدْتَکُوْنُ اِسْمِیَّۃً، وَتُسَمَّی الْاُوْلٰی شَرْطًا، وَالثَّانِیَۃُ جَزَاءً۔

**ترجمہ** - اور (ان میں سے پانچواں) اِنْ ہے وہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ (ہمیشہ) فعلیہ ہوتا ہے اور دوسرا کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ پہلے کا نام شرط رکھا جاتا ہے اور دوسرے کا جزاء۔

**تشریح**: مضارع کو جزم دینے والے حرفوں میں سے پانچواں اِنْ ہے یہ دو جملوں پر آتا ہے پہلا جملہ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور دوسرا کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ، فعلیہ کی مثال اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ اور اسمیہ کی مثال وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

**ترکیب**: وَاِنْ - تقدیری عبارت اس طرح ہے وَخَامِسُھَا اِنْ ترکیب ظاہر ہے۔

وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَتَیْنِ، واو مستانفہ، ھی مبتدا، تَدْخُلُ فعل ھی ضمیر مستتر فاعل، عَلَی الْجُمْلَتَیْن جار مجرور سے مل کر تَدْخُلُ کے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔

وَالْجُمْلَۃُ الْاُوْلٰی قَدْ تَکُوْنُ فِعْلِیَّۃً، واو مستانفہ، اَلْجُمْلَۃُ الْاُوْلٰی مرکب توصیفی ہو کر مبتدا، قد حرف توقع برائے تقلیل، تکون فعل ناقص ھی ضمیر مستتر اسم، فعلیۃ خبر، فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر مبتدا کی خبر۔

وَالثَّانِیَۃُ قَدْ تَکُوْنُ فِعْلِیَّۃً وقد تَکُوْنُ اِسْمِیَّۃً-الثانیۃ مبتدا، قدتکون فعلیۃ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، قدتَکُوْنُ اِسْمِیَّۃً فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا کی خبر۔

وتسمی الاولی شرطا وَالثَّانِیَۃُ جزاء، واو مستانفہ، تسمی فعل مضارع مجہول، الاولی نائب فاعل، شرطا

مفعول بہ ثانی فعل نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تسمی فعل مضارع مجہول محذوف، الثانیۃ نائب فاعل، جزاء مفعول بہ ثانی فعل نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فَاِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ اِنْ عَلٰى سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ مِثْلُ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ، وَاِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ ، وَاِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ ، وَاِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْجَوَازِ نَحْوُ اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ ۔

**ترجمہ:** پس اگر شرط و جزاء (دونوں) یا تنہا شرط فعل مضارع ہو تو اِنْ اس (مضارع) کو وجوب کے طریقے پر جزم دیتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ اور اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ (دونوں مثالوں کا ترجمہ، اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)'' وَاِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ '' (اگر تو مارے گا تو زید بھی مارنے والا ہوگا) اور اگر تنہا جزاء فعل مضارع ہو تو وہ (اِنْ) اس کو جواز کے طریقے پر جزم دیتا ہے جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

**تشریح:** ماقبل والی عبارت سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اِنْ جن دو جملوں پر آتا ہے ان میں سے پہلا (شرط) تو جملہ فعلیہ ہی ہوتا ہے دوسرا (جزاء) فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور اسمیہ بھی پھر جملہ فعلیہ کبھی ماضویہ ہوتا ہے اور کبھی مضارعہ اس لئے شرط و جزاء کی پانچ شکلیں بن جاتی ہیں۔

۱۔ شرط و جزاء دونوں مضارع ہوں جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

۲۔ شرط مضارع ہو جزاء ماضی ہو جیسے اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ۔

۳۔ شرط مضارع ہو جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ ضَارِبٌ، یا جزاء جملہ انشائیہ (امر، نہی، استفہام، تمنی، عرض وغیرہ) ہو جیسے وَاِنْ يَّاْتِيْكَ شَاهِدٌ فَاَكْرِمْهُ (اگر تیرے پاس شاہد آئے تو تو اس کی عزت کر) ان تینوں صورتوں میں فعل مضارع کو اِنْ لازمی طریقہ سے جزم دیتا ہے فَاِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ اِنْ عَلٰى سَبِيْلِ الْوُجُوْبِ سے مصنفؒ نے یہی بتایا ہے۔

۴۔ شرط ماضی ہو جزاء مضارع ہو اس صورت میں اِنْ فعل مضارع (جزاء) کو جوازی طریقہ سے جزم دیتا ہے یعنی اس کو اِنْ کی وجہ سے مجزوم بھی پڑھا جا سکتا ہے جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ اور مرفوع بھی پڑھا جا سکتا ہے جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبُ وَاِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَحْدَهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ عَلٰى سَبِيْلِ الْجَوَازِ کا یہی مطلب ہے۔

۵۔ شرط و جزاء دونوں ہی فعل ماضی ہوں جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اس صورت میں چونکہ اِنْ کا لفظوں میں عمل نہیں ہوتا صرف شرط و جزاء کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لئے کتاب میں اس کو ذکر نہیں کیا۔

# شرط وجزاء کا عامل

**شرط جزاء کا عامل:** جس صورت میں شرط و جزاء پر لفظوں میں جزم آتا ہے اس صورت میں ان کو جزم دینے

والا عامل کون ہوتا ہے کلمۂ شرط یا کوئی اور؟ اس بارے میں نحاۃ کی چار رائے ہیں:

۱- سیرافی کی رائے یہ ہے کہ ان دونوں کو کلمۂ شرط ہی جزم دیتا ہے۔

۲- کوفیین کی رائے یہ ہے کہ شرط کو تو کلمۂ شرط جزم دیتا ہے اور جزا کا جزم جوار شرط (شرط کے پڑوس) کی بناء پر ہوتا ہے۔

۳- امام خلیلؒ اور مبردؒ کے نزدیک شرط کو جزم کلمۂ شرط دیتا ہے اور جزاء کا جزم کلمہ شرط اور شرط دونوں کی بناء پر ہوتا ہے۔

۴- امام اخفشؒ کے نزدیک شرط کا جزم کلمہ شرط کی بناء پر اور جزاء کا جزم خود شرط کی وجہ سے ہے۔ ان چار کے علاوہ ایک رائے مازنی کی ہے وہ کہتے ہیں کہ شرط و جزاء دونوں مبنی ہوتے ہیں۔

**ترکیب**: فَاِنْ کَانَ الشَّرْطُ وَالجَزَاءُ اَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهٗ فِعْلاً مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ اِنْ عَلٰی سَبِیْلِ الْوُجُوْب.

فاء تفصیلیہ اِنْ شرطیہ، کان فعل ناقص الشَّرْطُ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ الجَزَاءُ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر پھر معطوف علیہ، او عاطفہ، الشرط ذوالحال، وَحْدَهٗ مضاف مضاف الیہ سے ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر کانَ کا اسم، فِعْلاً مُضَارِعًا مرکب توصیفی ہو کر کان کی خبر، کانَ اسم و خبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، تجزم فعل ہُ مفعول بہ، (مرجع فعل مضارع ہے) اِنْ فاعل، علی جارہ، سبیل الوجوب مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور سے ملکر تجزم کے متعلق، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جزاء، شرط و جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

مِثْلُ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، وَاِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ، وَاِنْ تَضْرِبْ فَزَیْدٌ ضَارِبٌ، مثل مضاف، اِنْ شرطیہ، تضرب فعل انتَ ضمیر فاعل، فعل فاعل سے مل کر شرط، اضربْ فعل انا ضمیر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزاء، شرط و جزاء سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ شرط و جزاء ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، اِنْ شرطیہ تضرب فعل با فاعل شرط، فَزَیْدٌ ضَارِبٌ جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، شرط و جزاء سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَاِن کَانَ الجَزَاءُ وَحْدَهٗ فِعْلاً مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهٗ عَلٰی سَبِیْلِ الْجَوَازِ، واؤ عاطفہ یا مستانفہ، ان شرطیہ کان فعل ناقص، الجزاء ذوالحال، وحدہ مضاف مضاف الیہ ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر کان کا اسم فعلا مضارعا مرکب توصیفی ہو کر کان کی خبر، کان اسم و خبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، تجزم فعل، ھی ضمیر مستتر (راجع بسوئے اِنْ) فاعل، ہٗ مفعول بہ، علی جارہ، سَبِیْلِ الْجَوَاز مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر تَجْزِمُ کے متعلق، فعل فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

نَحْوُ اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبُ، نحو مضاف، اِنْ شرطیہ، ضربتَ فعل با فاعل شرط، اضرب فعل با فاعل جزاء شرط جزا سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

**ھٰھنا انتھی النوع السادس بتوفیق اللہ عز وجل**

**۲۵/۱۲/۱۴۲۶ھ یوم الخمیس**

# النوع السابع

اَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ كَوْنِهَامُشْتَمِلَةً عَلٰى مَعْنٰى اِنْ وَتَدْخُلُ عَلَى الْفِعْلَيْنِ وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ الْاَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِيْ وَيُسَمَّى الْاَوَّلُ شَرْطًا وَالثَّانِيْ جَزَاءً فَاِنْ كَانَ الْفِعْلَانِ مُضَارِعَيْنِ اَوْكَانَ الْاَوَّلُ مُضَارِعًا دُوْنَ الثَّانِيْ فَالْجَزْمُ وَاجِبٌ فِي الْمُضَارِعِ وَهِيَ تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ مَنْ وَمَا وَاَيٌّ وَمَتٰى وَاَيْنَمَا وَاَنّٰى وَمَهْمَا وَحَيْثُمَا وَاِذْمَا.

**ترجمہ**: (عوامل سماعیہ کی) ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو اپنے اِنْ کے معنی پر مشتمل ہونے کے وقت جزم دیتے ہیں اور وہ (اسمائے جازمہ) دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے پہلے (فعل) کا نام شرط اور دوسرے (فعل) کا نام جزاء رکھا جاتا ہے پس اگر دونوں فعل (شرط و جزاء) مضارع ہوں یا پہلا مضارع ہو (اور) دوسرا (مضارع) نہ ہو تو مضارع میں جزم ضروری ہے اور وہ سات اسماء ہیں ان میں سے (ایک) مَنْ (دوسرا) مَا (تیسرا) اَیٌّ (چوتھا) مَتٰی (پانچواں) اَیْنَمَا (چھٹا) اَنّٰی (ساتواں) مَهْمَا (آٹھواں) حَيْثُمَا اور (نواں) اِذْمَا ہے۔

**تشریح**:- اب تک چھ انواع میں حروف عاملہ کا بیان تھا اب تین انواع میں اسمائے عاملہ کا بیان ہے اس ساتویں نوع میں ان اسماء کا بیان ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں یہ نو اسماء ہیں: ۱-مَنْ، ۲-ما، ۳-ای، ۴-متیٰ، ۵-اینما، ۶-انّٰی، ۷-مهما، ۸-حیثما، ۹-اِذما، مگر دھیان رہے کہ یہ مضارع کو جزم اسی وقت دیتے ہیں جب اِنْ (شرطیہ) کے معنی پر مشتمل ہوں یعنی جس طرح اِنْ کے معنی میں ابہام ہوتا ہے (کیوں کہ اِنْ کے بعد شرط ہوتی ہے اور شرط کا پایا جانا یا نہ پایا جانا یقینی نہیں ہوتا) اگر ان اسماء سے بھی ایسا ہی ارادہ کیا جائے تو یہ فعل مضارع کو جزم دیں گے اور اِنْ کی طرح یہ بھی ایسے دو جملوں (فعلوں) پر داخل ہوں گے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوگا اور فعل اول کو شرط اور فعل ثانی کو جزاء کہا جائے گا جیسے مَنْ يُكْرِمْنِيْ اُكْرِمْهُ (جو میری عزت کرے گا میں اس کی عزت کروں گا) فعل اول یکرمنی شرط اور فعل ثانی اکرمهُ جزاء ہے دونوں کو مَنْ نے جزم دیا ہے اس لئے کہ مَنْ اِنْ کے معنی پر مشتمل ہے۔

اگر یہ اِنْ کے معنی پر مشتمل نہیں ہوں گے بلکہ ان میں کسی اور معنی (مثلاً استفہام، موصول، موصوف وغیرہ) کا لحاظ کیا جائے گا تو یہ مضارع کو جزم نہیں دیں گے مثلاً مَتٰى تَذْهَبُ اِلَى الْبَيْتِ؟ (تم گھر کب جاؤ گے؟) اس میں متی نے مضارع کو جزم نہیں دیا اس لئے اس میں اِنْ کے معنی نہیں بلکہ استفہام کے معنی ہیں ان نو اسماء اور ان کے عمل کو شعر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے ۔

مَنْ، وَمَا، مَهْمَا، وَاَیٌّ، حَيْثُمَا، اِذْمَا، مَتٰى
اَيْنَمَا، اَنّٰى نہ اسم جازم آمد فعل را

پھر اگر ان کے بعد میں آنے والے دونوں فعل مضارع ہوں گے یا فقط پہلا مضارع ہوگا تو ان دونوں صورتوں میں مضارع پر جزم کالا ناواجب ہوگا جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ اور مَنْ تضرب ضربتُ اور اگر فقط دوسرا مضارع ہوگا تو اس پر جزم کالا نا جائز ہوگا واجب نہیں جیسے مَنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ اور اَضْرِبُ۔

**فائدہ:** ان نو اسماء اور اِن کو کلم المجازاۃ بھی کہتے ہیں۔

**ترکیب:** النَّوْعُ السَّابِعُ اَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ کَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً عَلٰی مَعْنٰی اِنْ ،النَّوْعُ السَّابِعُ مرکب توصیفی ہوکر مبتدا، اسماءٌ موصوف، تجزمُ فعل ھی ضمیر مستتر فاعل، الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ، حال مضاف، کون مصدر ناقص مضاف الیہ مضاف، ھا ضمیر کون کا مضاف الیہ اور اسم، مُشْتَمِلَةً اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، علی جارہ، معنی مضاف، لفظ اِنْ مضاف الیہ، معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا عَلٰی کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُشْتَمِلَةً سے، مُشْتَمِلَةً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کون مصدر ناقص کی، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر مضاف الیہ ہوا حال کا، حالَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہو تُجْزِمُ کا فعل فاعل مفعول بہ، اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی اسماءٌ موصوف کی، موصوف صفت سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

وَتَدْخُلُ عَلَی الْفِعْلَیْنِ ،واؤ مستانفہ، تدخلُ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، (مرجع اسماء ہے) عَلَی الْفِعْلَیْنِ جار مجرور ہوکر متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

وَیَکُوْنُ الفِعْلُ الاَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِیْ .واؤ مستانفہ، یکونُ فعل ناقص، الْفِعْلُ الاَوَّلُ مرکب توصیفی ہوکر اسم، سَبَبًا مصدر، لام جارہ، الفعل الثانی موصوف صفت ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے سَبَبًا سے مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ۔

وَیُسَمَّی الاَوَّلُ شَرْطًا وَالثَّانِیْ جَزَاءً ،واؤ مستانفہ، یُسمّٰی فعل مضارع مجہول، الاَوَّلُ نائب فاعل، شرطاً مفعول بہ دوم، فعل نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ۔یسمی فعل مجہول محذوف، الثانی نائب فاعل، جَزَاءً مفعول بہ دوم، فعل نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فَاِنْ کَانَ الْفِعْلَانِ مُضَارِعَیْنِ اَوْکَانَ الاَوَّلُ مُضَارِعًا دُوْنَ الثَّانِیْ فَالجَزْمُ وَاجِبٌ فِی الْمُضَارِعِ ،فاء تعقیبیہ ، اِنْ شرطیہ، کانَ فعل ناقص ،الفعلان

اسم ،مضارعین خبر، کان اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، کان فعل ناقص، الاول اسم، مضارعًا خبر، دونَ مضاف، الثانی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ کان اسم وخبر مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، الجزم مبتدا، واجب اسم فاعل ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع ہے الجزم) فِی الْمُضَارِعِ جار مجرور ہوکر واجبٌ کے متعلق، واجبٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

وَھِیَ تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ ۔واؤ عاطفہ یا مستانفہ، ھی مبتدا، تسعة مضاف ممیز، اَسْمَاءٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

مَنْ وَمَا وَ اَیُّ وَمَتٰی وَ اَیْنَمَا وَ اَنّٰی وَمَہْمَا وَ حَیْثُمَا وَ اِذْمَا، اس کی مثل سابق چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ یہ نو جملے ہوں اور ان میں سے ہر ایک سے پہلے مبتدا احدُھا و ثانیھا وغیرہ محذوف ہوں۔

۲۔ یہ سب معطوف علیہ اور معطوفات ہو کر ھی مبتدا محذوف کی خبر ہوں۔

۳۔ یہ معطوف علیہ اور معطوفات ہو کر فعل محذوف اعنی کا مفعول بہ ہوں۔

۴۔ یہ سب مل ملا کر ماقبل والے جملہ میں جو اسماء ہے اس سے بدل واقع ہوں ان ترکیبوں میں یہ سب ایک ہی جملہ بنیں گے۔

# ۱- مَنْ کابیان

| فَمَنْ - وَھُوَ لَایُسْتَعْمَلُ اِلَّافِی ذَوِی الْعُقُوْلِ، نَحْوُ مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ ،اَیْ اِنْ یُکْرِمْنِیْ زَیْدٌ اُکْرِمْہُ وَاِنْ یُکْرِمْنِیْ عَمْرٌو اُکْرِمْہُ. |
| --- |

**ترجمہ**: پس (ان نو میں سے) مَنْ ہے اور نہیں استعمال ہوتا ہے وہ مگر عقل والوں میں جیسے مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ (جو میری عزت کرے گا میں اس کی عزت کروں گا) اَیْ اِنْ یُکْرِمْنِیْ زَیْدٌ اُکْرِمْہُ وَاِنْ یُکْرِمْنِیْ عَمْرٌو اُکْرِمْہُ (یعنی اگر زید میری عزت کرے گا تو میں اس کی عزت کروں گا اور اگر عمرو میری عزت کرے گا تو میں اس کی عزت کروں گا)

**تشریح** - اسمائے تسعہ کے لفظی عمل اور عمومی احوال بیان کرنے کے بعد یہاں سے بالترتیب الگ الگ ان کے خصوصی احوال بیان کئے جارہے ہیں مذکورہ عبارت میں مَـــنْ کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ذوی العقول (انسان، ملائکہ، جنات) کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ اکرام یعنی عزت کرنا عاقلوں ہی کا کام ہے پھر اس جملہ کی تفسیر میں کلمہَ اِنْ کو لا کر یہ بتلا دیا گیا کہ مَنْ میں اِنْ کے معنی موجود ہیں یعنی جس طرح اِنْ کے معنی میں ابہام ہوتا ہے ایسے ہی مَنْ کے معنی میں بھی ابہام ہے اس سے کوئی متعین شخص مراد نہیں بلکہ اس سے کوئی بھی عقل والا (زید، عمرو، شاہد، عامر، کاشف وغیرہ) مراد ہوسکتا ہے یعنی ذوی العقول میں سے خواہ وہ زید ہو یا عمرو یا کوئی اور جو بھی میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا اسی بناء پر کہ مَـــنْ میں اِنْ کے معنی موجود ہیں مَـــنْ نے اپنے بعد والے دونوں افعال مضارع کو جزم دیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی بلکہ مَـــنْ میں موصول، استفہام، یا موصوف کے معنی ہوتے تو پھر بعد والے افعال مضارع مجزوم نہ ہوتے۔

**ترکیب**- فَمَنْ - تقدیری عبارت یوں ہے فَمِنْہَا مَنْ ،فاء تفصیلیہ ،مِنھا جار مجرور سے مل کر خبر مقدم مَنْ مبتدا مؤخر، اس کی دوسری ترکیب یوں بھی ہوسکتی ہے، فاء تفصیلیہ ،مَنْ مبتدا، وَھُوَ لَایُسْتَعْمَلُ الخ جملہ معترضہ نحوُ مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ الخ مل ملا کر مَنْ کی خبر۔

وَھُوَ لَایُسْتَعْمَلُ اِلَّافِی ذَوِی الْعُقُوْلِ -واؤ مستانفہ ،ھو مبتدا، لا نافیہ، یُسْتَعْمَلُ فعل مضارع مجہول، ھو ضمیر مستتر (جو مَنْ کی طرف لوٹتی ہے) نائب فاعل، الّا حرف استثناء، فی جارہ، ذوی مضاف، العقول مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فِیْ کا مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنٰی مفرغ ہو کر متعلق ہوا یستعمَلُ کے، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ھو مبتدا کی۔

نَحوُ مَن یُکرِمنی اُکرِمہُ -ای اِن یُکرِمنی زَیدٌ اُکرِمہُ وَاِن یُکرِمنی عَمروٌ اُکرِمہُ،نحوُ مضاف،من شرطیہ،یُکرِم فعل مضارع ھو ضمیر (راجع بسوئے مَن) فاعل،نون وقایہ،ی مفعول بہ،فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط،اُکرِم فعل اَنا ضمیر مستتر فاعل،ہٗ مفعول بہ،فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء،شرط و جزاء سے مل کر مفسر، اَی حرف تفسیر،ان شرطیہ، یُکرِمنی زَیدٌ فعل بافاعل بامفعول بہ شرط،اُکرِمہُ فعل بافاعل بامفعول بہ جزاء،شرط و جزاء سے مل کر معطوف علیہ،و اؤ عاطفہ اِن یکرِمنی عمروٌ اُکرِمہُ شرط و جزاء ہو کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفسر،مفسَّر مُفسِّر سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا،مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۲- مَا کا بیان

> وَمَا -وَھُوَ لَا یُستَعمَلُ اِلَّا فِی غَیرِ ذَوِی العُقُولِ غَالِبًا نَحوُ مَا تَشتَرِ اَشتَرِ ،اَی اِن تَشتَرِ الفَرَسَ اَشتَرِ الفَرَسَ وَاِن تَشتَرِ الثَّوبَ اَشتَرِ الثَّوبَ .

**ترجمہ** -اور (ان میں سے) ما ہے اور وہ نہیں استعمال کیا جاتا ہے مگر زیادہ تر غیر عاقلوں میں جیسے مَا تَشتَرِ اَشتَرِ (جو تو خریدے گا میں بھی خریدوں گا) اَی اِن تَشتَرِ الفَرَسَ اَشتَرِ الفَرَسَ (اگر تو گھوڑا خریدے گا تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا) وَاِن تَشتَرِ الثَّوبَ اَشتَرِ الثَّوبَ (اور اگر تو کپڑا خریدے گا تو میں بھی کپڑا خریدوں گا)

**تشریح**: ما کا زیادہ تر استعمال غیر عاقلوں کے لئے ہوتا ہے جیسے مَا تَشتَرِ اَشتَر اس میں مَا اِن کے معنی کو متضمن ہے کیوں کہ مَا کسی متعین چیز کو نہیں بتا رہا ہے بلکہ اس میں عموم ہے اس سے ہر غیر عاقل چیز مراد ہو سکتی ہے جیسا کہ اِن تَشتَرِ الفَرَسَ الخ سے معلوم ہو رہا ہے یعنی اگر تو گھوڑا خریدے گا تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا اور اگر تو کپڑا خریدے گا تو میں بھی کپڑا خریدوں گا خلاصہ یہ ہے کہ تو جو بھی خریدے گا میں بھی وہی خریدوں گا اسی (اِن کے معنی کو متضمن ہونے کی) وجہ سے مَا نے دونوں فعلوں (تَشتَرِ اَشتَرِ) کو جزم دیا ہے اگر اس (مَا) میں موصول،موصوف،استفہام وغیرہ کے معنی ہوتے تو پھر جزم نہ دیتا۔

**فائدہ**: تَشتَرِ اور اَشتَرِ دونوں کا جزم حرف علت کے حذف سے ہوا ہے یہ اصل میں تَشتَرِیْ اور اَشتَرِیْ تھے النوعُ السادس کے شروع میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ جس مضارع کے آخر میں حرف علت ہو اس کا جزم حرف علت کے حذف سے ہوتا ہے تفصیل وہاں پر دیکھی جا سکتی ہے۔

**ترکیب**-وَمَا -اس کی مَن کی طرح دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں۔

وَھُوَ لَا یُستَعمَلُ اِلَّا فِی غَیرِ ذَوِی العُقُولِ غَالِبًا ،واؤ مستانفہ ،ھو مبتدا،لایُستعمل فعل مضارع منفی مجہول،ھو ضمیر مستتر ذوالحال غالبًا حال،ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل،الا حرف استثناء،فی غیر ذوی العقول مل ملا کر جار مجرور ہو کر حسب سابق فعل کے متعلق،فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحوُ ما تشتر اشتر ،ای اِنْ تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب ، نحو مضاف ، ماتشتر اشتر شرط وجزاء ہوکر مفسر ،ای حرف تفسیر ،اِنْ تشتر الفرس اشتر الفرس شرط وجزاء ہوکر معطوف علیہ ،واؤ عاطفہ ، اِنْ تشتر الثوب اشتر الثوب شرط وجزاء ہوکر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفسّر ،مفسّر مفسر سے مل کر نحو کا مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدمحذوف کی خبر۔

# ۳-اَیٌّ کابیان

وَاَیٌّ -وَھُوَ لَایُستَعمَلُ اِلَّافِی ذَوِی العُقُولِ وَتَلزَمُہُ الاِضَافَۃُ ، مِثلُ اَیُّھُم یَضرِبنِی اَضرِبہُ اَی اِنْ یَضرِبنِی زَیدٌ اَضرِبہُ وَاِنْ یَضرِبنِی عَمرٌو اَضرِبہُ.

**ترجمہ** :اور(ان میں سے )اَیٌّ ہےاوروہ نہیں استعمال ہوتا ہےمگر ذوی العقول میں اور لازم ہوتی ہےاس کواضافت جیسے اَیُّھُم یَضرِبنِی اَضرِبہُ (ان میں سے جومجھ کو مارے گا میں اس کو ماروں گا ) اَی اِنْ یَضرِبنِی زَیدٌ اَضرِبہُ (یعنی اگر مجھ کو زید مارے گا میں اس کو ماروں گا )وَاِنْ یَضرِبنِی عَمرٌو اَضرِبہُ (اور اگر مجھ کو عمرو مارے گا میں اس کو ماروں گا )

**تشریح**- مَنْ اور مَا کی طرح اَیٌّ بھی موصولہ ،موصوفہ ،استفہامیہ ،اورشرطیہ ہوتا ہے،ان میں سے خواہ کوئی سا بھی ہوکسی اسم کی طرف اس کی اضافت ضروری ہوگی اس لئے کہ اس میں ابہام ہوتا ہے کیوں کہ اس کے معنی ہیں کون ،کونسا ،جونسا ،یہ کون ،کونسا ، جونسا انسان حیوان ،شجر ،حجر ،زمان ومکان وغیرہ سبھی ہوسکتے ہیں جب اس کی اضافت کردی جائے گی تو ایک حدتک اس کا ابہام دور ہوجائے گا مثلا جب کہا جائے گا اَیُّ الاِنسَان یااَیُّ مَکَان توانسان یا جگہ کی تعیین ہوجائے گی اب اَیّ سے ہر چیز مراد نہیں ہوسکے گی مگر اس تفصیل سے شارح کی یہ بات رد ہوجاتی ہے کہ اَیٌّ ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور بعض علماء مثلا شارح عبدالرسول نے بھی شارحؒ پرتنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ معلوم نہیں یہ بات شارح کہاں سے لائے ہیں کہ اَیٌّ ذوی العقول کے لئے آتا ہے حالانکہ غیر ذوی العقول میں بھی بکثرت اسکا استعمال ہوتا ہے مثلا اَیًّامَا تدعو فلہ الاسماء الحسنیٰ

اَیٌّ استفہامیہ کی مثال اَیُّ الاِنسان اخوکَ ( کون انسان تیرا بھائی ہے؟ )موصوفہ کی مثال یااَیُّھَا النَّبِیُّ (اے نبی )موصولہ کی مثال اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحمٰنِ عِتِیًّا ( جوان میں سے رحمٰن کے مقابلہ میں زیادہ سرکش ہیں )اورشرطیہ کی مثال وہ ہے جس کو کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اَیُّھُم یَضرِبنِی اَضرِبہُ اس میں اضافت کی وجہ سے اگر چہ ایک حدتک اَیٌّ کا ابہام دور ہوگیا ہے کیوں کہ اب اس سے صرف انسان ہی مراد ہوں گے مگر اِنْ شرطیہ کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے پھر بھی اس میں کچھ ابہام ہے اس لئے کہ اس سے بلا کسی تعیین کے کوئی بھی انسان مراد ہوسکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ غائب انسانوں میں سے جو بھی مجھے مارے گا خواہ وہ زید ہو یا عمرو یا کوئی اور میں بھی اسی کو ماروں گا اِنْ یَضرِبنِی زَیدٌ اَضرِبہُ وَاِنْ یَضرِبنِی عَمرٌو اَضرِبہُ سے جوتفسیر کی گئی ہے اس سے یہی بات سمجھ میں آرہی ہے۔

**ترکیب**:وَاَیٌّ -واؤ مستانفہ ،ای مبتدا ،اس سے پہلے منھا پوشیدہ خبر مقدم۔

دوسری ترکیب اَیّ مبتدا، مثلُ اَیُّھُم یَضرِبُنِی اَضرِبہُ مل ملا کر خبر، درمیان میں دو جملے معترضہ۔

وَھُوَ لَا یُستَعمَلُ اِلَّا فِی ذَوِی العُقُولِ ، یہ جملہ ہو بہو مَنْ کے بیان میں آ چکا ہے ترکیب صفحہ نمبر ۱۱۹ پر دیکھئے۔

وَتَلزَمُہُ الاِضَافَۃُ ۔تلزم فعل ،ہٗ مفعول بہ، الاضافۃ فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مِثلُ اَیُّھُم یَضرِبُنِی اَضرِبہُ اَیْ اِنْ یَضرِبُنِی زَیدٌ اَضرِبہُ وَاِنْ یَضرِبُنِی عَمرٌو اَضرِبہُ مِثلُ مضاف ،ای شرطیہ لازم الاضافۃ مضاف، ھم مضاف الیہ، یضربنی فعل بافاعل بامفعول بہ شرط، اضربہٗ فعل بافاعل بامفعول بہ جزاء، شرط جزاء سے مل کر مفسر ،ای حرف تفسیر ،اِنْ یَضرِبُنِی زَیدٌ شرط ،اَضرِبہُ جزاء ،شرط جزاء سے مل کر معطوف علیہ ،واؤ عاطفہ ،اِنْ یَضرِبُنِی عَمرٌو اَضرِبہُ شرط و جزاء ہو کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفسر ،مفسّر مفسِر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ٤- مَتٰی کا بیان

| وَمَتٰی ،وَھُوَ لِلزَّمَانِ مِثلُ مَتٰی تَذھَبْ اَذھَبْ ،اَیْ اِنْ تَذھَبِ الیَومَ اَذھَبِ الیَومَ وَاِنْ تَذھَبْ غَدًا اَذھَبْ غَدًا. |
| --- |

**ترجمہ** -اور (ان میں سے) متٰی ہے اور وہ زمانہ کے لئے (آتا) ہے جیسے مَتٰی تَذھَبْ اَذھَبْ (جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا) اَیْ اِنْ تَذھَبِ الیَومَ اَذھَبِ الیَومَ (یعنی اگر تو آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا) وَاِنْ تَذھَبْ غَدًا اَذھَبْ غَدًا (اور اگر تو کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا)

**تشریح**: متٰی زمانہ اور وقت کو بتانے کے لئے آتا ہے یہ دو طرح کا ہوتا ہے: ۱- استفہامیہ ۲- شرطیہ جب استفہامیہ ہوتا ہے تو عمل جزم نہیں کرتا جیسے مَتَی القِتَالُ (لڑائی کب ہے؟) اور مَتٰی تُسَافِرُ (تو کب سفر کرے گا؟) جب شرطیہ ہوتا ہے تو اِنْ کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے مَتٰی تَذھَبْ اَذھَبْ جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا اِنْ کے معنی کا لحاظ کرتے ہوئے مطلب یہ ہوگا کہ اگر تو آج جائے گا تو میں بھی آج ہی جاؤں گا اور اگر تو کل جائے گا تو میں بھی کل ہی جاؤں گا یعنی تیرے جانے کے وقت میں کوئی تعیین نہیں تو میرے جانے کے وقت میں بھی کوئی تعیین نہیں۔

**ترکیب**: وَمَتٰی -اس کی دو ترکیبیں وَاَیٌّ (جس کا بیان اس سے پہلے ہوا) کی طرح ہوں گی۔

وَھُوَ لِلزَّمَانِ ،ھو مبتدا، للزمان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔

مِثلُ مَتٰی تَذھَبْ اَذھَبْ ،اَیْ اِنْ تَذھَبِ الیَومَ اَذھَبِ الیَومَ وَاِنْ تَذھَبْ غَدًا اَذھَبْ غَدًا، مثلُ مضاف، متٰی شرطیہ، تذھب فعل انتَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر شرط، اذھب فعل انا ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر مفسر، ای حرف تفسیر، اِنْ شرطیہ، تذھب فعل بافاعل، الیومَ مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر

شرط، اذھبِ الیوم فعل بافاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر معطوف علیہ، و اؤ عاطفہ، اِنْ تذھب غداً فعل بافاعل بامفعول فیہ شرط، اذھبْ غداً فعل بافاعل بامفعول فیہ جزاء، شرط جزاء سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

**فائدہ:** اِنْ تذھبِ الیَومَ اَذھبِ الیَومَ میں تذھبِ اور اذھبِ دونوں فعلوں پر کسرہ اس لئے آیا ہے کہ یہ دونوں حرف شرط کی بناء پر ساکن تھے اور پھر بعد والا حرف لام بھی ساکن ہے اس اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک ساکن کو حرکت دینی پڑی اور قاعدہ یہ ہے کہ اَلسَّاکِنُ اِذا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْکَسْرِ (ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے)۔

# ۵- اَیْنَمَا کا بیان

> وَاَیْنَمَا ،وَھُوَ لِلْمَکَان، مِثلُ اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ اَیْ اِنْ تَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ اَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ،وَاِنْ تَمْشِ اِلَی السُّوْقِ اَمْشِ اِلَی السُّوْقِ

**ترجمہ:** اور (ان میں سے) اَیْنَمَا ہے اور وہ مکان کے لئے (آتا) ہے جیسے اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ (جس جگہ تو چلے گا میں بھی چلوں گا) اَیْ اِنْ تَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ اَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ (یعنی اگر تو مسجد میں چلے گا میں بھی مسجد میں چلوں گا)، وَاِنْ تَمْشِ اِلَی السُّوْقِ اَمْشِ اِلَی السُّوْقِ (اور اگر تو بازار میں چلے گا تو میں بھی بازار میں چلوں گا)

**تشریح:** اسمائے جازمہ میں سے ایک اَیْنَمَا ہے یہ جگہ بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے جگہ کے متعلق سوال کے لئے بھی آتا ہے جیسے اَیْنَمَا زَیْدٌ (زید کس جگہ ہے) اور شرط کے لئے بھی آتا ہے اس صورت میں مضارع کو جزم دیتا ہے اور اِنْ کے معنیٰ کو متضمن ہوتا ہے یعنی اِنْ کی طرح اس میں بھی ابہام ہوتا ہے کسی متعین اور مخصوص جگہ کو نہیں بتاتا جیسے اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ جس جگہ (مسجد، بازار، مدرسہ، باغ، گھر وغیرہ میں) تو چلے گا میں بھی چلوں گا مگر تیرے چلنے کی کوئی جگہ متعین نہیں اس لئے میرے چلنے کی بھی کوئی جگہ متعین نہیں۔

**فائدہ:** تَمْشِ اصل میں تَمْشِیْ تھا اور اَمْشِ اصل میں اَمْشِیْ تھا ان کا جزم یاء کے حذف سے ہوا ہے جیسا کہ النوع السادس کے شروع میں بتایا جاچکا ہے کہ مضارع کا جزم کبھی حرف علت کے حذف سے ہوتا ہے۔

**ترکیب:** وَاَیْنَمَا ،اس کی تقدیری عبارت اور ترکیبیں اِنْ کی طرح ہوں گی۔

وَھُوَ لِلْمَکَان، ھو مبتدا، للمکان جار مجرور کائن کے متعلق ہوکر خبر۔

مِثلُ اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ اَیْ اِنْ تَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ اَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ، وَاِنْ تَمْشِ اِلَی السُّوْقِ اَمْشِ اِلَی السُّوْقِ اس کی پوری ترکیب ماقبل میں ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

# ٦- اَنّٰى كا بیان

وَاَنّٰى ،وَهُوَاَيْضًا لِلْمَكَانِ، مِثْلُ اَنّٰى تَكُنْ اَكُنْ ،اَىْ اِنْ تَكُنْ فِى الْبَلْدَةِ اَكُنْ فِى الْبَلْدَةِ،وَاِنْ تَكُنْ فِى الْبَادِيَةِ اَكُنْ فِى الْبَادِيَةِ.

**ترجمہ**:اور(ان میں سے) اَنّٰى ہے اور وہ بھی مکان کے لئے (آتا) ہے جیسے اَنّٰى تَكُنْ اَكُنْ (جہاں تو ہوگا میں بھی وہاں ہوں گا) اَىْ اِنْ تَكُنْ فِى الْبَلْدَةِ اَكُنْ فِى الْبَلْدَةِ (یعنی اگر تو شہر میں ہوگا میں بھی شہر میں ہوں گا) وَاِنْ تَكُنْ فِى الْبَادِيَةِ اَكُنْ فِى الْبَادِيَةِ (اور اگر تو جنگل میں ہوگا میں بھی جنگل میں ہوں گا)

**اَيْضاً کی تحقیق**: اَيْضًا یہ آضَ يَئِيْضُ (باب ضرب) کا مصدر ہے تامہ بھی ہوتا ہے اور ناقصہ بھی تامہ ہونے کی صورت میں معنی ہوتے ہیں "لوٹنا"، جیسے اٰضَ اَلْمُسَافِرُ اِلٰى وَطَنِهٖ (مسافر اپنے وطن لوٹ آیا) ناقصہ ہونے کی صورت میں صارَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اٰضَ الْخَلُّ خمرًا (سرکہ شراب بن گیا) اس کا استعمال ایسی دو چیزوں کے لئے ہوتا ہے جو اتفاقاً جمع ہوگئی ہوں نہ ان میں سے ایک دوسرے کی ضد ہو اور نہ ایک دوسرے کے لئے لازم ہو جیسے جَاءَ نِىْ زَيْدٌ وَاَبُوكَ اَيْضًا (میرے پاس زید آیا اور تیرے والد بھی) اس کا ترجمہ "بھی" سے بھی کیا جاتا ہے ترکیب میں یہ آضَ فعل محذوف کا مفعول مطلق بنتا ہے یا اسم فاعل آيِضاً کے معنی میں ہوکر آضَ فعل کی ضمیر مستتر ھو سے حال واقع ہوتا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بغرض تخفیف ایضاً کے تمام حروف کو حذف کردیتے ہیں اور صرف اس کی تنوین (ً) باقی رکھتے ہیں یہ تنوین بھی ایضا ہی کہلاتا ہے اور یہ اردو میں بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک وطن کے دو یا کئی باشندے ہوں اور ان کا نام مع وطن لکھنا ہو تو بجائے اس کے اس کے کہ ان نام کے ساتھ الگ الگ ان کا وطن لکھا جائے ایسا کرتے ہیں کہ ایک کا نام تو مع وطن لکھ دیا جاتا ہے اور دوسرے کے نام کے ساتھ وطن کی جگہ ایضاً (ً) لگا دیئے جاتے ہیں اس کی شکل اس طرح ہوتی ہے

۱- محمد شاہد چھٹملپوری

۲- محمد عامر ً

۳- محمد کاشف ً

**تشریح**:اَيْنَمَا کی طرح اَنّٰى بھی جگہ کو بتانے کے لئے آتا ہے یہ بھی استفہامیہ اور شرطیہ دونوں طرح کا ہوتا ہے استفہامیہ کی مثال اَنّٰى زَيْدٌ (زید کہاں یعنی کس جگہ ہے) اور شرطیہ ہونے کی صورت میں ان کے معنی کو متضمن ہونے کی بناء پر فعل مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے اَنّٰى تَكُنْ اَكُنْ (جہاں تو ہوگا میں بھی وہاں ہوں گا) یعنی تیرے رہنے کی جگہ شہر، جنگل وغیرہ جو بھی ہوگی میری بھی وہی ہوگی مگر وہ جگہ متعین نہیں ہے شارحؒ نے اى اِنْ تكن فى البلدةِ الخ سے جو تفسیر کی ہے اس کا یہی مطلب ہے۔

**فائدہ ۱**: تَکُنْ اور اَکُنْ اصل میں تکونُ اور اکونُ تھے اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا۔ اَلْبَادِیَۃُ جنگل اور کھلے ہوئے میدان کو کہتے ہیں۔

**فائدہ ۲**: کبھی کبھی اَنّٰی کَیْفَ (کیسا) کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اَنّٰی زَیْدٌ (زید کیسا ہے) اور کبھی بمعنی متٰی یعنی زمان کے لئے بھی آتا ہے جیسے اَنّٰی الْقِتَالُ (لڑائی کب ہے)

**ترکیب**: وَاَنّٰی، اس کی ترکیبیں ماقبل میں ذکر کردہ اس کی اخوات کی طرح ہوں گی۔

وَھُوَ لِلْمَکَانِ، ھو مبتدا، للمکان جار مجرور (ظرف مستقر) کائن کے متعلق ہو کر خبر۔

**ایضاً کی ترکیب**۔ ایضاً یہ مبتدا خبر کے درمیان جملہ معترضہ ہے اس سے پہلے ایک فعل پوشیدہ ہے یہ اس کا مفعول مطلق ہے پوری عبارت ہے آضَ اَیْضًا، آضَ فعل بافاعل ایضًا مفعول مطلق مل ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آضَ فعل ھو ضمیر مستتر ذوالحال ایضًا اسم فاعل آیضًا کے معنی میں ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ، اَیْ اِنْ تَکُنْ فِی الْبَلْدَۃِ اَکُنْ فِی الْبَلْدَۃِ، وَاِنْ تَکُنْ فِی الْبَادِیَۃِ اَکُنْ فِی الْبَادِیَۃِ، اس کی ترکیب ماقبل میں ذکر کردہ مثالوں کی ترکیب کی طرح ہوگی۔

# ۷- مَھْمَا کا بیان

> وَمَھْمَا، وَھُوَ لِلزَّمَانِ، مِثْلُ مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ، اَیْ اِنْ تَذْھَبِ الْیَوْمَ اَذْھَبِ الْیَوْمَ، وَاِنْ تَذْھَبْ غَدًا اَذْھَبْ غَدًا

**ترجمہ**: اور (ان میں سے) مہما ہے اور وہ زمانہ کے لئے (آتا) ہے جیسے مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ (جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا) اَیْ اِنْ تَذْھَبِ الْیَوْمَ اَذْھَبِ الْیَوْمَ (یعنی اگر تو آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا) وَاِنْ تَذْھَبْ غَدًا اَذْھَبْ غَدًا (اور اگر تو کل جائے گا میں بھی کل جاؤں گا)

**تحقیق**: مَھْمَا امام خلیل کے نزدیک اس کی اصل مَا تھی دیگر کلمات شرط کی طرح اس کے آخر میں مَا لگا دیا گیا مَامَا ہو گیا چونکہ ایک طرح کے دو کلموں کا جمع ہو جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا اس لئے پہلے مَا کے الف کو ھاء سے بدل دیا گیا اس طرح مہما ہو گیا۔

امام زجاجؒ کہتے ہیں کہ یہ مَہْ اسم فعل (معنی ہیں رک جا) اور مَا شرطیہ سے مرکب ہے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ یہ فَعْلٰی کے وزن پر ایک مفرد کلمہ ہے مرکب نہیں۔ ان تینوں میں امام خلیلؒ کی رائے ہی مناسب ہے اس لئے کہ زجاج کے قول کے مطابق اس میں اسم فعل کے معنی باقی نہیں رہتے اور تیسری رائے کے مطابق اس کو یاء کے ساتھ (مَھْمٰی) لکھا جانا چاہئے مگر یاء کے ساتھ نہیں لکھا جاتا۔

تَـذْهَبْ اَلْيَوْمَ اَذْهَبْ اَلْيَوْمَ،تذهب اوراذهب دونوں پرکسرہ السـاكنُ اذا حرّكَ حرّكَ بالكسر کے قاعدہ کے مطابق ہے۔

**تشریح**: مضارع کو جزم دینے والے اسموں میں سے ایک مهـمـا ہے یہ وقت کو بتا تا ہےاوراپنی اخوات کی طرح اِنْ کے معنی کو متضمن ہوتا ہے جیسے مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ جس وقت ( آج،کل، پرسوں،ترسوں وغیرہ )جب بھی تو جائے گا میں بھی جاؤں گا یعنی جانے کے وقت میں ابہام ہے اِنْ کے معنی کو متضمن ہونے کا یہی مطلب ہے۔

**فائدہ**: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مهـمـا زمان کے لئے نہیں ہوتامگر اِنْ کے معنی کو متضمن ہونے کی بناء پر پھر بھی شرط وجزاء پر داخل ہوتا ہےاوراگروہ فعل مضارع ہوں تو ان کو جزم بھی دیتا ہے جیسے مَهْـمَـا تَـفْعَلْ اَفْعَلْ ( جوتو کرے گا میں بھی کروں گا) اس میں تو دونوں فعلوں کو جزم دیا ہےاور مَهْـمَـا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ الخ( جونشانی بھی تولائے گا )اس میں صرف ایک فعل یعنی تات کو جزم دیا ہے یہ شرط ہےاور جزاء بعد میں غیر مضارع ہے وہ ہے فـمـا نـحن لك بمؤ منين ( ہم تجھ پرایمان لانے والےنہیں ہیں )

**ترکیب**:۱-مَهْمَا،۲-وَهـوَ للزمان،۳-مثـلُ مَهْمَا تَذْهَبْ ......الخ تینوں جملوں کی ترکیبیں ہو بہو ماقبل میں بیان کردہ ترکیبوں کی طرح ہوں گی۔

# ۸- حَيْثُمَا کا بیان

| وَحَيْثُمَا ،وَهُوَ لِلْمَكَانِ ،مِثْلُ حَيْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ ،اَیْ اِنْ تَـقْعُدْ فِی الْقَرْيَةِ اَقْعُدْ فِی الْقَرْيَةِ وَاِنْ تَقْعُدْ فِی الْبَلْدَةِ اَقْعُدْ فِی الْبَلْدَةِ. |
|---|

**ترجمہ**- اور(ان میں سے )حیثما ہے وہ مکان ( جگہ ) کے لئے ( آتا ) ہے جیسے حَيْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا )اَیْ اِنْ تَـقْـعُـدْ فِی الْقَرْيَةِ اَقْعُدْ فِی الْقَرْيَةِ (یعنی اگرتو گاؤں میں بیٹھے گا تو میں بھی گاؤں میں بیٹھوں گا ) وَاِنْ تَقْعُدْ فِی الْبَلْدَةِ اَقْعُدْ فِی الْبَلْدَةِ (اوراگرتو شہر میں بیٹھے گا تو میں بھی شہر میں بیٹھوں گا )

**تحقیق**- حَيْثُمَا یہ دوکلموں سے مرکب ہے:۱-حيثُ ۲-ما كافہ جازمہ ہونے کی صورت میں حيثُ کے ساتھ مائے کافہ کا ہوناضروری ہےاس لئے کہ حيثُ لازم الاضافۃ ہےاوراضافت سے مضاف میں تعیین ہوجاتی ہےابہام نہیں رہتااور یہ بات اچھی طرح معلوم ہوچکی ہے کہ اسمائے جازمہ میں اِنْ کے معنی (ابہام )پائے جاتے ہیں حيـثُ میں اِنْ کے معنی اسی وقت ممکن ہیں جب وہ مضاف نہ ہوں اس واسطےاس کے ساتھ مـا کافہ کا ہوناضروری ہوگیا تا کہ وہ اس کواضافت سے روک دےاوراس میں اِنْ کے معنی کا اعتبار کیاجاسکے مائے کافہ کا پورابیان النوع الثانی کے آخر میں گذرچکا ہے دیکھئے صفحہ ۸۹ پر۔

**تشریح**:اسمائے تسعہ جازمہ میں سے ایک حیثما ہے یہ مکان یعنی جگہ کو بتا تا ہےاوراِنْ کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے کسی

جگہ کی تعین نہیں کرتا جیسے حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ جس جگہ (گاؤں، شہر، جنگل، بازار، مسجد، کمرہ وغیرہ) میں تو بیٹھے گا میں بھی وہیں بیٹھوں گا یعنی بیٹھنے کی کوئی جگہ متعین نہیں۔

امام اخفشؒ فرماتے ہیں کہ حیثُ کبھی زمان یعنی وقت کے لئے بھی آتا ہے جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ (تو بیٹھ جس وقت زید بیٹھنے والا ہو) مگر دھیان رہے اس مثال میں حیثُ جازمہ نہیں اس لئے کہ اس کے ساتھ مائے کافہ نہیں ہے جو اس کو اضافت سے روکتا۔

**ترکیب:** ۱-حیثما، ۲-وھو للمکان، ۳-مثلُ حَیْثُمَا تَقْعُدْ..... الخ تینوں جملوں کی ترکیبیں حسب سابق ہوں گی۔

# ۹-اِذْمَا کابیان

| وَاِذْمَا - وَھُوَ یُسْتَعْمَلُ فِیْ غَیْرِ ذَوِی الْعُقُوْلِ، مِثْلُ اِذْمَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ ، اَیْ اِنْ تَفْعَلِ الْخِیَاطَۃَ اَفْعَلِ الْخِیَاطَۃَ، وَاِنْ تَفْعَلِ الزِّرَاعَۃَ اَفْعَلِ الزِّرَاعَۃَ. |
|---|

**ترجمہ:** اور (ان اسمائے تسعہ میں سے) اِذْمَا ہے اور وہ عاقلوں کے علاوہ میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے اِذْمَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا میں بھی کروں گا) اَیْ اِنْ تَفْعَلِ الْخِیَاطَۃَ اَفْعَلِ الْخِیَاطَۃَ (یعنی اگر تو ٹیلرنگ کرے گا میں بھی ٹیلرنگ کروں گا) وَاِنْ تَفْعَلِ الزِّرَاعَۃَ اَفْعَلِ الزِّرَاعَۃَ (اور اگر تو کھیتی کرے گا میں بھی کھیتی کروں گا)

**تحقیق:** اِذْمَا، امام سیبویہؒ کے نزدیک یہ اِنْ کی طرح حرف شرط ہے بعض لوگوں کی رائے جن میں امام مبردؒ بھی شامل ہیں یہ ہے کہ اِذْ، حَیْثُ کی طرح ظرف ہے، اضافت سے بچانے کے لئے اس کے آخر میں مائے کافہ لگا دیا گیا تاکہ اِنْ شرطیہ جیسا ابہام باقی رہے اور اس کا دخول شرط و جزاء پر صحیح ہو سکے۔

اَلْخِیَاطَۃُ، خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے معنی ہیں ٹیلرنگ، درزی کا پیشہ الزراعۃ، زاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے معنی ہیں کھیتی، کاشتکاری۔

**تشریح**-اسمائے جازمہ میں سے نواں اِذْمَا ہے شارحؒ نے اس کے بارے میں صرف اتنا بتایا ہے کہ یہ غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے یہ نہیں بتایا کہ یہ زمان کے لئے ہے یا مکان کے لئے اسی لئے انہوں نے مثال کی تفسیر بھی ایسی چیزوں سے کی ہے جو ذوی العقول میں سے نہیں ہے یعنی خیاطۃ اور زراعۃ ہو سکتا ہے ان کے نزدیک اِذْمَا میں جو ما ہے وہی ہو جس کا بیان اس نوع میں دوسرے نمبر پر کیا گیا ہے جو اکثر و بیشتر غیر ذوی العقول ہی کے لئے آتا ہے اس کے شروع میں اِذْ لگا دیا گیا ہو۔

مگر دوسرے لوگوں نے بتایا ہے کہ جس طرح اِذْ ما کے بغیر زمان کے لئے آتا ہے اسی طرح ما لگنے کے بعد بھی زمان ہی کے لئے آتا ہے ما اس لئے لگا دیا گیا تاکہ اس میں اِنْ شرطیہ والے ابہامی معنی پیدا ہو جائیں۔

**ترکیب:** تینوں جملوں کی ترکیبیں حسب سابق ہوں گی،، جملہ اولیٰ وَاِذْمَا، جملہ ثانیہ "وَھُوَ یُسْتَعْمَلُ فِیْ غَیْرِ ذَوِی

الْعُقُوْل" جملہ ثالثہ "مثلُ اِذْ ماتفعلْ...... الخ "اس جملہ میں الخیاطۃ اور الزراعۃُ اپنے سے پہلے والے فعل کے مفعول بہ ہیں

> وَاِنْ کَانَ الْفِعْلُ الثَّانِیْ مُضَارِعًا دُوْنَ الاَوَّلِ فَالوَجْھَانِ فِی الْمُضَارِعِ ،اَلْجَزْمُ وَالرَّفْعُ،مثلُ اِذْمَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ.

**ترجمہ:** اور اگر دوسرا فعل مضارع ہونہ کہ پہلا تو مضارع میں دو وجہ (عمل) جائز ہیں (ایک) جزم (دوسری) رفع جیسے اِذْمَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ (جوتو لکھے گا میں بھی لکھوں گا)

**تشریح:** وَاِنْ کَانَ...... الخ اس جملہ کا عطف فَاِنْ کَانَ الفِعلان مُضارِعَیْنِ الخ پر ہے جو اس نوع کے شروع میں آیا تھا اس جملہ میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسمائے جازمہ کے بعد اگر شرط و جزاء دونوں ہی فعل مضارع ہوں یا فقط شرط مضارع ہو تو ان دونوں صورتوں میں مضارع پر جزم کا آنا واجب ہے اس جملہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر فعل ثانی (جزاء) مضارع ہوں شرط مضارع نہ ہو بلکہ ماضی ہو تو اس صورت میں مضارع میں دو عمل جائز ہیں اس کو جزم بھی دیا جاسکتا ہے اور رفع بھی جزم تو اس لئے کہ عامل جازم موجود ہے اور رفع اس لئے کہ عامل جازم اور مضارع کے درمیان غیر مضارع (جو لفظوں میں معمول نہیں) حائل ہو گیا جس کی بناء پر عامل جازم کا عمل جزم کمزور ہو گیا جیسے اِذْمَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ اور اَکْتُبْ۔

**ترکیب**: وَاِنْ کَانَ الْفِعْلُ الثَّانِیْ مُضَارِعًا دُوْنَ الاَوَّلِ فَالوَجْھَانِ فِی الْمُضَارِعِ ، واؤ عاطفہ یا استینافیہ اِن شرطیہ، کان فعل ناقص، الفعل الثانی موصوف صفت ہو کر اسم، مضارعا خبر، دونَ مضاف، الاول مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ کا ن کا، فعل ناقص اسم خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فاء جزائیہ، الوجھان مبتدا، فی المضارع جار مجرور ہو کر کائنان محذوف کے متعلق، کائنان اپنے پوشیدہ فاعل ھما اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اَلْجزْمُ وَالرَّفْعُ، اس کی کئی ترکیبیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ اَحَدُھُمَا اَلْجَزْمُ وَثَانِیْھُمَا الرَّفْعُ اس صورت میں یہ دو جملے بنیں گے اور ان دونوں کا رفع خبر ہونے کی بناء پر ہوگا۔

۲۔ یہ دونوں الوجھان سے بدل واقع ہوں اور پھر الوجھان اپنے بدل سے مل کر مبتدا بنے اس صورت میں ان کا رفع مبتدا کا بدل ہونے کی بناء پر ہوگا۔

۳۔ یہ دونوں اَعْنِیْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہوں اس صورت میں ان پر نصب آئے گا اور یہ جملہ فعلیہ بنے گا۔

مِثْلُ اِذْمَا کَتَبْتَ اَکْتُبُ، مثلُ مضاف، اِذْ ما شرطیہ، کتبت فعل بافاعل شرط، اَکْتُبُ فعل اَنا فاعل، فعل بافاعل جزاء، شرط با جزاء جملہ شرطیہ ہو کر مثل کا مضاف الیہ، مثل مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ مبتدا محذوف کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بحمد اللہِ تم النوع السابع فی

۱۴۲۷/۱/۹ من الهجرة فی یوم الاربعاء صباحا

# اَلنَّوۡعُ الثَّامِنُ

اَسۡمَاءٌ تَنۡصِبُ الۡاَسۡمَاءَ النَّكِرَاتِ عَلَى التَّمۡيِيزِ ،وَهِيَ اَرۡبَعَةُ اَسۡمَاءٍ

**ترجمہ**: آٹھویں قسم وہ اسماء ہیں جو اسمائے نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں اور وہ چار اسماء ہیں۔

**تحقیق** :النَّكِرَاتِ،نَكِرَةٌ کی جمع ہے نکرہ اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے **مسجدٌ** (کوئی مسجد )وَلَدٌ ( کوئی لڑکا)۔

التمییز، یہ باب تفعیل کا مصدر ہے چوں کہ اس میں دو یاء جمع ہیں اور پہلی پر کسرہ ہے جو بھاری سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کو نقل کر کے ماقبل ( میم ) کو دے دیا جاتا ہے پھر دو ساکن ( دو یاء ) جمع ہو جاتے ہیں اس لئے پہلی یاء کو حذف کر کے تمیز بولا جاتا ہے اس کے لغوی معنی ہیں '' جدا کرنا'' اور اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

**تمیز کی اصطلاحی تعریف**- تمیز ایسا اسم ہے جو کسی ذات مذکورہ یا مقدرہ سے ایسے ابہام کو دور کر دے جو اس میں وضع کے اعتبار سے پایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر عِشۡرُوۡنَ (بیس )ایک عدد کی ذات ہے وضع کے اعتبار سے اس کے معنی تو متعین ہیں یعنی انیس سے او پر اور اکیس سے نیچے لیکن اس ذات میں ابہام پایا جاتا ہے کیونکہ بیس دراہم ،دنانیر، قلم ، کتابیں وغیرہ سبھی ہو سکتے ہیں لہذا عِشۡرُوۡنَ اپنی ذات اور جنس کے اعتبار سے متعین نہیں ہے مبہم ہے اور یہ ابہام وضع ہی سے پایا جاتا ہے اب جو چیز اس کے ابہام کو دور کر یگی وہ اس کی تمیز کہلائے گی مثلاً اگر یوں کہیں عِشۡرُوۡنَ دِرۡهَمًا تو عشرونَ کا ابہام دور ہو جائے گا کیوں کہ اب بیس درہم ہی مراد ہوں گے کوئی اور چیز نہیں اس مثال میں دِرۡهَمًا تمیز کہلائے گی جس ذات کا ابہام دور کیا جاتا ہے اس کو مُمَيَّزٌ (بفتح الیاء ) کہتے ہیں جیسے مثال مذکور میں عشرون ،تمیز کے دوسرے نام مُمَيِّزٌ ( بکسر الیاء )مبیّن اور تبیین بھی ہیں۔

بصریین کے نزدیک تمیز کا نکرہ ہونا ضروری ہے، کوفیین کے نزدیک نکرہ اور معرفہ دونوں ہو سکتی ہے تمیز اکثر حالات میں منصوب ہوتی ہے اور کبھی کبھی مجرور بھی ہوتی ہے جیسے اَرۡبَعَةُ اَسۡمَاءٍ اس میں اسماءٍ تمیز ہے۔

ذات مذکورہ اور ذات مقدرہ کیا چیز ہوتی ہے؟اس کا بیان طویل اور پیچیدہ ہے اس لئے اس کو یہاں پر چھوڑ دیا گیا ہے مطولات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

**تشریح**: اسمائے عاملہ کی دوسری قسم وہ اسماء ہیں جو اسمائے نکرہ کو تمیز بناکر نصب دیتے ہیں یہ چار اسماء ہیں :۱-عَشَرٌ سے تسعونَ تک نو دہائیاں جب یہ نو اکائیوں میں سے کسی کے ساتھ ملی ہوئی ہوں،۲- کَمۡ ،۳- کَاَيِّنۡ ،۴- كَذَا۔

**ترکیب** اَلنَّوۡعُ الثَّامِنُ :اَسۡمَاءٌ تَنۡصِبُ الۡاَسۡمَاءَ النَّكِرَاتِ عَلَى التَّمۡيِيزِ ، اَلنَّوۡعُ الثَّامِنُ مرکب توصیفی ہو کر مبتدا،

اسماء موصوف، تنصب فعل ھی ضمیر مستتر فاعل (مرجع اسماء ہے) الاسماء موصوف، النکرات صفت، موصوف با صفت مفعول بہ، علی التمییز جار مجرور ہوکر تنصب کے متعلق، فعل با فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر اسماء کی صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔

وَھِیَ اَرْبَعَۃُ اَسْمَاءٍ، واؤ مستانفہ، ھی مبتدا، اربعۃ مضاف ممیز، اسماءٍ مضاف الیہ تمیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۱- عشرُ اوراس کی اخوات کا بیان

اَلْاَوَّلُ لَفْظُ عَشَرٍ اَوْعِشْرُوْنَ اَوْثَلٰثُوْنَ اَوْاَرْبَعُوْنَ اَوْخَمْسُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ اَوْ تِسْعُوْنَ اِذَارُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ اَوْثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْخَمْسٍ اَوْسِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ.

**ترجمہ**: (اسمائے نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دینے والے چار اسموں میں سے) پہلا لفظ عشر (دس) یا عِشْرُوْنَ (بیس) یا ثَلٰثُوْنَ (تیس) یا اَرْبَعُوْنَ (چالیس) یا خَمْسُوْنَ (پچاس) یا سِتُّوْنَ (ساٹھ) یا سَبْعُوْنَ (ستر) یا ثَمَانُوْنَ (اسی) یا تِسْعُوْنَ (نوے) ہے جب کہ اس کو اَحَدٌ (ایک) یا اِثْنَيْنِ (دو) یا ثَلٰثٌ (تین) یا اَرْبَعٌ (چار) یا خَمْسٌ (پانچ) یا سِتٌّ (چھ) یا سَبْعٌ (سات) یا ثَمَانٍ (آٹھ) یا تِسْعٌ (نو) کے ساتھ جوڑا جائے (یعنی جب مذکورہ نو دہائیوں کو مذکورہ نو اکائیوں کے ساتھ جوڑا جائے)۔

**تشریح**: اسم نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دینے والے چار عامل اسموں میں سے پہلا اسم عامل۔ لفظ عشرٌ اور اس کی اخوات یعنی آٹھ دہائیاں (عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ،) ہیں مگر یہ نو الفاظ (دہائیاں) اسم نکرہ کو نصب اس وقت دیتے ہیں جب ان کو نو اکائیوں (اَحَدٌ، اِثْنَانِ، ثَلٰثٌ، اَرْبَعٌ، خَمْسٌ، سِتٌّ، سَبْعٌ، ثَمَانٌ، تِسْعٌ) میں سے کسی کے ساتھ جوڑا جائے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، رَجُلًا اسم نکرہ کو عشرٌ نے اپنی تمیز بنا کر نصب دیا ہے اور عشرٌ تنہا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اَحَدٌ اکائی ملی ہوئی ہے اسی طرح ثَلٰثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا، اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وغیرہ ہیں۔

اگر تنہا دہائی ہوگی تو اس صورت میں یہ اسم نکرہ کو نصب دیں گے یا نہیں؟ یہ بات ماتنؒ و شارحؒ نے بیان نہیں کی اس لئے اس کو بھی سمجھ لیجئے اس صورت میں لفظ عشرٌ تو اپنی تمیز یعنی اسم نکرہ کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے اور تمیز مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور ہوتی ہے اس صورت میں تمیز کا جمع ہونا بھی ضروری ہے وہ واحد نہیں ہوگی جیسے عَشْرُ بَنَاتٍ (دس لڑکیاں) اور عشرون سے تسعون تک تمام دہائیاں اپنی تمیز کو (اکائیوں کے ساتھ ملے بغیر) نصب دیتی ہیں جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا اور ثَلٰثُوْنَ اِمْرَأَۃً وغیرہ۔

**تنبیہ ۱**: عَشَرٌ کا اکائیوں کے ساتھ مل کر تمیز کو نصب دینا عامل سماعی ہونے کی بناء پر ہوتا ہے اور عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک

دہائیاں چاہے تنہا ہوں یا اکائیوں کے ساتھ ملی ہوئیں ان کا تمیز کو نصب دینا اسم تام ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے ''اسم تام''، ایک قیاسی عامل ہوتا ہے جس کا بیان انشاء اللہ عوامل قیاسیہ کے بیان میں ساتویں نمبر پر آئے گا یہ چوں کہ عوامل سماعیہ کا بیان چل رہا ہے اس لئے یہاں صرف عشر کا بیان ہی مناسب تھا عشرونَ سے تسعونَ تک کا ذکر بے محل معلوم ہوتا ہے۔

**تنبیہ ۲**: مذکورہ عبارت میں عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک جو دہائیاں آئی ہیں وہ یاء کے ساتھ (عِشْرِيْنَ وغیرہ) ہوتیں تو یہ مناسب ہوتا اس لئے کہ یہ ترکیب میں معطوف ہیں اور معطوف علیہ عشرٍ ہے جو مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور ہے اور معطوف علیہ اور معطوف کا اعراب ایک ہوا کرتا ہے اور ان آٹھوں دہائیوں کا اعراب حالت جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہاں اگر الاول کے بعد لفظ نہ ہوتو پھر عشرٌ اور عشرونَ الخ خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہوں گے۔ پھر دہائیوں میں۔ یالانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

**ترکیب**: اَلْاَوَّلُ لَفْظُ عَشرٍ اَوْ عِشْرُوْنَ اَوْ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اَوْ خَمْسُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ اَوْ تِسْعُوْنَ اِذَا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ

الاول مبتدا، لفظ مضاف، عشر معطوف علیہ، او عاطفہ، عِشْرُوْنَ معطوف اول، ثَلٰثُوْنَ معطوف دوم، اَرْبَعُوْنَ معطوف سوم، خَمْسُوْنَ معطوف چہارم، سِتُّوْنَ معطوف پنجم، سَبْعُوْنَ معطوف ششم، ثَمَانُوْنَ معطوف ہفتم، تِسْعُوْنَ معطوف ہشتم، معطوف علیہ آٹھوں معطوفوں سے مل کر لفظٌ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزائے مقدم۔

اِذا شرطیہ، رُكِّبَ فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر فاعل، (اس کا مرجع لَفْظُ عَشرٍ ہے) مع مضاف، احد معطوف علیہ، او عاطفہ، اِثْنَيْنِ سے تِسْعٍ تک آٹھ معطوفات، معطوف علیہ معطوفات سے ملکر مع کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا رُكِّبَ کا، فعل نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط مؤخر، شرط مؤخر جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ایک دوسری ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلا جملہ جس کو جزاء بنایا گیا وہ الگ سے جملہ اسمیہ خبریہ ہو جائے اور دوسرے جملہ میں اذا کو شرطیہ کے بجائے ظرفیہ کہا جائے اس صورت میں اذا اپنے بعد والے جملہ کی طرف مضاف ہوگا اور اس سے پہلے ایک فعل یَنْصِبُ پوشیدہ مانا جائے گا اذا ظرفیہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس فعل کا مفعول فیہ بنے گا یَنْصِبُ کا فاعل ھو ضمیر مستتر ہوگی جس کا مرجع لَفْظُ عَشرٍ ہوگا فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو جائے گا اس صورت میں ترجمہ ہوگا ''نصب دیتا ہے وہ (یعنی لفظ عشر) جس وقت وہ احدٌ وغیرہ کے ساتھ جوڑا گیا ہو''۔

| فَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَطَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِيْ لَفْظِ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ مَعَ عَشرٍ اَنْ تَقُوْلَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَاثْنَا عَشَرَ رَجُلًا بِتَذْكِيْرِ الْجُزْئَيْنِ وَاِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ اِحْدٰى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً وَاثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً بِتَانِيْثِ الْجُزْئَيْنِ |
|---|

**ترجمہ**: پس اگر ممیز (یاء کے کسرہ کے ساتھ) مذکر ہو تو لفظ احدٌ یا اثنان کو (لفظ) عشرٌ کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ تو کہے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (گیارہ مرد) اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا (بارہ مرد) دونوں جزؤں کو مذکر استعمال کر کے اور اگر ہو وہ (ممیز) مؤنث تو تو کہے اِحْدٰى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً (گیارہ عورتیں) اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً (بارہ عورتیں) دونوں جزؤں کو مؤنث استعمال کر کے۔

**تشریح**: عربی زبان میں اکائیوں کو دہائیوں کے ساتھ جوڑنے کے طریقے میں کچھ تفصیل ہے یہاں سے مصنفؒ اس تفصیل

کو بیان فرمارہے ہیں جب اکائیوں میں سے احدٌ یااثنان کو عشرٌ کے ساتھ جوڑا جائے تو اگرممیز (یعنی جس کو گنا جارہا ہے اس کوتمیز اور معدود بھی کہتے ہیں) مذکر ہوتو اکائی اور دہائی دونوں کومذکر اور بغیر عطف کے لایا جائے گا جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً اور اگرممیز مؤنث ہوتو دونوں (اکائی دہائی) کومؤنث لایا جائے گا جیسے اِحْدٰی عَشَرَةَ اِمْرَأَةً اور اِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً۔

**فائدہ:** اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس) تک جوعدد ہیں ان میں دونوں جز یعنی اکائی اور دہائی مبنی برفتح ہوتے ہیں اول جز (یعنی اکائی) تو اس لئے کہ اس کا آخر درمیان میں آجاتا ہے اور دوسرا (دہائی) اس لئے کہ وہ ایک حرف یعنی واؤ کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور حرف مبنی اصل میں سے ہے اس لئے جو چیز مبنی اصل کے معنی کو متضمن ہوگی وہ بھی مبنی ہوگی پھر اس قاعدہ سے اِثْنَا عَشَرَ یعنی بارہ کا عدد مستثنیٰ ہے اس میں دوسرا جزء تو مبنی برفتحہ ہوتا ہے لیکن پہلا جزء (اثنان) معرب ہوتا ہے اس لئے کہ اس کے آخر میں تثنیہ کے مشابہ نون ہے جو دہائی کے ساتھ ملاتے وقت اس طرح گرجاتا ہے جیسے اضافت کرتے وقت تثنیہ کا نون، تو نون کے ساقط ہونے میں وہ مضاف کے مشابہ ہوجاتا ہے اور اضافت اسم معرب کے خواص میں سے ہے۔

**ترکیب:** فَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَطَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِيْ لَفْظِ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَانِ مَعَ عَشَرٍ اَنْ تَقُوْلَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً وَاِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً بِتَذْكِيْرِ الْجُزْئَيْنِ.

فاء تفصیلیہ، اِنْ شرطیہ، کان فعل ناقص، اَلْمُمَيِّزُ اسم، مُذَكَّرًا خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ طریق مضاف، التركيب مصدر، فی جارہ، لفظ مضاف، احدٍ معطوف علیہ، اوْ عاطفہ، اِثْنَيْنِ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر لفظ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فی کا مجرور، جارمجرور سے مل کر متعلق ہوا اَلتَّرْكِيْبِ مصدر سے، مع مضاف، عشر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا مصدر کا، مصدر اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا طریقُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

اَنْ ناصبہ - تقول فعل انتَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، احدَ عَشَرَ مرکب بنائی ممیز، رَجُلًا تمیز، ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِثْنَاعَشَرَ ممیز، رجلا تمیز، ممیز تمیز سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال، ب جار، تذکیر مضاف، الجزئین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جارمجرور (ظرف مستقر) کائنًا کے متعلق ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر مقولہ (مفعول بہ) ہوا تَقُوْلَ کا فعل فاعل اور مفعول بہ (مقولہ) سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَاِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ اِحْدٰى عَشَرَةَ اِمْرَأَةً وَاِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً بِتَانِيْثِ الْجُزْئَيْنِ، واؤ مستانفہ یاعاطفہ، ان شرطیہ، کان فعل ناقص ھو ضمیر مستتر (راجع بسوئے ممیز) اسم، مؤنثا خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، تقولُ فعل اَنتَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، اِحْدٰی عشرَةَ مرکب بنائی ممیز، اِمرَأةً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اثنتا عشرةَ ممیز، امرأةً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال، ب جار، تانیثِ مضاف، الجزئینِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جارمجرور سے مل کر کائنًا کے متعلق ہوکر حال،

ذوالحال حال سے مل کر مقولہ، (تقول کا مفعول بہ) تقول فعل فاعل مفعول بہ (مقولہ) سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

وَطرِيقُ تَرْكِيبِ غَيرِهِمَا اِلَى تِسعٍ مَعَ عَشرٍ اَنْ تَقُولَ فِي الْمُذَكَّرِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَاَربَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا اِلَى تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا بِتَانِيثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَتَذْكِيرًا لِجُزْءِ الثَّانِي وَفِي الْمُؤَنَّثِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً وَاَربَعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً اِلَى تِسعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً بِتَذْكِيرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَتَانِيثِ الْجُزْءِ الثَّانِي.

**ترجمہ**: اور ان دونوں (احدٌ، اثنان) کے علاوہ تِسعٌ تک (سات اکائیوں) کو عشرٌ کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ تو کہے (معدود) مذکر میں ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا (تیرہ مرد) اور اَربَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (چودہ مرد) تِسعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (انیس مرد) تک یعنی پہلے جزء کو مؤنث اور دوسرے جزء کو مذکر استعمال کر کے اور (تو کہے معدود) مؤنث میں ثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (تیرہ عورتیں) اور اَربَعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (چودہ عورتیں) تِسعَ عَشَرَةَ امْرَأَةً (انیس عورتیں) تک (یعنی) پہلے جزء کو مذکر اور دوسرے جزء کو مؤنث استعمال کر کے۔

**تشریح**: ثلٰثٌ سے تسعٌ تک جو سات اکائیاں ہیں ان کو عشرٌ کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر معدود یعنی تمیز مذکر ہو تو اکائی کو مؤنث اور دہائی کو مذکر لایا جائے گا جیسے ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا خَمسَةَ عَشَرَ رَجُلًا وغیرہ اور اگر معدود مؤنث ہو تو ایسی صورت میں اس کا الٹا ہوگا یعنی اکائی کو مذکر اور دہائی کو مؤنث لایا جائے گا جیسے ثَلٰثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً وغیرہ۔

**فرق کی وجہ**: تیرہ سے انیس تک اگر معدود مذکر ہوں تو عربی میں اکائی کو مؤنث اور دہائی کو مذکر اور اگر معدود مؤنث ہوں تو اکائی کو مذکر اور دہائی کو مؤنث لایا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کو سمجھنے سے پہلے یہ بھی جان لینا چاہئے کہ ثلٰثٌ سے عشرٌ تک (تین سے دس تک) جو عدد ہیں جب اُن کو تنہا استعمال کیا جاتا ہے تب بھی یہ معاملہ الٹا ہی ہوتا ہے یعنی مذکر کے لئے مونث اور مؤنث کے لئے مذکر۔ مثلاً اگر کہیں تین مرد تو عربی ہوگی ثلٰثةُ رِجَالٍ اور اگر کہیں تین عورتیں تو بولا جائے گا ثلٰثُ نِسْوَةٍ اسی طرح دس تک۔

اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ تین اور اس سے اوپر کے اعداد جماعت کو بتاتے ہیں اور جماعت مؤنث ہوتی ہے اور چوں کہ مذکر مؤنث سے پہلے ہوتا ہے اس لئے پہلے مذکر کی جماعت کو مؤنث عدد دے دیا گیا پھر معدود مؤنث کو مذکر عدد اس وجہ سے دیا گیا تا کہ دونوں میں امتیاز اور فرق باقی رہے ورنہ جماعت ہونے کی رو سے تو معدود مؤنث کو بھی مؤنث عدد ہی ملنا چاہئے تھا۔

پھر جب ان اعداد (ثلٰثٌ سے تِسعٌ) کو عشرٌ کے ساتھ جوڑتے ہیں تو معدود خواہ مذکر ہو یا مؤنث اکائی (پہلا جزء) تو اپنے اسی قاعدے کے مطابق آتا ہے جو ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے یعنی مذکر کے لئے مؤنث اور مؤنث کے لئے مذکر اور دہائی (دوسرا جزء) معدود کے مذکر ہونے کی صورت میں مذکر اس لئے آتا ہے تا کہ اس لفظ میں جو ایک ہی کلمہ کی طرح ہے ایک جنس کی دو تانیث جمع نہ ہو جائیں یعنی اکائی تو پہلے ہی سے مؤنث بالتاء ہے اگر دہائی کو بھی مؤنث لایا جائے گا تو دو تائے تانیث اکٹھی ہو جائیں گی اور ایک کلمہ میں ایک جنس کی دو تانیث کا جمع ہو جانا نہایت قبیح سمجھا جاتا ہے اکائی دہائی اگر چہ دو الگ الگ کلمے ہیں مگر حکم میں ایک ہی کلمہ کے ہوتے ہیں کیوں کہ دونوں مل کر ایک ہی عدد کو بتاتے ہیں ثلٰثةَ عَشَرَ کے معنی تیرہ ہیں نہ کہ الگ الگ تین اور دس۔

اور معدود کے مؤنث ہونے کی صورت میں دہائی کو اس لئے مؤنث لایا جاتا ہے کہ اس میں مذکورہ خرابی نہیں کیوں کہ اس وقت اکائی مذکر ہوتی ہے جب دہائی مؤنث ہوگی تو دو تانیث کا اجتماع لازم نہیں آئے گا۔ (واللہ اعلم)

**ترکیب**: وَطَرِيْقُ تَرْكِيْبِ ........ وَتَانِيْثِ الْجُزْءِ الثَّانِي۔

واؤ مستانفہ، طریق مضاف، ترکیب مصدر مضاف الیہ مضاف، غیر مضاف الیہ مضاف، ہما مضاف الیہ غیر مضاف مضاف الیہ سے مل کر ذو الحال، اِلٰی جار، تسع مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُنْتَهِيًا اسم فاعل محذوف کے، ہو ضمیر ہو اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذو الحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا تَرْكِيْب مضاف کا، بین عشر مضاف مضاف الیہ ہوکر ترکیب مصدر کا مفعول فیہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ طریق مضاف کا، طریق مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (یعنی طریق سے عشر تک مل ملا کر مبتدا ہوا)

اَنْ ناصبہ مصدریہ، تقول فعل انت ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، فِي المذكر جار مجرور ہوکر تقول کے متعلق، ثلثة عشر مرکب بنائی ممیز، رَجُلًا تمیز ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا ممیز تمیز ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذو الحال، الی جار، تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا ممیز تمیز ہوکر محلا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُنْتَهِيًا اسم فاعل محذوف کے ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال اول، ب جار، تانیث مضاف، الجزء موصوف، الاول صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا تانیث مضاف کا، تانیث مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تذکیر موصوف، الجزء الثاني مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنا اسم فاعل محذوف کے، کائنا اپنے فاعل مستتر ھو اور متعلق سے مل کر حال ثانی، (اگر ایک ذو الحال سے دو حال ہوں تو ان کو حال مترادفہ کہتے ہیں) ذو الحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا تقول کا، تقولُ فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ (مقولہ) سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر معطوف علیہ (یعنی ان تقول سے وتذکیر الجزء الثانی تک معطوف علیہ)

واؤ عاطفہ، اس کے بعد اَنْ تقول فعل با فاعل پوشیدہ، فِي المؤنث اس کے متعلق، ثلث عشرة اِمْرَأةً ممیز تمیز ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأةً معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذو الحال، الی تِسْعَ عَشَرَةَ امراۃ مثل سابق مُنْتَهِيًا کے متعلق ہوکر حال اول، بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَتَانِيْثِ الْجُزْءِ الثَّانِي حسب سابق مل ملا کر کائنا کے متعلق ہوکر حال دوم، ذو الحال دونوں حالوں سے مل مفعول بہ ہوا تَقُوْلَ کا، تَقُوْلَ فعل، فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر معطوف، (یعنی وَفِي الْمُؤَنَّثِ سے وَتَانِيْثِ الْجُزْءِ الثَّانِي تک معطوف) معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاَمَّا طَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَعَ عِشْرِيْنَ وَاَخَوَاتِهٖ اِلٰى تِسْعِيْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْعَطْفِ

**ترجمہ**: اور بہرحال واحدٌ اور اِثْنَان (سے) تِسْعٌ تک (نو اکائیوں) کو عشرونَ اور اس کی اَخوات تِسْعُوْنَ تک (آٹھ دہائیوں) کے ساتھ جوڑنے کا طریقہ علیٰ سبیل العطف ہے۔

**تشریح**: واحدٌ سے تسعٌ تک جونو اکائیاں ہیں جب ان کو عشرون یا اس سے اوپر کی دہائیوں مثلاً ثلثون واربعون وغیرہ کے ساتھ جوڑا جائے تو دونوں کو علی سبیل العطف جوڑا جائے گا یعنی اکائی اور دہائی کے درمیان حرف عطف واؤ لاتا پڑے گا جیسے اَحَدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ،احدیٰ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً ،اِثْنَان وَثلثُوْنَ رَجُلًا ،اِثْنَتَان وَثلثُوْنَ اِمْرَأَۃً وغیرہ۔

**ترکیب**: وَاَمَّا طَرِیْقُ ......... العَطْفِ

واؤ عاطفہ،اما برائے تفصیل،طریق مضاف، التر کیب مصدر،فی جار،الواحد معطوف علیہ، واؤ عاطفہ الاثنین معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر پھر معطوف علیہ،اس کے بعد یہ عبارت مقدر ہے وَمَازَادَ عَلَیْھِمَا ،واؤ عاطفہ،ما موصول زاد فعل ھو ضمیر مستتر (راجع ما کی طرف) ذوالحال،عَلٰی جار،ھما مجرور،جار مجرور مل کر زاد سے متعلق اِلٰی تسع جار مجرور منتھیا محذوف کے متعلق ہو کر حال،ذوالحال حال سے مل کر زاد کا فاعل،زاد فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ما کا صلہ،موصول صلہ سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کے کر فی کا مجرور۔جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا التر کیب مصدر سے۔مع مضاف عشرین معطوف علیہ۔واؤ عاطفہ۔اخواتہ مضاف مضاف الیہ ہو کر ذوالحال،الی تسعین جار مجرور ہو کر منتھیۃ اسم فاعل پوشیدہ کے متعلق۔ھی ضمیر (جو اخوات کی طرف لوٹتی ہے) فاعل،اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔عشرین اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مع مضاف کا۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ التر کیب مصدر کا۔مصدر اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا طریق مضاف کا۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔

علٰی حرف جر۔سبیل مضاف۔العطف مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔جار مجرور کائنٌ کے متعلق ہو کر خبر۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

> فَاِنْ کَانَ الْمُمَیِّزُ مُذَکَّراً فَتَقُوْلُ فِی تَرْکِیْبِ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ لَا فِیْ غَیْرِ ھِمَا اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَّاِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا بِتَذْکِیْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَاِنْ کَانَ الْمُمَیِّزُ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً وَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً بِتَانِیْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ ۔

**ترجمہ**: پس اگر ممیز مذکر ہو۔تو تو کہے واحدٌ اور اِثنانِ کو جوڑنے میں (عشرون اور اس کی اخوات کے ساتھ) نہ کہ ان دونوں (واحدٌ اور اِثنانِ) کے علاوہ میں اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً (اکیس مرد) اور اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً (بائیس مرد) پہلے جز کو مذکر استعمال کر کے۔اور اگر ممیز مؤنث ہو۔تو تو کہے اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً (اکیس عورتیں) اور اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً (بائیس عورتیں) پہلے جزء کو مؤنث استعمال کر کے۔

**تشریح**: واحدٌ اور اثنان جب ان دونوں اکائیوں میں سے کسی کو عشرون یا اس کی سات اخوات کے ساتھ جوڑیں گے تو معدود خواہ مذکر ہو یا مؤنث دونوں کے درمیان واؤ عاطفہ آئے گا جیسا کہ ماقبل والی عبارت میں معلوم ہو چکا ہے۔لیکن اکائی اور دہائی کو مذکر لایا جائے گا یا مؤنث؟ تو یاد رکھیں دھائی تو بہر صورت مذکر ہی رہے گی لیکن اکائی (واحد،اثنان) معدود کے مذکر ہونے کی صورت میں مذکر اور مؤنث ہونے کی صورت میں مؤنث لائی جائے گی جیسے مذکر کے لئے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً ،اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً اسی طرح اَحَدٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ رَجُلاً (اکتیس مرد) اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً (بیالیس مرد) وغیرہ اور مؤنث

کے لئے احدی وعشرون امراۃ، اثنتان وعشرون امراۃ۔ احدی وثلثون امراۃ (اکتیس عورتیں) اثنتان واربعون امراۃ (بیالیس عورتیں) وغیرہ۔

**ترکیب:** فان کان الممیز مذکرا۔ فا تفصیلیہ۔ ان شرطیہ۔ کان فعل ناقص۔ الممیز اسم۔ مذکرا خبر۔ کان اسم وخبر سے مل کر شرط۔

فتقول فی ترکیب الواحد والاثنین لا فی غیرھما احد وعشرون رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذکیر الجزء الاول۔ فا جزائیہ۔ تقول فعل۔ انت ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر مستتر فاعل ضمیر۔ فی جار۔ ترکیب مضاف۔ الواحد معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ۔ الاثنین معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فی کا مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ لا عاطفہ۔ فی جارہ۔ غیرھما مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر تقول سے متعلق۔ احد وعشرون ممیز رجلا تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ اثنان وعشرون رجلا۔ ممیز تمیز سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال۔ ب جارہ تذکیر مضاف۔ الجزء الاول مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور کائنا کے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا تقول کا۔ تقول اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔

وان کان الممیز مؤنثا۔ واؤ عاطفہ۔ ان شرطیہ۔ کان فعل ناقص۔ الممیز اسم۔ مونثا خبر۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط۔

فتقول احدی وعشرون امراۃ واثنتان وعشرون امراۃ بتانیث الجزء الاول۔ فاء جزائیہ۔ تقول فعل۔ انت ضمیر مستتر فاعل۔ احدی وعشرون امراۃ ممیز تمیز ہو کر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ۔ اثنتان وعشرون امراۃ ممیز تمیز ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال۔ بتانیث الجزء الاول مل ملا کر کائنا کے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر تقول کا مفعول بہ۔

فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

> وفی ترکیب غیر الواحد والاثنین الی تسع مع عشرین تقول فی الممیز المذکر ثلثۃ وعشرون رجلا واربعۃ وعشرون رجلا بتانیث الجزء الاول وفی الممیز المؤنث ثلث وعشرون امراۃ واربع وعشرون امراۃ بتذکیر الجزء الاول وعلی ھذا القیاس الی تسع وتسعین

**ترجمہ:** اور واحد اور اثنان کے علاوہ (دیگر سات اعداد یعنی ثلثۃ سے) تسع تک کو عشرون کے ساتھ جوڑنے میں تو کہے ممیز مذکر میں ثلثۃ وعشرون رجلا (تئیس مرد) اور اربعۃ وعشرون رجلا (چوبیس مرد) پہلے جزء کو مؤنث استعمال کر کے اور ممیز مؤنث میں (تو کہے) ثلث وعشرون امراۃ (تئیس عورتیں) اور اربع وعشرون امراۃ (چوبیس عورتیں) پہلے جزء کو مذکر استعمال کر کے۔ اور قیاس اسی پر ہے تسع وتسعون تک۔

**تشریح** واحدؔ اور اثنان کے علاوہ ثلثٌ سے تِسعٌ تک جو سات اکائیاں ہیں جب ان کو عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک آٹھ دہائیوں میں سے کسی کے ساتھ جوڑا جائے گا تو دونوں کے درمیان واؤ عاطفہ تو آئے گا ہی۔ اور دھائی بھی بہرصورت مذکر ہی رہے گی۔ لیکن اکائی کا معاملہ الٹا ہوگا (یعنی جو قاعدہ تنہا اکائیوں میں ہے جس کو ماقبل میں بیان کیا جاچکا ہے وہی ان دہائیوں کے ساتھ مل کر چلے گا) اگر معدود مذکر ہوگا تو اکائی مونث ہوگی جیسے ثَـلٰثَةٌ وَّ عِشْـرُوْنَ رَجُلًا ، اَرْبَـعَةٌ وَّثَـلٰـثُـوْنَ رَجُلًا ، خَمْسَـةٌ وَّاَرْبَـعُـوْنَ رَجُلًا ، سِتَّةٌ وَّخَـمْـسُـوْنَ رَجُلًا ، سَـبْـعَةٌ وَّسِتُّـوْنَ رَجُلًا ، ثَمَـانِيَةٌ وَّسَبْعُوْنَ رَجُلًا ، تِسْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلًا. تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلًا۔ وغیرہ۔ اور اگر معدود مؤنث ہوگا تو اکائی کو مذکر لایا جائیگا جیسے ثلثٌ وَّعِشْرُوْنَ امْرَاةً ، اَرْبَـعٌ وَّعِـشْـرُوْنَ اِمْـرَاةً ، تِـسْـعٌ وَّتِـسْـعُوْنَ اِمْـرَاةً وغیرہ۔

**ترکیب** وَفِی تَرْكِيْبِ غَيْرِ الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَعَ عِشْرِيْنَ۔ واؤ عاطفہ یا مستانفہ۔ فی، جار تَرْكِيْبِ مصدر مضاف۔ غیـر مضاف الیہ مضاف۔ الْـوَاحِـدِ وَالِاثْنَيْنِ معطوف علیہ معطوف ہوکر غیـر کا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال۔ الیٰ تسع جار مجرور منتهيا مقدر کے متعلق ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا تَرْكِيْبِ مصدر مضاف کا۔ مَعَ عِشْرِيْنَ مرکب اضافی ہوکر مصدر کا مفعول فیہ۔ مصدر اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مجرور ہوا فی کا۔ جار مجرور سے مل کر متعلق مقدم ہوا اگلے والے فعل تَقُوْلُ سے۔

تَقُوْلُ فِی الْـمُـمَیِّزِ الْمُذَکَّرِ ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا بِتَانِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ. تقول فعل بافاعل، فعل فاعل سے مل کر قول۔ فی جار۔ الْـمُمَیِّزِ الْمُذَکَّرِ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی ہوا تقول کا۔ ثَـلٰثَةٌ وَّعِشْـرُوْنَ رَجُلًا ا ممیز تمیز ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ۔ اَرْبَـعَةٌ وَّعِشْـرُوْنَ رَجُلًا ممیز تمیز ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال۔ بِتَـانِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ مل ملا کر کـائـنـاً کے متعلق ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا۔ تقول فعل فاعل دونوں متعلقوں اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَفِی الْمُمَیِّزِ الْمُؤَنَّثِ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَاةً وَاَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَاةً بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ. واؤ عاطفہ۔ فی جار۔ الْـمُمَیِّزِ الْمُؤَنَّثِ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تقول مقدر سے۔ انت اس کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول ثَـلٰـثٌ وَّعِشْـرُوْنَ اِمْرَاةً ممیز تمیز ہوکر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ اَرْبَـعٌ وَّ عِشْـرُوْنَ اِمْرَاةً ممیز تمیز ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال. بِتَـذْكِيْـرِ الْـجُزْءِ الْاَوَّلِ حسب سابق حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا تقول کا۔ تقول فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَعَـلٰـى هٰـذَا الْـقِيَاسُ اِلٰى تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ. واؤ مستانفہ یا عاطفہ۔ عـلٰـی جار۔ ھٰذا اسم اشارہ محلاً مجرور۔ جار مجرور کائن محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ القیاس مصدر۔ الیٰ تسع جار مجرور ہوکر مصدر کے متعلق۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**فـائـده ا**۔ اس نوع کے عامل اول یعنی لفظ عَشَرٌ کے ماتحت شارحؒ نے ننانوے تک عربی اعداد (گنتی) بیان کئے ہیں اور ان کو استعمال کرنے کا پورا طریقہ بھی بتایا ہے۔ چوں کہ عربی اعداد میں معدود (جس کو گنا جاتا ہے) کی تذکیر و تانیث کی بنا پر کئی جگہ فرق

ہوتا ہے جس کی بنا پر طلباء کو اسمائے اعداد (گنتی) یاد کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے یہاں سو تک پوری گنتی معدود کے مذکر اور مؤنث ہونے کا خیال رکھتے ہوئے تحریر کی جارہی ہے۔

**فائدہ ۲**: یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ (ننانوے) تک کی تمیز (معدود) کا اعراب تو کتاب میں بیان کردیا گیا ہے یعنی وہ نکرہ، مفرد اور منصوب ہوگی جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً، تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلاً۔ اس کو نصب کون دیتا ہے اس کے لئے دیکھئے ماقبل میں صفحہ نمبر؟ ۱۳۰ پر تنبیہ نمبر ۱ میں مگر گیارہ سے نیچے والے اعداد کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ تو یاد رکھئے کہ واحد اور اثنان کے عدد کو تو لانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ تمیز خود ہی عدد کو بتادیتی ہے۔ جیسے رجلٌ (ایک مرد) رَجُلان (دو مرد)۔ اور ثلثة سے عَشرَةٌ کی تمیز جمع اور مجرور ہوتی ہے جیسے ثَلٰثَةُ رِجالٍ۔ عَشرَةُ رِجالٍ اور مِاةٌ سو کی تمیز مفرد اور مجرور ہوتی ہے جیسے مِأةُ رَجُلٍ۔

## عربی گنتی

| | معدود مذکر کے لئے | | معدود مؤنث کے لئے | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | واحدٌ | اصل کے مطابق | واحدَةٌ | اصل کے مطابق |
| ۲۔ | اِثْنَانِ | " | اِثْنَتانِ | " |
| ۳۔ | ثَلٰثَةٌ | خلاف اصل | ثَلٰثٌ | خلاف اصل |
| ۴۔ | اَرْبَعَةٌ | " | اَرْبَعٌ | " |
| ۵۔ | خَمْسَةٌ | " | خَمْسٌ | " |
| ۶۔ | سِتَّةٌ | " | سِتٌّ | " |
| ۷۔ | سَبْعَةٌ | " | سَبْعٌ | " |
| ۸۔ | ثَمانِيَةٌ | " | ثَمانٍ | " |
| ۹۔ | تِسْعَةٌ | " | تِسْعٌ | " |
| ۱۰۔ | عَشَرَةٌ | " | عَشْرٌ | " |
| ۱۱۔ | اَحَدَعَشَرَ | اکائی اور دہائی دونوں مذکر عطف کے بغیر | اِحْدیٰ عَشْرَةَ | اکائی اور دہائی دونوں مؤنث کے بغیر |
| ۱۲۔ | اِثْناعَشَرَ | " | اثنتا عشرة | |
| ۱۳۔ | ثَلٰثَةَ عَشَرَ | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے بغیر | ثَلٰثَ عَشْرَةَ | اکائی مذکر دھائی مؤنث عطف کے بغیر |
| ۱۴۔ | اَرْبَعَةَعَشَرَ | " " | اربع عَشرةَ | " |
| ۱۵۔ | خَمْسَةَعَشَرَ | " " | خَمْسَ عَشْرةَ | " " |
| ۱۶۔ | سِتَّةَعَشَرَ | " " | سِتَّ عَشرةَ | " " |
| ۱۷۔ | سَبْعَةَعَشَرَ | " " | سَبْعَ عَشرة | " " |
| ۱۸۔ | ثَمانِيَةَعَشَرَ | " " | ثَمانيَ عَشْرةَ | " " |

| نمبر | مذکر | | مؤنث | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹ | تسعة عشر | | تسع عشرة | |
| ۲۰ | عشرون | دہائی مذکر | عشرون | دہائی مذکر |
| ۲۱ | احدٌ وعشرون | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | احدیٰ وعشرون | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۲۲ | اثنان وعشرون | | اثنتان وعشروبن | |
| ۲۳ | ثلثةٌ وعشرون | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | احدی و عشرون | اکائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۲۴ | اربعةٌ وعشرون | ۔ ۔ | اربعٌ وعشرون | ۔ ۔ |
| ۲۵ | خمسةٌ وعشرون | ۔ ۔ | خمسٌ وعشرون | ۔ ۔ |
| ۲۶ | ستةٌ وعشرون | ۔ ۔ | ستٌ وعشرون | ۔ ۔ |
| ۲۷ | سبعةٌ وعشرون | ۔ ۔ | سبعٌ وعشرون | ۔ ۔ |
| ۲۸ | ثمانيةٌ وعشرون | ۔ ۔ | ثمانٌ وعشرون | ۔ ۔ |
| ۲۹ | تسعةٌ وعشرون | اکائی مؤنث عطف کے ساتھ | تسعٌ وعشرون | |
| ۳۰ | ثلثون | دہائی مذکر | ثلثون | دہائی مذکر |
| ۳۱ | احدٌ وثلثون | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | احدیٰ وثلثون | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۳۲ | اثنان وثلثون | ۔ ۔ | اثنتان وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۳ | ثلثةٌ وثلثون | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وثلثون | اکائی دھائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۳۴ | اربعةٌ وثلثون | ۔ ۔ | اربعٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۵ | خمسةٌ وثلثون | ۔ ۔ | خمسٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۶ | ستةٌ وثلثون | ۔ ۔ | ستٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۷ | سبعةٌ وثلثون | ۔ ۔ | سبعٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۸ | ثمانيةٌ وثلثون | ۔ ۔ | ثمانٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۳۹ | تسعةٌ وثلثون | ۔ ۔ | تسعٌ وثلثون | ۔ ۔ |
| ۴۰ | اربعون | دہائی مذکر | اربعون | دہائی مذکر |
| ۴۱ | احدٌ واربعون | اکائی دھائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | احدیٰ واربعون | اکائی مونث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۴۲ | اثنان واربعون | ۔ ۔ | اثنتان واربعون | ۔ ۔ |
| ۴۳ | ثلثةٌ واربعون | اکائی مونث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ واربعون | اکائی دھائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۴۴ | اربعةٌ واربعون | ۔ ۔ | اربعٌ واربعون | ۔ |

فیصل

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۵۔ | خَمسۃٌ وَّاَربعونَ | اکائی مونث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | خَمسٌ وَّاَربعونَ | اکائی دھائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۴۶۔ | سِتۃٌ وَّاَربعونَ | ، ، | سِتٌّ وَّاَربعونَ | ، ، |
| ۴۷۔ | سَبعۃٌ وَّاَربعونَ | ، ، | سَبعٌ وَّاَربعونَ | ، ، |
| ۴۸۔ | ثمانیۃٌ وَّاَربعونَ | ، ، | ثمانٌ وَّاَربعونَ | ، ، |
| ۴۹۔ | تِسعۃٌ وَّاَربعونَ | ، ، | تسعٌ وَّاَربعونَ | ، ، |
| ۵۰۔ | خَمسُونَ | دہائی مذکر | خَمسُونَ | دہائی مذکر |
| ۵۱۔ | اَحدٌ وَّخَمسُونَ | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | اِحدیٰ وَخَمسُونَ | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۵۲۔ | اِثنان وَخَمسُونَ | ، ، | اِثنتان وَخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۳۔ | ثلثۃٌ وَّخَمسُونَ | اکائی مونث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وَّخَمسُونَ | اکائی دھائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۵۴۔ | اَربعۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | اربعٌ وَّخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۵۔ | خَمسۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | خَمسٌ وَّخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۶۔ | سِتۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | سِتٌّ وَّخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۷۔ | سَبعۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | سَبعٌ وَخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۸۔ | ثمانیۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | ثمانٌ وَّخَمسُونَ | ، ، |
| ۵۹۔ | تِسعۃٌ وَّخَمسُونَ | ، ، | تسعٌ وَّخَمسُونَ | ، ، |
| ۶۰۔ | سِتُّونَ | دہائی مذکر | سِتُّونَ | دہائی مؤنث |
| ۶۱۔ | اَحدٌ وَّسِتُّونَ | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | اِحدیٰ وَسِتُّونَ | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۶۲۔ | اِثنان وَسِتُّونَ | ، ، | اِثنتان وَسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۳۔ | ثلثۃٌ وَّسِتُّونَ | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وَّسِتُّونَ | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۶۴۔ | اَربعۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | اَربعٌ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۵۔ | خَمسۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | خَمسٌ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۶۔ | سِتۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | سِتٌّ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۷۔ | سبعۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | سَبعٌ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۸۔ | ثمانیۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | ثمانٌ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۶۹۔ | تسعۃٌ وَّسِتُّونَ | ، ، | تسعٌ وَّسِتُّونَ | ، ، |
| ۷۰۔ | سَبعُونَ | دہائی مذکر | سَبعُونَ | دہائی مذکر |
| ۷۱۔ | اَحدٌ وَّسَبعُونَ | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | اِحدیٰ وَسَبعُونَ | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۷۲۔ | اِثنان وَسَبعُونَ | ، ، | اِثنتان وَسَبعُونَ | ، |

| نمبر | معدود مذکر | کیفیت | معدود مؤنث | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۷۳ | ثلثۃٌ وسبعُوْن | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وسبعُوْن | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۷۴ | اربعۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | اربعٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۷۵ | خمسۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | خمسٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۷۶ | ستّۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | ستٌّ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۷۷ | سبعۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | سبعٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۷۸ | ثمانیۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | ثمانٍ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۷۹ | تسعۃٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ | تسعٌ وسبعُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۰ | ثمانُوْن | دہائی مذکر | ثمانُوْن | دہائی مذکر |
| ۸۱ | احدٌ وثمانُوْن | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | احدیٰ وثمانُوْن | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۸۲ | اثنان وثمانُوْن | ۔ ۔ | اثنتان وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۳ | ثلثۃٌ وثمانُوْن | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وثمانُوْن | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۸۴ | اربعۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | اربعٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۵ | خمسۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | خمسٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۶ | ستّۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | ستٌّ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۷ | سبعۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | سبعٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۸ | ثمانیۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | ثمانٍ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۸۹ | تسعۃٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ | تسعٌ وثمانُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۰ | تسعُوْن | دہائی مذکر | تسعُوْن | دہائی مذکر |
| ۹۱ | احدٌ وتسعُوْن | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ | احدیٰ وتسعُوْن | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ |
| ۹۲ | اثنان وتسعُوْن | ۔ ۔ | اثنتان وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۳ | ثلثۃٌ وتسعُوْن | اکائی مؤنث دہائی مذکر عطف کے ساتھ | ثلثٌ وتسعُوْن | اکائی دہائی دونوں مذکر عطف کے ساتھ |
| ۹۴ | اربعۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | اربعٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۵ | خمسۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | خمسٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۶ | ستّۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | ستٌّ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۷ | سبعۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | سبعٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۸ | ثمانیۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | ثمانٍ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۹۹ | تسعۃٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ | تسعٌ وتسعُوْن | ۔ ۔ |
| ۱۰۰ | مأۃٌ | سیکڑہ | مأۃٌ | سیکڑہ |

# ۲ - کم کا بیان

وَالثَّانِیْ کَمْ. مَعنَاہُ عَدَدٌ مُبْہَمٌ. وَھُوَعَلٰی نَوْعَیْنِ. اَحَدُھُمَا اِسْتِفْہَامِیَّۃٌ اِنْ کَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَی الْاِسْتِفْہَامِ. وَھُوَیَنْصِبُ التَّمِیْزَ. مِثْلُ کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَہٗ
وَالثَّانِیْ خَبَرِیَّۃٌ. اِنْ لَمْ یَکُنْ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَی الْاِسْتِفْہَامِ. وَھُوَیَنْصِبُ الْمُمَیَّزَ اِنْ کَانَ بَیْنَھُمَافَاصِلَۃٌ مِثْلُ کَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا. وَاِنْ لَمْ تَکُنْ بَیْنَھُمَا فَاصِلَۃٌفَمُمَیَّزُہٗ مَجْرُوْرٌ بِالْاِضَافَۃِاِلَیْہِ. مِثْلُ کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ ،وَکَمْ غِلْمَانٍ اِشْتَرَیْتُ

**ترجمہ** :اور دوسرا (اسم) کَم ہے اس کے معنی عدد مبہم ہیں۔اور وہ دو قسم پر ہے۔ان دونوں (قسموں) میں سے ایک استفہامیہ ہے۔اگر وہ استفہام کے معنی پر مشتمل ہو۔اور وہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔جیسے کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَہٗ (تو نے کتنے آدمیوں کی پٹائی کی؟)۔اور دوسرا خبریہ ہے۔اگر وہ استفہام کے معنی پر مشتمل نہ ہو۔اور وہ تمیز کو نصب دیتا ہے اگر ان دونوں (کم اور تمیز) کے درمیان فاصلہ ہو جیسے کَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں) اور اگر ان دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو اس کی تمیز مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہوگی جیسے کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ (میں نے بہت سے آدمیوں کو مارا) اور کَمْ غِلْمَانٍ اِشْتَرَیْتُ (میں نے بہت سے غلام خریدے)

**تشریح** : اسم نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دینے والے چار اسموں میں ایک اسم ،،کَمْ،، ہے۔اس کے معنی عدد مبہم ہیں۔یعنی یہ عدد کو بتاتا ہے مگر وہ متعین نہیں ہوتا۔اس میں سبھی اعداد سما سکتے ہیں۔اس کا ترجمہ" کتنے اور بہت سے" سے کرتے ہیں۔یہ دو طرح کا ہوتا ہے:۱-استفہامیہ۔۲-خبریہ۔

**کم استفہامیہ** :اس کے ذریعہ عدد مبہم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے۔جیسے،، کَمْ رَجُلًاضَرَبْتَہٗ تو نے کتنے آدمیوں کو مارا۔؟ کَمْ قَلَمًاعِنْدَکَ تیرے پاس کتنے قلم ہیں؟ کَمْ استفہام کے لئے اس وقت ہوتا ہے جب اس میں استفہامی (سوالی) معنی کا لحاظ کیا جائے۔

**کم خبریہ** : اس کے ذریعے عدد مبہم کے بارے میں خبر دیجاتی ہے اور یہ تکثیر (زیادتی کو بتانے) کے لئے آتا ہے۔اس کی تمیز مفرد بھی آتی ہے اور جمع بھی۔اور اس تمیز کا اعراب نصب بھی ہوتا ہے اور جر بھی۔نصب تو اس صورت میں ہوگا جب کَمْ اور تمیز کے درمیان کوئی فاصلہ آجائے جیسے کَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا (میرے پاس بہت سے مرد ہیں . یا۔میرے پاس کتنے ہی مرد ہیں) اس مثال میں تمیز منصوب اور مفرد ہے۔اور اگر کَمْ اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو ایسی صورت میں تمیز مضاف الیہ ہونے کی بنا پہ مجرور ہوگی جیسے کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ (میں نے بہت سے مردوں کو مارا) اور کَمْ غِلْمَانٍ اِشْتَرَیْتُ (میں نے کتنے ہی غلام خریدے) پہلی مثال میں تمیز مفرد مجرور اور دوسری میں جمع مجرور ہے غِلْمَانٌ غُلَامٌ کی جمع ہے . کَمْ خبریہ اس وقت ہوتا ہے جب اس میں استفہام (سوال) کے معنی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

**کم کی دونوں قسموں میں فرق**: مذکورہ تشریح سے یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ میں دو طرح کا فرق ہوتا ہے:

۱- کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے اور کم خبریہ کی تمیز فصل کی صورت میں منصوب اور فصل نہ ہونے کی صورت

میں مجرور ہوتی ہے۔

۲۔ کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں ہو سکتی ہے۔

**کم ترکیب میں کیا بنتا ہے؟** کم چاہے استفہامیہ ہو یا خبریہ اپنی تمیز سے مل کر کبھی تو مفعول (مطلق، بہ، یا فیہ بنتا ہے) کبھی مجرور یا مضاف الیہ، کبھی مبتدا اور کبھی خبر ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے حرف جر ہو تو اس کا مجرور بنے گا جیسے بِکَمْ رَجُلاً مَرَرْتُ۔ اگر اس سے پہلے مضاف ہو تو اس کا مضاف الیہ بنے گا جیسے غُلَامَ کَمْ رَجُلاً اشْتَرَيْتَ۔ اور اگر اس کے شروع میں نہ تو حرف جر ہو نہ مضاف اور اس کے بعد ایسا فعل ہو جس کا مفعول ایسی ضمیر نہ ہو جو کَمْ اور اس کی تمیز کی طرف لوٹتی ہو ایسی صورت میں کَمْ اپنی تمیز کے ساتھ مل کر بعد والے فعل کا مفعول بنے گا۔ جیسے کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ، اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی نہ ہو تو اگر تمیز ظرف نہیں تو کَمْ تمیز سے مل کر مبتدا بنے گا جیسے کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَه۔ اور اگر تمیز ظرف ہے تو پھر کَمْ تمیز سے مل کر خبر بنے گا جیسے کَمْ یَوْمٍ مَاسَفَرُكَ۔

**ترکیب**: وَالثَّانِیْ کَمْ۔ الثَّانِی مبتدا۔ کَمْ خبر۔ مَعْنَاهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ۔ معناهُ مرکب اضافی مبتدا عددٌ مُبْهَمٌ مرکب توصیفی خبر۔ وَھُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ۔ ھو مبتدا۔ عَلٰی نَوْعَیْنِ جار مجرور (ظرف مستقر) کَائِنٌ کے متعلق ہو کر خبر۔ اَحَدُھُمَا اِسْتِفْهَامِیَّةٌ۔ اَحَدُھُمَا مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا۔ اِسْتِفْهَامِیَّةٌ خبر۔

اِنْ کَانَ مُتَضَمِّناً لِمَعْنَی الْاِسْتِفْهَامِ۔ اِنْ شرطیہ۔ کَانَ فعل ناقص ھو ضمیر مستتر (راجع بسوئے کم) اسم مُتَضَمِّناً اسم فاعل۔ لام جارہ۔ مَعْنَی الْاِسْتِفْهَامِ مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے مُتَضَمِّناً سے۔ مُتَضَمِّناً اپنے فاعل مستتر ھو اور متعلق سے مل کر کَانَ کی خبر۔ کَانَ اسم و خبر سے مل کر شرط۔ جزاء محذوف ہے اور وہ فَھُوَ اِسْتِفْهَامِیَّةٌ ہے۔ اس کا قرینہ جملہ سابقہ ہے۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَھُوَ یَنْصِبُ التَّمِیْزَ۔ ھو مبتدا۔ ینصب فعل با فاعل، التَّمِیْزَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَه۔ مثل مُضاف۔ کَمْ ممیز رَجُلاً تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا ضَرَبْتَه فعل با فاعل با مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر (کیوں کہ استفہام انشاء میں سے ہے) مِثْلُ کا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مِثَالُه مبتدا محذوف کی۔

والثَّانِی خَبَرِیَّةٌ۔ اَلثَّانِی مبتدا۔ خَبَرِیَّةٌ خبر۔

اِنْ لَمْ یَکُنْ مُتَضَمِّناً لِمَعْنَی الْاِسْتِفْهَامِ۔ حسب سابق شرط اور جزاء محذوف فَھُوَ خَبَرِیَّةٌ جملہ شرطیہ ہوا۔

وَھُوَ یَنْصِبُ الْمُمَیِّزَ۔ اِنْ کَانَ بَیْنَهُمَا فَاصِلَةٌ۔ ھُوَ مبتدا۔ یَنْصِبُ فعل فاعل۔ الْمُمَیِّزَ مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزائے مقدم۔ اِنْ شرطیہ۔ کَانَ فعل ناقص۔ بَیْنَهُمَا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا وَاقِعاً اسم فاعل محذوف کا ھُوَ ضمیر اس کا فاعل۔ وَاقِعاً اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ہوئی کَانَ کی، فَاصِلَةٌ اسم۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ، شرط کی ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ کَانَ ناقصہ کے بجائے تامہ ہو اور وَقَعَ یا ثَبَتَ کے معنی میں ہو۔ بَیْنَهُمَا اس کا مفعول فیہ اور فَاصِلَةٌ اس کا فاعل ہو۔ فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شرط۔

**تنبیہ**: مذکورہ جملہ میں اگر کَانَ کے بجائے کَانَتْ ہوتا تو مناسب تھا کیوں کہ اس کا اسم یا فاعل (فَاصِلَةٌ) مؤنث ہے۔ اس

صورت میں خبر بجائے واقعاً کے واقعتاً ہوگی۔ مثال سے بعد والے جملہ میں لَمْ تَكُنْ سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے اس کا فاعل (اسم) بھی فَاصِلَةٌ ہے جس کی بنا پر لَمْ تَكُنْ مؤنث لایا گیا ہے۔

مِثْلُ كَمْ عِنْدِیْ رَجُلًا . مثل مضاف کم خبریہ ممیز رَجُلًا تمیز ۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا ۔ عِنْدِیْ مرکب اضافی کَائِنٌ کا مفعول فیہ ہو کر خبر ۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مِثْلُ مضاف کا ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ . فَمُمَيِّزُهٗ مَجْرُوْرٌ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ . واؤ مستانفہ یا عاطفہ . اِنْ شرطیہ لَمْ جازمہ تَكُنْ فعل ناقص . بَيْنَهُمَا حسب سابق واقعتا محذوف کا مفعول فیہ ۔ اور واقعتا اپنے فاعل هِيَ مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر تکن کی خبر ۔ فَاصِلَةٌ اسم ۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر شرط ۔ فاء جزائیہ . مُمَيِّزُهٗ مرکب اضافی ہو کر مبتدا . مَجْرُوْرٌ اسم مفعول ۔ هو ضمیر مستتر نائب فاعل . با جار ۔ اَلْاِضَافَةِ مصدر اِلَيْهِ جار مجرور سے مل کر مصدر سے متعلق ۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر با کا مجرور ۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَجْرُوْرٌ سے . مَجْرُوْرٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء ۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

مِثْلُ كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ وَكَمْ غِلْمَانٍ نِاشْتَرَيْتُ . مثل مضاف . كَمْ رَجُلٍ ممیز تمیز سے مل کر ضَرَبْتُ کا مفعول بہ مقدم ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ . وَكَمْ غِلْمَانٍ نِاشْتَرَيْتُ فعل فاعل اور مفعول بہ ہو کر معطوف ۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا مِثْلُ مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مِثَالُہٗ مبتدا محذوف کی . غِلْمَان کے نون کے بعد جو چھوٹا سا نون لکھا ہوا ہے یہ نون ۔ نون قطنی ہے۔

**نون قطنی:** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی تنوین والے کلمہ کو ایسے دوسرے کلمہ کے ساتھ جوڑنا پڑتا ہے جس کا پہلا حرف ساکن یا مشدد ہوتا ہے ۔ اس صورت میں دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں ایک تنوین جو نون ساکنہ ہوتی ہے اور ایک اس کے بعد والا جیسے كَاشِفٌ الْخَطِيْبُ اس میں فاء پر تنوین اور لام پر سکون ہے اور دوران کلام اجتماع ساکنین محال ہوتا ہے ۔ اس خرابی سے بچنے کے لئے اس تنوین کے عوض ایک چھوٹا سا نون لے آتے ہیں اور اس کو اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ کے مطابق کسرہ دیدیتے ہیں۔ اس چھوٹے سے نون کو نون قطنی کہتے ہیں ذکر کردہ مثال کو اس طرح بولا اور لکھا جائے گا كَاشِفُ نِ الْخَطِيْبُ اس تفصیل سے نون قطنی کی تعریف معلوم ہوگئی کہ " وہ ایسا نون ہوتا ہے جو کسی ساکن یا مشدد حرف سے پہلے تنوین کے عوض میں لایا جاتا ہے "۔

# ۳۔ کَاَیِّنْ کا بیان

> وَالثَّالِثُ كَاَيِّنْ . وَهُوَ مُرَكَّبٌ مِنْ كَافِ التَّشْبِيْهِ وَاَيٍّ . لٰكِنِ الْمُرَادُ مِنْهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ . لَا الْمَعْنَى التَّرْكِيْبِيْ . مِثْلُ كَاَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ . وَقَدْ يَكُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ . نَحْوُ كَاَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ

**ترجمہ** : اور تیسرا کَاَیِّنْ ہے ۔ اور وہ کاف تشبیہ اور اَیٌّ سے مرکب ہے ۔ لیکن اس سے مراد عدد مبہم ہے ، ترکیبی معنی (مراد) نہیں ۔ جیسے کَاَیِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ (میں نے کتنے ہی آدمیوں سے ملاقات کی ) اور کبھی وہ استفہام کے معنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

جیسے کَاَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟)

**تشریح** : اسم نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دینے والا تیسرا عامل (اسم) کَاَیِّنْ ہے یہ دو کلموں یعنی کاف تشبیہ (كَ) اور اَی سے مرکب ہے اَیّ کی تنوین کو نون ساکن کی شکل میں ظاہر کر کے اَیِّـنْ لکھا جاتا ہے۔ مگر دونوں کلموں کو ملا کر جو معنی حاصل ہوتے ہیں یعنی کاف بمعنی جیسا اور اَیّ بمعنی کونسا (ملا کر ''کونسے جیسا'') وہ مراد نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ دونوں مل کر ایک عامل بن جاتا ہے جس کے معنی وہی ہوتے ہیں جو کَـمْ کے ہیں یعنی عدد مبہم جس کا ترجمہ اردو میں ''کتنے یا بہت سے'' کیا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر تو عدد مبہم کے بارے میں خبر دینے ہی کے لئے آتا ہے جیسے کَاَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتُ (میں نے بہت سے آدمیوں سے ملاقات کی) لیکن کبھی کبھی اس میں استفہام (سوال) کے معنی بھی ہوتے ہیں جیسے کَـاَیِّـنْ رَجُلاً عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے مرد ہیں؟) مگر دونوں صورتوں میں یہ اپنی تمیز کو نصب ہی دیتا ہے جیسا کہ دونوں مثالوں سے ظاہر ہے۔

**ترکیب** :وَالثَّالِثُ کَاَیِّنْ .اَلثَّالِثُ مبتدا۔ کَاَیِّن خبر۔

وَهُـوَمُـرَكَّـبٌ مِنْ كَافِ التَّشْبِيْهِ وَاَیِ ۔هُوَ مبتدا .مُـرَكَّبٌ اسم مفعول هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل ۔مِنْ جار۔ کاف مضاف ۔التَّشْبِيْهِ معطوف علیہ واؤ عاطفہ۔ اَیِ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مُرَكَّبٌ کے متعلق ۔مُرَكَّبٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر مستدرک منہ۔

لٰكِنِ الْمُرَادُمِنْهُ عَدَدٌ مُبْهَمٌ .لاَ الْمَعْنَى التَّرْكِيْبِيْ .لٰكِنْ حرف مشبہ بالفعل مخفف لفظوں میں غیر عامل (تفصیل دیکھئے لٰكِنَّ کے بیان صفحہ ۸۵ فائدہ نمبر ۱ میں) الْمُرَادُ اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ۔مراد اسم مفعول هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل ۔ مِنْهُ جار مجرور ہو کر مرادُ کے متعلق ۔مُرادُ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا الف لام کا۔ موصول صلہ سے مل کر مبتدا .عَدَدٌ موصوف .مُبْهَمٌ صفت ۔موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ لاعاطفہ .اَلْـمَـعْـنَـى التَّـرْكِيْبِيْ مرکب توصیفی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر ۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ خبر یہ ہوا اگر لٰكِنَّ کو مشدد پڑھا جائے تو یہ عامہ ہوگا۔ اس صورت میں اَلْمُرَادُ پر نصب آئے گا اور یہ مبتدا کے بجائے لٰكِنَّ کا اسم ہوگا اور عَدَدٌ مُبْهَمٌ الخ اس کی خبر ہوگی۔ (مستدرک منہ اور مستدرک کا بیان صفحہ نمبر ۸۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

مِثْلُ کَاَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتُ .مثلُ مضاف۔ کاَیِّن ممیز ۔رَجُلاً تمیز ۔ممیز تمیز سے مل کر لقیتُ کا مفعول بہ مقدم لقیتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مِثْـلُ مضاف کا .مِثْـلُ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مِثَالُهٗ مبتدا محذوف کی۔

وَقَـدْ يَكُوْنُ مُتَضَمِّناً لِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ .واؤ مستانفہ ۔قد حرف توقع برائے تقلیل ۔یکون فعل ناقص هو ضمیر مستتر اس کا اسم ۔مُتَـضَمِّناً اسم فاعل هو ضمیر مستتر فاعل .لام جار مَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ مرکب اضافی ہو کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا متضَمِّناً سے .متضَمِّناً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یکون کی خبر۔ (جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا)

نَحْوُ كَاَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ .نَحوُ مضاف. کاَیِّنْ ممیز .رجُلاً تمیز ۔ممیز تمیز سے مل کر مبتدا عِنْدَ كَ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول فیہ ہوا کَـائِنٌ محذوف کا کَـائِنٌ اپنے فاعل هو مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحوُ مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالُه مبتدا محذوف کی ۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

# ٤- کَذَا کا بیان

وَالرَّابِعُ کَذَا وَھُوَ مُرَکَّبٌ مِنْ کَافِ التَّشْبِیْهِ وَذَااسْمِ الْاِشَارَةِ وَلٰکِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مُبْھَمٌ وَلَایَکُوْنُ مُتَضَمِّناً لِمَعْنَی الْاِسْتِفْھَامِ .مِثْلُ عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً.

**ترجمہ**: اور چوتھا (اسم) کَذَا ہے۔اور وہ کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے لیکن اس سے مراد عدد مبہم ہے۔اور وہ استفہام کے معنی کو متضمن نہیں ہوتا جیسے عِنْدِیْ کَذَارَجُلاً (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

**تشریح**: اسم نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دینے والا چوتھا اسم کَذَا ہے۔یہ اگر چہ دو کلموں یعنی کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے مگر اس سے ان دونوں کے اصلی معنی مراد نہیں ہوتے اور نہ ہی ان پر ان کے خصوصی احکامات جاری ہوتے ہیں مثلاً کاف کا اپنے مدخول کو جر دینا اور ذا کا مشار الیہ کے اعتبار سے مذکر ومؤنث ہونا وغیرہ۔بلکہ یہ دونوں مل کر ایک عامل بن جاتے ہیں اور اپنے مدخول کو تمیز بنا کر نصب دیتے ہیں اور اس کے معنی وہی ہوتے ہیں جو کَم خبریہ کے ہیں یعنی عدد مبہم کی خبر دینا۔جیسے عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً میرے پاس اتنے (بہت سے) آدمی ہیں۔یہ استفہام کے لئے بالکل نہیں آتا۔

**ترکیب**: والرَّابِعُ کذا۔اَلرَّابِعُ مبتدا .کذا خبر.

وَھُومُرَکَّبٌ مِنْ کَافِ التَّشْبِیْهِ وذا اِسْمِ الْاِشَارَةِ ۔وَلٰکِنَّ المرادَ منه عَدَدٌ مبهمٌ ،ھو مبتدا۔مرکبٌ اسم مفعول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل مِنْ جار۔کاف مضاف .اَلتَّشْبِیْهِ مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔واؤ عاطفہ۔ذا اسم اشارہ مبدل منہ اِسْمُ الْاِشَارَةِ مرکب اضافی ہو کر بدل۔مبدل منہ بدل سے مل کر معطوف۔معطوف علیہ معطوف سے مل کر مِنْ کا مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُرَکَّبٌ سے۔مُرَکَّبٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔واؤ اعتراضیہ .لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔المراد منه حسب سابق مل ملا کر اسم۔عَدَدٌ مُبْھَمٌ مرکب توصیفی خبر .لٰکِنَّ اسم وخبر سے ملکر مستدرک۔مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

وَلَایَکُوْنُ مُتَضَمِّناً لِمَعْنَی الْاِسْتِفْھَامِ لَایَکُوْنُ فعل ناقص منفی ھو ضمیر مستتر اسم .مُتَضَمِّناً الخ مل ملا کر مثل سابق خبر فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً .مثل مضاف۔عِنْدِیْ حسب سابق خبر مقدم۔کَذَا رَجُلاً ممیز تمیز ہو کر مبتدا مؤخر مبتدا خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مِثْلُ مضاف کا۔مضاف مضاف الیہ سے ملکر مثاله مبتدا محذوف کی خبر۔

یہاں تک چاروں عوامل کا بیان مکمل ہو گیا۔ان چاروں عوامل اور ان کے عمل کو اشعار میں اس طرح بیان کیا گیا ہے ؎

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم ☆ ہست، چوں تمیز باشد آں منکر ہر کجا

اولیں لفظ عَشَرْ باشد مرکب با اَحَدْ ☆ ہمچنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را

باز ثانی کَمْ چو استفہام باشد فی خبر ☆ ثالث ایشاں کَاَیِّنْ رابع ایشاں کَذَا

تم النوع الثامن بحمد الله فی الثالث من صفر المظفر ۱٤۲۷ھ فی لیلة یوم الجمعة بعد العشاء

# النوع التاسع

| اَسماءٌ تُسمّٰی اَسماءَ الاَفعالِ .وَاِنّماسُمِّیَت بِاَسماءِ الاَفعالِ .لِاَنَّ مَعانِیَها اَفعالٌ وَهِیَ تِسعَۃٌ سِتَّۃٌ مِنها مَوضُوعَۃٌ لِلاَمرِ الحَاضِرِ .وَتَنصِبُ الاِسمَ علی المَفعُولِیَّۃِ. |
|---|

**ترجمہ** : (عوامل سماعیہ کی) نویں قسم وہ اسماء ہیں جن کا نام اسمائے افعال رکھا جاتا ہے اور اسمائے افعال ان کا نام اس لئے رکھا گیا کہ ان کے معانی افعال ہیں۔اور وہ (اسماء) نو ہیں۔ چھ ان میں سے امر حاضر کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔اور وہ (چھ) اسم کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں۔

**تشریح** : اس نوع میں اسمائے عاملہ کی تیسری جماعت کا بیان ہے۔عوامل کی اس جماعت کا نام اسمائے افعال ہے۔ان کا نام اسمائے افعال اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ بظاہر بھی اور حقیقت میں بھی ہوتے تو اسم ہیں مگر معنی ان میں افعال کے پائے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے ان کی تعریف یوں کی جاتی ہے۔

**اسم فعل کی تعریف**:اسم فعل وہ اسم ہے جو امر۔یا ماضی کے معنی میں ہو۔

یہ اسماء نو ہیں: ۱ -رُوَیدَ، ۲ -بَلْهَ، ۳ -دُونَكَ، ٤ -علیك، ٥ -حَیَّهَلْ، ٦ -ها، ۷ -هَیهَاتَ، ۸ -سَرعَانَ ۹ -شَتَّانَ. یہ سب کے سب مبنی ہیں اور عمل و معنی کے اعتبار سے ان کے دو گروپ ہیں۔

**پہلا گروپ** : یہ وہ اسماء ہیں جو امر کے معنی میں ہوتے ہیں اور اسم کو اپنا مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں۔اس گروپ میں اول الذکر چھ اسماء داخل ہیں۔

**دوسرا گروپ** : یہ وہ بعد والے تین اسماء ہیں جو ماضی کے معنی میں ہوتے ہیں اور اسم کو فاعل بنا کر رفع دیتے ہیں،ان کی تعداد،عمل اور دونوں گروپوں کو اس طرح شعری جامہ پہنایا گیا ہے

نہ بود اسمائے افعالے کزاں شش ناصبند
دُونَكَ[1] بَلْهَ[2]،عَلَیْكَ[3] حَیَّهَلْ[4]،باشدو ها[5]
پس رُوَیْدَ[6]،باز رافع اسم را هَیهَاتَ[7] داں
باز شَتَّانَ[8] است سَرعَانَ[9] یاد گیر ایں بیجہا

**فائدہ** : کتاب میں ذکر کردہ نو اسمائے افعال کے علاوہ اور بھی اسمائے افعال آتے ہیں مثلاً۔ ۱-مَهْ بمعنی اُكْفُفْ (رک جا) ۲-صَهْ بمعنی اُسكُتْ (خاموش رہ) ۳-هَلُمَّ بمعنی اِیتِ (تم آؤ) اور کبھی بمعنی آتِ (تو لا) ۴-آمِین بمعنی اِستَجِبْ (قبول کر) یا بمعنی اِفعَلْ (تو کر)

**ترکیب** :اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ تُسَمّٰی اَسْمَاءَ الْاَفْعَالِ .اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ مرکب توصیفی مبتدا .تُسَمّٰی فعل مضارع مجہول ھی ضمیر مستتر نائب فاعل ۔اسماء الافعال مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ فعل نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ۔مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِاَسْمَاءِ الْاَفْعَالِ لِاَنَّ مَعَانِيْهَا اَفْعَالٌ،واؤ مستانفہ .اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ماکافہ سُمِّيَتْ فعل ماضی مجہول ھِیَ ضمیر مستتر (راجع الی الاسماء) نائب فاعل .باء جارہ اسماء الافعال مرکب اضافی مجرور،جار مجرور سے مل کر سُمِّيَتْ سے متعلق .لام جار۔اَنَّ حرف مشبہ بالفعل۔مَعَانِيْهَا مرکب اضافی ہو کر اسم۔افعالٌ خبر۔اَنَّ اسم و خبر سے مل کر لام کا مجرور۔جار مجرور سے مل کر سُمِّيَتْ کا متعلق دوم .سُمِّيَتْ اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَهِيَ تِسْعَةٌ .ھِیَ مبتدا۔تسعةٌ خبر

سِتَّةٌ مِنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْاَمْرِ الْحَاضِرِ ۔سِتَّةٌ موصوف منھا جار مجرور سے مل کر کَائِنَةٌ کے متعلق ہو کر صفت۔موصوف باصفت مبتدا .موضوعةٌ اسم مفعول .ھی ضمیر مستتر نائب فاعل .لام جار .الامر موصوف۔الحاضر صفت۔موصوف باصفت مجرور۔جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اسم مفعول سے۔اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَتَنْصِبُ الْاِسْمَ عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ .تَنْصِبُ فعل ھی ضمیر مستتر فاعل۔الاِسْمَ مفعول بہ .عَلَى الْمَفْعُوْلِيَّةِ متعلق فعل با فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

# ۱۔رُوَيْدَ کا بیان

| اَحَدُهَا رُوَيْدَ .فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاَمْهِلْ .وَهُوَ يَقَعُ فِيْ اَوَّلِ الْكَلَامِ .مِثْلُ رُوَيْدَزَيْدًا اَیْ اَمْهِلْ زَيْدًا |
|---|

**ترجمہ** :ان (چھ) میں سے ایک رُوَيْدَ ہے۔بلاشبہ وہ اَمْهِلْ (تو مہلت دے) کے لئے وضع کیا گیا ہے۔اور وہ کلام کے شروع میں واقع ہوتا ہے۔جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا .اَیْ اَمْهِلْ زَيْدًا .تو زید کو مہلت دے۔

**تحقیق**: رُوَيْدَ۔یہ اصل میں اِرْوَادٌ تھا جو اَرْوَدَ باب اِفعال کا مصدر ہے.جس کے معنی ہیں ''آہستہ چلنا،نرم چلنا'' اس اِرْوَادٌ مصدر میں سے حروف زوائد (ہمزہ اور الف) کو حذف کر کے اس کو مصغر کر دیا گیا رُوَيْدَ ہو گیا۔پھر اس کو مصدریت سے امر حاضر (اَمْهِلْ) کے معنی میں منتقل کیا گیا۔اور امر ہی کی طرح یہ بھی مبنی ہو گیا مگر مبنی بر سکون نہیں بلکہ مبنی بر فتحہ اس لئے کہ اگر مبنی بر سکون کرتے تو اجتماع ساکنین لازم آتا۔اور فتحہ کا انتخاب تخفیف کے لئے ہوا ہے۔یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ رُوَيْدَ جو اسم فعل امر حاضر کے معنی میں ہے چوں کہ مصدر سے نقل ہو کر آیا ہے اور مصدر میں واحد،تثنیہ،جمع،مذکر،و مؤنث سب برابر ہوتے ہیں اس لئے یہ بھی مذکر و مؤنث،واحد،تثنیہ،جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔رُوَيْدَزَيْدًا کا ترجمہ تو زید کو مہلت دے (مرد ہو یا عورت) تم دونوں یا تم سب زید کو مہلت دو (مرد ہوں یا عورتیں) سب طرح صحیح ہوگا۔

اسی طرح اس کے لئے اول کلام میں بھی آنا ضروری ہوگا۔برخلاف رُوَيْدَ مصدر کے کہ وہ نہ مبنی ہوتا ہے اور نہ اس کے

لئے اول کلام ضروری ہے وہ اول اور آخر اور وسط ہر جگہ آسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رُوَیْدَ مصدر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَمْهِلْهُم رُوَيْدًا ۔ اور اسم فعل امر حاضر کے معنی میں بھی جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا اسم فعل ہونے کی صورت میں اس کے لئے تین باتیں ضروری ہوں گی ۔ ۱۔ مبنی برفتح ہونا ۲۔ واحد، تثنیہ جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے استعمال ہونا ۳۔ اول کلام میں واقع ہونا۔

اَمْهِلْ یہ باب افعال اَمْهَلَ يُمْهِلُ اِمْهَالًا سے امر حاضر ہے معنی ہیں مہلت دینا۔

**تشریح** ۔ اسمائے افعال کا وہ گروپ جو اسم کو مفعول بنا کر نصب دیتا ہے ان میں سے ایک رُوَیْدَ ہے یہ اَمْهِلْ (تو مہلت دے) امر حاضر کے لیے وضع کیا گیا ہے، وضع سے مراد وضع ثانی ہے مطلب یہ ہے کہ پہلے تو یہ مصدر تھا پھر مصدر سے امر حاضر امھل کے معنی کے لیے متعین ہو گیا اس صورت میں یہ شروع کلام میں واقع ہوتا ہے جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا اس کے معنی ہیں "اَمْهِلْ زَیْدًا (تو زید کو مہلت دے) اس میں رُوَیْدَ نے زَیْدًا کو مفعول بنا کر نصب دیا ہے۔

**ترکیب** :اَحَدُهَا رُوَیْدَ. اَحَدُهَا مرکب اضافی مبتدا ۔ رُوَیْدَ خبر ۔ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاَمْهِلْ. فا مستانفہ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ۔ ہ، اسم ۔ مَوْضُوْعٌ اسم مفعول. ھو ضمیر مستتر نائب فاعل ۔ لِاَمْهِلْ جار مجرور ہو کر مَوْضُوْعٌ سے متعلق ۔ مَوْضُوْعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اِنَّ کی خبر ۔ اِنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهُوَ يَقَعُ فِي اَوَّلِ الْكَلَامِ. ھو مبتدا ۔ يَقَعُ فعل بافاعل ۔ فِي جار. اول مضاف الْكَلَامِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ۔ جار مجرور سے مل کر يَقَعُ سے متعلق ۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

مِثْلُ رُوَيْدَ زَيْدًا. اَيْ اَمْهِلْ زَيْدًا ۔ مِثْلُ مضاف ۔ رُوَیْدَ اسم فعل اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل. زَیْدًا مفعول بہ ۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر ۔ اَیْ حرف تفسیر ۔ اَمْهِلْ فعل امر اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل ۔ زَیْدًا مفعول بہ ۔ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تفسیر ۔ مفسر تفسیر سے مل کر مضاف الیہ ہوا مِثْلُ کا مِثْلُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالہ، مبتدا محذوف کی ۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔

# ۲ - بله کا بیان

وَثَانِيْهَا بَلْهَ. فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِدَعْ. مِثْلُ بَلْهَ زَيْدًا. اَيْ دَعْ زَيْدًا.

**ترجمہ** :اور ان (چھ) میں سے دوسرا بَلْهَ ہے۔ بیشک وہ دَعْ (تو چھوڑ) کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے بَلْهَ زَيْدًا. اَيْ دَعْ زَيْدًا (تو زید کو چھوڑ)

**تشریح** : اسم کو مفعول بنا کر نصب دینے والے چھ اسمائے افعال میں سے دوسرا بَلْهَ ہے یہ دَعْ امر حاضر کے معنی میں ہے جس کے معنی ہیں تو چھوڑ. دَعْ یہ باب فتح وَدَعَ يَدَعُ سے بنا ہے معنی ہیں چھوڑنا ۔ بَلْهَ زَيْدًا کے معنی وہی ہیں جو دَعْ زَيْدًا کے ہیں یعنی زید کو چھوڑ ۔ رُوَیْدَ کی طرح یہ بھی مبنی برفتحہ ہوتا ہے اور واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول بہ کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے بَلْهُ زَيْدٍ (زید کو چھوڑنا)

**ترکیب**: وَثَانِیْهَا بَلْهَ ۔ ثَانِیْهَا مبتدا۔ بَلْهَ خبر۔
فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِدَعْ ۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ اسم ۔ مَوْضُوْعٌ اسم مفعول ۔ ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل ۔ لِدَعْ جار مجرور ہو کر متعلق اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اِنَّ کی خبر ۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
مِثْلُ بَلْهَ زَیْدًا ۔ اَیْ دَعْ زَیْدًا مثلُ مضاف ۔ بَلْهَ اسم فعل ۔ اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل ۔ زَیْدًا مفعول بہ ۔ اسم فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر ۔ اَیْ حرف تفسیر ۔ دَعْ فعل امر اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل ۔ زَیْدًا مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تفسیر ۔ مفسر تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مِثْلُ کا مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ' مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۳- دُوْنَکَ کا بیان

| وَثَالِثُهَا دُوْنَكَ ۔ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ ۔ مِثْلُ دُوْنَكَ زَیْدًا ۔ اَیْ خُذْ زَیْدًا ۔ |
|---|

**ترجمہ** - اوران (چھ) میں سے تیسرا دُوْنَكَ ہے ۔ یقیناً وہ خُذْ (پکڑ) کے معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے جیسے دُوْنَكَ زَیْدًا یعنی خُذْ زَیْدًا (زید کو پکڑ)

**تشریح** : اسم کو مفعول بنا کر نصب دینے والا تیسرا اسم فعل دُوْنَكَ ہے یہ دُوْنَ ظرف اور کاف خطاب سے مرکب ہے مگر ان دونوں کو جوڑ کر جو معنی (تیرے علاوہ) بنتے ہیں وہ مراد نہیں بلکہ یہ امر حاضر خُـذْ کے معنی کے لئے طے کیا گیا ہے اور یہ بھی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے دُوْنَكَ زَیْدًا کے وہی معنی ہیں جو خُذْ زَیْدًا کے ہیں یعنی تو زید کو پکڑ ۔ خُذْ اَخَذَ یَاْخُذُ اَخْذًا (لینا پکڑنا) سے امر حاضر ہے۔

**ترکیب**: ثالثها دُوْنَكَ اس کی ترکیب ہو بہو وَثَانِیْهَا بَلْهَ کی طرح ہے، فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ اس کی ترکیب فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِدَعْ کی طرح ہے اور مِثْلُ دُوْنَكَ زَیْدًا ۔ اَیْ خُذْ زَیْدًا کی ترکیب مِثْلُ بَلْهَ زَیْدًا اَیْ دَعْ زَیْدًا کی طرح ہوگی۔

# ٤- عَلَیْکَ کا بیان

| وَرَابِعُهَا عَلَیْكَ ۔ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاَلْزِمْ ۔ مِثْلُ عَلَیْكَ زَیْدًا ۔ اَیْ اَلْزِمْ زَیْدًا ۔ |
|---|

**ترجمہ** : اوران (چھ) میں سے چوتھا عَلَیْكَ ہے ۔ وہ اَلْزِمْ کے لئے وضع کیا گیا ہے ۔ جیسے عَلَیْكَ زَیْدًا یعنی اَلْزِمْ زَیْدًا (تو زید کو لازم پکڑ)

**تشریح** : جو چھ اسمائے افعال امر حاضر کے لئے وضع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک عَلَیْكَ بھی ہے یہ عَلٰی جارہ اور کاف خطاب سے مرکب ہے مگر اس کے بھی ترکیبی معنی (تجھ پر) مراد نہیں ہوتے بلکہ یہ امر حاضر اَلْزِمْ کے معنی کے لئے متعین کر دیا گیا

ہے جیسے عَلَيْكَ زَيْداً اس کا ترجمہ وہی ہوگا جو اَلْزِمْ زَيْداً کا ہے یعنی تو زید کو چمٹ جا۔اسے بالکل مت چھوڑ۔اَلْزِمْ باب افعال سے امر حاضر ہے۔عَلَيْكَ بھی مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔

**ترکیب** :۱-وَرَابِعُهَاعَلَيْكَ ۔۲-فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاَلْزِمْ ۔۳-مِثْلُ عَلَيْكَ زَيْداً ۔اَيْ اَلْزِمْ زَيْداً ۔ان تینوں جملوں کی ترکیب بلہ میں آئے ہوئے تینوں جملوں کی طرح ہوگی۔

# ۵-حَيَّهَلْ کا بیان

> وَخَامِسُهَا حَيَّهَلْ ۔فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِاِيْتِ ۔مِثْلُ حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ ۔اَيْ اِيْتِ الصَّلٰوةَ ۔

**ترجمہ**: اور ان (چھ) میں سے پانچواں حَيَّهَلْ ہے۔وہ اِيْتِ کے لئے موضوع ہے جیسے حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ یعنی اِيْتِ الصَّلٰوةَ (نماز کو آؤ)

**تشریح** : اسمائے افعال کا وہ گروپ جن میں امر حاضر کے معنی ہوتے ہیں اور وہ اسم کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں ان میں سے پانچواں حَيَّهَلْ ہے یہ حَيَّ اور هَلْ سے مرکب ہے مگر ان دونوں کے ترکیبی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ یہ دونوں مل کر اِيْتِ کے معنی دیتے ہیں۔اِيْتِ یہ اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَاناً (آنا) سے امر حاضر ہے۔اصل میں اِاْتِ تھا۔دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا گیا۔اس کے معنی ہیں تو آ۔حَيَّهَلْ کے بھی یہی معنی ہیں جیسے حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ (نماز میں آجاؤ) کبھی تنہا حی بھی استعمال کرتے ہیں اس صورت میں یہ متعدی بعلی ہوتا ہے جیسے اذان میں ہے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آجاؤ) کبھی اس کے آخر میں الف بھی بڑھا دیتے ہیں اور حَيَّهَلَا بولتے ہیں۔اس کے علاوہ اس میں اور بھی کئی لغات ہیں۔مگر سب سے زیادہ مستعمل حَيَّهَلْ ہی ہے۔

**ترکیب** : ۱-وَخَامِسُهَا الخ ۲-فَاِنَّهٗ الخ ۳-مِثْلُ الخ ۔تینوں جملوں کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

# ۶-هَا کا بیان

> وَسَادِسُهَا هَا ۔فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ لِخُذْ ۔مِثْلُ هَا زَيْداً ۔اَيْ خُذْ زَيْداً وَقَدْ جَاءَ فِيْهِ ثَلَاثُ لُغَاتٍ اُخْرٰى ۔هَاْ بِسُكُوْنِ الْهَمْزَةِ ۔وَهَاءِ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَكْسُوْرَةِ ۔وَهَاءَ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوْحَةِ ۔وَلَا بُدَّ لِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ مِنْ فَاعِلٍ ۔وَفَاعِلُهَا ضَمِيْرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرُ فِيْهَا ۔

**ترجمہ** :ان میں سے چھٹا ھا ہے۔وہ خُذْ کے لئے وضع کیا گیا ہے جیسے هَا زَيْداً یعنی خُذْ زَيْداً (زید کو پکڑ) اور اس میں تین دوسری لغات (بھی) آئی ہیں۔"هَاْ" ہمزہ کے سکون کے ساتھ۔اور "هَاءِ" ہمزہ مکسورہ کی زیادتی کے ساتھ۔اور "هَاءَ" ہمزہ مفتوحہ کی زیادتی کے ساتھ۔اور ان اسماء کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔اور ان کا فاعل مخاطب کی وہ ضمیر (ہوتی) ہے جو ان میں مستتر ہوتی ہے۔

**تشریح** : جن اسمائے افعال میں امر حاضر کے معنی ہوتے ہیں ان میں سے چھٹا ھا ہے۔اس میں کل چار لغات ہیں ۱۔ جو متن میں ہے ھا الف مقصورہ کے ساتھ۔۲۔ھأ الف کے بجائے ہمزۂ ساکنہ کے ساتھ۔۳۔ھاءِ الف ممدودہ اور اس کے بعد ہمزۂ مکسورہ کے ساتھ۔۴۔ھاءَ الف ممدودہ اور اس کے بعد ہمزۂ مفتوحہ کے ساتھ۔

کبھی الف مقصورہ اور ممدودہ کے بعد کاف خطاب بھی بڑھا دیا جاتا ہے جیسے ھاكَ اور ھائكَ اور کاف خطاب کا خیال کرتے ہوئے اس طرح گردان ہوتی ہے ھاكَ، ھاكُما ، ھا كُم ، ھاكِ ، ھا كُما ، ھاكُنَّ ، اور کبھی الف ممدودہ ہونے کی صورت میں کاف خطاب کو حذف کر کے ہمزہ کے ساتھ اس طرح گردان کرتے ہیں۔ ھاءَ ، ھاءُمَا ، ھاءُمْ ، ھاءِ ، ھاءُما ، ھاؤُنَّ ۔ جیسے قرآن کریم میں ہے فَیَقُولُ ھاءُ مُ اقْرءُوْ كِتَابِيَهْ ۔ (وہ کہے گا لو میرا یہ نامۂ اعمال پڑھو)

بہر حال ھا میں کوئی بھی لغت پڑھیں یہ خُذْ کے معنی میں ہوتا ہے۔جیسے ھا زَيْداً یہ خُذ زَيْداً (زید کو پکڑ) کے معنی میں ہے۔مذکورہ آیت میں بھی ھـــا ؤُمْ کے یہی معنی ہیں، یہاں تک ان چھ اسمائے افعال کا بیان پورا ہو گیا جو امر کے معنی میں ہوتے ہیں اور اسم کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں۔

ان کے آخر میں مصنف یہ بتلا رہے ہیں کہ اسمائے افعال کے لئے فاعل کا ہونا بھی ضروری ہے۔کیوں کہ فعل فاعل کے بغیر تام نہیں ہوتا۔ان کا فاعل وہ ضمیر مخاطب ہوتی ہے جو ان میں پوشیدہ ہوا کرتی ہے۔یعنی اَنْتَ وغیرہ۔

**ترکیب** : وَسادِسُها سے زَيْداً تک۔جو تین جملے ہیں ان کی ترکیب حسب سابق ہوگی وَقَدْ جاءَ فِيهِ ثَلاثُ لُغاتٍ أُخرى۔قد حرف توقع برائے تحقیق وتقریب غیر عاملہ۔جاءَ فعل۔فیہ متعلق ثلاثُ مضاف،لغاتٍ موصوف، اخرى صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر فاعل۔فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

هأ بسُكُونِ الهَمزَةِ ۔اَحَدُها مرکب اضافی مبتدا محذوف۔ھا ذوالحال۔باء جار۔سُكُونِ الهَمْزَةِ مرکب اضافی مجرور جار مجرور (ظرف مستقر) کائناً کے متعلق ہو کر حال۔ذوالحال حال سے مل کر خبر۔

وهاءِ بزِيادَةِ الهَمزَةِ المَكسُورةِ ثانِيها مبتدا محذوف۔باقی ترکیب پہلے جملہ کی طرح۔المكسورة،الہمزہ کی صفت ہے

وَهاءَ بزِيادَةِ الهَمزَةِ المَفتُوحةِ ثالِثُها مبتدا محذوف۔باقی ترکیب حسب جملۂ سابقہ۔

وَلَابُدَّ لِهٰذِهِ الأسماءِ مِنْ فاعِلٍ واؤ مستانفہ۔لا نفی جنس بُدَّ مصدر،لام جار۔ھٰذہ اسم اشارہ موصوف۔الاسماء مشار الیہ صفت۔موصوف صفت سے مل کر مجرور۔جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا بُـد مصدر سے۔مصدر اپنے متعلق سے مل کر لا کا اسم۔ مِنْ فاعِلٍ جار مجرور (ظرف مستقر) موجودٌ کے متعلق ہو کر خبر۔لائے نفی جنس اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَفاعِلُها ضَمِيرُ المُخاطَبِ المُستَتِرُ فِيها فاعِلُها مرکب اضافی مبتدا۔ضمیر مضاف۔المُخاطب مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف۔المُستَتِرُ اسم مفعول، ھو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل۔فیھا متعلق۔اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، ضمیر موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

| وَثَلٰثَةٌ مِنها مَوضُوعَةٌ لِلْفِعلِ الْماضِي وَتَرفَعُ الاِسْمَ بِالْفاعِلِيَّةِ |
|---|

**ترجمہ** : اور تین ان میں سے فعل ماضی کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔وہ (تینوں) اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔
**تشریح** : یہ اسمائے افعال کے دوسرے گروپ کا بیان ہے۔اس میں تین اسماء داخل ہیں جن کی تفصیل آگے آرہی ہے یہ فعل ماضی کے معنی میں ہوتے ہیں اور اسم کو فاعل بنا کر رفع دیتے ہیں۔
**ترکیب** : ثَلٰثَةٌ منها موضوعةٌ لِلفعلِ الماضی. ثلٰثةٌ موصوف منها کائنةٌ کے متعلق ہوکر صفت موصوف صفت سے ملکر مبتدا موضوعةٌ اسم مفعول ھی ضمیر مستتر نائب فاعل۔للفعلِ الماضی مل ملا کر متعلق۔اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ وترفعُ الاسْمَ بالفاعلیّة. ترفعُ فعل بافاعل۔الاسْمَ مفعول بہ۔با لفاعلیّة متعلق فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

# ۷-ھَیْھَاتَ کا بیان

| احدُھا ھَیْھاتَ. فَاِنّہٗ موضُوعٌ لِبَعُدَ. مثلُ ھَیْھاتَ زَیْدٌ. ای بَعُدَ زَیْدٌ |
|---|

**ترجمہ** : ان (تینوں) میں سے ایک "ھَیْھَاتَ" ہے۔یقیناً وہ "بَعُدَ" کے لئے موضوع ہے۔جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ (یعنی) بَعُدَ زَیْدٌ (زید دور ہوا)۔
**تشریح** : وہ تین اسمائے افعال جو ماضی کے معنی میں ہوتے ہیں ان میں سے ایک ھَیْھَاتَ ہے یہ بَعُدَ فعل ماضی کے معنی میں ہے جس کا ترجمہ ہے وہ دور ہوا۔اس میں اہل حجاز تا پر فتحہ ،بنو تمیم کسرہ اور کچھ لوگ ضمہ بھی پڑھتے ہیں۔کبھی اس کی ہائے اول کو ہمزہ سے بدل کر اَیْھَـاتَ بھی پڑھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اس میں اور بھی کئی لغات ہیں جن کو لغت کی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے قرآن پاک میں اہل حجاز کے مطابق ھَیْھَاتَ تاء کے فتحہ کے ساتھ آیا ہے. ھَیْھَاتَ ھَیْھاتَ لِمَا تُوعَدُونَ، ھَیْھَاتَ کا عمل یہ ہے کہ وہ اسم کو فاعل بنا کر رفع دیتا ہے جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ.
**ترکیب** : ۱-اَحَدُھَا ھَیْھَاتَ ،۲-فَاِنّہٗ مَوضُوعٌ لِبَعُدَ۔ان دونوں جملوں کی ترکیب حسب سابق ہوگی مثلُ ھَیْھَاتَ زَیْدٌ. ای بَعُدَ زَیْدٌ. مثلُ مضاف۔ھَیْھَاتَ اسم فعل زَیْدٌ فاعل۔اسم فعل فاعل سے مل کر مفسر. ای حرف تفسیر۔بَعُدَ زَیْدٌ فعل فاعل سے مل کر تفسیر۔مفسر تفسیر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

# ۸-سَرُعَانَ کا بیان

| وَثَانِیْھَا سَرُعَانَ. فَاِنّہٗ مَوضُوعٌ لِسَرُعَ. مثلُ سَرُعَانَ زَیْدٌ. ای سَرُعَ زَیْدٌ |
|---|

**ترجمہ** : ان (تین) میں سے دوسرا سَرُعَانَ ہے۔وہ سَرُعَ کے لئے وضع کیا گیا ہے۔جیسے سَرُعَانَ زَیْدٌ یعنی سَرُعَ زَیْدٌ (زید نے جلدی کی)

**تشریح** : سَرْعَانَ میں تین لغت ہیں :ا- بفتح السین سَرْعَانَ یہی مشہور ہے۔۲-سِرْعَانَ سین کے کسرہ کے ساتھ۔ ۳-سُرْعَانَ سین کے ضمہ کے ساتھ۔ یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔اوراس کے معنی ہیں سَرُعَ (اس نے جلدی کی) یہ اپنے بعد والے اسم کو فاعل بنا کر رفع دیتا ہے جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ مصنفؒ نے اس کو بمعنی ماضی کہا ہے مگر کچھ حضرات نے اس کو امر حاضر اَسْرِعْ کے معنی میں بتلایا ہے۔ان کے یہاں ترجمہ ہوگا (تو جلدی کر)

**ترکیب** :تینوں جملوں کی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

# ۹-شَتَّانَ کا بیان

وَثَالِثُهَا شَتَّانَ .فَاِنَّهُ مَوضُوعٌ لِافْتَرَقَ .مِثْلُ شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو . اَیْ اِفْتَرَقَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو.

**ترجمہ** :اوران (تینوں) میں سے تیسرا "شَتَّانَ " ہے۔وہ اِفْتَرَقَ کے لئے وضع کیا گیا ہے جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ یعنی۔اِفْتَرَقَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ۔(زیداورعمروجدا ہوگئے)

**تشریح** : شَتَّانَ یہ بھی فعل ماضی کے معنی میں ہےاور اسم کو فاعل بنا کر رفع دیتا ہے۔مبنی برفتحہ ہےاور کبھی نون مکسور بھی ہوتا ہے۔اِفْتَرَقَ کے معنی میں آتا ہے یہ باب افتعال سے فعل ماضی ہے معنی ہیں وہ جدا ہو گیا۔اِفْتِراق اور جدائی چوں کہ متعدد چیزوں میں ہی ہوسکتی ہے اس لئے مثال میں دو ناموں کو فاعل بنایا گیا ہے یعنی زیداورعمرو۔شَتَّانَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو ۔اِفْتَرَقَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو کے معنی میں ہے یعنی زیداورعمروجدا ہو گئے۔

**ترکیب** :تینوں جملوں کی ترکیب حسب ماقبل ظاہر ہے۔تیسرے جملہ میں زیدٌ وَعَمْرٌو معطوف علیہ معطوف ہوکر فاعل ہیں۔

تم النوع التاسع بعون اللّٰہ

فی صفر المظفر ۱۴۲۷ھ من الھجرۃ بعد صلٰوۃ العشاء متصلاً فی لیلۃ یوم الخمیس .

# اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ

اَلافعالُ النَّاقِصَةُ : وانّما سُمِّيَتْ نَاقِصَةً لانّها لا تكوْنُ بِمُجرَّدِ الفاعِلِ كَلاماً تاماً فلا تخلُو عَنْ نُقصانٍ ، وهِيَ تدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الاسْمِيَّةِ ، اى الْمُبْتَدأ و الْخبرِ فترْفَعُ الْجُزْءَ الاوّلَ منهَا، وَيُسَمّٰى اسْمَهَا، وتنصِبُ الجُزْءَ الثَّانِى مِنهَا، ويُسمّٰى خبرَهَا، وهِىَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ فِعْلاً .

**ترجمہ** : دسویں قسم افعال ناقصہ ہیں، ان کا نام ناقصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ تنہا فاعل سے کلام تام (پورا کلام) نہیں ہوتے، اس سبب سے وہ نقصان سے خالی نہیں ہوتے ہیں، اور وہ جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، اس (جملہ اسمیہ) کے پہلے جزء کو رفع دیتے ہیں اور اس (جزء اول) کا نام ان (افعال ناقصہ) کا اسم رکھا جاتا ہے، اور اس (جملہ اسمیہ) کے دوسرے جزء کو نصب دیتے ہیں، اور اس (جزء ثانی) کا نام ان (افعال ناقصہ) کی خبر رکھا جاتا ہے، اور وہ تیرہ فعل ہیں۔

**تشریح**: عوامل سماعیہ کی جو تیرہ قسمیں کتاب میں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے پہلی چھ قسموں میں حروف عاملہ کا بیان ہے، پھر ساتویں، آٹھویں، نویں قسموں میں اسمائے عاملہ کا، یہ دونوں بیان الحمدللہ مکمل ہوگئے اب یہاں سے جو چار قسمیں آرہی ہیں ان میں افعال کا بیان ہے، اس دسویں قسم میں افعال کی ایک مخصوص نوع ''افعال ناقصہ'' کا بیان ہے، چوں کہ ماتن وشارح نے ان کی تعریف نہیں کی اس لئے سب سے پہلے ان کی تعریف جان لینی چاہئے۔

## افعال ناقصہ کی تعریف

لغوی معنی ہیں ''نقصان والے افعال'' اصطلاح نحو میں افعال ناقصہ ان افعال کو کہتے ہیں جو فاعل کو کسی ایسی صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہیں جس صفت میں ان کے مصدر کے معنی نہ ہوں، مثلاً صَارَ زَیْدٌ عَالِماً (زید عالم ہوگیا) اس مثال میں صَارَ نے اپنے فاعل زیدٌ کو صفت علم پر ثابت کردیا، اور صفت علم میں صارَ کے مصدر کے معنی نہیں، اس لئے صَارَ فعل ناقص ہے، ان کے مقابلہ میں افعال تامہ آتے ہیں جو فاعل کو ایسی صفت پر ثابت کرتے ہیں جن میں ان کے معنی مصدری ہوتے ہیں، مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ اس میں ضرب فعل تام ہے اس لئے کہ اس نے فاعل زیدٌ کو صفت ضرب پر ثابت کیا ہے جو ضربَ کے معنی مصدری ہیں۔

## افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ

ان کا نام ناقصہ رکھنے کی دو وجہیں ہیں، ایک تو شارح علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے:

۱- یہ افعال تامہ کی طرح صرف فاعل سے پورا کلام نہیں بنتے ہیں، جب فاعل کے بعد ایک دوسرا اسم منصوب آئے گا تب

بات مکمل ہوگی مثلاً اگر کہا جائے صَارَ زَیْدٌ (زید ہوگیا) یہ کلام ناقص ہے، ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے زید کیا ہوگیا؟ عالم، شاعر، ڈاکٹر، یا مبلغ، جب اس کے ساتھ ایک اور اسم مثلاً عالماً ملا دیا جائے تو اب کلام مکمل ہوگا کہ زید عالم ہوگیا، گویا اسم ثانی کے بغیر ان کے معنی ناقص رہتے ہیں اس لئے ان کا نام ناقصہ رکھا گیا، برخلاف افعال تامہ کے کہ وہ فاعل ہی سے پورا کلام بن جاتے ہیں جیسے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوگیا)

۲- افعال تامہ کی طرح یہ حدث (معنی مصدری) پر دلالت نہیں کرتے صرف زمانہ پر دلالت کرتے ہیں، اور افعال تامہ حدث اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتے ہیں اس لئے افعال تامہ کی بلسبت ان میں نقصان ہے مگر علامہ رضیؒ نے اس بات کی تضعیف کی ہے اور کہا ہے یہ بھی حدث پر دلالت کرتے ہیں۔

## افعال ناقصہ کا عمل

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا ان کا اسم اور خبر ان کی خبر کہلاتی ہے، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ، سے صَارَ زَیْدٌ عَالِماً۔ اس میں صَارَ نے "زیدٌ" کو رفع اور "عالماً" کو نصب دیا ہے۔ اس لیے زَیْدٌ اس کا اسم اور عَالِماً اس کی خبر ہے۔

## افعال ناقصہ کی تعداد

ان کی تعداد میں اختلاف ہے، صاحب ماۃ عامل شیخ عبدالقاہر جرجانی اور صاحب لباب کے نزدیک تیرہ ہیں:

۱- کَانَ، ۲- صَارَ، ۳- اَصْبَحَ، ۴- اَضْحٰی، ۵- اَمْسٰی، ۶- ظَلَّ، ۷- بَاتَ، ۸- مَادَامَ، ۹- مَازَالَ، ۱۰- مَابَرِحَ ۱۱- مَاانْفَكَّ، ۱۲- مَافَتِئَ، ۱۳- لَیْسَ۔

بعض نے ان میں چار کا اضافہ کر کے ان کو سترہ کہا ہے (۱۴) آضَ (۱۵) عَادَ (۱۶) غَدَا (۱۷) رَاحَ۔

امام سیبویہؒ نے چار بیان کئے ہیں (۱) کَانَ (۲) صار (۳) مادام (۴) لَیْسَ اور پھر انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ افعال جو ان کے مانند ہیں یعنی جو خبر کے بغیر مکمل نہیں ہوتے اس سے پتہ چلتا ہے کہ افعال ناقصہ کسی عدد میں منحصر نہیں ہیں، بہرحال مصنفؒ کے نزدیک وہ تیرہ ہیں جن کی تفصیل الگ الگ آرہی ہے۔

**فــائــده** - یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ افعال ناقصہ اور افعال تامہ میں بالکلیہ تضاد نہیں کہ کوئی فعل ناقص کبھی بھی فعل تام نہ ہوسکے اور فعل تام کبھی فعل ناقص نہ ہوسکے، بلکہ بہت سے افعال تامہ بسا اوقات افعال ناقصہ کے معنی پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے کَمُلَ زَیْدٌ عَالِماً (زید عالم ہوگیا) اس میں کَمُلَ فعل تام فعل ناقص صار کے معنی میں ہے، اسی طرح اس کا عکس بھی ہوتا ہے کہ فعل ناقص میں فعل تام کے معنی ہوتے ہیں جیسے کَانَ الْمَطَرُ (بارش ہوگئی) اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح میں داخل ہوگیا) مگر ایسا نہیں ہوگا کہ ایک ہی فعل بیک وقت ناقص اور تام دونوں ہوجائے۔

**ترکیب**- اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ الْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ، اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ مرکب توصیفی مبتدا، الافعالُ الناقصةُ مرکب توصیفی خبر۔ وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ نَاقِصَةً لِاَنَّهَا لَا تَكُوْنُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ كَلَاماً تَاماً، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ سُمِّيَتْ فعل ماضی

مجہول ھی ضمیر مستتر نائب فاعل (مرجع الافعال الناقصة ہے) ناقصةً مفعول بہ، لام جار ان حرف مشبہ بالفعل ھا اسم لا نافیہ تکون فعل ناقص ھی ضمیر مستتر اسم باء جار مجرد الفاعل مرکب اضافی مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تکون سے کلاما تاما مرکب توصیفی ہو کر تکون کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی انّ کی، ان اسم خبر سے مل کر لام کا مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا سُمّیتْ سے سمیت اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَلَا تَخْلُوْ عَنْ نُقْصَانٍ. فا تعجیبہ لا تخلو فعل مضارع منفی صیغہ واحد مؤنث غائب ھی ضمیر مستتر فاعل عن نقصان متعلق فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَھِیَ تَدْخُلُ عَلَی الْجُمْلَۃِ الْاِسْمِیَّۃِ، اَیِ الْمُبْتَدَأُ وَ الْخَبَرِ ھی ضمیر مبتدا تدخل فعل ھی ضمیر مستتر فاعل علی جار الجملة الاسمية مرکب توصیفی ہو کر مفسر ای حرف تفسیر اَلْمُبْتَدَأُ وَ الْخَبَرِ معطوف علیہ معطوف ہو کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر تدخل کے متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ھی مبتدا کی خبر۔

فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْهَا، ترفع فعل ھی ضمیر مستتر فاعل الجزء الاول مرکب توصیفی ہو کر ذوالحال منھا جار مجرور (ظرف مستقر) کائناً کے متعلق کائنا اپنے فاعل ہو مستتر اور متعلق سے مل کر حال ذوالحال حال سے مل کر ترفع کا مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَیُسَمّٰی اِسْمَهَا، یُسَمّٰی فعل مضارع مجہول ھو ضمیر مستتر نائب فاعل اسمھا مرکب اضافی مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَتَنْصِبُ الْجُزْءَ الثَّانِیَ مِنْهَا. اس کی ترکیب ترفع الجزء الاول منھا کی طرح ہوگی۔

وَیُسَمّٰی خَبَرَهَا. وَ یُسَمّٰی اِسْمَهَا کی طرح ترکیب کیجئے۔

وَھِیَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ فِعْلًا. ھی مبتدا، ثلثة عشر ممیز، فعلاً تمیز، ممیز تمیز سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۱ - کَانَ کا بیان

اَلْاَوَّلُ کَانَ. وَھِیَ قَدْ تَکُوْنُ زَائِدَۃً مِثْلُ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَانَ زَیْدًا وَحِیْنَئِذٍ لَا تَعْمَلُ وَقَدْ تَکُوْنُ غَیْرَ زَائِدَۃٍ وَھِیَ تَجِیْءُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ نَاقِصَۃً وَتَامَّۃً.

فَالنَّاقِصَۃُ تَجِیْءُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ اَحَدُھُمَا اَنْ یَّثْبُتَ خَبَرُھَا لِاِسْمِھَا فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ سَوَاءٌ کَانَ مُمْکِنَ الْاِنْقِطَاعِ مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا اَوْ مُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ مِثْلُ کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا وَثَانِیْھِمَا اَنْ یَّکُوْنَ بِمَعْنٰی صَارَ مِثْلُ کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا اَیْ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا.

وَالتَّامَّۃُ تَتِمُّ بِفَاعِلِھَا فَلَا تَحْتَاجُ اِلَی الْخَبَرِ فَلَا تَکُوْنُ نَاقِصَۃً وَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ بِمَعْنٰی ثَبَتَ مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ اَیْ ثَبَتَ زَیْدٌ.

**ترجمہ**: (افعال ناقصہ میں سے) پہلا "کان،، ہے وہ کبھی زائدہ ہوتا ہے جیسے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَانَ زَیْدًا (بلاشبہ زیدان سب سے افضل ہے) اس وقت وہ عمل نہیں کرتا ہے اور کبھی وہ غیر زائدہ ہوتا ہے وہ (غیر زائدہ) دو معنی کیلئے آتا ہے ناقصہ اور تامہ۔

ناقصہ دو معنی کے لئے آتا ہے ان دونوں (معانی) میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس کی خبر اس کے اسم کے لئے زمانہ ماضی میں ثابت ہوتی ہے برابر ہے کہ وہ (خبر) ممکن الانقطاع (جس کا ختم ہونا ممکن ہو) جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) یا وہ (خبر) ممتنع الانقطاع (جس کا ختم ہونا ممکن نہ ہو) ہو جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والے بڑی حکمتوں والے ہیں) اور ان دونوں (معانی) میں سے دوسرے (معنی) یہ ہیں کہ وہ صار (ہوگیا) کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا یعنی صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (فقیر مالدار ہوگیا)

اور (کَانَ) تامہ اپنے فاعل سے پورا ہو جاتا ہے وہ خبر کا محتاج نہیں ہوتا پس وہ ناقصہ نہیں ہوگا اس وقت وہ ثَبَتَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ یعنی اَیْ ثَبَتَ زَیْدٌ (زید ثابت ہوگیا)۔

**تشریح**: افعال ناقصہ میں سے سب سے پہلا فعل "کَانَ،، ہے اسکے استعمال کی دو شکلیں ہیں۔

۱- **زائـــــدہ** - یعنی اس کے ہونے اور نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس کو محض تزئین کلام اور خوبصورتی کے لئے لایا جاتا ہے یہ لفظوں میں بھی کوئی عمل نہیں کرتا ہے جیسے (اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَانَ زَیْدًا (بلاشبہ زیدان سب سے افضل ہے) اس مثال میں مِنْ اَفْضَلِھِمْ مل ملا کر ان کی خبر ہے جو اسم سے مقدم ہے اور زَیْدًا اِنَّ کا اسم ہے اگر حرف مشبہ بالفعل کی خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو اس کا اسم سے مقدم ہونا جائز ہوتا ہے اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے کَانَ اس میں زائدہ ہے نہ اس کا لفظوں میں کوئی عمل ہے اور نہ اس کے کوئی معنی ہیں صرف کلام کو خوبصورت بنا رہا ہے۔

۲-**غیر زائدہ**: یہ دو طرح کا ہوتا ہے :۱- ناقصہ۔۲- تامہ۔ چوں کہ ناقصہ اور تامہ ہونے کا دار و مدار معنی پر ہے اس لئے مصنفؒ نے عَلٰی وَجْھَیْنِ کے بجائے عَلٰی مَعْنَیَیْنِ فرمایا ہے۔

**کان ناقصہ**: یہ دو معانی کے لئے آتا ہے:

۱- اپنی خبر کو اپنے اسم کے لئے زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے چاہے وہ خبر ممکن الانقطاع ہو یا ممتنع الانقطاع، ممکن الانقطاع کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ ماضی سے زمانہ حال تک لگاتار ہونا ضروری نہ ہو جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) یعنی زید کے لئے قیام کا ثبوت زمانہ ماضی میں ہوا تھا حال تک اس کا کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ ممتنع الانقطاع کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ ماضی سے زمانہ حال تک مسلسل ہوا ہو جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ تعالیٰ علیم ہیں حکیم ہیں) یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے علم وحکمت کا ثبوت زمانہ ماضی سے زمانہ حال تک لگاتار ہے کبھی بھی علم وحکمت کا یہ ثبوت ختم نہیں ہوا۔ پہلی صورت میں کَانَ کا ترجمہ "تھا،، اور دوسری صورت میں "ہے،، سے ہوتا ہے۔

۲- یہ صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے یعنی جس طرح صار تبدیلئ احوال پر دلالت کرتا ہے ایسے ہی کَانَ بھی کرتا ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہوگیا) یعنی زید جو پہلے حالت فقر میں تھا اب وہ اس سے حالت غنیٰ میں منتقل ہوگیا اس صورت میں کَانَ کا ترجمہ "ہوگیا،، ہوتا ہے۔ بہر حال ناقصہ ہونے کی صورت میں خواہ یہ دونوں معانی میں سے کوئی سے بھی معنی میں ہو اس کو ایک اسم اور ایک خبر چاہئے

**کان تامہ** یہ صرف فاعل سے پورا ہو جاتا ہے خبر کی ضرورت نہیں رہتی اور ثبت کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ (زید ثابت ہے)
خلاصہ یہ ہے کہ کان تین طرح کا ہوتا ہے ۱- زائدہ، یہ نہ لفظوں میں عمل کرتا ہے نہ معنی میں ۲- ناقصہ یہ اسم وخبر پر
آتا ہے اور دو معنی دیتا ہے ۳- تامہ، یہ صرف فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اور ثبت کے معنی میں ہوتا ہے۔

**فائدہ** کبھی کان ناقصہ کا اسم اس میں پوشیدہ ایک ضمیر شان ہوتی ہے اس کا مرجع ذہن میں ہوتا ہے اس صورت میں اس کی
خبر جملہ ہوتی ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ کان ناقصہ ھُوَ ضمیر اس کا اسم اور زَیْدٌ قَائِمٌ مبتدا خبر ہو کر اس کی خبر ہے۔

**تنبیہ** - کان زائدہ کی جو مثال بیان کی گئی ہے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْداً اس کی بظاہر ایک ترکیب اور ذہن میں آسکتی ہے
اس کے مطابق کان کو زائدہ بھی ماننے کی ضرورت نہیں مگر وہ ترکیب سراسر غلط ہے وہ یہ ہے اِنَّ کا اسم زَیْداً ہو مِنْ اَفْضَلِهِمْ مل ملا کر
کان فعل ناقص کی خبر مقدم ہو اور کان کا اسم ھُوَ ضمیر مستتر ہو کان اپنے اسم وخبر سے مل کر اِنَّ کی خبر ہو اس صورت میں ترجمہ ہوگا بیشک
زید ان سب سے افضل تھا یہ ترکیب غلط اس لئے ہے کہ اس میں اِنَّ کی خبر غیر ظرف یعنی کَانَ ہے جو اسم سے مقدم ہے اور حروف مشبہ
بالفعل کی خبر اگر غیر ظرف ہو تو اس کا اسم سے مقدم ہونا جائز نہیں ہوتا اِنَّ قَائِمٌ زَیْداً جائز نہیں اور اِنَّ فِی الدَّارِ زَیْداً جائز ہے۔

**ترکیب** :الاَوَّلُ کَانَ، الاَوَّلُ مبتدا، کان خبر، وَھِیَ قَدْتَکُوْنُ زَائِدَةً، واؤ مستانفہ، ھی مبتدا، تَکُوْنُ فعل مضارع ناقص،
ھی ضمیر مستتر اسم، زائدۃ خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر مبتدا کی خبر۔

مِثْلُ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْداً، مثلُ مضاف، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، من جار، اَفْضَلِهِمْ مرکب اضافی مجرور،
جار مجرور (ظرف مستقر) اِنّ کی خبر، کان زائدہ غیر عاملہ، زَیْداً اِنَّ کی خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

وَحِیْنَئِذٍ لَا تَعْمَلُ، واؤ مستانفہ، حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی ہو کر لا تعمل کا مفعول فیہ مقدم، ھی ضمیر مستتر تعمل کا
فاعل فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَقَدْ تَکُوْنُ غَیْرَ زَائِدَةٍ : قَدْ برائے تقلیل، تکونُ فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اسم، غَیْرَ زَائِدَةٍ مرکب اضافی خبر،
جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَھِیَ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ : ھی مبتدا، تجیئ فعل فاعل عَلٰی مَعْنَیَیْنِ، متعلق، فعل با فاعل اور متعلق سے مل کر خبر،
نَاقِصَةٌ وَتَامَّةٌ : مرفوع ہونے کی صورت میں تقدیری عبارت ہوگی اَحَدُھُمَا نَاقِصَةٌ، وَثَانِیْھِمَا تَامَّةٌ ترکیب بالکل ظاہر ہے
مجرور ہونے کی صورت میں معطوف علیہ معطوف ہو کر مَعْنَیَیْنِ سے بدل بن جائیں گے۔

فَالنَّاقِصَةُ تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ، فا تفصیلیہ، النَّاقِصَةُ مبتدا، تَجِیْئُ عَلٰی مَعْنَیَیْنِ جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

اَحَدُھُمَا اَنْ یُّثْبِتَ خَبَرُھَا لِاِسْمِھَا فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ، اَحَدُھُمَا مرکب اضافی مبتدا اَنْ ناصبہ مصدریہ
یُثْبِتَ فعل مضارع خَبَرُھَا مرکب اضافی ہو کر فاعل لِاِسْمِھَا مل ملا کر متعلق اول فِی الزَّمَانِ الْمَاضِیْ متعلق دوم یَثْبُتُ فعل
مضارع اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سَوَاءٌ کَانَ مُمْکِنَ الْاِنْقِطَاعِ اَوْمُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ سَوَاءٌ ( بمعنی مُسْتَوٍ) خبر مقدم۔ کَانَ فعل ناقص ھُوَ ضمیر
مستتر اسم، مُمْکِنَ مضاف الْاِنْقِطَاعِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ اوعاطفہ مُمْتَنِعَ الْاِنْقِطَاعِ مرکب

اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر کَانَ کی خبر کان اسم وخبر سے مل کر مبتدا موخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ قَائِماً، مِثْلُ مضاف کان اسم وخبر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔ مثل کَانَ اللّٰہُ عَلِیْماً حَکِیْماً، عَلِیْماً کَانَ کی خبر اول حَکِیْماً خبر ثانی۔

وَثَانِیْھُمَا اَنْ یَّکُوْنَ بِمَعْنَی صَارَ، ثَانِیْھُمَا مرکب اضافی مبتدا اَنْ ناصبہ یَکُوْنَ فعل ناقص ھو ضمیر مستتر اسم بِا جار، معنی مضاف صار مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور (ظرف مستقر) یکون کی خبر فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر مبتدا کی خبر۔

مِثْلُ کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا اَیْ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا، مِثْلُ مضاف کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیاً مفسر اَیْ حرف تفسیر صار الفقیر غنیا تفسیر مفسر تفسیر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

وَالتَّامَّۃُ تَتِمُّ بِفَاعِلِھَا۔ اَلتَّامَّۃُ مبتدا تَتِمُّ فعل ھی ضمیر مستتر فاعل بفاعلھا مل ملا کر متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر فَلَا تَحْتَاجُ اِلَی الْخَبَرِ، فاتفصیلیہ لَا تَحْتَاجُ فعل مضارع منفی ھی ضمیر مستتر فاعل اِلَی الْخَبَرِ متعلق۔

فَلَا تَکُوْنُ نَاقِصَۃً، فا نتیجیہ فعل ناقص تَکُوْنُ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ وَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ بمعنی ثَبَتَ۔ حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی تَکُوْنُ کا مفعول فیہ مقدم تَکُوْنُ فعل ناقص ھی ضمیر مستتر اسم بمعنی ثَبَتَ مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ کَانَ زَیْدٌ اَیْ ثَبَتَ زَیْدٌ، مِثْلُ مضاف کان تامہ زَیْدٌ فاعل فعل فاعل سے مل کر مفسر اَیْ حرف تفسیر ثَبَتَ زَیْدٌ تفسیر مفسر تفسیر سے مل کر مِثْلُ کا مضاف الیہ۔

# ۲- صَارَ کا بیان

> وَالثَّانِیْ صَارَ وَھِیَ لِلْاِنْتِقَالِ اَیْ لِاِنْتِقَالِ الْاِسْمِ مِنْ حَقِیْقَۃٍ اِلٰی حَقِیْقَۃٍ اُخْرٰی نَحْوُ صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا اَوْ مِنْ صِفَۃٍ اِلٰی صِفَۃٍ اُخْرٰی مِثْلُ صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّۃً بِمَعْنَی الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ آخَرَ وَحِیْنَئِذٍ تَتَعَدّٰی بِاِلٰی نَحْوُ صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ.

**ترجمہ:** اور دوسرا "صار" ہے اور وہ انتقال کے (معنی کے) لئے ہے یعنی اسم کے منتقل ہونے کے لئے ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (گارا ٹھیکری ہو گیا) یا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مال دار ہو گیا) اور کبھی وہ تامہ ہوتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہونے کے معنی میں اور اس (تامہ ہونے کے) وقت وہ الی کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ (زید ایک شہر سے کسی (دوسرے) شہر میں منتقل ہو گیا)

**تشریح:** صَارَ دو طرح کا ہوتا ہے:

۱- ناقصہ یہ اسم کو ایک حقیقت سے دوسری حقیقت میں یا ایک صفت سے دوسری صفت میں منتقل ہو جانے کو بتانے کیلئے آتا ہے

یعنی یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ اسم کی ماضی میں جو حقیقت تھی وہ فی الحال باقی نہیں ہے اب وہ دوسری حقیقت میں بدل گیا ہے جیسے صَارَ الطِّینُ خَزَفًا (گارا ٹھیکرا بن گیا) طِینٌ (گارا) اب اپنی حقیقت پر نہیں ہے اس سے منتقل ہو کر حقیقت خزف (ٹھیکرا) میں آ گیا ہے۔

اسی طرح کبھی اس بات کو بتاتا ہے کہ پہلے اسم میں جو صفت تھی وہ اب باقی نہیں ہے اب اس میں دوسری صفت پیدا ہو گئی ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہو گیا) زید پہلے جس فقر والی حالت میں تھا اب وہ اس میں موجود نہیں ہے وہ اس سے منتقل ہو کر حالت غنی میں آ گیا اس صورت میں یہ تمام افعال ناقصہ کی طرح اسم و خبر پر داخل ہو کر انہیں کا عمل کرتا ہے۔

۲۔ تَامَّۃ یہ صرف فاعل سے پورا ہو جاتا ہے خبر کی ضرورت نہیں رہتی اور انتقال مکانی (ایک جگہ سے دوسری جگہ میں منتقل ہونا) کے لئے آتا ہے یعنی اس بات کو بتاتا ہے کہ فاعل ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا گیا۔ اس صورت میں یہ اِلٰی کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے جیسے صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ آخَرَ (زید ایک شہر سے کسی (دوسرے) شہر میں منتقل ہو گیا)

**فائدہ:** ناقصہ ہونے کی صورت میں صَارَ کا ترجمہ "ہو گیا یا بن گیا"، اور تامہ ہونے کی صورت میں "منتقل ہو گیا یا چلا گیا"، کیا جاتا ہے۔

**ترکیب:** وَالثَّانِیْ صَارَ اَلثَّانِیْ مبتدا صَارَ خبر۔ وَھِیَ لِلْاِنْتِقَالِ اَیْ لِاِنْتِقَالِ الْاِسْمِ مِنْ حَقِیْقَۃٍ اِلٰی حَقِیْقَۃٍ اُخْرٰی اَوْ مِنْ صِفَۃٍ اِلٰی صِفَۃٍ اُخْرٰی ، ھِیَ مبتدا لِلْاِنْتِقَال جار مجرور سے مل کر مفسر ای حرف تفسیر لام جار، انتقال مصدر مضاف، الاسم مضاف الیہ مِنْ حَقِیْقَۃٍ جار مجرور ہو کر مصدر کے متعلق اِلٰی جار حَقِیْقَۃٍ اُخْرٰی مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق دوم، مصدر اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ۔ اَوْ عاطفہ، اِنْتِقَالُہٗ محذوف اس میں انتقال مصدر مضاف ہٗ ضمیر (راجع الی الاسم) مضاف الیہ مِنْ صِفَۃٍ متعلق اول مصدر محذوف کا، اِلٰی صِفَۃٍ اُخْرٰی متعلق دوم، اِنْتِقَال محذوف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ (اِنْتِقَال مذکور) معطوف (اِنْتِقَال محذوف) سے مل کر مجرور لام حرف جر کا جار اپنے مجرور سے مل کر تفسیر مفسر تفسیر سے مل کر (ظرف مستقر) ھِیَ کی خبر۔

نحو صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا، نَحْوُ مضاف صَارَ ناقصہ اسم و خبر سے مل کر مضاف الیہ بالکل اسی طرح صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا ہے پھر مضاف الیہ سے مل کر مِثَالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّۃً بِمَعْنَی الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ آخَرَ۔ تَکُوْنُ فعل ناقص ھِیَ ضمیر مستتر اسم تَامَّۃً موصوف با حرف جر معنی مضاف اَلْاِنْتِقَال مصدر، مِنْ مَکَانٍ مصدر سے متعلق اِلٰی مَکَانٍ آخَر دوسرا متعلق، مصدر دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ مَعْنٰی مضاف مضاف الیہ سے مل کر با کا مجرور جار مجرور کَائِنَۃً محذوف کے متعلق کَائِنَۃً اپنے فاعل ھِیَ مستتر اور متعلق سے مل کر تَامَّۃً کی صفت۔ موصوف صفت سے مل کر تَکُوْنُ کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَحِیْنَئِذٍ تَتَعَدّٰی بِاِلٰی، حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی ہو کر تَتَعَدّٰی کا مفعول فیہ مقدم تَتَعَدّٰی فعل مضارع صیغہ واحد مؤنث غائب از باب تفعّل (متعدی ہونا) ھِیَ ضمیر مستتر فاعل (مرجع صار ہے) با جار، کلمہ اِلٰی مجرور، جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق، فعل فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نَحْوُ صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ۔ نَحْوُ مضاف، صَارَ تامہ، زَیْدٌ فاعل مِنْ بَلَدٍ متعلق اول اِلٰی بَلَدٍ متعلق دوم فعل تام اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر نَحْوُ کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مِثَالُہٗ محذوف کی خبر۔

# ۳-اصبح، ٤-اضحیٰ، ۵-امسیٰ کا بیان

وَالثَّالِثُ اَصْبَحَ وَالرَّابِعُ اَضْحٰی وَالْخَامِسُ اَمْسٰی فَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِاَوْقَاتِهَا الَّتِیْ هِیَ الصَّبَاحُ وَالضُّحٰی وَالْمَسَاءُ نَحْوُ اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِیْ وَقْتِ الصَّبَاحِ وَنَحْوُ اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا مَعْنَاهُ حَصَلَ الْحُکُوْمَةُ فِیْ وَقْتِ الضُّحٰی وَنَحْوُ اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِیًا مَعْنَاهُ حَصَلَ قِرَاءَتُهٗ فِیْ وَقْتِ الْمَسَاءِ وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ قَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنٰی صَارَ مِثْلُ اَصْبَحَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا وَاَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا وَاَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّةً مِثْلُ اَصْبَحَ زَیْدٌ بِمَعْنٰی دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ وَاَمْسٰی عَمْرٌو اَیْ دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسَاءِ وَاَضْحٰی بَکْرٌ اَیْ دَخَلَ بَکْرٌ فِی الضُّحٰی

**ترجمہ** : اور تیسرا " اَصْبَحَ " چوتھا " اَضْحٰی " اور پانچواں " اَمْسٰی " ہے، یہ تینوں مضمون جملہ کو اپنے (ان) اوقات (متعینہ) کے ساتھ ملانے کے لئے (آتے) ہیں کہ وہ (اوقات) صباح، ضُحیٰ، اور مساء ہیں، جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید صبح کے وقت مالدار ہوا) اس کے معنی ہیں حَصَلَ غِنَاهُ فِیْ وَقْتِ الصَّبَاحِ (اس کی مالداری صبح کے وقت میں حاصل ہوئی) اور جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا (زید چاشت کے وقت حاکم ہوا) اس کے معنی ہیں حَصَلَ الْحُکُوْمَةُ فِیْ وَقْتِ الضُّحٰی (چاشت کے وقت میں حکومت حاصل ہوئی) اور جیسے اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِیًا (زید شام کو قاری ہوا) اس کے معنی ہیں حَصَلَ قِرَاءَتُهٗ فِیْ وَقْتِ الْمَسَاءِ (اس کی قراءت شام کے وقت میں حاصل ہوئی)

اور یہ تینوں کبھی صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے اَصْبَحَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (فقیر مالدار ہوگیا) اور اَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا (زید کاتب بن گیا) اور اَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا (تاریک روشن ہوگیا)۔

اور کبھی وہ (تینوں) تامہ ہوتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (یہ) دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ کے معنی میں ہے (زید صبح میں داخل ہوا) اور اَمْسٰی عَمْرٌو یعنی دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسَاءِ (عمرو شام میں داخل ہوگیا) اور اَضْحٰی بَکْرٌ یعنی دَخَلَ بَکْرٌ فِی الضُّحٰی (بکر چاشت کے وقت میں داخل ہوگیا)۔

**تحقیق** : اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی۔ یہ تینوں باب افعال سے فعل ماضی ہیں، اور ان تینوں کا مادہ ایک ایک وقت پر دلالت کرتا ہے، اَصْبَحَ، صبح کے وقت پر، اَضْحٰی، چاشت کے وقت پر اور اَمْسٰی، شام کے وقت پر۔

مضمون الجملة : مضمون جملہ کیا ہوتا ہے؟ دیکھئے حروف مشبہ بالفعل میں اِنَّ اور اَنَّ کے بیان میں صفحہ نمبر ۸۰ پر۔

الصَّبَاحُ، دن کا ابتدائی حصہ، الضُّحٰی، چاشت کا وقت، اَلْمَسَاءُ، شام، ظہر سے مغرب تک کا وقت، اَلْمُظْلِمُ، یہ باب افعال سے یا تو اسم فاعل (بکسر اللام) ہے یا (بفتح اللام) اسم مفعول ہے معنی ہیں تاریک، اَلْمُنِیْرُ، باب افعال سے اسم فاعل ہے روشن ہونے والا، روشن کرنے والا۔

**تشریح**: اصبح، اضحی، امسی یہ تینوں ناقصہ بھی ہوتے ہیں اور تامہ بھی، ناقصہ ہونے کی صورت میں دو معنی کے لئے آتے ہیں، اور تامہ ہونے کی صورت میں ایک معنی کے لئے، ان تینوں معانی کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۔ اپنے مدخولہ جملہ اسمیہ کے مضمون کو اس وقت کے ساتھ ملا دیتے ہیں جوان کے مادہ میں پایا جاتا ہے، اَصْبَحَ صبح کے وقت کے ساتھ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا، اس میں غنائے زید جو مضمون جملہ ہے صبح کے ساتھ ملا ہوا ہے، یعنی زید صبح کے وقت مالدار ہوا، اَضْحٰی مضمون جملہ کو چاشت کے وقت کے ساتھ ملاتا ہے جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا، یعنی حکومت زید جو مضمون جملہ ہے چاشت کے وقت کے ساتھ ملا ہے یعنی حکومت زید چاشت کے وقت میں حاصل ہوئی، اسی طرح اَمْسٰی مضمون جملہ کو شام کے وقت کے ساتھ جوڑتا ہے جیسے اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِیًا مضمون جملہ یعنی قراۃ زید شام کے وقت میں حاصل ہوئی، فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِاَوْقَاتِهَا سے فِیْ وَقْتِ الْمَسَاءِ تک یہی معنی سمجھائے ہیں۔

۲۔ یہ تینوں صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں، صرف انتقال (یعنی اسم کے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کو بتانے) کے لئے آتے ہیں، ان میں پائے جانے والے اوقات کا لحاظ نہیں ہوتا، جیسے اَصْبَحَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا فقیر حالت فقر سے حالت غنا کی طرف منتقل ہو گیا مگر کسی مخصوص وقت میں نہیں، اسی طرح اَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا (زید کاتب ہو گیا) اور اَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا یعنی تاریک چیز صفت ظلام (تاریکی) سے صفت نور کی طرف منتقل ہوگئی، وھذہ الثلاثۃ سے منیرا تک یہی بات بتائی ہے، یہ دونوں معانی ناقصہ ہونے کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۳۔ فاعل کے اپنے مخصوص وقت میں داخل ہونے کو بتاتے ہیں اس صورت میں یہ تینوں فاعل سے پورے ہو جاتے ہیں خبر کی ضرورت نہیں رہتی، اسی لئے اس وقت یہ تامہ کہلاتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح میں داخل ہو گیا) اَمْسٰی عَمْرٌو (عمر شام میں داخل ہوا) اَضْحٰی بَکْرٌ (بکر چاشت کے وقت میں داخل ہو گیا) وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّةً سے آخر تک یہی بتلایا گیا ہے۔

**ترکیب**: والثالثُ اَصْبَحَ، والرابعُ اَضْحٰی، والخامس اَمْسٰی، تینوں جملوں میں پہلا جزء مبتدا اور دوسرا جزء خبر ہے، فَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ بِاَوْقَاتِهَا الَّتِیْ هِیَ الصَّبَاحُ وَالضُّحٰی وَالْمَسَاءُ. فاء تفصیلیہ، هٰذِهِ الثلاثۃُ موصوف صفت سے مل کر مبتدا - لام جار، اِقْتِرَانِ مصدر مضاف، مَضْمُوْنِ مضاف الیہ مضاف، الْجُمْلَةِ مضاف الیہ، مَضْمُوْنِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا اِقْتِرَانِ مصدر مضاف کا. با جارہ، اَوْقَاتِهَا مرکب اضافی ہو کر موصوف، التی اسم موصول، هی مبتدا، الصَّبَاحُ وَالضُّحٰی وَالْمَسَاءُ معطوف علیہ معطوف ہو کر خبر، هی مبتدا خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقتران مصدر سے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار مجرور (ظرف مستقر) ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا، نحوُ مضاف، اَصْبَحَ فعل ناقص، زیدٌ اسم، غنیاً خبر، فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِیْ وَقْتِ الصَّبَاحِ، مَعْنَاهُ مرکب اضافی مبتدا - حَصَلَ فعل، غِنَاهُ مرکب اضافی ہو کر فاعل، فی جارہ، وقتِ مضاف، الصَّبَاحِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا حصل سے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معناہ کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا مَعْنَاہُ حَصَلَ الْحُکُوْمَۃُ فِیْ وَقْتِ الضُّحٰی وَنَحْوُ اَمْسٰی زَیْدٌ قَارِئًا مَعْنَاہُ حَصَلَ قِرَاءَتُہٗ فِیْ وَقْتِ الْمَسَاءِ ان چاروں جملوں کی ترکیبیں ان سے پہلے والے دو جملوں کی طرح ہوں گی۔

وَھٰذِہِ الثَّلَاثَۃُ قَدْ تَکُوْنُ بِمَعْنٰی صَارَ۔ ھٰذِہِ الثلاثۃ موصوف صفت ہوکر مبتدا، قد برائے تقلیل، تکون فعل ناقص، ھی ضمیر مستتر اسم، با جارہ، معنی مضاف، صار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر با کا مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابتاً محذوف کے متعلق، ثابتاً اپنے فاعل مستتر ھو اور متعلق سے مل کر تکون کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ اَصْبَحَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا وَاَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا وَاَضْحَی الْمُظْلِمُ مُنِیْرًا مثل مضاف، اصبح اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، امسی اپنے اسم زیدٌ اور خبر کاتباً سے مل کر معطوف اول اضحی المظلم منیرا معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

وَقَدْ تَکُوْنُ تَامَّۃً، تَکُوْنُ فعل ناقص اپنے اسم ھی اور خبر تامۃً سے مل کر جملہ فعلیہ۔

مِثْلُ اَصْبَحَ زَیْدٌ بِمَعْنٰی دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ : مثل مضاف، اصبح فعل تام، زیدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ذوالحال، با جارہ، معنی مضاف، دَخَلَ فعل، زیدٌ فاعل، فی الصباح متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معنی کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ۔

وَاَمْسٰی عَمْرٌو اَیْ دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسَاءِ، واؤ عاطفہ، امسی فعل تام عمروٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر مفسر، ای حرف تفسیر، دخل عمروٌ فی المساء مل ملا کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر معطوف اول، وَاَضْحٰی بَکْرٌ اَیْ دَخَلَ بَکْرٌ فِی الضُّحٰی جملہ سابقہ کی طرح مفسر تفسیر ہوکر معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالُہٗ مبتدا محذوف کی۔

# ۶- ظَلَّ اور ۷- بَاتَ کا بیان

وَالسَّادِسُ ظَلَّ وَالسَّابِعُ بَاتَ، وَ ھُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَۃِ بِالنَّھَارِ وَاللَّیْلِ نَحْوُ ظَلَّ زَیْدٌ کَاتِبًا اَیْ حَصَلَ کِتَابَتُہٗ فِی النَّھَارِ، وَبَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا، اَیْ حَصَلَ نَوْمُہٗ فِی اللَّیْلِ، وَقَدْ تَکُوْنَانِ بِمَعْنٰی صَارَ مِثْلُ ظَلَّ الصَّبِیُّ بَالِغًا .وَبَاتَ الشَّابُّ شَیْخًا

**ترجمہ** : اور چھٹا "ظَلَّ" اور ساتواں "بَاتَ" ہے، اور وہ دونوں مضمون جملہ کو دن اور رات کے ساتھ ملانے کے لئے (آتے) ہیں، جیسے ظَلَّ زَیْدٌ کَاتِبًا (زید دن میں کاتب ہوگیا) یعنی اس کی کتابت دن میں حاصل ہوئی، اور بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید رات میں نائم ہوا) یعنی اس کی نیند رات میں حاصل ہوئی، اور کبھی وہ دونوں صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسے ظَلَّ الصَّبِیُّ بَالِغًا (بچہ بالغ ہوگیا) اور بَاتَ الشَّابُّ شَیْخًا، (جوان بوڑھا ہوگیا)۔

**تشریح**: ظَلَّ اور بَاتَ یہ دونوں بھی گذرے ہوئے پانچوں افعال کی طرح فعل ماضی ہیں ظَلَّ کا مصدر ظُلُولاً اور بَاتَ کا بَیْتُوتَۃً ہے اور دونوں ہی باب سَمِعَ سے آتے ہیں، مصنفؒ نے ان کے دو معانی بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ یہ دونوں مضمون جملہ کو نہار (دن) اور لیل (رات) کے ساتھ ملاتے ہیں، اس کی وضاحت یہ ہے کہ ظَلَّ تو مضمون جملہ کو دن کے ساتھ ملاتا ہے مثلاً زَیْدٌ کَاتِبٌ ''(زید کاتب ہے) اس جملہ سے زید کی کتابت کا مطلق علم ہوتا ہے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ دن میں کاتب ہے یا رات میں جب اس کے ساتھ ظَلَّ کو ملا دیا جائے اور یوں کہا جائے ظَلَّ زَیْدٌ کَاتِباً اس سے پتہ چل جائے گا کہ اس جملہ کا مضمون جو کتابت زید ہے وہ دن کے ساتھ وابستہ ہے رات کے ساتھ نہیں اسی لئے اس کا ترجمہ ہوگا ''زید دن میں کاتب ہوا'' یعنی اس کو کتابت دن میں حاصل ہوئی، اور بَاتَ مضمون جملہ کو رات کے ساتھ ملاتا ہے، جیسے بَاتَ زَیْدٌ نَائِماً، زید رات میں نائم (سونے والا) ہوا یعنی اس کو نیند رات میں حاصل ہوئی، دن میں نہیں، اس جملہ کا مضمون نوم زید ہے۔

۲۔ یہ دونوں صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں یعنی جس طرح صَارَ انتقال (تبدیلیٔ احوال) کے لئے آتا ہے ایسے ہی یہ بھی حالت کے بدل جانے کو بتاتے ہیں کہ ایک چیز ایک حالت سے دوسری حالت میں آ گئی مثلاً ظَلَّ الصَّبِیُّ بَالِغاً یہ صار الصَّبِیُّ بَالِغاً کے معنی میں ہے (بچہ بالغ ہوگیا) یعنی حالت بچپن سے حالت بلوغ میں منتقل ہوگیا، اسی طرح بَاتَ الشَّابُّ شَیْخاً ہے (جوان بوڑھا ہوگیا) شَاب جوان اور شیخ بوڑھے کو کہتے ہیں۔

**فائدہ**: بعض حضرات کے نزدیک یہ تامہ بھی آتے ہیں جیسے ظَلِلْتُ بِمَکَانٍ طَیِّبٍ (میں عمدہ مکان میں رہا) اور بِتُّ مَبِیْتاً طَیِّباً (میں نے اچھی رات گذاری) مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ان کے تامہ ہونے کا بالکل ہی انکار کر دیا ہے، اسی لئے ماتن وشارح نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

**ترکیب**: والسادسُ ظَلَّ، السَّادسُ مبتدا، ظَلَّ خبر- اسی طرح السَّابعُ بَاتَ ہے۔

**وَهُمَا لِاِقْتِرَانِ مَضْمُونِ الجُمْلَةِ بالنهار والليل**، **هُما** مبتدا- لام جارہ، اقتران مصدر مضاف، مضمون مضاف الیہ مضاف، الجملة مضاف الیہ، مضمون اپنے مضاف الیہ سے مل کر اقتران کا مضاف الیہ، با جارہ، النهار والليل، معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، جار مجرور مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور (ظرف مستقر) خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**نَحْوُ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِباً، اَیْ حَصَلَ كِتابَتُهٗ فِي النَّهَارِ، وَبَاتَ زَيْدٌ نَائِماً، اَیْ حَصَلَ نَوْمُهٗ فِي اللَّيْلِ**

نحوُ مضاف، ظَلَّ زَیْدٌ کاتِباً فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر مفسَّر، اَیْ حرفِ تفسیر، حَصَلَ فعل، کِتابَتُهٗ مرکب اضافی فاعل، فِی النهار متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر معطوف علیہ، وَبَاتَ زَیْدٌ نَائِماً، اَیْ حَصَلَ نَوْمُهٗ فِي اللَّيْلِ، مفسر تفسیر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، **وَقَدْ تَکُوْنَانِ بِمَعْنٰی صَارَ**. واوٗ مستانفہ، قد برائے تقلیل- تَکُوْنَانِ فعل ناقص، الف ضمیر اسم، بمعنی صار مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر خبر، **مِثْلُ ظَلَّ الصَّبِیُّ بَالِغاً .وَبَاتَ الشَّابُّ شَيْخاً**، مثل مضاف، ظَلَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ بات اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

# ۸-مَادَامَ کا بیان

وَالثَّامِنُ مَادَامَ، وَهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا، فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ اَوْ اِسْمِيَّةٌ، نَحْوُ اَجْلِسُ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً وَزَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِماً.

**ترجمہ**: اور آٹھواں مَادَامَ ہے، وہ کسی شے کو متعین کرنے کے لئے (آتا) ہے اپنی خبر کے ثابت ہونے کی مدت کے ساتھ اپنے اسم کے لئے، اسی لئے ضروری ہے اس سے پہلے ایک جملہ فعلیہ یا اسمیہ کا ہونا، جیسے اَجْلِسُ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً (میں بیٹھا رہوں گا جب تک زید بیٹھا ہے) اور زَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِماً (زید کھڑا ہے جب تک عمرو کھڑا ہوا ہے)۔

**تشریح**- مَادَامَ یہ دو کلموں سے مرکب ہے ۱-ما مصدریہ ۲-دام فعل ماضی از باب نصر ہمیشہ رہنا، دونوں کو ملا کر ایک فعل ناقص بنا دیا گیا ہے، یہ کسی کام یا کسی چیز کی مدت کو متعین کرنے کے لئے آتا ہے، اس وقت تک جب تک کہ اس کی خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہے، مطلب یہ ہے کہ جب تک مَادَامَ کی خبر اس کے اسم کے لئے ثابت رہے گی اسی وقت تک فلاں کام یا فلاں چیز بھی ہوتی رہے گی اسی لئے اس سے پہلے ایک ایسا جملہ (خواہ فعلیہ ہو یا اسمیہ خبریہ ہو یا انشائیہ) ہونا ضروری ہے جس میں کسی چیز کی مدت کو مَادَامَ کی خبر کے ثبوت تک متعین کیا گیا ہو جملہ فعلیہ کی مثال " اَجْلِسُ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِساً " میں بیٹھا رہوں گا جب تک زید بیٹھا ہے اس میں مادامَ سے پہلے اَجْلِسُ جملہ فعلیہ خبریہ ہے جس میں متکلم کے جلوس کی مدت کو اس وقت تک کے لئے متعین کر دیا گیا ہے جب تک مادام کی خبر (جَالِساً) اس کے اسم (زَيْدٌ) کے لئے ثابت ہے یعنی جب تک زید کے لئے جلوس ثابت ہے میں بھی اسی وقت تک بیٹھا رہوں گا اگر مثال میں اَجْلِسُ کے بجائے اِجْلِسْ پڑھا جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اس وقت یہ جملہ فعلیہ انشائیہ (امر) ہوگا، ترجمہ ہوگا (تو بیٹھ جب تک زید بیٹھا ہے)۔

جملہ اسمیہ کی مثال: زَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِماً (زید کھڑا ہے جب تک عمرو کھڑا ہے)۔

**فائدہ**: جب ترکیب کی جاتی ہے تو مادام اپنے اسم و خبر سے مل کر اپنے ماقبل کا ظرف یعنی مفعول فیہ بن جاتا ہے۔

**ترکیب**: وَالثَّامِنُ مَادَامَ مبتدا خبر۔

وَهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا

هِيَ مبتدا، لام جارہ، تَوْقِيْتِ مصدر مضاف (متعین کرنا) شَيْءٍ مضاف الیہ، با جارہ، مُدَّةِ مضاف، ثُبُوْتِ مصدر مضاف، خَبَرِ مضاف الیہ مضاف، هَا مضاف الیہ، خبر مضاف اپنے مضاف الیہ ها سے مل کر مضاف الیہ ہوا ثبوتِ مصدر کا، لام جارہ، اسمِهَا مرکب اضافی ہو کر مجرور-لام جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثبوت مصدر سے، ثبوت مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا مُدَّة کا، مُدَّة اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا با کا-جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَوْقِيْت مصدر سے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر هي کی خبر۔

فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ اَوْ اِسْمِيَّةٌ

فا فصیحیہ، لا نفی جنس، بُدٌّ اسم، مِنْ جارہ، اَنْ ناصبہ مصدریہ، یکون فعل ناقص، قبلھا مرکب اضافی ہوکر ثابتۃ مقدر کا مفعول فیہ، ثابتۃ اپنے فاعل مستتر ھی اور مفعول فیہ سے مل کر یکون کی خبر مقدم، جملۃ موصوف۔فعلیۃ او اسمیۃ معطوف علیہ معطوف ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر یکون کا اسم، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر من کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر لائے نفی جنس کی خبر، لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔(اس جملہ میں یکون کے بجائے تکون ہوتا تو یہ بہتر تھا اس لئے کہ اس کا اسم جملۃ مؤنث ہے)۔

نَحْوُ اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِساً وَزَیْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِماً.

نحوُ مضاف، اِجْلِسْ فعل مضارع، انا ضمیر فاعل، مادام فعل ناقص، زیدٌ اسم، جالساً خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر اِجْلِسْ کا مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔(اگر اِجْلِسْ فعل امر پڑھیں تو اس کا فاعل اَنْتَ ضمیر ہوگی، پھر یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ ہوگا)۔

واؤ عاطفہ، زیدٌ مبتدا، قائمٌ اسم فاعل ھو ضمیر مستتر فاعل، مادام اپنے اسم وخبر سے مل کر قائمٌ کا مفعول فیہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۹-مَازَالَ ۱۰-مَابَرِحَ
# ۱۱-مَاانْفَکَّ ۱۲-مَافَتِئَ کا بیان

وَالتَّاسِعُ مَازَالَ، وَالْعَاشِرُ مَابَرِحَ، وَالْحَادِیْ عَشَرَ مَاانْفَکَّ، وَالثَّانِیْ عَشَرَ مَافَتِئَ، وَقَدْ یُقَالُ مَا فَتَأَ وَمَا اَفْتَأَ، وَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ الْاَرْبَعَةِ لِدَوَامِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاِسْمِهَا مُذْ قَبِلَهٗ وَیَلْزَمُهَا النَّفْیُ مِثْلُ مَازَالَ زَیْدٌ عَالِماً، وَمَابَرِحَ زَیْدٌ صَائِماً، وَمَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلاً، وَمَا انْفَکَّ بَکْرٌ عَاقِلاً.

**ترجمہ**: اور نواں مَازَالَ، دسواں مَابَرِحَ، گیارہواں مَاانْفَکَّ اور بارہواں مَافَتِئَ (تاء کے کسرہ اور ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ) ہے، اور کبھی اس کو مَافَتَأَ (تا اور ھمزہ کے فتحہ کے ساتھ) اور کبھی مَااَفْتَأَ (مَا اَکْرَمَ کے وزن پر) بولا جاتا ہے، اور ان چاروں افعال میں سے ہر ایک اپنی خبر کے ثبوت کی ہمیشگی کے لئے (آتا) ہے اپنے اسم کے لئے اس وقت سے کہ اس (اسم) نے اس (خبر) کو قبول کیا ہے، اور لازم ہوتی ہے، ان (چاروں) کو نفی، جیسے مَازَالَ زَیْدٌ عَالِماً (زید برابر عالم رہا) اور مَابَرِحَ زَیْدٌ صَائِماً (زید لگاتار روزہ دار رہا) اور مَافَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلاً (عمرو ہمیشہ فاضل رہا) اور مَاانْفَکَّ بَکْرٌ عَاقِلاً (بکر برابر عقلمند رہا)۔

**تحقیق**: زَالَ، باب سَمِعَ سے فعل ماضی ہے مصدر زَیلاً ہے "ہٹانا، علیحدہ کرنا" بَرِحَ، یہ بھی از باب سَمِعَ فعل ماضی ہے اس کا مصدر بَرَاحاً اور بَرَحاً ہے "ہٹنا، جدا ہونا، زائل ہونا، اِنْفَکَّ فعل ماضی از باب انفعال "جدا ہونا" فَتِئَ، فعل ماضی از باب سَمِعَ،

مصدر فَتَأً ہے "رُکنا" اس میں دو لغتیں اور بھی ہیں: ۱-فَتَأَ بروزن فَتَحَ، ۲-اَفْتَأَ بروزن اَکْرَمَ۔ ان چاروں کے ناقصہ ہونے کے لئے ان کے شروع میں حرف نفی کا ہونا ضروری ہے اگر ان کو ماضی ہی استعمال کریں گے تو حرف نفی "مَا یا لَا" میں سے کوئی سا ہوگا اور اگر مضارع لائیں تو "مَا، لَا، لَنْ یا لَمْ" میں سے کوئی آئے گا، اس کی وجہ آگے بیان کی جارہی ہے۔ مُذْ قَبِلَهٗ، مُذْ ظروف مبنیہ میں سے ایک ظرف زمان ہے فعل کی اول یا پوری مدت کو بتاتا ہے، اسی معنی کے لئے یہ حرف جر بھی آتا ہے اس کا بیان حروف جارہ میں دیکھا جاسکتا ہے لیکن یہاں پر یہ حرف جر نہیں ظرف ہے۔ قَبِلَ - باب سَمِعَ سے فعل ماضی ہے "لینا، قبول کرنا"۔

**تشریح** - مذکورہ چاروں افعال اس بات کو بتاتے ہیں کہ ان کے اسم نے جب سے خبر کو قبول کیا تھا وہ خبر اس وقت سے لگاتار اسم کے لئے ثابت ہے یعنی جب سے اسم کا خبر کے ساتھ تعلق ہوا تھا اسی وقت سے وہ خبر اس کے لئے برابر ثابت رہی درمیان میں ایسا وقت نہیں آیا کہ ان کا تعلق ختم ہوگیا ہو، مثلاً مَا زَالَ زَیْدٌ عَالِماً (زید برابر عالم رہا) یعنی زید نے عالمیت کو جب سے قبول کیا تھا تبھی سے عالمیت اس کے لئے مسلسل چلتی رہی ہے، اس سے جدا نہیں ہوئی، اسی طرح مَا زَیْدٌ صَائِماً، مَا فَتِئَ عَمْروٌ فَاضِلاً اور مَا انْفَکَّ بَکْرٌ عَاقِلاً ہیں وَ کُلُّ وَاحِدٍ سے مُذْ قَبِلَهٗ تک یہی بات بتلائی ہے۔

## چاروں افعال کے لئے نفی لازم ہونے کی وجہ

چوں کہ یہ چاروں افعال ثبوت خبر کے دوام واستمرار کو بتانے کے لئے ہیں اور ان میں دوام واستمرار کے معنی نفی کے بغیر نہیں ہوسکتے، اس لئے کہ ان میں خود نفی کے معنی ہیں، زائل ہونا، جدا ہونا، علیحدہ کرنا، رکنا، یہ سب منفی معنی ہیں، یہ ثبوت ودوام کو کیسے بتا سکتے ہیں؟ جب ان پر حرف نفی داخل ہوگا تو وہ ان میں پائی جانے والی نفی کی نفی کردے گا، اور جب نفی کی نفی ہوجاتی ہے تو اثبات پیدا ہوجاتا ہے، مثلاً بَرِحَ کے معنی ہیں "وہ زائل ہوا" یہ ایک منفی معنی ہیں جب اس پر حرف نفی داخل کر کے یوں کہا جائے مَا بَرِحَ تو معنی ہوں گے "وہ زائل نہیں ہوا" یعنی برابر باقی رہا، یہ ایسے معنی ہیں جو ثبوت اور دوام پر دلالت کررہے ہیں۔ اسی طرح باقی تین کو سمجھئے، حاصل یہ ہے کہ ان چاروں میں ثبوت ودوام کے معنی پیدا کرنے کے لئے ان کی نفی ضروری ہے۔

**فائدہ**: یاد رکھنا چاہئے کہ اہل زبان سے صرف ان چاروں کا ناقصہ ہونا سنا گیا ہے، اس میں قیاس کو دخل نہیں ہے، ایسا نہیں کرسکتے کہ ان جیسے دیگر افعال جن میں نفی کے معنی ہوں (مثلاً اِنْفَصَلَ، فَارَقَ وغیرہ) ان پر حرف نفی داخل کر کے ان کو بھی ناقصہ بنالیا جائے۔

**ترکیب**: ۱- وَالتَّاسِعُ مَازَالَ، ۲- وَالْعَاشِرُ مَابَرِحَ، ۳-وَالْحَادِیْ عَشَرَ مَا انْفَکَّ، ۴- وَالثَّانِیْ عَشَرَ مَافَتِئَ - ان چاروں جملوں کی ترکیب حسب سابق ظاہر ہے

وَقَدْ یُقَالُ مَا فَتَأَ وَمَا اَفْتَأَ

قَدْ برائے تقلیل، یُقَالُ فعل مضارع مجہول، مَافَتَأَ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَا اَفْتَأَ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ الْاَرْبَعَةِ

واو عاطفہ یا مستانفہ، کلُّ مضاف، واحدٍ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، من جارہ، ھٰذہ اسم اشارہ موصوف، الافعال الاربعۃ مرکب توصیفی ہو کر مشار الیہ صفت، موصوف صفت سے مل کر من کا مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنٌ محذوف کے متعلق، کائنٌ اپنے فاعل ھو مستتر اور متعلق سے مل کر کلُّ واحدٍ کی صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتداء۔

لدوام ثبوت خبرھا لاسمھا مُذ قبلہٗ

لام جارہ- دوام مصدر مضاف، ثبوت (مصدر) مضاف الیہ مضاف، خبرھا مرکب اضافی ہو کر ثبوت کا مضاف الیہ، لام جارہ- اسمھا مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ثبوت کے متعلق، ثبوت مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا دوام مضاف کا، مُذ ظرف مضاف، قبل فعل ھو ضمیر مستتر (راجع بسوئے اسم) فاعل، ہٗ مفعول بہ (مرجع خبر ہے) فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مُذ کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا دوام مصدر کا، دوام اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مجرور ہوا لام کا، لام جارہ اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر مبتدا کی خبر۔

ویلزمھا النفیُ، واو مستانفہ، یلزم فعل، ھا مفعول بہ (مرجع افعال اربعہ ہیں) النفی فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ۔

مثل مازال زیدٌ عالماً، ومابرح زیدٌ صائماً، وما فتیٔ عمروٌ فاضلاً، وما انفکَّ بکرٌ عاقلاً

مثل مضاف، مازال فعل ناقص، زیدٌ اسم، عالماً خبر- فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، آگے تینوں مثالیں اسی طرح مل کر معطوف، معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ محذوف کی خبر۔

# ۱۳- لَیسَ کا بیان

> والثالث عشر لیس وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال وقال بعضھم فی کلّ زمان، مثل لیس زیدٌ قائماً

**ترجمہ**: اور تیرہواں "لیس" ہے اور وہ مضمون جملہ کی نفی کے لئے (آتا) ہے زمانہ حال میں اور ان (نحویوں) میں سے بعض نے کہا ہے کہ ہر زمانہ میں (نفی کرتا ہے) جیسے لیس زیدٌ قائماً زید کھڑا نہیں۔

**تحقیق** - لیس، یہ کوفیین کے نزدیک حرف ہے اس لئے کہ اس کی گردانیں نہیں ہوتیں لیکن اکثر نحاۃ کے نزدیک یہ فعل ناقص غیر متصرف ہے یعنی یہ فعل تو ہے مگر اس کی گردانیں نہیں ہوتیں، اس کے فعل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس پر فعل کی علامتیں مثلاً تاء ساکنہ اور ضمائر مرفوعہ بارزہ وغیرہ آتی ہیں، اس کی اصل لیِس (یاء کے کسرہ کے ساتھ) ہے بغرض تخفیف یاء کا کسرہ سکون سے بدل دیا گیا۔

**تشریح** - اس بات میں تو سب نحاۃ متفق ہیں کہ یہ مضمون جملہ کی نفی کرتا ہے، مگر زمانہ حال میں نفی کرتا ہے یا ہر زمانہ میں؟ اس میں اختلاف ہے، جمہور نحاۃ کی رائے ہے کہ زمانہ حال میں نفی کرتا ہے، اور بعض نحوی (سیبویہ اور ابن سراج) کہتے ہیں کہ مطلق (ہر زمانہ میں) نفی کرتا ہے، جمہور کے نزدیک لیس زیدٌ قائماً کا ترجمہ ہوگا "زید فی الحال کھڑا نہیں ہے" ماضی میں کھڑا

ہوا اس سے کوئی بحث نہیں، اور سیبویہ کے نزدیک ترجمہ ہوگا ''زید کھڑا نہیں''۔
اندلسی نے ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ اگر لَیْسَ کی خبر کسی زمانہ کے ساتھ مقید نہیں تو لَیْسَ حال میں نفی کرے گا جیسے مثال مذکور میں، اور اگر خبر کسی زمانہ کے ساتھ مقید ہے تو لَیْسَ اسی زمانہ میں نفی کرے گا جس کے ساتھ خبر مقید ہے، جیسے لَیْسَ خَلَقَ اللّٰہُ مِثْلَهٗ (اللہ نے اپنا مثل پیدا نہیں کیا) اس میں لَیْسَ نے زمانہ ماضی میں نفی کی اور لَیْسَ زَیْدٌ قَائِماً اَلْاٰنَ (زید فی الحال کھڑا نہیں ہے) اس میں زمانہ حال میں نفی ہے، اسی طرح مستقبل کو سمجھئے، اس تطبیق سے دونوں قولوں میں کوئی تناقض نہیں رہتا۔

**ترکیب** : والثالثُ عَشَرَ لَیْسَ . والثالثُ عَشَرَ مبتدا، لیس خبر، وَهِیَ لِنَفْیِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِیْ زَمَانِ الْحَالِ . هی مبتدا، لام جارہ، نفی مصدر مضاف، مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ مرکب اضافی ہوکر نفی کا مضاف الیہ، فی جارہ، زَمَانِ الْحَالِ مرکب اضافی مجرور- جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا نفی مصدر سے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا لام کا، لام اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوکر ھی کی خبر۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ، واؤ عاطفہ، قال فعل، بعضهم مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، تنفی فعل مضارع محذوف، ھی ضمیر مستتر (راجع بسوئے لیس) فاعل، فی جارہ، کل زمان مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر تنفی کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ لَیْسَ زَیْدٌ قَائِماً، مثلُ مضاف، لیس فعل ناقص، زیدٌ اسم، قائماً خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ

# ۱۴-اٰضَ، ۱۵-عَادَ، ۱۶-غَدَا، ۱۷-رَاحَ

افعال ناقصہ شیخ عبدالقاہر کے نزدیک تیرہ ہیں، جن کا اجمالی اور تفصیلی بیان ہو چکا ہے، مگر مشہور قول کے مطابق ان کی تعداد سترہ ہے، بغرضِ افادہ بقیہ چار کے معانی بھی بیان کئے جارہے ہیں، یہ چاروں (اٰضَ، عَادَ، غَدَا، رَاحَ) ناقصہ بھی ہوتے ہیں، اور تامہ بھی، ناقصہ ہونے کی صورت میں صَار کے معنی میں ہوتے ہیں، یعنی تبدیلی احوال کو بتاتے ہیں، جیسے اٰضَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید مالدار ہوگیا) عَادَ عمروٌ فاضِلاً (عمرو فاضل ہوگیا) غَدَا بکرٌ عالِماً (بکر عالم ہوگیا) رَاحَ خالدٌ حاکِماً (خالد حاکم ہوگیا) اور تامہ ہونے کی صورت میں آض اور عَادَ تو لوٹنے کے معنی میں آتے ہیں، جیسے آضَ یا عَادَ زَیْدٌ مِنْ سفرِه (زید اپنے سفر سے لوٹا) اور غَدَا صبح کے وقت اور رَاحَ شام کے وقت چلنے کے معنی میں آتا ہے، جیسے غَدَا زَیْدٌ (زید صبح کے وقت چلا) رَاحَ زَیْدٌ (زید زوال کے بعد چلا)

> وَاعْلَمْ اَنَّ تَقْدِیْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ عَلٰی اَسْمَائِهَا جَائِزٌ بِاِبْقَاءِ عَمَلِهَا، مِثْلُ کَانَ قَائِماً زَیْدٌ وَعَلٰی هٰذَ الْقِیَاسُ فِی الْبَوَاقِیْ، وَاَیْضاً تَقْدِیْمُ اَخْبَارِ هَا عَلٰی نَفْسِهَا جَائِزٌ سِوٰی لَیْسَ وَالْاَفْعَالِ الَّتِیْ کَانَ فِیْ اَوَائِلِهَا مَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَقْدِیْمُ الْاَخْبَارِ عَلٰی هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَیْضاً جَائِزٌ سِوٰی مَادَامَ، اَمَّا تَقْدِیْمُ اَسْمَائِهَا عَلَیْهَا فَغَیْرُ جَائِزٍ .

**ترجمہ**: اور جان لیجئے ان افعال کی خبروں کو ان کے اسماء سے مقدم کرنا ان کے عمل کو باقی رکھتے ہوئے جائز ہے، جیسے كَانَ قَائِماً زَيْدٌ، باقی (افعال کی مثالوں) کو اسی (مثال) پر قیاس کریں۔

اور ان کی خبروں کو خود ان (افعال) کی ذات سے بھی مقدم کرنا جائز ہے، بجز لَيْسَ اور ان افعال کے جن کے شروع میں "مـا" ہے، اور ان میں سے بعض نے کہا، خبروں کا مقدم کرنا ان افعال سے بھی سوائے مادام کے جائز ہے، (رہ گیا) ان کے اسماء کا ان سے مقدم کرنا (تو وہ) جائز نہیں ہے۔

**تشریح**: مذکورہ عبارت میں تین قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ افعالِ ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسموں سے مقدم کرنا جائز ہے، اور اس صورت میں ان کا عمل بھی باقی رہے گا، جیسے كَانَ قَائِماً زَيْدٌ، باقی افعال کی مثالیں خود بنائی جا سکتی ہیں، وَاعْلَمْ سے فی البواقی تک یہی قاعدہ بیان کیا ہے۔

۲۔ افعالِ ناقصہ کی خبریں افعال ناقصہ سے بھی مقدم ہو سکتی ہیں یا نہیں......؟ اس سلسلہ میں دو قول نقل کئے ہیں۔

**پہلا قول** -لَيْسَ اور ان افعال کے علاوہ جن کے شروع میں "ما" آتا ہے خواہ ما مصدریہ ہو جیسے مادام میں اور خواہ نافیہ ہو جیسے مـازال، مَابَرِحَ، مَاانْفَكَّ اور مافَتِئَ میں، باقی جو افعال ہیں ان کی خبر ان سے مقدم ہو سکتی ہے، جیسے قَـائِماً كَانَ زَيْدٌ، جن کے شروع مـا آتا ہے ان کی خبر ان سے مقدم نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مـا نافیہ شروع کلام کو چاہتا ہے، اور مصدر کا معمول مصدر سے مقدم نہیں ہو سکتا (اس کی وجہ عوامل قیاسیہ میں آئے گی) لَيْسَ کے بارے میں کچھ تفصیل ہے اس کو آگے فائدہ کے ضمن میں بیان کیا جا رہا ہے، وایضاً سے "فی اوائلِها ما" تک یہی بات سمجھائی ہے۔

**دوسرا قول** -بعض نحویوں کی رائے یہ ہے کہ مـادام کے علاوہ جتنے افعال ہیں، ان کی خبر ان سے مقدم کی جا سکتی ہے، یہاں تک کہ جن کے شروع میں ما نافیہ ہے ان کی خبر بھی ان سے مقدم ہو جائے گی اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں، کہ مَا نافیہ کے بعد وہ افعال مثبت ہو جاتے ہیں، جیسا کہ ماقبل میں بیان کیا جا چکا ہے اور مَـادَامَ میں چوں کہ مـا مصدریہ ہے اور مصدر کے معمول کو مصدر سے مقدم کرنا جائز نہیں ہوتا، اس لئے اس کی خبر اس سے مقدم نہیں ہو سکتی، وقـالَ بَـعْضُـهُـم سے یہی بات بتلائی ہے، بعض سے مراد ابن کیسان ہیں۔

**فائدہ**: لَيْسَ کی خبر اس سے مقدم ہو سکتی ہے یا نہیں......؟

مصنفؒ نے اس کا انکار کیا ہے، یاد رہے کہ یہ رائے امام مبردؔ، کوفیینؔ، ابن سراجؔ، اور جرجانیؔ کی ہے۔ بصریین، سیبویہ، سیرافی، ابو علی فارسی کہتے ہیں کہ لَيْسَ کی خبر کا لَيْسَ سے مقدم کرنا جائز ہے، یہ حضرات یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ فعل ہے اور فعل کا معمول فعل سے مقدم ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ معمول فاعل نہ ہو، پہلے حضرات یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس میں نفی کے معنی ہیں اور نفی صدارت (شروع کلام) کو چاہتی ہے۔

۳۔ تیسرا قاعدہ مذکورہ عبارت میں یہ بیان کیا ہے کہ افعال ناقصہ کے اسم کا ان سے مقدم کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ درحقیقت ان کا فاعل ہوتا ہے، اور فاعل فعل سے مقدم نہیں ہوتا، اگر اس کو مقدم کیا جائے تو وہ مبتدا بن جاتا ہے، اَمَّـا سے غَيْـرُ جَائِزٍ تک یہی قاعدہ مذکور ہے۔

**ترکیب** : وَاعْلَمْ اَنَّ تَقْدِیْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ عَلٰی اَسْمَائِهَا جَائِزٌ بِاِبْقَاءِ عَمَلِهَا ۔

واؤ مستانفہ، اعلم فعل امر، انت ضمیر مستتر فاعل، انّ حرف مشبہ بالفعل، تقدیم مصدر مضاف، اَخبارِ مضاف الیہ مضاف، هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر اَخبارِ کا مضاف الیہ، اَخبارِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تَقْدِیْمَ مصدر کا، علی جار، اَسْمَائِهَا مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر انّ کا اسم، جائزٌ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جارہ، ابقاء عملھا تینوں مضاف مضاف الیہ ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے جائز سے، جائز اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر انّ کی خبر، انّ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر اعلم کا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مِثْلُ کَانَ قَائِماً زَیْدٌ، مثلُ مضاف، کانَ فعل ناقص، قائماً خبر، زیدٌ اسم، کان اسم وخبر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسُ فِی الْبَوَاقِیْ، واؤ مستانفہ، علی جارہ، ھذا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، اَلْقِیَاسُ مصدر، فِی الْبَوَاقِیْ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

دوسری ترکیب یہ بھی ہوسکتی ہے کہ عَلٰی سے پہلے قِسْ فعل امر پوشیدہ ہو۔ اَنْتَ ضمیر اس کا فاعل، عَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ مل ملا کر متعلق اول، فِی الْبَوَاقِیْ متعلق دوم، فعل امر اپنے فاعل اور متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ ترجمہ ہوگا (اسی قاعدے پر قیاس کر باقی میں) پہلی ترکیب میں اَلْقِیَاس مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع اور دوسری میں عَلٰی کے مدخول "ہذا" کی صفت ہونے کی بنا پر مجرور رہوگا۔

وَاَیْضاً اس کی تحقیق اور ترکیب اَلنَّوْعُ السَّابِعُ میں انیّ کے ماتحت صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ پر ملاحظہ فرمائیں:

تَقْدِیْمُ اَخْبَارِ هَا عَلٰی نَفْسِهَا جَائِزٌ سِوٰی لَیْسَ وَالْاَفْعَالِ الَّتِیْ کَانَ فِیْ اَوَائِلِهَا مَا ۔

تقدیم مصدر مضاف، اخبار ھا مرکب اضافی ہوکر مصدر کا مضاف الیہ، عَلٰی نَفْسِهَا مل ملا کر مصدر سے متعلق، مصدر مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، جَائِزٌ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، سوی کلمہ استثناء مضاف، لَیْسَ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الْاَفْعَال موصوف، اَلَّتِی اسم موصول، کَانَ فعل ناقص، فی جارہ، اَوَائِلِ مضاف، ھا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ثَابِتاً محذوف کے متعلق، ثَابِتاً اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر کَانَ کی خبر، مَا اسم، کَانَ اسم وخبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر الْاَفْعَال کی صفت۔ موصوف صفت سے مل کر معطوف، لیسَ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا سوی کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَائِزٌ کا، جَائِزٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَقْدِیْمُ الْاَخْبَارِ عَلٰی هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَیْضاً جَائِزٌ سِوٰی مَادَامَ

واؤ عاطفہ یا مستانفہ، قال فعل۔ بَعْضُهُمْ مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، تَقْدِیْمُ مصدر مضاف، الاخبار مضاف الیہ، عَلٰی هٰذِهِ الْاَفْعَالِ مل ملا کر مصدر سے متعلق، مصدر مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا۔

اَیضاً (اس کی ترکیب ماقبل میں صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ پر) گذر چکی ہے۔ جائز اسم فاعل، ھو ضمیر فاعل، سوی مضاف، مادام مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر جائز کا مفعول فیہ۔
جائزٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقول، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**اَمَّا تَقْدِیْمُ اَسْمَائِهَا عَلَیْهَا فَغَیْرُ جَائِزٍ**

اَمَّا حرف شرط برائے تفصیل غیر عاملہ۔ تَقْدِیْمُ مصدر مضاف، اَسْمَائِهَا مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، عَلَیْهَا جار مجرور مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء جزائیہ، غیر مضاف، جائز مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر متضمن بمعنی جزاء، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

| وَاعْلَمْ اَنَّ حُکْمَ مُشْتَقَّاتِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ کَحُکْمِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ فِی الْعَمَلِ . |
|---|

**ترجمہ**: جان لیجئے کہ بیشک ان افعال کے مشتقات کا حکم، عمل میں ان افعال کے حکم کی طرح ہے۔

**تشریح**: مذکورہ عبارت میں ایک مفید بات بیان کی گئی ہے کہ افعال ناقصہ کے مشتقات یعنی ان سے جو شکلیں نکلتی ہیں، مثلاً کانَ سے یَکُوْنُ، کُنْ، اور لَمْ یَکُنْ اور مازالَ سے لا یزالُ، لَمْ یَزَلْ (ایسے ہی باقی افعال سے) تو ان مشتقات کا عمل میں وہی حکم ہے جو اصل افعال کا ہے، یعنی ان کے مشتقات بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، اسی طرح ان کی خبروں کو ان کے اسماء اور خود ان مشتقات سے مقدم کرنا بھی جائز ہے اور اسماء کو مشتقات سے مقدم کرنا جائز نہیں، جیسے لَمْ یَکُنْ زَیْدٌ عَالِماً، لَمْ یَکُنْ عَالِماً زَیْدٌ، عَالِماً لَمْ یَکُنْ زَیْدٌ ۔

**ترکیب**: واؤ مستانفہ، اِعْلَمْ فعل بافاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، حُکْمَ مضاف، مُشْتَقَّاتِ مضاف الیہ مضاف، هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اسم اشارہ مشار الیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مُشْتَقَّات کا، مُشْتَقَّات اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حکم مضاف کا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر انّ کا اسم، کاف جارہ، حُکْم مضاف (مصدر)، هذه الْاَفْعَال اسم اشارہ مشار الیہ ہو کر حُکْم کا مضاف الیہ، فِی الْعَمَلِ حُکْم سے متعلق، حُکْم اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر کاف کا مجرور۔ جار مجرور (ظرف مستقر) ہو کر خبر، انّ اسم و خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر اعلم کا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ههُنا تم النوع العاشر بحمد الله وعونه

فی لیلة یوم الخمیس بعد العشاء فی التاسع والعشرین من شهر صفر المظفر ۱۴۲۷ من الهجرة

# اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَۃِ، وَاِنَّمَا سُمِّیَتْ بِھٰذَ الْاِسْمِ، لِاَنَّھَا تَدُلُّ عَلَی الْمُقَارَبَۃِ وَھِیَ اَرْبَعَۃٌ .

**ترجمہ**: (عوامل سماعیہ) کی گیارہویں قسم "افعال مقاربہ" ہیں، اور وہ اس نام (مقاربہ) کے ساتھ موسوم کئے گئے ہیں، اس لئے کہ وہ مقاربت (کے معنی) پر دلالت کرتے ہیں، اور وہ چار ہیں:

**تشریح**: اس گیارہویں نوع میں افعالِ عاملہ کی ایک مخصوص قسم کا بیان ہے۔ جس کا نام "افعال مقاربہ" ہے مُقَارَبَۃٌ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ جس کے معنی ہیں "قریب ہونا" کتاب میں صرف افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ اور تعداد بیان کی گئی ہے تعریف اور ان کے عمومی عمل کا ذکر نہیں کیا، لیکن یہاں پر بغرض افادہ ان کی اصطلاحی تعریف، وجہ تسمیہ، تعداد اور ان کا اجمالی عمل مختصراً تحریر کیا جارہا ہے۔

**افعال مقاربہ کی تعریف**- افعال مقاربہ ان افعال کو کہتے ہیں جو خبر کے فاعل کے قریب ہونے کو بتانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں جیسے کَادَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نکلنے کے قریب ہے) یعنی یخرجُ جو خبر ہے وہ فاعل یعنی زَیْدٌ کے قریب ہے، یہ خبر کا فاعل کے قریب ہونا کَادَ نے بتلایا ہے اس لئے کَادَ فعلِ مقارب ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خبر کا فاعل کے قریب ہونا تین لحاظ سے ہوتا ہے: ۱- رجاء اور امید کے لحاظ سے۔ ۲- حصول خبر کے یقین کے لحاظ سے۔ ۳- شروع کرنے کے لحاظ سے، ان تینوں کی تشریح آگے تفصیلی بیان میں آرہی ہے۔

**افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ**: ان افعال کی وجہ تسمیہ خود شارحؒ نے لانھا تدلُّ عَلَی الْمُقَارَبَۃِ سے بتلادی ہے یعنی یہ تمام افعال۔ مذکورہ تین لحاظوں میں سے کسی نہ کسی لحاظ سے خبر کے فاعل کے قریب ہونے کو بتاتے ہیں اس لئے ان کا نام "مقاربہ" رکھا گیا ہے۔

**افعال مقاربہ کی تعداد**: مصنفؒ نے ان کی تعداد چار بتلائی ہے: ۱- عَسٰی، ۲- کَادَ، ۳- کَرَبَ، ٤- اَوْشَكَ مگر بعض نحویوں نے جن میں صاحب کافیہ ابن حاجبؒ بھی داخل ہیں ان کی تعداد سات بتلائی ہے چار مذکورہ اور باقی یہ ہیں، ۵- اَخَذَ، ٦- جَعَلَ، ۷- طَفِقَ۔

**افعال مقاربہ کا عمل**: ان کا عمومی عمل یہ ہے کہ یہ اپنے فاعل کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر ان کی خبر فعل مضارع ہی ہوتی ہے، اس عمومی عمل کے علاوہ ان کے الگ الگ کچھ خصوصی قواعد بھی ہیں، جن کی تفصیل (انشاءاللہ) آگے آئے گی ان کے فاعل کو ان کا اسم بھی کہا جاتا ہے، ان کی تعداد اور عمل کو شعری جامہ اس طرح پہنایا گیا ہے

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقصند
ہست آں کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَكَ، دیگر عَسٰی

**ترکیب** : النوعُ الحادی عشر افعالُ المُقاربۃِ، النوعُ موصوف، الحادی عشر صفت، موصوف با صفت مبتدا، افعالُ المُقاربۃِ مرکب اضافی خبر۔

وَاِنَّما سُمِّیَتْ بِھٰذَا الْاِسْمِ، لِاَنَّھا تَدُلُّ علی المُقاربۃِ، واؤ مستانفہ، انّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ سُمِّیَتْ فعل ماضی مجہول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، با جارہ، ھذا الاسم اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرو سُمِّیَتْ سے متعلق، لام جارہ انَّ حرف مشبہ بالفعل، ھا اسم، تَدُلُّ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، علی المُقاربۃِ تَدُلُّ سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر انَّ کی خبر، انَّ اسم وخبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر سُمِّیَتْ سے متعلق، سُمِّیَتْ اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَھِیَ اَرْبَعَۃٌ، واؤ مستانفہ، ھی مبتدا، اَرْبَعَۃٌ خبر۔

# ۱- عَسٰی کا بیان

> اَلْاَوَّلُ عَسٰی، وَھُوَ فِعْلٌ لِدُخُوْلِ تَاءِ التَّانِیْثِ السَّاکِنَۃِ فِیْہِ، نَحْوُ عَسَتْ وَغَیْرُ مُتَصَرِّفٍ، اِذْ لَا یُشْتَقُّ مِنْہُ مُضَارِعٌ وَاِسْمَافَاعِلٍ وَمَفْعُوْلٍ وَاَمْرٌ وَنَھْیٌ مَثَلاً

**ترجمہ** : پہلا عسیٰ ہے، اور وہ ایک فعل ہے، اس میں تائے تانیث ساکنہ کے داخل ہونے کی وجہ سے جیسے عَسَتْ، اور (وہ) غیر متصرف ہے، اس لئے کہ اس سے مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر اور نہی وغیرہ مشتق نہیں ہوتے ہیں۔

**تشریح** : افعال مقاربہ میں سے ایک فعل "عَسٰی" ہے اس کے فعل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کے ساتھ فعل کی ایک اہم علامت تائے تانیث ساکنہ لاحق ہو جاتی ہے، جیسے عَسَتْ، مگر یہ فعل متصرف نہیں ہے کہ اس کی تمام گردانیں ہو جائیں کیوں کہ عربی زبان میں اس کے صرف ماضی معروف ہی کے چند صیغے آتے ہیں وہ یہ ہیں، عسیٰ، عَسَتْ، عَسَیْتَ، عَسَیْتُمَا، عَسَیْتُمْ، عَسَیْتِ، عَسَیْتُنَّ، عَسَیْتُ، ان کے علاوہ ماضی مجہول، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر، نہی، اسم ظرف، اسم آلہ وغیرہ اس سے مشتق نہیں ہوتے ہیں۔

**غیر متصرف ہونے کی وجہ** : عسیٰ کے غیر متصرف ہونے کی ایک وجہ تو کتاب میں بتلا دی گئی ہے کہ اس سے فعل مضارع وغیرہ مشتق نہیں ہوتے، دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ انشائے رجاء (امید) پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی اس میں خبر کے قریب ہونے کی امید ہوتی ہے اور انشاء کے معانی کو ظاہر کرنے کے لئے زیادہ تر حروف کا استعمال ہوتا ہے، تمنی، ترجی، ندا، عرض، قسم، استفہام وغیرہ جو انشاء کے قبیلہ سے ہیں ان سب کا اظہار حرفوں سے ہوتا ہے تو گویا عسیٰ، لعلَّ (حرف ترجی) کے معنی کو متضمن ہوا، اور حرف متصرف نہیں ہوتے لہذا جو چیز حرف کے معنی کو متضمن ہو وہ بھی متصرف نہیں ہوگی۔

**ترکیب** : اَلْاَوَّلُ عَسٰی، مبتدا خبر، وَھُوَ فِعْلٌ لِدُخُوْلِ تَاءِ التَّانِیْثِ السَّاکِنَۃِ فِیْہِ وَغَیْرُ مُتَصَرِّفٍ، ھو مبتدا، فعلٌ مصدر، لام جارہ، دخول مصدر مضاف، تاءِ مضاف الیہ مضاف، التَّانِیْثِ موصوف، السَّاکِنَۃِ صفت، موصوف صفت سے مل

برتابۂ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر دُخُولِ مصدر کا مضاف الیہ، فِیْہِ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فِعْلٌ مصدر سے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، غَیْرُ مُتَصَرِّفٍ مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ عَسَتْ، نحوُ مضاف، عَسَتْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

اِذْ لَا یُشْتَقُّ مِنْہُ مُضَارِعٌ وَاسْمَافَاعِلٍ وَمَفْعُوْلٍ وَاَمْرٌ وَنَھْیٌ، اِذْ برائے تعلیل (اس لئے کہ اس سے عسیٰ کے غیر متصرف ہونے کی علت بیان کی ہے) لَایُشْتَقُّ فعل مضارع منفی مجہول، مِنْہُ اس سے متعلق، مُضَارِعٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِسْمَا مضاف (اصل میں اِسْمَانِ تھا بوجہ اضافت نون گر گیا) فَاعِلٍ وَمفعولٍ معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مُضَارِعٌ کا معطوف اول، وَاَمْرٌ معطوف دوم، وَنَھْیٌ معطوف سوم، معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

مَثَلاً، فعلِ محذوف مَثَلْتُ کا مفعول مطلق ہے، مَثَلْتُ فعل بافاعل، فعل فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

> وَعَمَلُہٗ عَلٰی نَوْعَیْنِ، اَلْاَوَّلُ اَنْ یَرْفَعَ الْاِسْمَ، وَھُوَ فَاعِلُہٗ وَیَنْصِبَ الْخَبَرَ وَیَکُوْنُ خَبَرُہٗ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ، وَحِیْنَئِذٍ یَکُوْنُ بِمَعْنٰی قَارَبَ، نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، فَزَیْدٌ مَّرْفُوْعٌ بِاَنَّہٗ اِسْمُہٗ وَفَاعِلُہٗ، وَاَنْ یَّخْرُجَ فِیْ مَوْضِعِ النَّصْبِ بِاَنَّہٗ خَبَرُہٗ بِمَعْنٰی قَارَبَ زَیْدٌ نِالْخُرُوْجَ۔

**ترجمہ**۔ اور اس (عسیٰ) کا عمل دو قسم پر ہے، پہلا (عمل) تو یہ ہے کہ وہ اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ (اسم) اس کا فاعل ہوتا ہے، اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ، اور اس وقت وہ قَارَبَ کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (زید نکلنے کے قریب ہے) پس (اس مثال میں) زیدٌ مرفوع ہے اس وجہ سے کہ وہ اس (عسیٰ) کا اسم اور فاعل ہے، اور اَنْ یَّخْرُجَ محل نصب میں ہے اس بناء پر کہ وہ اس کی خبر ہے (یہ مثال) قَارَبَ زَیْدٌ نِالْخُرُوْجَ کے معنی میں ہے (زید نکلنے کے قریب ہے)۔

**تشریح**: یہاں سے عسیٰ کے عمل اور معنی کی تفصیل کی جارہی ہے، عسیٰ کا عمل دو طرح کا ہوتا ہے، ایک تو یہ کہ وہ اسم کو رفع دیتا ہے اور یہ اسم درحقیقت اس کا فاعل ہوا کرتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع اَنْ (ناصبہ مصدریہ) کے ساتھ ہوتی ہے، اور اس عمل کے وقت وہ قَارَبَ (ایک دوسرے کے قریب ہوا) کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، اس مثال میں زَیْدٌ عسیٰ کا اسم اور فاعل، اور اَنْ یَخْرُجَ فعل مضارع بتاویل مصدر ہو کر اس کی خبر ہے جو محلاً منصوب ہے، زَیْدٌ پر لفظوں میں رفع اور اَنْ یَخْرُجَ پر محلاً نصب عسیٰ کی وجہ سے آیا ہے، اس کے معنی وہی ہوں گے جو قَارَبَ زَیْدٌ نِالْخُرُوْجَ کے ہیں، یعنی زید نکلنے کے قریب ہے، مذکورہ عبارت میں عسیٰ کا صرف یہی ایک عمل بیان کیا گیا ہے، دوسرا عمل آگے آرہا ہے۔

**فائدہ ۱**۔ مذکورہ عمل اور مثال میں اَنْ یَخْرُجَ کو جو عسیٰ کی خبر ہونے کی بنا پر محل نصب میں کہا گیا ہے یہ اکثر نحاۃ کی رائے ہے، کوفیین یہ کہتے ہیں کہ اَنْ یَخْرُجَ محل رفع میں ہے اور محلاً مرفوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فاعل زَیْدٌ سے بدل اشتمال ہے،

اور مبدل منہ اور بدل کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے، ان کے نزدیک ترجمہ ہوگا " زید قریب ہے یعنی اس کا نکلنا قریب ہے" حاصل یہ ہے کہ عسیٰ اس عمل کے اعتبار سے جمہور نحاۃ کے نزدیک ناقصہ اور کوفیین کے نزدیک تامہ ہے۔

**فائدہ ۲**۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عسیٰ میں جو قرب کے معنی ہوتے ہیں ان میں رجا، اور توقع (امید) کا بھی لحاظ ہوتا ہے، عسیٰ زیدٌ اَنْ یَخْرُجَ اس کا مفہوم یہ ہے کہ زید جو نکلنے کے قریب ہے یہ امید کے لحاظ سے ہے یعنی اس کے نکلنے کی توقع بھی ہے۔

**فائدہ ۳**۔ عسیٰ کی خبر میں اَنْ ناصبہ کو اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ معنی ترجی کو تقویت مل جائے، اس لئے کہ ترجی (امید) کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے اور اَنْ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

**ترکیب**: وَعَمَلُهٗ عَلٰی نَوْعَیْنِ، عَمَلُهٗ مرکب اضافی مبتدا، عَلٰی نَوْعَیْنِ جار مجرور (ظرف مستقر) خبر۔

اَلْاَوَّلُ اَنْ یَّرْفَعَ الْاِسْمَ وَهُوَ فَاعِلُهٗ وَیَنْصِبَ الْخَبَرَ، الاول مبتدا، اَنْ ناصبہ، یرفع فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، الاسم ذوالحال، واؤ حالیہ، ھو مبتدا، فاعلہٗ مرکب اضافی خبر، مبتدا خبر سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یَنْصِبَ الْخَبَرَ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَیَكُوْنُ خَبَرُهٗ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ، یکون فعل ناقص، خبرُہٗ، مرکب اضافی اسم، فِعلاً مُضارِعاً مرکب توصیفی خبر، مَعَ اَنْ مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَحِیْنَئِذٍ یَكُوْنُ بِمَعْنٰی قَارَبَ۔ حِیْنَئِذٍ مضاف مضاف الیہ ہو کر یکون کا مفعول فیہ مقدم، یکون فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، با جارہ معنیٰ مضاف، قَارَبَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابتاً محذوف کے متعلق، ھُوَ ضمیر اس کا فاعل، ثابتاً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یکون کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ، نحوُ مضاف، عسیٰ فعل مقاربہ، زَیْدٌ اس کا اسم، اَنْ ناصبہ، یَخْرُجَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع زَیْدٌ ہے) فعل فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر عسیٰ کی خبر، عسیٰ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نحو کا مضاف الیہ (جملہ انشائیہ اس لئے ہے کہ انشائے رجاء کو متضمن ہے)، نَحْوُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مِثَالُهٗ مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فَزَیْدٌ مَّرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ اِسْمُهٗ وَفَاعِلُهٗ، فا تفصیلیہ، زَیْدٌ مبتدا، مَرْفُوْعٌ اسم مفعول ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، با جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اسم، اِسْمُهٗ مرکب اضافی معطوف علیہ، وفاعِلُهٗ مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرْفُوْعٌ سے، مَرْفُوْعٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔

وَاَنْ یَّخْرُجَ فِیْ مَوْضِعِ النَّصْبِ بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ، واؤ عاطفہ، لفظ اَنْ یَّخْرُجَ مبتدا، فی جارہ، موضع مضاف النَّصْبِ مضاف الیہ، باء جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، خبرہٗ مرکب اضافی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور

سے مل کر متعلق ہوا موضع سے، موضع اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فی کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، اَنْ یَخْرُجَ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

بمعنی قَارَبَ زَیْدٌ الْخُرُوْجَ . ھو مبتدا محذوف (اس کا مرجع مذکورہ مثال ہے)، با جارہ معنی مضاف، قَارَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل، الْخُرُوْجَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معنی کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر ھو کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

| وَیَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ خَبَرُہٗ مُطَابِقًا لِاِسْمِہٖ فِی الْاِفْرَادِ وَالتَّثْنِیَۃِ وَالْجَمْعِ وَالتَّذْکِیْرِ وَالتَّانِیْثِ، نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّقُوْمَ، وَعَسَی الزَّیْدَانِ اَنْ یَّقُوْمَا، وَعَسَی الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَّقُوْمُوْا، وَ عَسَتْ ھِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ، وَعَسَتِ الْھِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا، وَعَسَتِ الْھِنْدَاتُ اَنْ یَّقُمْنَ، وَھٰذَا اَیْ کَوْنُ الْخَبَرِ مُطَابِقاً لِّلْفَاعِلِ اِذَا کَانَ الْفَاعِلُ اِسْماً ظَاھِراً، اَمَّا اِذَا کَانَ مُضْمَراً فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَۃُ بَیْنَھُمَا شَرْطاً . |
|---|

**ترجمہ**: اور اس (عسٰی) کی خبر کا اس کے اسم کے مطابق ہونا واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، اور مؤنث ہونے میں ضروری ہے، جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّقُوْمَ اور عَسَی الزَّیْدَانِ اَنْ یَّقُوْمَا، اور عَسَی الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَّقُوْمُوْا، اور عَسَتْ ھِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ، اور عَسَتِ الْھِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا، اور عَسَتِ الْھِنْدَاتُ اَنْ یَّقُمْنَ، اور یہ یعنی خبر کا فاعل (اسم) کے مطابق ہونا اس وقت (ضروری) ہے جب فاعل اسم ظاہر ہو (اور) جب کہ وہ (فاعل) ضمیر ہو تو ان دونوں کے درمیان مطابقت شرط نہیں۔

**تشریح**: مذکورہ عبارت میں عسٰی کا ایک قاعدہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب عسٰی کا فاعل اسم ظاہر ہو تو اس کی خبر کا واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں فاعل (اسم) کے مطابق ہونا ضروری ہے یعنی اگر اسم واحد مذکر ہوگا تو خبر بھی واحد مذکر ہوگی، جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ اور اگر اسم واحد مؤنث ہوگا تو خبر بھی ایسی ہی ہوگی جیسے عَسَتْ ھِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ، اگر اسم تثنیہ ہوگا تو خبر بھی تثنیہ ہوگی جیسے عَسَی الزَّیْدَانِ اَنْ یَّقُوْمَا اور عَسَتِ الْھِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا، اگر اسم جمع ہوگا تو خبر بھی جمع ہوگی جیسے عَسَی الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَّقُوْمُوْا اور عَسَتِ الْھِنْدَاتُ اَنْ یَّقُمْنَ، یَقُوْمَا، تَقُوْمَا اور تَقُوْمُوْا ان تینوں کے آخر سے اَنْ ناصبہ کی بناء پر نون اعرابی گر گیا ہے۔

اور اگر فاعل ضمیر مستتر ہو تو پھر مطابقت شرط نہیں جیسے اَلزَّیْدَانِ عَسٰی اَنْ یَقُوْمَا اس مثال میں عسٰی کا فاعل ھو ضمیر ہے جو واحد ہے اور جس کا مرجع اَلزَّیْدَانِ اور اس کی خبر اَنْ یَقُوْمَا تثنیہ ہے مصنفؒ کے قول اَمَّا اِذَا کَانَ مُضْمِراً فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَۃُ بَیْنَھُمَا شَرْطاً، کا یہی مطلب ہے، اس عبارت میں ضمیر سے مراد ضمیر مستتر ہے، اور جب عسٰی کا فاعل (اسم) ضمیر بارز ہو تو خبر کا فاعل کے مطابق ہونا ضروری ہے یا نہیں ...... ؟ کتاب میں اس کے متعلق کوئی وضاحت نہیں کی مگر یاد رکھئے اس صورت میں بھی خبر کا اسم کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے عَسَیْتَ اَنْ تَخْرُجَ، عَسَیْتُمَا اَنْ تَخْرُجَا، عَسَیْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْ، عَسَیْتِ اَنْ تَخْرُجِی، عَسَیْتُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ۔

**ترکیب**: وَیَجِبُ ...... وَالتَّانِیْثِ، واؤ مستانفہ، یَجِبُ فعل، اَنْ ناصبہ یکون فعل ناقص، خَبَرُہٗ مرکب اضافی اسم، مطابقاً اسم فاعل ھو ضمیر مستتر فاعل، لام جارہ، اسمہٖ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مطابقاً سے متعلق، فی جارہ، الْاِفْرَادِ

معطوف علیہ، و التثنیۃ و الجمع و التذکیر و التانیث چار معطوفات، معطوف علیہ چاروں معطوفوں سے مل کر فی کا مجرور، جار مجرور مطابقاً سے متعلق، مطابقاً اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر یکون کی خبر، فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر یجبُ کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نحوُ ...... اَنْ یَقُمْنَ، نحوُ مضاف، عسیٰ فعل مقارب، زیدٌ اس کا اسم اور فاعل، اَنْ مصدریہ، یقوم فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر عسیٰ کی خبر، فعل مقارب عسیٰ اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، آگے پانچوں مثالیں اسی طرح مل ملا کر معطوفات، معطوف علیہ پانچوں معطوفات سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھٰذَا ...... ظاھراً، واؤ مستانفہ، ھذا مفسَّر، ای حرف تفسیر، کونُ مصدر ناقص مضاف، الخبر لفظاً مضاف الیہ حقیقتاً اسم، مطابقاً اسم فاعل با فاعل، لِلْفاعل متعلق مطابقاً سے، مطابقاً اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر کونُ کی خبر، کَوْنُ اپنے مضاف الیہ (اسم) اور خبر سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مبتدا، اذا ظرف فیہ مضاف، کَانَ فعل ناقص، الفاعلُ اسم اسماً ظاھرِ اً مرکب توصیفی خبر، کانَ اسم و خبر سے مل کر اذا کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَمَّا اِذَا ...... شَرطاً، اَمَّا حرف شرط برائے تفصیل، اذا ظرف فیہ متضمن بمعنیٰ شرط، کان فعل ناقص، ھو ضمیر اسم مُضمراً خبر، کان اسم و خبر سے مل کر شرط، فا جزائیہ، لَیْسَتْ فعل ناقص، اَلْمُطَابَقَۃُ مصدر، بَیْنَھُمَا مرکب اضافی ہو کر مصدر کا مفعول فیہ، مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر لَیْسَتْ کا اسم، شرطاً خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

> اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ مِنَ النَّوْعَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ اَنْ یَّرْفَعَ الْاِسْمَ وَحْدَہٗ، وَذَالِکَ اِذَا کَانَ اِسْمُہٗ فِعْلاً مُضَارِعاً مَّعَ اَنْ، فَیَکُوْنُ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ اَنْ فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ بِاَنَّہٗ اِسْمُہٗ، وَیَکُوْنُ عَسٰی حِیْنَئِذٍ بِمَعْنٰی قَرُبَ، مِثْلُ عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اَیْ قَرُبَ خُرُوْجُہٗ فَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ھٰذَا الْوَجْہِ اِلَی الْخَبَرِ، بِخِلَافِ الْوَجْہِ الْاَوَّلِ لِاَنَّہٗ لَا یَتِمُّ الْمَقْصُوْدُ فِیْہِ بِدُوْنِ الْخَبَرِ، فَیَکُوْنُ الْاَوَّلُ نَاقِصاً وَالثَّانِیْ تَامًّا.

**ترجمہ**: (عسیٰ کے عمل کی) ذکر کردہ دوقسموں میں سے دوسری قسم (یہ ہے) کہ وہ تنہا اسم کو رفع دیتا ہے، اور وہ (فقط اسم کو رفع دینا) اس وقت (ہوتا) ہے جب اس کا اسم فعل مضارع مع اَنْ ہو پس (اس صورت میں) فعل مضارع اَنْ کے ساتھ اس (عسیٰ) کا اسم ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہوگا، اور اس وقت عسیٰ قَرُبَ کے معنی میں ہوگا، جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ یعنی قَرُبَ خُرُوْجُہٗ (زید کا نکلنا قریب ہے) پس وہ اس صورت میں خبر کا محتاج نہیں ہوگا، برخلاف پہلی صورت کے اس لئے کہ اس میں خبر کے بغیر مقصود پورا نہیں ہوتا ہے پس پہلا ناقص اور دوسرا تام ہوگا۔

**تشریح**: ماقبل میں عسیٰ کے دو عمل ذکر کئے گئے تھے ایک کا تفصیلی بیان ہو چکا ہے، دوسرا عمل مذکورہ عبارت میں بتلایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عسیٰ کا عمل صرف ایک اسم میں ہوتا ہے یعنی وہ فقط ایک اسم کو اپنا فاعل بنا کر رفع دیتا ہے مگر اس کا فاعل ہر اسم نہیں ہو سکتا بلکہ اس صورت میں اس کا فاعل وہ فعل مضارع ہوگا جس پر اَنْ ناصبہ مصدریہ داخل ہو اور اس فاعل پر لفظوں میں رفع نہیں آئے گا

بلکہ وہ محل رفع میں ہوگا، جیسے عَسیٰ اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ اس مثال میں عسی کا فاعل اَنْ یخرج زید (فعل اپنے فاعل زَیْدٌ سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر) ہے اور عسی فقط اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے، اس وقت عسی "قَرُبَ" (جو ایک فعل لازم ہے) کے معنی میں ہوگا، مثال کا ترجمہ ہوگا "زید کا نکلنا قریب ہے" چوں کہ اس صورت میں عسی صرف فاعل سے پورا ہو جاتا ہے اس لئے "تامہ" ہوگا، برخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں وہ صرف فاعل سے پورا نہیں ہوتا اسے خبر کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس وقت وہ ناقصہ ہوتا ہے اور قَرُبَ کے بجائے قَارَبَ (ایک دوسرے کے قریب ہونا) کے معنی میں ہوتا ہے۔

**قَرُبَ اور قَارَبَ میں فرق**: اگر چہ ان دونوں کے معنی ہیں "قریب ہوا" مگر قَرُبَ صرف اس بات کو بتا تا ہے کہ فاعل قریب ہوگیا جیسے قَرُبَ خُرُوْجُ زَیْدٍ (زید کا نکلنا قریب ہوا) اور قَارَبَ چوں کہ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی ہے اور باب مفاعلۃ کا خاصہ اشتراک ہے اس لئے یہ دو چیزوں کے ایک دوسرے کے قریب ہونے کو بتا تا ہے قَارَبَ زَیْدٌ الْخُرُوْجَ (زید نکلنے کے قریب ہوا) یعنی زید اور خروج دونوں ایک دوسرے کے قریب ہو گئے چوں کہ عسی عمل اول کے اعتبار سے دو معمولوں میں عمل کرتا ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں اس لئے اس صورت میں وہ قَارَبَ کے معنی میں ہوتا ہے، اور عمل ثانی کے اعتبار سے وہ فقط ایک ہی اسم میں عمل کرتا ہے، کوئی دوسرا وہاں ہوتا ہی نہیں اس لئے اس وقت وہ قَرُبَ کے معنی میں ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

**تنبیہ**: عسی کے دوسرے عمل کو بتانے کے لئے مصنف نے جو عبارت استعمال کی ہے وہ یہ ہے کہ اَنْ یَرْفَعَ الْاِسْمَ وَحْدَہٗ، اگر اَلْاِسْمَ کے بجائے اَلْفَاعِلَ کہتے تو مناسب تھا، اس لئے کہ اس صورت میں عسی تامہ ہوتا ہے اور فعل تام کے فاعل کو اسم نہیں کہا جاتا، اسم تو فعل ناقص کے فاعل کو کہا جاتا ہے۔

**ترکیب**: اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ ...... وَحْدَہٗ، اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ مرکب توصیفی ہوکر ذوالحال، مِن جارہ، النَّوْعَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ مرکب توصیفی ہوکر مجرور، جار مجرور کَائِنًا محذوف کے متعلق، کائنا اپنے پوشیدہ فاعل ھو اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، اَنْ ناصبہ، یَرْفَعَ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، الاسم ذوالحال، وَحْدَہٗ مرکب اضافی منفردًا کی تاویل میں ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

**وَذٰلِکَ** ...... مَعَ اَنْ، واؤ مستانفہ، ذٰلِکَ مبتدا، اِذَا ظرفیہ مضاف، کَانَ فعل ناقص، اِسْمُہٗ مرکب اضافی اسم، **فعلاً مضارعاً** مرکب توصیفی خبر، مَعَ اَنْ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر اِذَا کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

**فَیَکُوْنُ** ...... بِاَنَّہٗ اِسْمُہٗ، فا فصیحیہ، یکونُ فعل ناقص، **الفعلُ المضارعُ** مرکب توصیفی ہوکر ذوالحال، مَعَ اَنْ مضاف مضاف الیہ ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر یکونُ کا اسم، فی جارہ، **محل الرَّفع** مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور ثابتاً محذوف کے متعلق، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، اِسْمُہٗ مرکب اضافی ہوکر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر با کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتاً کے، ثابتاً اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر یکونُ کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَیَکُوْنُ عَسٰی حِیْنَئِذٍ بِمَعْنٰی قَرُبَ واؤ عاطفہ، یکونُ فعل ناقص، عسٰی اسم، حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، با جارہ، معنی مضاف، قَرُبَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر با کا مجرور، جار مجرور ثابتاً محذوف کے متعلق، ثابتاً فاعل مستتر اور متعلق سے مل کرخبر، فعل ناقص اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اَیْ قَرُبَ خُرُوْجُهٗ، مثلُ مضاف، عَسٰی فعل مقاربہ، اَنْ ناصبہ مصدریہ، یَخْرُجَ فعل، زَیْدٌ فاعل، فعل فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر عسٰی کا فاعل، عسٰی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مفسَّر، اَیْ حرف تفسیر، قَرُبَ فعل، خُرُوْجُهٗ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُهٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

فَلَا یَحْتَاجُ ......... بِدُوْنِ الْخَبَرِ، فا فصیحیہ، لا یَحْتَاجُ فعل مضارع منفی، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، فی جارہ، ھذا الوجه مرکب توصیفی ہوکر مجرور، جار مجرور لا یحتاجُ سے متعلق ہوئے، الی الخبر متعلق دوم، باء جارہ، خلاف مصدر مضاف، الوجه الاول مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، لا یتمُّ فعل المقصودُ فاعل، فیه یتمُّ کا متعلق اول، بدون الخبرِ مل ملا کر یتمُّ کا متعلق دوم، یتمُّ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی اَنَّ کی، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر مجرور ہوا لام جارہ کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا خلاف مصدر سے، خلاف مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا باء کا، باء اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوکر حال ہوا ھو ضمیر کا، ذوالحال حال سے مل کر فاعل ہوا لا یحتاجُ کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَیَکُوْنُ الْاَوَّلُ نَاقِصاً وَالثَّانِیْ تَامّاً، فا نتیجیہ، یکونُ فعل ناقص، الاوّلُ اسم، ناقصاً خبر، یکونُ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الثانی یکونُ محذوف کا اسم، تامًّا خبر، یکونُ محذوف اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

# ۲- کَادَ کا بیان

> وَالثَّانِیْ کَادَ، وَھُوَ یَرْفَعُ الْاِسْمَ وَیَنْصِبُ الْخَبَرَ، وَخَبَرُهٗ فِعْلٌ مُضَارِعٌ بِغَیْرِ اَنْ، وَقَدْ یَکُوْنُ مَعَ اَنْ تَشَبُّهًا لَهٗ بِعَسٰی، مِثْلُ کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ، فَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ اسْمُ کَادَ، وَیَجِیْئُ فِیْ مَحَلِّ النَّصَبِ بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ، مَعْنَاهُ قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ، وَحُکْمُ بَاقِی الْمُشْتَقَّاتِ مِنْ مَصْدَرِهٖ کَحُکْمِ کَادَ، مِثْلُ لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِیْئُ وَلَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ.

**ترجمہ**: (افعال مقاربہ میں سے) دوسرا "کَادَ" ہے، وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے، اور کبھی اَنْ کے ساتھ بھی ہوتی ہے اس کے عسٰی کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے، جیسے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ، (اس مثال میں) زَیْدٌ کَادَ کا اسم ہونے کی بنا پر مرفوع ہے اور یَجِیْئُ اس کی خبر ہونے کی بنا پر محلِ نصب میں ہے، اس کے معنی ہیں قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ (زید کا آنا قریب ہے)۔

اور اس کے مصدر کے باقی مشتقات کا حکم "کاد" کے حکم کی طرح ہے جیسے لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِیْئُ اور لَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ (زید آنے کے قریب نہیں ہوا)۔

**تشریح**: کَادَ ایک فعل متصرف ہے یعنی اس کی ماضی، مضارع، امر، اسم فاعل وغیرہ کی گردانیں ہوتی ہیں، لیکن وہ فقط ناقصہ ہوتا ہے تامہ نہیں، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو محلا نصب دیتا ہے، اور اس کی خبر زیادہ تر فعل مضارع بغیر اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ، اس مثال میں کَادَ نے زَیْدٌ کو اپنا اسم بنا کر رفع دیا ہے اور یَجِیْئُ کو اپنی خبر بنا کر محل نصب میں کر دیا ہے، عسیٰ کی طرح یہ بھی قریب ہونے کی معنی دیتا ہے، یعنی خبر کو اسم کے قریب ہونے کو بتاتا ہے مگر اس میں خبر کا قریب ہونا حصول کے اعتبار سے ہوتا ہے نہ کہ رجاء اور طمع (امید) کے اعتبار سے، مثال کا ترجمہ ہوگا "زید آنے کے قریب ہے" مطلب یہ ہے کہ زید کی آمد حال کے بالکل قریب ہے اور متکلم اس کی آمد کے قرب سے واقف ہے، برخلاف عَسٰی کے کہ اس میں خبر کے قریب ہونے کی امید کی جاتی ہے خبر کے قرب کے حصول کا علم نہیں ہوتا عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَجِیْئَ کا مطلب ہوگا کہ زید آنے کے قریب ہے یعنی اس کی آمد کی امید کی جا رہی ہے، حصول کا علم نہیں (واللہ اعلم)

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عَسٰی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے کَادَ کی خبر پر بھی اَنْ آ جاتا ہے جیسے کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیْئَ جیسا کہ اس کے برعکس کہ عسیٰ کی خبر سے اَنْ ہٹا لیا جاتا ہے۔

وَحُکْمُ بَاقِی الْمُشْتَقَّاتِ الخ: سے یہ بتایا ہے کہ کَادَ کے مصدر سے جتنی چیزیں مشتق ہوتی ہیں ان کا حکم بھی کَادَ ہی کی طرح ہے یعنی وہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کی خبر بھی فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے جیسے لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِیْئُ اور لَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ۔

**عسیٰ اور کاد میں فرق**: ان دونوں میں اگرچہ قرب کے معنی ہوتے ہیں لیکن ان میں کئی طرح کا فرق ہے۔

۱- عسیٰ غیر متصرف ہے اور کَادَ متصرف۔

۲- عسیٰ کی خبر فعل مضارع مع اَنْ ہوتی ہے اور کَادَ کی بلا اَنْ اگرچہ کبھی کبھار اس کا برعکس بھی ہو جاتا ہے۔

۳- عسیٰ میں طمع و رجا (امید) کی انشائیت ہوتی ہے اور کَادَ میں حصول خبر کے قرب کا یقین۔

۴- کَادَ کی خبر کا قریب ہونا حال سے متصل ہوتا ہے اور عسیٰ استقبال کی طرف مائل ہوتا ہے، اس لئے کہ عسیٰ میں ترجی ہوتی ہے اور ترجی کا تعلق مستقبل سے ہے اور کَادَ میں ترجی نہیں ہوتی، اسی بناء پر عسیٰ کی خبر پر اَنْ داخل ہوتا ہے تاکہ وہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دے، اور کَادَ حال سے متصل ہوتا ہے اس لئے اس کو اَنْ کی ضرورت نہیں۔

**تنبیہ**: مصنفؒ نے کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ کے جو معنی بتلائے ہیں "قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٍ" یہ مناسب معلوم نہیں ہوتے اس لئے کہ یہ تو فعل تام کے معنی ہیں اس میں قَرُبَ فعل اپنے فاعل مَجِیْئُ زَیْدٍ سے تام ہو رہا ہے اور کَادَ جس کے یہ معنی بتلائے ہیں وہ ناقص ہے وہ اسم اور خبر کو چاہتا ہے، اس لئے اگر یوں کہتے "قَرُبَ یا" قَارَبَ زَیْدٌ الْمَجِیْئَ "تو مناسب تھا۔

**ترکیب**: والثانی کاد، الثانی مبتدا، کاد خبر۔ وَھُوَ یَرْفَعُ الْاِسْمَ وَیَنْصِبُ الْخَبَرَ، واؤ مستانفہ، ھو مبتدا، یَرْفَعُ الاسم فعل با فاعل با مفعول یہ معطوف علیہ، وینصب الخبر اسی طرح معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

وَخَبَرُهٗ فِعلٌ مُضَارِعٌ بِغَيرِ اَنْ، خبرہٗ مرکب اضافی مبتدا،فعلٌ موصوف، مُضارعٌ اسم فاعل،باجارہ،غیر اَنْ مرکب اضافی ہوکرمجرور، جارمجرور مُضارِعٌ سے متعلق، مُضارِعٌ اپنے فاعل ھواور متعلق سے مل کرصفت،فعلٌ اپنی صفت سے مل کرخبر۔

وَقَدْ يَكُوْنُ مَعَ اَنْ تَشَبُّهًا لَهٗ بِعَسٰى، قد حرف توقع برائے تقلیل،یکونُ فعل ناقص، ھو ضمیرمستتر (راجع بسوئے خبر) اسم، مَعَ مضاف،اَنْ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کرمفعول فیہ ہواثابتاً محذوف کا، ھو ضمیرمستتراس کافاعل،ثابتاً اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کرفعل ناقص کی خبر، تَشَبُّهًا مصدر، لَهٗ جارمجرورہوکرمصدر سے متعلق، بِعَسٰى متعلق دوم،مصدراپنے دونوں متعلقوں سے مل کرمفعول لہٗ ہوافعل ناقص کا،فعل ناقص اسم وخبراور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مِثْلُ كَادَ زَيْدٌ يَجِيْئُ، مثلُ مضاف، کادَ فعل مقاربہ، زیدٌ اسم، یَجِیْئُ فعل با فاعل خبر،فعل مقاربہ اسم وخبر سے مل کرمضاف الیہ ہوا مثلُ کا،مضاف مضاف الیہ سے مل کرخبر ہوئی مثالہٗ مبتدا محذوف کی۔

فَزَيْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ اسْمُ كَادَ وَيَجِيْئُ فِيْ مَحَلِّ النَّصَبِ بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ،فا تفصیلیہ، زَیدٌ مبتدا، مَرْفُوْعٌ اسم مفعول ھو ضمیرمستتر نائب فاعل،باجارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم،اسمُ کادَ مرکب اضافی ہوکراَنَّ کی خبر،اَنَّ اسم وخبر سے مل کرباء کا مجرور، جارمجرور سے مل کرمتعلق ہوامرفوعٌ سے،مرفوعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کرخبر،مبتداخبر سے مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،لفظ یَجِیْئُ مبتدا،فی جارہ، مَحَلِّ النَّصَبِ مرکب اضافی ہوکرمجرور، جارمجرور سے مل کرمتعلق ہوا کائنٌ محذوف کے،بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ حسب سابق مل ملا کر کائنٌ کامتعلق دوم، کائنٌ اپنے فاعل مستتر ھو اوردونوں متعلقوں سے مل کر یَجِیْئُ کی خبر،مبتداخبر سے مل کرمعطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

مَعْنَاهُ قُرْبُ مَجِيْئِ زَيْدٍ، معناہٗ مرکب اضافی ہوکرمبتدا، قُرْبُ فعل، مَجِیْئُ زَیْدٍ مرکب اضافی ہوکرفاعل،فعل فاعل سے مل کرخبر۔

وَحُكْمُ بَاقِي الْمُشْتَقَّاتِ مِنْ مَصْدَرِهٖ كَحُكْمِ كَادَ، واؤ مستانفہ، حُکْمُ مضاف،باقی مضاف الیہ مضاف اَلْمُشْتَقَّاتِ اسم مفعول، ھُنَّ ضمیرمستتر ذوالحال،مِنْ جارہ،مَصْدَرِہٖ مرکب اضافی مجرور، جارمجرورمل کرظرف مستقر ہوکرحال، ذوالحال حال سے مل کرالْمُشْتَقَّاتِ کا نائب فاعل،شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کربَاقِی کا مضاف الیہ،باقی اپنے مضاف الیہ سے مل کر حُکْمُ کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کرمبتدا، کاف جارہ، حکم کادَ مرکب اضافی مجرور، جارمجرورظرف مستقر ہوکرخبر،مبتداخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ لَمْ يَكَدْ زَيْدٌ يَجِيْئُ وَلَا يَكَادُ زَيْدٌ يَجِيْئُ،مثلُ مضاف، لَمْ یَکَدْ فعل مقاربہ، زیدٌ اسم، یَجِیْئُ خبر،مل ملاکرمعطوف علیہ، وَلَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِیْئُ مل ملا کرمعطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کرمثل کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

> وَاِنْ دَخَلَ عَلٰى كَادَ حَرْفُ النَّفْيِ فَفِيْهِ خِلَافٌ، قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ حَرْفَ النَّفْيِ فِيْهِ مُطْلَقًا يُفِيْدُ مَعْنَى النَّفْيِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ لَا يُفِيْدُهٗ بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰى حَالِهٖ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ لَا يُفِيْدُ النَّفْيَ فِي الْمَاضِيْ وَفِي الْمُسْتَقْبِلِ يُفِيْدُهٗ.

**ترجمہ** -اور اگر کَادَ پر حرف نفی داخل ہو جائے تو (وہ نفی کا فائدہ دیتا ہے یا نہیں؟) اس میں اختلاف ہے،ان (نحویوں) میں سے بعض نے کہا کہ اس میں حرف نفی مطلقاً (خواہ ماضی ہو یا مضارع) نفی کا فائدہ دیتا ہے،اور بعض نے کہا کہ یقیناً وہ اس کا (نفی کا) فائدہ نہیں دیتا ہے بلکہ اثبات اپنے حال پر باقی رہتا ہے،اور بعض نے کہا کہ وہ ماضی میں تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا اور مستقبل میں اس کا فائدہ دیتا ہے۔

**تشریح** : عبارت مذکورہ کا مطلب ترجمہ سے بخوبی سمجھ میں آ رہا ہے،مختصر امثلاوں کے ساتھ اس کو سمجھئے کہ جب کَادَ یا اس کے مشتقات پر حرف نفی داخل ہو جائے تو وہ نفی کا فائدہ دیتا ہے یا نہیں؟ اس میں نحاۃ کی تین رائے ہیں۔

۱- دیگر افعال کی طرح حرف نفی اس میں بھی نفی کے معنی پیدا کر دیتا خواہ کَادَ ماضی ہو یا مضارع وغیرہ جیسے مَا کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ (زید کھڑے ہونے کے قریب نہیں) یہ جمہور نحاۃ کی رائے ہے اور مختار و پسندیدہ بھی یہی ہے۔

۲- حرف نفی اس میں مطلقاً نفی کے معنی پیدا نہیں کرتا بلکہ پہلے کی طرح اس کا اثبات باقی رہتا ہے،اسکے مطابق مثال مذکورہ ترجمہ ہوگا (زید قیام کے قریب ہے) یہ بعض نحاۃ کی رائے ہے

۳- اگر کَادَ ماضی پر حرف نفی داخل ہو تو نفی کے معنی پیدا نہیں کرتا اور اگر مضارع پر داخل ہو تو نفی کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے مَا کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ (زید کھڑے ہونے کے قریب ہے) لَا یَکَادُ زَیْدٌ یَقُوْمُ (زید کھڑے ہونے کے قریب نہیں) یہ بھی چند نحاۃ کی رائے ہے۔

**ترکیب** :وَاِنْ دَخَلَ حَرْفُ النَّفْیِ علی کَادَ فَفِیْهِ خِلَافٌ، واؤ مستانفہ ، اِنْ شرطیہ،دَخَلَ فعل،حرف مضاف،النفی مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل،علی جارہ، کَادَ مجرور،جارمجرور دَخَلَ سے متعلق،فعل فاعل اور متعلق سے مل کر شرط،فا جزائیہ،فِیْهِ ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، خلاف مبتدا مؤخر،مبتدا خبر سے مل کر جزاء،شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ حَرْفَ النَّفْیِ فِیْهِ مُطْلَقًا یُفِیْدُ مَعْنَی النَّفْیِ، قَالَ فعل،بَعْضُهُمْ مرکب اضافی فاعل،فعل فاعل سے مل کر قول، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،حرف النفی مرکب اضافی ہو کر موصوف، فِیْهِ جارمجرور الکائن محذوف کے متعلق، الکائنَ اپنے فاعل هُوَ اور متعلق سے مل کر صفت،موصوف صفت سے مل کر ذوالحال،مطلقاً حال،ذوالحال حال سے مل کر اِنَّ کا اسم،یفیدُ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، معنیَ النفی مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ،فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر مقولہ،قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ لَا یُفِیْدُهٗ بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰی حَالِهٖ،قَالَ بَعْضُهُمْ مثل سابق قول، اِنَّهٗ لایُفِیْدُهٗ اِنَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، بَلْ عاطفہ، الاثباتُ مبتدا، باقٍ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی جارہ، حالِهٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور،جارمجرور باقٍ سے متعلق،باقٍ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر،مبتدا خبر سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر مقولہ،قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ لَا یُفِیْدُ النَّفْیَ فِی الْمَاضِیْ وَفِی الْمُسْتَقْبَلِ یُفِیْدُهٗ، قَالَ بَعْضُهُمْ مل ملا کر قول، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، لَا یُفِیْدُ فعل منفی،ہو ضمیر مستتر فاعل،النفی مفعول بہ،فِی الْمَاضِیْ متعلق،فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے

ل پر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، فی المستقبل جار مجرور یفید سے متعلق مقدم، یفیدہٗ فعل با فاعل بامفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر انَّ کی خبر، انَّ اسم وخبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

# ۳- کَرَبَ کا بیان

> وَالثَّالِثُ كَرَبَ، وَهُوَ يَرْفَعُ الاِسْمَ وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ، وَخَبَرُهُ يَجِيئُ فِعْلاً مُضَارِعاً دَائِماً بِغَيْرِ اَنْ، نَحْوُ كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ

**ترجمہ** :اور تیسرا "کَرَبَ" ہے، وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، اور اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر اَنْ آتی ہے، جیسے کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نکلنے لگا)۔

**تشریح** - کَرَبَ یہ راء کے فتحہ کے ساتھ ہے "قَرُبَ" کے معنی میں آتا ہے مگر اس کی خبر کا قریب ہونا اخذ و شروع کے لحاظ سے ہوتا ہے یعنی یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ خبر کا اسم کے لئے آغاز ہو گیا جیسے کَرَبَ زَیْدٌ یَفْعَلُ (زید کرنے کے قریب ہو گیا) یعنی وہ کرنے لگا، کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ (زید نکلنے لگا) یہ بھی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، اس کی خبر بھی فعل مضارع ہوتی ہے اور اس پر اَنْ نہیں آتا، جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

**ترکیب** :۱-والثالث کَرَبَ ۲- وَهُوَ يَرْفَعُ الخ - ان دونوں جملوں کی ترکیبیں ماقبل کے مطابق بالکل ظاہر ہیں۔

وَخَبَرُهُ يَجِيئُ فِعْلاً مُضَارِعاً دَائِماً بِغَيْرِ اَنْ، خبرُہٗ مرکب اضافی مبتدا، یجیئُ فعل، ھو ضمیر مستتر ذوالحال، فعلاً مضارعاً مرکب توصیفی ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، زَمَاناً پوشیدہ موصوف، دائماً صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول فیہ، بغیر اَنْ مل ملا کر متعلق، یجیئُ اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ، نحوُ مضاف، کَرَبَ فعل مقاربہ، زیدٌ اسم، یَخْرُجُ فعل بافاعل خبر، کَرَبَ اسم وخبر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

# ٤- اَوْشَكَ کا بیان

> وَالرَّابِعُ اَوْشَكَ، وَهُوَ يَرْفَعُ الاِسْمَ وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ، وَخَبَرُهُ فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعَ اَنْ اَوْ بِغَيْرِ اَنْ، مِثْلُ اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَّجِيئَ اَوْ يَجِيئُ

**ترجمہ** :اور چوتھا "اَوْشَكَ" ہے، وہ (بھی) اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، اور اس کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ اور بلا اَنْ (دونوں طرح) ہوتی ہے، جیسے اَوْشَكَ زَیْدٌ اَنْ یَّجِیْئَ اَوْ یَجِیْئُ۔

**تحقیق وتشریح** - اَوْشَکَ، اصل وضع کے اعتبار سے اس کے معنی ہیں ''اس نے جلدی کی'' اس کا مصدر ایشاک ہے، پھر یہ قُرْب کے معنی میں استعمال ہونے لگا، اس کا مضارع ماضی سے زیادہ استعمال ہوتا ہے اور وہ یُوْشِکُ (شین کے کسرہ کے ساتھ) ہے، مگر عام لوگ اس کو شین کے فتحہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اس کے عمل اور استعمال کو بتلانے میں مصنفؒ نے بڑے اختصار سے کام لیا جو کتاب کی عبارت سے ظاہر ہے مگر اس کی کچھ تفصیل ہے کہ یہ کبھی تو کَادَ کی طرح استعمال ہوتا ہے یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، اور اس کی خبر فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے جیسے اَوْشَکَ زَیْدٌ یَجِیْئُ، اور کبھی عسٰی کی طرح استعمال ہوتا ہے یعنی جس طرح عسٰی دو طرح کا ہوتا ہے، ناقصہ اور تامہ، یہ بھی دونوں طرح آتا ہے، ناقصہ ہونے کی صورت میں اس کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہوگی جیسے اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیْئَ، اور تامہ ہونے کی صورت میں اس کا فاعل فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہوگا جیسے اَوْشَکَ اَنْ یَجِیْئَ زَیْدٌ۔

یہ بھی یاد رکھئے اس کا استعمال خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو اس میں قرب کے معنی اخذ و شروع کے لحاظ سے ہوتے ہیں کتاب میں دی گئی مثالوں کا ترجمہ ہوگا ''زید نے آنا شروع کردیا'' یا ''زید آنے لگا''۔

**ترکیب** ۱- وَالرَّابِعُ اَوْشَکَ ۲- وَهُوَ یَرْفَعُ الخ، دونوں جملوں کی ترکیب مثل سابق ظاہر ہے۔

وَخَبَرُهٗ فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعَ اَنْ اَوْ بِغَیْرِ اَنْ، خبرُہٗ مرکب اضافی مبتدا، فعلٌ موصوف، مضارعٌ صفت اول، مَعَ اَنْ مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، بِغَیْرِ اَنْ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صفت ثانی، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر۔

مِثْلُ اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّجِیْئَ اَوْ یَجِیْئُ، مثلُ مضاف، اوشکَ فعل مقارب، زیدٌ اسم، ان یجیئ فعل بافاعل معطوف علیہ، او عاطفہ، یجیئُ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، فعل مقاربہ اسم وخبر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

> وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اَفْعَالَ الْمُقَارَبَةِ سَبْعَةٌ، هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ الْمَذْكُوْرَةُ، وَجَعَلَ، وَطَفِقَ، وَاَخَذَ وَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ مُرَادِفَةٌ لِكَرَبَ وَمُوَافِقَةٌ لَهٗ فِي الْاِسْتِعْمَالِ.

**ترجمہ** - اور بعض نحویوں نے کہا کہ افعال مقاربہ سات ہیں، یہ چار مذکورہ اور جَعَلَ، طَفِقَ، اور اَخَذَ اور یہ تینوں کَرَبَ کے ہم معنی اور استعمال میں اسی کے موافق ہیں۔

**تشریح** - اس نوع کے شروع میں یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ افعال مقاربہ اگرچہ شیخ عبدالقاہر کے نزدیک چار ہیں مگر بعض نحاۃ کے نزدیک جن میں ابن حاجبؒ بھی شامل ہیں یہ افعال سات ہیں، چار تو کتاب میں ذکر کئے ہوئے اور تین جَعَلَ، طَفِقَ، اور اَخَذَ، ہیں شارحؒ نے مذکورہ عبارت میں یہی بات بتلائی ہے، یہ تینوں افعال مقاربہ ہونے کے وقت کَرَبَ کے معنی میں ہوتے ہیں، اور اسی کی طرح استعمال کئے جاتے ہیں، یعنی ان میں قرب کے معنی بلحاظ شروع ہوتے ہیں، اور ان کی خبر فعل مضارع اَنْ کے بغیر ہوتی ہے، جیسے جَعَلَ زَیْدٌ یَکْتُبُ، طَفِقَ زَیْدٌ یَکْتُبُ، اَخَذَ زَیْدٌ یَکْتُبُ، تینوں کا ترجمہ ہوگا ''زید نے لکھنا شروع کردیا'' یا ''زید لکھنے لگا''۔

**ترکیب** : وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اَفْعَالَ الْمُقَارَبَةِ سَبْعَةٌ، قَالَ بَعْضُهُمْ فعل فاعل سے مل کر قول، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَفْعَالَ

اَلْمُقَارَبَةِ مرکب اضافی اسم، سبعۃ مبدل منہ۔

هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ الْمَذْكُوْرَةُ، وَجَعَلَ، وَطَفِقَ، وَاَخَذَ. هذہ اسم اشارہ موصوف، الاربعۃ المذکورۃ، مرکب توصیفی ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، وجعل معطوف اول، وطفق معطوف دوم، واخذ معطوف سوم، معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر بدل، مبدل منہ بدل سے مل کر انّ کی خبر، انّ اسم وخبر سے مل کر مقول، قول مقول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ مُرَادِفَةٌ لِكَرَبَ وَمُوَافِقَةٌ لَهٗ فِي الْاِسْتِعْمَالِ، واؤ مستانفہ، هذه الثلاثة مرکب توصیفی ہوکر مبتدا، مُرَادِفَةٌ اسم فاعل، هي ضمیر مستتر فاعل، لِكَرَبَ جار مجرور ہوکر مرادفۃ سے متعلق، مرادفۃ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مُوَافِقَةٌ اسم فاعل، هي ضمیر مستتر فاعل، لَهٗ متعلق اول، في الاستعمال متعلق دوم، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تم النوعُ الحادی عشر بفضل الله تعالیٰ

فی السابع عشر من ربیع الاول ۱٤۲۷ھ

فی یوم الاثنین، عند العصر

# اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِ، وَھِیَ اَرْبَعَۃٌ

**ترجمہ**: (عوامل سماعیہ کی) بارہویں قسم ''افعال مدح وذم'' ہیں، اور چار ہیں۔

**تشریح** - اس نوع میں بھی افعال عاملہ کی ایک مخصوص قسم کا بیان ہے، جن کو اصطلاح نحو میں افعال مدح وذم کہا جاتا ہے، اَلْمَدْحُ باب فتح کا مصدر ہے معنی ہیں ''تعریف کرنا'' اور الذَّمُّ باب نصر کا مصدر ہے اس کے معنی ہیں ''برائی کرنا'' اس لئے اَفْعَالُ الْمَدْحِ والذَّمِ کا ترجمہ ہوگا ''تعریف اور برائی کے افعال'' مگر یہاں پر لغوی معنی مراد نہیں، بلکہ وہ مخصوص افعال مراد ہیں جو نحویوں کے یہاں اس نام سے مشہور ہیں، ان کی تعریف اور تعداد درج ذیل ہے۔

## افعال مدح وذم کی تعریف اور تعداد

افعالِ مدح وذم ان افعال کو کہتے ہیں جو انشائے مدح یا ذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں، یعنی ان کے ذریعہ تعریف یا برائی کو وجود میں لایا جاتا ہے، ان کی خبر نہیں دیجاتی، اس لئے بہت سے وہ افعال جن کے ذریعہ مدح یا ذم کی خبر دی جاتی ہے مثلاً مَدَحْتُ، اَثْنَیْتُ، ذَمَمْتُ وغیرہ وہ ان میں شامل نہیں، اور ان کی تعداد فقط چار ہے: ۱- نِعْمَ. ۲- بِئْسَ. ۳- سَاءَ. ۴- حَبَّذَا.

## افعالِ مدح وذم کا عمل

ان چاروں کا اجمالی اور مشترکہ عمل یہ ہے کہ یہ اسم جنس کو اپنا فاعل بنا کر رفع دیتے ہیں اور پھر ان کے کچھ مخصوص احکام بھی ہیں، جن کی تفصیل آگے آرہی ہے، ان کی تعداد اور مشترکہ عمل کو شعر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

رافع اسمائے جنس، افعال مدح وذم بود
ہست آنہا نعم، بئس، ساءَ، آنکہ حبذا

**ترکیب**: اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ عَشَرَ اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِ، النوعُ موصوف، الثانی عشر صفت، موصوف باصفت مبتدا، افعالُ مضاف، المدحِ والذَّمِ معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

وَھِیَ اَرْبَعَۃٌ، ھی مبتدا، اَرْبعۃٌ خبر۔

# ۱ - نعَم کا بیان

الاَوَّلُ نعم، اصلُہٗ نعِم بفتحِ الفاءِ وکسرِ العینِ، فکُسرتِ الفاءُ اتباعًا للعینِ، ثمّ اُسکنتِ العینُ للتّخفیفِ، فصارَ نِعْم، وھُوَ فعلُ مدحٍ۔

**ترجمہ**: پہلا " نِعْم " ہے اس کی اصل نعِم فاء ( کلمہ ) کے فتحہ اور عین ( کلمہ ) کے کسرہ کے ساتھ ہے (اولا) تو فاء ( کلمہ ) کو عین ( کلمہ ) کے اتباع میں کسرہ دیا گیا، پھر (اجتماع کسرتین کے ثقل سے بچنے کے لئے) بغرض تخفیف عین ( کلمہ ) کو ساکن کردیا گیا، پس " نِعْم " ہو گیا، اور وہ فعل مدح ( تعریف کا فعل ) ہے۔

**تحقیق وتشریح** : نِعْم یہ ایک فعل ہے، اس کے ساتھ تائے تانیث ساکنہ کا لاحق ہو جانا اس کے فعل ہونے کی دلیل ہے جیسے نِعْمَتْ، بصریین کی رائے یہی ہے، امام فراء نے اس کو اسم کہا ہے یہ فعل انشائے مدح کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کی اصل "نعِم "فاء کلمہ (نون) کے فتحہ اور عین کلمہ (عین) کے کسرہ کے ساتھ ہے، پہلے تو فاء کلمہ کو عین کلمہ کے اتباع میں کسرہ دیا گیا، نِعِم ہو گیا، دو کسروں کا جمع ہونا ثقیل (بھاری) ہوتا ہے، اس لئے اس کو ہلکا کرنے کے لئے عین کلمہ ساکن کردیا گیا" نِعْم " ہو گیا یہ بنو تمیم کی لغت ہے اور عام اہل عرب نے اسی لغت پر اتفاق کرلیا ہے، اس کے علاوہ بنو تمیم کی اس میں تین لغات اور بھی ہیں۔

۱ - نَعِمَ ،۲ - نَعْمَ ،۳ - نِعِمَ، مگر فعل مدح ہونے کی صورت میں" نِعْمَ " ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

**ترکیب**: اَلْاَوَّلُ نِعْمَ، اَلْاَوَّلُ مبتدا، نِعمَ خبر۔

اَصْلُہٗ نَعِمَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَکَسْرِ الْعَیْنِ، اصلُہٗ مرکب اضافی مبتدا، نَعِمَ ذوالحال، باء جارہ، فتح الفاء مرکب اضافی معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، کســر الـعیـن مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر۔

فَکُسِرَتِ الْفَاءُ اِتِّبَاعًا لِّلْعَیْنِ، ثُمَّ اُسْکِنَتِ الْعَیْنُ لِلتَّخْفِیْفِ، فاء عاطفہ، کُسرتْ فعل ماضی مجہول، الفاءُ نائب فاعل، اتباعاً مصدر، للعین مصدر سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے ملکر مفعول لہ، فعل نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر معطوف علیہ، ثُمَّ عاطفہ، اُسکِنَتْ فعل ماضی مجہول، العینُ نائب فاعل، للتخفیف متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

فَصَارَ نِعْمَ، فاء عاطفہ، صَارَ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، نِعْمَ خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَھُوَ فِعْلُ مَدْحٍ، ھو مبتدا، فعلُ مدحٍ مرکب اضافی ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَفَاعِلُہٗ قَدْ یَکُوْنُ اِسْمَ جِنْسٍ مُعَرَّفًا بِاللَّامِ، مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، فَالرَّجُلُ مرْفُوْعٌ بِاَنَّہٗ فَاعِلُ نِعْمَ، وَزَیْدٌ مَّخْصُوْصٌ بِالْمَدْحِ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّہٗ مُبْتَدَاٌ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُہٗ مُقَدَّمٌ عَلَیْہِ، اَوْ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّہٗ خَبَرُ مُبْتَدَاٍ مَّحْذُوْفٍ، وَھُوَ الضَّمِیْرُ، تَقْدِیْرُہٗ نِعْمَ الرَّجُلُ ھُوَ زَیْدٌ، فَیَکُوْنُ عَلَی التَّقْدِیْرِ الْاَوَّلِ جُمْلَۃً وَّاحِدَۃً، وَعَلَی التَّقْدِیْرِ الثَّانِیْ جُمْلَتَیْنِ۔

**ترجمہ** - اوراس کا فاعل کبھی ہوتا ہے اسم جنس معرّف باللام، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، (زید بہترین آدمی ہے) پس "الرَّجُلُ" مرفوع ہے اس وجہ سے کہ وہ نِعْمَ کا فاعل ہے، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے، مبتدا ہونے کی بناپر مرفوع ہے، اور نِعْمَ الرَّجُلُ اس کی خبر ہے (جو) اس سے مقدم ہے، یا وہ (زَيْدٌ) مرفوع ہے اس بناپر کہ وہ مبتدائے محذوف کی خبر ہے، اور (مبتدا) ضمیر ہے، اس کی تقدیر (پوری عبارت) نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ ہے پس وہ پہلی صورت میں ایک جملہ اور دوسری صورت میں دو جملے ہوں گے۔

**تمہید**: افعال مدح وذم کے بعد ایک تو فاعل ہوتا ہے جس کو یہ رفع دیتے ہیں مگر یہ فاعل غیر معین ہوتا ہے، اس کو متعین کرنے کے لئے اس کے بعد ایک اسم اور لایا جاتا ہے جس کو اصطلاح میں مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، یہ اسم بھی مرفوع ہوتا ہے اس کے مرفوع ہونے کی وجہ آگے آرہی ہے، یہ اسم اکثر فاعل کے بعد ہی ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ اس میں نِعْمَ فعل مدح الرجلُ فاعل اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے اسی طرح بِئْسَ الرجُلُ زيدٌ اس میں بِئْسَ فعل ذم الرجُلُ فاعل اور زیدٌ مخصوص بالذم ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم فعل سے بھی پہلے آجاتا ہے جیسے زَيْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ۔

**تشریح** -مذکورہ عبارت سے نِعْمَ کے فاعل کے احوال کوشروع فرمارہے ہیں، نِعْمَ کا فاعل تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہوتی ہے، مذکورہ عبارت میں صرف ایک حالت بیان کی ہے، دوحالتیں آگے آرہی ہیں، پہلی حالت جو یہاں بیان کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کا فاعل اسم جنس معرّف باللام ہوتا ہے اور وہ لام عہد ذہنی کا ہوتا ہے جو بحکم نکرہ ہوا کرتا ہے، اسی بناپر وہ متعین نہیں ہوتا اس کو متعین کرنے کے لئے آگے مخصوص بالمدح کو لایا جاتا ہے جیسے نعمَ الرجلُ زَيْدٌ اس کی دوترکیبیں ہوتی ہیں۔

۱- نِعْمَ فعل مدح الرجلُ فاعل، فعل فاعل سے مل کر خبر مقدم، زَيْدٌ مبتدا موخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ، اس ترکیب کے اعتبار سے زیدٌ کا رفع مبتدا ہونے کی بناء پر ہے، یہ ترکیب محققین نے کی ہے، اس ترکیب کے مطابق یہ فقط ایک ہی جملہ بنتا ہے۔

۲- نِعْمَ الرجلُ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور زَيْدٌ مبتدائے محذوف کی خبر اور وہ "هُوَ" ہے پوری عبارت اس طرح ہے هُوَ زَيْدٌ، اس ترکیب کے اعتبار سے زَيْدٌ کا رفع خبر ہونے کی بناپر ہے، اور یہ دو جملے ہیں، یہ ترکیب ابن حاجبؒ اور دوسرے بہت سے نحاۃ کی پسندیدہ ہے۔

**ترکیب**: وَفَاعِلُهُ قَدْ يَكُوْنُ اِسْمَ جِنْسٍ مُعَرَّفًا بِا للّام، فاعلهٗ مرکب اضافی مبتدا، قَدْ برائے تقلیل غیر عاملہ یکونُ فعل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر اسم، اِسْمَ جِنْسٍ مضاف مضاف الیہ ہو کر موصوف، مُعَرَّفاً اسم مفعول، هو ضمیر مستتر نائب فاعل، باللّام جار مجرور ہو کر اسم مفعول سے متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اِسْمِ جِنْسٍ کی صفت، موصوف صفت سے مل کر یکونُ کی خبر، یکونُ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر

مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، مثلُ مضاف، نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ یہ هٰذِهِ الجملةُ کی تاویل میں ہو کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُهٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

معنی کے اعتبار سے اس جملہ کی دوترکیبیں ہوں گی: ۱- نِعْمَ الرجلُ فعل فاعل سے مل کر خبر مقدم، زیدٌ مبتدا موخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ، ۲- نِعْمَ الرَّجُلُ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، هُوَ مبتدا محذوف، زَيْدٌ

خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ (پہلی ترکیب میں ایک جملہ اور دوسری ترکیب میں دو جملے بنے ہیں)

فَالرَّجُلُ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ فَاعِلُ نِعْمَ، فاء تفصیلیہ، الرجل مبتدا، مَرْفُوْعٌ اسم مفعول، ھو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، باء جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، فَاعِلُ نِعْمَ مرکب اضافی ہوکر اَنَّ کی خبر۔ اَنَّ اسم وخبر سے مل کر باء کا مجرور۔ جار مجرور مَرْفُوْعٌ سے متعلق، مرفوعٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَزَيْدٌ مَخْصُوْصٌ بِالْمَدْحِ، واؤ عاطفہ، زیدٌ مبتدا، مَخْصُوْصٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، بالمدح متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر اول (خبر دوم آگے)

مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ مُبْتَدَأٌ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُهٗ مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ، اَوْ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ خَبَرُ مُبْتَدَإٍ مَحْذُوْفٍ –

مَرْفُوْعٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر (راجع الی زید) نائب فاعل، باء جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، مبتدا خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، نِعْمَ الرجلُ (ھٰذا اللفظ کی تاویل میں ہوکر) مبتدا، خَبَرُهٗ مرکب اضافی ہوکر خبر اول، مُقَدَّمٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل (مرجع خبر ہے) عَلَيْهِ مُقَدَّمٌ سے متعلق، مُقَدَّمٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر دوم۔ مبتدا دونوں خبروں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرْفُوْعٌ سے، مَرْفُوْعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، مرفوعٌ اسم مفعول ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، باء جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم۔ خَبَرُ مضاف، مُبْتَدَإٍ موصوف، مَحْذُوْفٍ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور مَرْفُوْعٌ سے متعلق، مَرْفُوْعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ہوا پہلے مَرْفُوْعٌ کا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر دوم ہوئی زَيْدٌ مبتدا کی، زَيْدٌ اپنی دونوں خبروں (۱-مَخْصُوْصٌ، ۲-مَرْفُوْعٌ) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهُوَ الضَّمِيْرُ، ھو مبتدا، الضمیرُ خبر۔

تَقْدِيْرُهٗ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ، تقدیرہٗ مرکب اضافی ہوکر مبتدا، نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ یہ پورے کلمات ھٰذا اللفظ کی تاویل میں ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (معنی کے اعتبار سے اس کی ترکیب پہلے چکی ہے)

فَيَكُوْنُ عَلَى التَّقْدِيْرِ الْاَوَّلِ جُمْلَةً وَّاحِدَةً، وَعَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ جُمْلَتَيْنِ، فاء نتیجیہ، يَكُوْنُ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، علی جارہ التقدیر الاول مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور یَکُوْنُ سے متعلق، جُملةً واحدةً مرکب توصیفی ہوکر یَکُوْنُ کی خبر یَکُوْنُ اسم وخبر اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یَکُوْنُ فعل ناقص محذوف، ھُوَ ضمیر پوشیدہ اسم، عَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ حسب سابق متعلق، جُمْلَتَيْنِ خبر، فعل ناقص اسم وخبر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

> وَقَدْ يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ اِسْمًا مُضَافًا اِلَى الْمُعَرَّفِ بِاللَّامِ نَحْوُ نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ، وَقَدْ يَكُوْنُ ضَمِيْرًا مُسْتَتِرًا مُمَيَّزًا بِنَكِرَةٍ مَنْصُوْبَةٍ، مِثْلُ نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، وَالضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ عَائِدٌ اِلَى مَعْهُوْدٍ ذِهْنِيٍّ.

**ترجمہ:** اور کبھی ہوتا ہے اس (نِعْمَ) کا فاعل ایسا اسم جس کی اضافت ہو رہی ہو معرّف باللام کی طرف، جیسے نِعْمَ صَاحِبُ

الرَّجُلِ زَیْدٌ، (زید مرد کا بہترین ساتھی ہے) اور کبھی ہوتا ہے وہ (نِعْمَ کا فاعل) ایک ایسی پوشیدہ ضمیر جس کی نکرہ منصوبہ تمیز لائی جاتی ہے، جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ، (زید مرد ہونے کے اعتبار سے بہترین ہے) اور ضمیر مستتر معہود ذہنی (جو ذہن میں متعین ہو) کی طرف لوٹتی ہے۔

**تشریح**: ماقبل میں بتلایا گیا تھا کہ فاعل نِعْمَ کی تین شکلیں ہوتی ہیں، ایک کا ذکر ہو چکا، دو اس عبارت میں بیان کی گئی ہیں۔

۲- اس کا فاعل ایسا اسم ہوتا ہے جس کی اضافت معرّف باللام کی طرف ہو، جیسے نعم صاحبُ الرجلِ زَیْدٌ، صاحبُ نعْمَ کا فاعل ہے اور اس کی اضافت الرَّجُلِ معرّف باللام کی طرف ہے۔

۳- اس کا فاعل ایک ایسی ضمیر ہوتی ہے جو خود نِعْمَ میں پوشیدہ ہوتی ہے، ترکیب میں وہ ممیّز بنتی ہے اور اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوتی ہے، ممیّز تمیز سے مل کر نعمَ کا فاعل بن جاتا ہے، اس ضمیر کا مرجع لفظوں میں نہیں بلکہ ذہن میں متعین ہوتا ہے، جیسے نِعْمَ رَجُلاً زیدٌ، نعْمَ فعل مدح ہے، ھو ضمیر مستتر ممیّز اور رجلاً تمیز ہے جو نکرہ منصوبہ ہے، ممیّز تمیز سے مل نعمَ کا فاعل ہے۔

**ترکیب**: وَقَدْ یَکُونُ فَاعِلُهٗ اِسْماً مُضَافًا اِلَی الْمُعَرَّفِ بِا للَّامِ، واؤ عاطفہ، قد برائے تقلیل، یکونُ فعل ناقص، فاعلُهٗ مرکب اضافی ہو کر اسم، اِسْماً موصوف، مضافاً اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، الی جارہ، الْمُعَرَّفِ اسم مفعول، ھو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، باللام جار مجرور الْمُعَرَّف سے متعلق، الْمُعَرَّف نائب فاعل اور متعلق سے مل کر الی کا مجرور، جار مجرور مُضافاً سے متعلق، مضافاً نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اسماً کی صفت، موصوف صفت سے مل کر یکونُ کی خبر، یکونُ اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

نَحْوُ نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ، نحوُ مضاف، نِعْمَ الخ هٰذِهِ الجملةِ کی تاویل میں ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُهٗ مبتدا محذوف کی خبر، معنی ترکیب اس طرح ہوگی نِعْمَ فعل مدح، صاحبُ الرَّجُلِ مرکب اضافی ہو کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور ھوَ زَیْدٌ حسب سابق جملہ اسمیہ خبریہ، یا نِعْمَ اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم اور زَیْدٌ مبتدا مؤخر۔

وَقَدْ یَکُونُ ضَمِیْراً مُسْتَتِراً مُمَیَّزاً بِنَکِرَةٍ مَنْصُوبَةٍ، یکونُ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، ضمیراً موصوف، مُسْتَتِراً صفت اول، مُمَیَّزاً اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، باء جارہ، نَکِرَةٍ منصُوبةٍ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مُمَیَّزاً سے متعلق، مُمَیَّزاً نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفتِ دوم، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر یکونُ کی خبر- یکونُ اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ، مثلُ مضاف، نعمَ الخ مضاف الیہ، معنوی ترکیب اس طرح ہوگی، نعمَ فعل مدح، ھو ضمیر مستتر ممیّز، رَجُلاً تمیز- ممیّز تمیز سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ، یا زَیْدٌ کی خبر مقدم۔

وَالضَّمِیْرُ الْمُسْتَتِرُ عَائِدٌ اِلٰی مَعْهُوْدٍ ذِهْنِیٍّ، واؤ مستانفہ، الضمیرُ المستترُ مرکب توصیفی مبتدا، عائدٌ اسم فاعل (لوٹنے والا) الی جارہ، معهودٍ موصوف، ذهنِیٍّ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور عائدٌ سے متعلق، عائدٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھو پوشیدہ اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَدْ يُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ اِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ، مِثْلُ نِعْمَ الْعَبْدُ اَیْ نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ، وَالْقَرِيْنَةُ سِيَاقُ الْاٰيَةِ.

**ترجمہ:** اور کبھی مخصوص (بالمدح) کو حذف کردیا جاتا ہے جب اس پر کوئی قرینہ دلالت کرے جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ (ایوب علیہ السلام بہترین بندہ ہیں) اور قرینہ آیت کا سیاق ہے۔

**تشریح:** عبارت کا مطلب ترجمہ سے بالکل ظاہر ہے، جب کوئی قرینہ مخصوص بالمدح کو بتانے والا موجود ہو تو کبھی مخصوص بالمدح کو حذف کردیا جاتا ہے جیسے مذکورہ مثال میں نِعْمَ فقط اپنے فاعل العَبْدُ کے ساتھ آیا ہے، مخصوص بالمدح جو ایوبؑ تھا اس کو حذف کردیا گیا ہے اس لئے کہ آیت کا سیاق خود اس پر دلالت کررہا ہے کیونکہ یہ جملہ حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں آیا ہے۔

قرینہ کہتے ہیں مراد پر دلالت کرنے والی چیز کو اور سیاق کہتے ہیں کلام کے انداز اور اس کے وقوع کو۔

**ترکیب:** وَقَدْ يُحْذَفُ ...... قَرِيْنَةٌ، يُحْذَفُ فعل مضارع مجہول، المخصوصُ نائب فاعل، اذا ظرفیہ مضاف، دَلَّ فعل، عَلَيْهِ متعلق، قَرِيْنَةٌ فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر اذا کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر یُحْذَفُ کا مفعول فیہ، فعل نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ ......... اَيُّوْبُ، مثلُ مضاف، نِعْمَ العبدُ فعل فاعل سے مل کر مفسَّر، ای حرف تفسیر، نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ حسب سابق مل ملا کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

وَالْقَرِيْنَةُ سِيَاقُ الْاٰيَةِ، اَلْقَرِيْنَةُ مبتدا، سیاقُ الْاٰيَةِ مرکب اضافی ہو کر خبر۔

وَشَرْطُ الْمَخْصُوْصِ اَنْ يَكُوْنَ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ فِی الْاِفْرَادِ وَالتَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ وَالتَّذْكِيْرِ وَالتَّانِيْثِ، مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَنِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ وَنِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ وَنِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ وَنِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ وَنِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ.

**ترجمہ:** اور مخصوص کی شرط یہ ہے کہ وہ افراد، تثنیہ، جمع، مذکر، اور مؤنث ہونے میں فاعل کے مطابق ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ اور نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ اور نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ اور نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ اور نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ اور نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ۔

**تشریح:** مخصوص بالمدح جو اکثر فاعل کے بعد اور کبھی فعل سے پہلے بھی ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فاعل کے مطابق ہو یعنی اگر فاعل مفرد ہو تو مخصوص بھی مفرد ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، اگر وہ تثنیہ ہو تو وہ بھی تثنیہ ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ، ایسے ہی جمع میں بھی مطابقت ہو جیسے نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ، تذکیر و تانیث میں بھی دونوں موافق ہوں مذکورہ تینوں مثالیں تذکیر کی ہیں، تانیث میں مطابقت کی مثالیں نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ، نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ، نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ ہیں، یہ مطابقت اس لئے ضروری ہے کہ مخصوص بھی معنی کے اعتبار سے فاعل ہی ہوتا ہے۔

**ترکیب:** وشرطُ ........ والتانیثِ، شَرْطُ الْمَخْصُوْصِ مرکب اضافی مبتدا، اَنْ ناصبہ، یکونَ فعل ناقص، ھو ضمیر

پوشیدہ اسم، مطابقاً اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، للفاعلِ مطابقاً سے متعلق، فی جارہ، الافراد معطوف علیہ، وَالتَّثْنِیَۃِ وَالْجَمْعِ وَالتَّذْکِیْرِ وَالتَّانِیْثِ چار معطوفات، معطوف علیہ چاروں معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مطابقاً سے متعلق، مُطابقاً اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر یکونَ کی خبر، یکونَ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

مثل نعم الرجلُ .........الخ - مثلُ مضاف، نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ معطوف علیہ، آگے پانچوں مثالیں معطوفات، معطوف علیہ پانچوں معطوفوں سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ۲- بِئْسَ کا بیان

وَالثَّانِیْ بِئْسَ، وَھُوَ فِعْلُ ذَمٍّ، اَصْلُـہٗ بَئِسَ مِنْ بَابِ عَلِمَ، فَکُسِرَتِ الْفَاءُ لِتَبْعِیَّۃِ الْعَیْنِ، ثُمَّ اُسْکِنَتِ الْعَیْنُ تَخْفِیْفًا فَصَارَتْ بِئْسَ، وَفَاعِلُہٗ اَیْضًا اَحَدُ الْاُمُوْرِ الثَّلٰثَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْ نِعْمَ، وَحُکْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ کَحُکْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْکَامِ الْمَذْکُوْرَۃِ، مِثْلُ بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، وَبِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ، وَ بِئْسَ رَجُلًا زَیْدٌ، وَ بِئْسَ الرَّجُلَانِ الزَّیْدَانِ، وَ بِئْسَ الرِّجَالُ الزَّیْدُوْنَ، وَبِئْسَتِ الْمَرْاَۃُ ھِنْدٌ، وَبِئْسَتِ الْمَرْاَتَانِ الْھِنْدَانِ وَبِئْسَتِ النِّسَاءُ الْھِنْدَاتُ.

**ترجمہ:** اور دوسرا (فعل) بِئْسَ ہے، اور وہ فعل ذم ہے اس کی اصل بَئِسَ (باء کے فتحہ اور ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ) باب عَلِمَ (سمع) سے ہے، (پہلے) فاء (کلمہ) کو عین (کلمہ) کے تابع ہونے کی وجہ سے کسرہ دیا گیا۔

پھر ہلکا کرنے کیلئے عین (کلمہ) کو ساکن کر دیا گیا، بِئْسَ (بکسر الباء وسکون الہمزہ) ہو گیا۔

اور اس کا فاعل بھی نِعْمَ (کے بیان) میں ذکر کردہ تین امور میں سے کوئی ایک (ہوتا) ہے، اور (اس کے) مخصوص بالذم کا حکم (نِعْمَ کے) مخصوص بالمدح کے حکم کی طرح ہے ذکر کئے ہوئے تمام احکام میں، جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کیا ہی برا آدمی ہے) (اسی طرح بقیہ سات مثالیں ہیں)

**تشریح:** بِئْسَ بھی نِعْمَ کی طرح ایک فعل ہے تائے ساکنہ کا اس کے ساتھ لاحق ہو جانا اس کے فعل ہونے کی نشانی ہے مثلاً بِئْسَتْ، فرق دونوں میں یہ ہے کہ نِعْمَ فعل مدح ہے اور بِئْسَ فعل ذم اس کے ذریعہ ذم (برائی) کو انشاء کیا جاتا ہے، بِئْسَ بھی نِعْمَ کی طرح دراصل بَئِسَ یعنی عَلِمَ کے وزن پر (باب سَمِعَ سے) تھا، اولاً فا کلمہ کو عین کلمہ کے تابع ہونے کی وجہ سے کسرہ دیا گیا بِئِسَ ہو گیا، پھر دو کسروں کے ایک ساتھ جمع ہو جانے کی وجہ سے جو ثقل پیدا ہوا اس کو دور کرنے کے لئے عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا اس طرح بِئْسَ ہو گیا، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ نِعْمَ کی طرح بنو تمیم نے بِئْسَ کو بھی چار طرح پڑھا ہے۔

۱- بِئْسَ اس لغت پر عام اہل عرب نے اتفاق کیا ہے اور یہی بکثرت استعمال ہوتی ہے، ۲- بَئِسَ، ۳- بِئِسَ، ٤- بَئْسَ

وَفَاعِلُـہٗ ایضاً الخ یہاں سے مصنفؒ بتلا رہے ہیں کہ بئس کا فاعل بھی ان تینوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز

ہوتی ہے جن کا ذکر نعم میں آ چکا ہے۔

۱۔ معرف باللام جیسے بئس الرجل زید۔

۲۔ ایسا اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے بِئسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زیدٌ۔

۳۔ ضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ جیسے بئس رَجلاً زیدٌ۔

وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ الخ :یعنی بِئسَ کے مخصوص بالذم کے تمام احکام وہی ہیں جو نعم کے مخصوص بالمدح کے ہیں مثلاً پانچ چیزوں (افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث) میں اس کا فاعل کے مطابق ہونا جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے، قرینہ کے موجود ہونے کے وقت اس کا حذف ہو جانا مثلاً شیطان کے ذکر کے وقت کہہ دیا جائے بئس الرفیقُ (برادوست ہے) یعنی شیطان، اسی طرح اس کی وجہ اعراب یعنی اس پر رفع کا آنا یا تو مبتدا ہونے کی بنا پر ہوگا اور جملۂ سابقہ اس کی خبر ہوگا، یا مبتدائے محذوف کی خبر ہونے کی بنا پر ہوگا، اس طرح سابقہ جملہ الگ اور یہ الگ ہو جائے گا۔

**ترکیب** : وَالثَّانِيْ بِئْسَ، مبتدا خبر۔ وَهُوَ فِعْلُ ذَمٍّ، هوَ مبتدا، فعلُ ذَمٍّ مرکب اضافی خبر۔ اَصْلُهٗ بَئِسَ مِن بَابِ عَلِمَ، اَصْلُهٗ مرکب اضافی مبتدا، بـئس ذوالحال، من جارہ، باب مضاف، علمَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر۔

فَكُسِرَتِ الْفَاءُ لِتَبْعِيَّةِ الْعَيْنِ، ثُمَّ اُسْكِنَتِ الْعَيْنُ تَخْفِيْفاً، فاء تفصیلیہ، کُسِرَتْ فعل مجہول، الفاء نائب فاعل، لام جارہ، تبعیة العین مرکب اضافی مجرور، جار مجرور کسرت سے متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، ثُمَّ عاطفہ، اسکنت فعل مجہول، العین نائب فاعل، تـخفیفاً مفعول لہ، فعل نائب فاعل اور مفعول لہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

فَصَارَتْ بِئْسَ، فاء نتیجیہ، صارت فعل ناقص، ھی ضمیر پوشیدہ اسم، بِئْسَ خبر۔

وَفَاعِلُهٗ اَيْضًا اَحَدُ الْاُمُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ نِعْمَ، فاعلہٗ مرکب اضافی مبتدا، اَحدُ مضاف، الأمور موصوف، الثَّلٰثَةِ صفت اول، الْمَذْكُوْرَةِ اسم مفعول ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، فی نعمَ جار مجرور ہو کر المذکورة کے متعلق، الْمَذْكُوْرَةِ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت دوم، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر احدُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کی خبر-ایضاً اس کی ترکیب و تحقیق دیکھئے (ص۱۲۴، ۱۲۵) پر اَلنَّوْعُ السَّابِعُ میں اَنّی کے ماتحت۔

وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِا لْمَدْحِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ، حُكْمُ مضاف، الْمَخْصُوْص اسم مفعول، ھُوَ ضمیر پوشیدہ نائب فاعل، بالذم متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مبتدا، کاف جارہ، حکم مضاف، الْمَخْصُوْصِ بِا لْمَدْحِ مثل سابق مل ملا کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کاف کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کائنٌ اسم فاعل پوشیدہ کے، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فی جارہ، جمیع مضاف، الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ، جمیع اپنے مضاف الیہ سے مل کر فی کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کائنٌ کے، کائنٌ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، وَبِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ، وَ بِئْسَ رَجُلاً زَيْدٌ، وَ بِئْسَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ، و بِئْسَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ، وَبِئْسَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ وَبِئْسَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ، وَبِئْسَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ، مثل مضاف، بئس الرجلُ زيدٌ معطوف علیہ، آگے ساتوں مثالیں معطوفات، معطوف علیہ ساتوں معطوفات سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ محذوف کی خبر، مثالوں کی معنوی ترکیب اس طرح ہوگی جیسے نِعْمَ کے بیان میں گذر چکی ہے۔

# ٣- سَاءَ کا بیان

وَالثَّالِثُ سَاءَ، وَهُوَ مُرَادِفٌ لِبِئْسَ وَمُوَافِقٌ لَهُ فِي جَمِيعِ وُجُوهِ الْإِسْتِعْمَالِ.

**ترجمه**: اور تیسرا (فعل) سَاءَ ہے، اور وہ بِئْسَ کا مرادف (ہم معنی) اور استعمال کے تمام طریقوں میں اسی کے موافق ہے۔

**تشریح** - افعالِ مدح وذم میں سے تیسرا فعل ساء ہے، یہ بئس کا مرادف ہے یعنی یہ فعل ذم ہے اس کے ذریعہ ذم (برائی) کو انشاء کیا جاتا ہے، البتہ کبھی یہ اخبار کے لئے بھی آتا ہے مگر اس بحث میں وہ مراد نہیں ہے، یہ استعمال کے تمام طریقوں میں بئس کے برابر ہے، یعنی اس کا فاعل بھی تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہوتی، (١) معرف باللام جیسے ساءَ الرجلُ زیدٌ (٢) وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے سَاءَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زیدٌ (٣) ضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ جیسے سَاءَ رَجُلاً زیدٌ۔

اسی طرح اس کے مخصوص بالذم کا مذکورہ پانچ چیزوں میں فاعل کے مطابق ہونا ضروری ہے، نیز کبھی اس کے مخصوص بالذم کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے، اس کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی جس طرح بئس کی ہوتی ہے۔

**ترکیب**: والثالثُ ساءَ، مبتدا خبر ہیں۔ وَهُوَمُرَادِفٌ الخ، واؤ مستانفہ، ھوَ مبتدا، مرادفٌ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لِبِئس جار مجرور ہو کر مُرَادِفٌ سے متعلق، مرادف اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، موافقٌ اسم فاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، لہٗ متعلق اول، فی جارہ، جمیع مضاف، وجوہ الاستعمال مرکب اضافی ہو کر جمیع کا مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ فی کا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق دوم، موافقٌ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا کی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ٤- حَبَّذَا کا بیان

وَالرَّابِعُ حَبَّ بِفَتْحِ الْفَاءِ اَوْ ضَمِّهَا، اَصْلُهُ حَبُبَ بِضَمِّ الْعَيْنِ، فَاُسْكِنَتِ الْبَاءُ الْاُوْلٰى، وَاُدْغِمَتْ فِي الثَّانِيَةِ عَلَى اللُّغَةِ الْاُوْلٰى، وَنُقِلَتْ ضَمَّتُهَا اِلَى الْحَاءِ وَاُدْغِمَتِ الْبَاءُ فِي الْبَاءِ عَلَى اللُّغَةِ الثَّانِيَةِ، وَحَبَّ لَا يَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِي الْاِسْتِعْمَالِ وَلِهٰذَا يُقَالُ فِي تَقْرِيْرِ الْاَفْعَالِ حَبَّذَا.

**ترجمہ** -اور (افعال مدح وذم میں سے) چوتھا حَبَّ فاء کلمہ کے فتحہ یا اس کے ضمہ کے ساتھ ہے، اس کی اصل حَبُبَ عین (کلمہ) کے ضمہ کے ساتھ ہے، پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری میں اس کا ادغام کر دیا گیا، پہلی لغت کے مطابق، اور دوسری لغت کے مطابق اس (عین کلمہ) کے ضمہ کو حاء کی طرف منتقل کر کے باء کا باء میں ادغام کر دیا گیا، اور حَبَّ استعمال میں ذَا سے جدا نہیں ہوتا ہے، اور اسی لئے افعال کے بیان میں اس کو حَبَّذا کہا جاتا ہے۔

**تشریح**: مذکورہ عبارت میں مصنفؒ نے حَبَّذا کی تحقیق بتائی ہے، حَبَّذا دو کلموں سے مرکب ہے ایک اصل فعل جو "حَبَّ" ہے اور دوسرا "ذا" جو اس کا فاعل ہے، مگر یہ دونوں ایسے لازم وملزوم ہو گئے ہیں کہ ایک دوسرے سے بالکل جدا نہیں ہوتے اسی لئے جب افعال کے بیان میں اس کا نام لیا جاتا ہے یا جب افعال میں اس کو شمار کرایا جاتا ہے تو حَبَّذا ہی کہا جاتا ہے تنہا حَبَّ نہیں، عبارت کے آخری دو جملوں میں یہی بات بتائی ہے۔

حَبَّ جو اصل فعل ہے اس میں دو لغتیں ہیں: ۱- حَبَّ فاء کلمہ (حاء) کے فتحہ کے ساتھ۔ ۲- حُبَّ فاء کلمہ (حاء) کے ضمہ کے ساتھ، دونوں لغتوں میں اس کی اصل حَبُبَ ہے، چوں کہ اس میں دو حرف ایک جنس کے ہیں یعنی (دو باء) اس لئے ایک کا دوسرے میں ادغام کرنے کے لئے اس میں تعلیل کرنی پڑی، پہلی لغت میں تو تعلیل اس طرح ہوئی کہ پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری میں اس کا ادغام کر دیا گیا حَبُبَ سے حَبَّ ہو گیا اور دوسری لغت میں یہ ہوا کہ حاء کے فتحہ کو ہٹا کر پہلی باء کا ضمہ حاء کو دیا گیا اور پھر اس کا دوسری باء میں ادغام کر دیا گیا، حُبَّ ہو گیا۔

اِدْغَام -ایک حرف کو دوسرے میں شامل کر دینا اس کو فن صرف میں ادغام کہتے ہیں، تَقْرِيْرِ الْاَفْعَالِ کے معنی ہیں افعال کو بیان کرنا یا افعال کو شمار کرنا۔

**ترکیب** : وَالرَّابِعُ حَبَّ بِفَتْحِ الْفَاءِ اَوْ ضَمِّهَا، اَلرَّابِعُ مبتدا، حَبَّ ذوالحال، باء جارہ، فتح الفاءِ مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، ضَمِّهَا مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَصْلُهُ حَبُبَ. بِضَمِّ الْعَيْنِ، اصلهٗ مرکب اضافی مبتدا، حَبُبَ ذوالحال، بِضَمِّ الْعَيْنِ مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر۔

فَاُسْكِنَتِ الْبَاءُ الْاُوْلٰى، وَاُدْغِمَتْ فِي الثَّانِيَةِ، فاء تفصیلیہ، اسکنت فعل ماضی مجہول، اَلْبَاءُ الْاُوْلٰى مرکب توصیفی نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ادغمت فعل ماضی مجہول، ھی ضمیر مستتر نائب فاعل، فی الثانیۃ متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

على اللُّغَةِ الْاُوْلٰى، تقدیر عبارت ہے هٰذَا الْاِسْكَانُ وَالْاِدْغَامُ عَلَى اللُّغَةِ الْاُوْلٰى، ھذا اسم اشارہ موصوف، الْاِسْكَانُ وَالْاِدْغَامُ معطوف علیہ معطوف ہو کر مشار الیہ صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، علی جارہ، اللُّغَةِ الْاُوْلٰى مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔

وَنُقِلَتْ ضَمَّتُهَا اِلَى الْحَاءِ وَاُدْغِمَتِ الْبَاءُ فِي الْبَاءِ، نُقِلت فعل ماضی مجہول، ضَمَّتُها مرکب اضافی ہو کر

نائب فاعل، الی الحاء متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، و اؤ عاطفہ، اُدغمت فعل ماضی مجہول، الباءُ نائب فاعل، فی الباء متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

عَلَى اللُّغَةِ الثَّانِيَةِ، تقدیر عبارت ہے: هٰذَا النَّقْلُ وَالْإِدْغَامُ عَلَى اللُّغَةِ الثَّانِيَةِ، ترکیب عَلَى اللُّغَةِ الْاُوْلٰى کی طرح ہوگی۔

وَحَبَّ لَا يَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِي الْإِسْتِعْمَالِ، واؤ مستانفہ، لفظ حَبَّ مبتدا، لا يَنْفَصِلُ فعل مضارع منفی، ھو ضمیر مستتر فاعل، عن جارہ، ذا مجرور، جار مجرور ینفصلُ سے متعلق، فی الاستعمال متعلق دوم، فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلِهٰذَا يُقَالُ فِي تَقْرِيْرِ الْاَفْعَالِ حَبَّذَا، لِهٰذَا جار مجرور ہو کر متعلق ہیں يُقَالُ سے، فی جارہ، تقریر الافعال مرکب اضافی مجرور، جار مجرور يُقَالُ سے متعلق، حَبَّذَا نائب فاعل، يقالُ نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ، وَفَاعِلُهُ ذَا، وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ مَذْكُوْرٌ بَعْدَهُ وَاِعْرَابُهُ كَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِي الْوَجْهَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ، لٰكِنَّهُ لَا يُطَابِقُ فَاعِلَهُ فِي الْوُجُوْهِ الْمَذْكُوْرَةِ، مِثْلُ حَبَّذَا زَيْدٌ وَحَبَّذَا الزَّيْدَانِ وَحَبَّذَا الزَّيْدُوْنَ وَحَبَّذَا هِنْدٌ وَحَبَّذَا الْهِنْدَانِ وَحَبَّذَا الْهِنْدَاتُ، وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ اِسْمٌ مُوَافِقٌ لَهُ مَنْصُوْبًا عَلَى التَّمْيِيْزِ اَوْ عَلَى الْحَالِ، مِثْلُ حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا.

**ترجمہ** : اور وہ نِعْمَ کے مرادف (ہم معنی) ہے، اور اس کا فاعل ذا ہے، اور مخصوص بالمدح اس کے بعد مذکور ہوتا ہے، اور اس (مخصوص) کا اعراب نِعْمَ کے مخصوص کے اعراب کی طرح ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں، لیکن وہ (حَبَّ کا مخصوص) اس (حبّ) کے فاعل کے مطابق نہیں ہوتا ہے امور مذکورہ میں، جیسے حَبَّذَا زَيْدٌ (زید بڑا ہی اچھا ہے) اور حَبَّذَا الزَّيْدَانِ، اسی طرح بقیہ چار مثالیں۔

اور جائز ہے کہ ہو اس (مخصوص) سے پہلے اور اس کے بعد ایک ایسا اسم جو اس کے موافق ہو (اور) وہ تمیز یا حال ہونے کی بنا پر منصوب ہو جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا۔

**تشریح**-وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ الخ، یعنی حبّذا فعل مدح ہے فعل ذم نہیں اور اس کا فاعل ذا ہوتا ہے کوئی اور نہیں۔

وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ الخ :اور مخصوص بالمدح ہمیشہ فاعل کے بعد آتا ہے کبھی فعل سے پہلے نہیں آتا برخلاف نِعْمَ، بِئْسَ اور سَآءَ کے کہ ان کا مخصوص کبھی کبھی ان فعلوں سے پہلے بھی آجاتا ہے جیسا کہ ان کے بیان میں گذر چکا ہے۔

وَاِعْرَابُهُ كَاِعْرَابِ الخ : حَبَّذَا کے مخصوص بالمدح پر جو رفع آتا ہے اس کی وہی دو وجہیں ہیں جو نعمَ کے مخصوص کی ہیں۔ ۱-مبتدا ہونا اور ماقبل والے جملہ کا خبر ہونا۔ ۲-مبتدائے محذوف ھو وغیرہ کی خبر ہونا۔

لٰكِنَّهُ لَا يُطَابِقُ الخ :یعنی حَبَّذَا کے مخصوص بالمدح کے لئے ضروری نہیں کہ وہ پانچ چیزوں (افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث) میں فاعل کے مطابق ہو اس لئے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ حَبَّ کا فاعل ذا ہی ہوتا ہے کوئی اور نہیں، مخصوص خواہ مفرد ہو یا

تثنیہ و جمع، مذکر ہو یا مؤنث فاعل "ذا" ہی رہے گا جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ الخ :اس عبارت میں ایک قاعدہ بتلایا ہے کہ حَبَّذا کے مخصوص بالمدح سے پہلے یا اس کے بعد ایک ایسا اسم آسکتا ہے جو افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مخصوص کے مطابق ہو اور اس کا اعراب تمیز یا حال ہونے کی بناء پر نصب ہو، جیسے حَبَّذا رَجُلاً زَیْدٌ وحَبَّذا زَیْدٌ رَجُلاً ان دونوں مثالوں میں تو وہ اسم (رَجُلاً) تمیز بن رہا ہے اور حال ہونے کی مثالیں جیسے وحَبَّذا رَاکِبًا زَیْدٌ وحَبَّذا زَیْدٌ رَاکِبًا ۔ یہ چاروں تو مفرد مذکر کی مثالیں ہیں، تثنیہ، جمع اور تانیث کی مثالیں خود بنائی جاسکتی ہیں مثلاً حَبَّذا رَجُلَیْنِ الزَّیْدَانِ، حَبَّذا رِجالاً الزَّیْدُونَ، حَبَّذا اِمْرَأَةً هِنْدٌ وغیرہ۔

**فائدہ ۱**:مذکورہ قاعدہ میں مصنفؒ نے اس اسم پر نصب آنے کی دو وجہیں بیان کی ہیں :۱-تمیز ہونا۔۲-حال ہونا، ان دونوں میں سے کسی کو متعین نہیں کیا، مگر ابو علی فارسی اور امام اخفش کے نزدیک وہ حال ہی ہوگا، اور بعض نے اس کو تمیز ہی متعین کیا ہے۔

**فائدہ ۲**:مصنفؒ نے یہ بات بھی بیان نہیں کی کہ اس تمیز کا ممیز یا حال کا ذوالحال کون ہوگا، فاعل یا مخصوص.....؟

تو یاد رکھئے تمیز ہونے کی صورت میں ممیز مخصوص بالمدح ہوگا اور حال ہونے کی صورت میں ذوالحال فاعل یعنی ذا ہوگا۔

**نعم اور حَبَّذا میں فرق** :ان میں تین فرق ہیں:

۱- نِعْمَ کا فاعل تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہوتی ہے جن کا بیان نِعْمَ کے ضمن میں ہو چکا ہے اور حَبَّ کا فاعل ہمیشہ ذا ہوتا ہے۔

۲- نِعْمَ کا مخصوص نِعْمَ سے مقدم ہوسکتا ہے حَبَّذا کا نہیں۔

۳- نِعْمَ کے مخصوص کے لئے فاعل کے مطابق ہونا ضروری ہے حَبَّذا کے مخصوص کے لئے نہیں۔

**ترکیب** :وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ،هُو مبتدا، مرادف اسم فاعل، هو ضمیر مستتر فاعل، لِنِعْمَ متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ وَفَاعِلُهٗ ذَا، فاعِلُهٗ مرکب اضافی مبتدا، ذا خبر۔

وَالْمَخْصُوصُ بِالْمَدْحِ مَذْکُوْرٌ بَعْدَهٗ، المخصوصُ اسم مفعول، بِالْمَدْحِ متعلق، اسم مفعول نائب فاعل هو اور متعلق سے مل کر مبتدا، مَذکورٌ اسم مفعول، بعدهٗ مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، مذکورٌ اپنے نائب فاعل هو مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔

وَاِعْرَابُهٗ کَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِی الْوَجْهَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ، لٰکِنَّهٗ لَا یُطَابِقُ فَاعِلَهٗ فِی الْوُجُوْهِ الْمَذْکُوْرَةِ . اعرابُهٗ مرکب اضافی مبتدا، کاف جارہ-اعرابِ مضاف، مَخْصُوْصِ مضاف الیہ مضاف، نِعْمَ مضاف الیہ، مَخْصُوْصِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا اعراب کا، اِعْرابِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا کاف کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنٌ اسم فاعل مقدر کے، هو ضمیر اس کا فاعل، فی جارہ، الْوَجْهَیْنِ موصوف، الْمَذْکُوْرَیْنِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور- جار مجرور سے مل کر کائنٌ کا متعلق دوم، کائنٌ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مستدرک منہ، لکنَّ حرف مشبہ بالفعل، هٗ اسم، لایُطَابِقُ فعل مضارع منفی، هو ضمیر مستتر فاعل، فاعِلَهٗ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فی جارہ، الوجوہ الْمَذْکُوْرَةِ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور لَا یُطَابِقُ سے متعلق لَا یُطَابِقُ اپنے فاعل،

مفعول بہ اور متعلق سے مل کر لکنّ کی خبر، لکنّ اسم وخبر سے مل کر استدراک، مستدرک منہ استدراک سے مل کر جملہ مستدرکہ ہوا۔ استدراک کی تفصیل دیکھئے حروف مشبہ بالفعل کے بیان میں لکنّ کے ضمن میں (ص نمبر ۸۴ پر)

مِثْلُ حَبَّذَا زَیْدٌ وَحَبَّذَا الزَّیْدَانِ وَحَبَّذَا الزَّیْدُوْنَ وَحَبَّذَا هِنْدٌ وَحَبَّذَا الْهِنْدَانِ وَحَبَّذَا الْهِنْدَاتُ، مثلُ مضاف، حَبَّذَا زَیْدٌ معطوف علیہ۔ آگے پانچوں مثالیں معطوفات، معطوف علیہ پانچوں معطوفات سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

حَبَّذَا زَیْدٌ کی معنوی ترکیب اس طرح ہوگی۔ حبّ فعل، ذا فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور ھو زَیْدٌ جملہ اسمیہ خبریہ، اس طرح دو جملے بنیں گے، یا فعل فاعل سے مل کر خبر مقدم اور زَیْدٌ مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ، اس طرح ایک ہی جملہ ہوگا، باقی مثالوں کی بھی ترکیبیں اسی طرح کی جا سکتی ہیں۔

وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَبْلَهٗ وَبَعْدَهٗ اِسْمٌ مُوَافِقٌ لَهٗ مَنْصُوْبًا عَلَی التَّمْیِیْزِ اَوْ عَلَی الْحَالِ، واؤ مستانفہ، یَجُوْزُ فعل، اَنْ مصدریہ ناصبہ، یکونُ فعل ناقص، قَبْلَهٗ مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، وبعدَهٗ اسی طرح معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعاً محذوف کا، واقعاً اپنے فاعل مستتر ھو اور مفعول فیہ سے مل کر یکونَ کی خبر، اِسْمٌ موصوف، موافقٌ اسم فاعل، لَهٗ اس کے متعلق، موافقٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، اِسْمٌ اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، مَنْصُوْبًا اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل (مرجع اسم ہے) عَلَی التَّمْیِیْزِ معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف، عَلَی الْحَالِ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مَنْصُوْبًا سے متعلق، مَنْصُوْبًا اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر یکونَ کا اسم، یکونَ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر یَجُوْزُ کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ وَحَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ وَحَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا وَحَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا، مثلُ مضاف، پہلی مثال معطوف علیہ، بعد والی تین مثالیں معطوفات، معطوف علیہ تینوں معطوفات سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

مثالوں کی معنوی ترکیب اس طرح ہوگی: حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ حبَّ فعل، ذَا فاعل، فعل فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ یا مبتدا کی خبر مقدم، زیدٌ ممیز، رجلاً تمیز، ممیز تمیز سے ملکر یا تو ھو مبتدا محذوف کی خبر، یا سابقہ جملہ جس کو خبر بنا گیا تھا اسکا مبتدا۔

حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ، حبَّ فعل، ذا ذوالحال، راکباً حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر یا تو مستقل جملہ فعلیہ انشائیہ یا خبر مقدم، زیدٌ ھو مبتدائے محذوف کی خبر یا سابقہ جملہ کا مبتدا، اسی طرح بقیہ دو مثالوں کی ترکیب سمجھئے۔

وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ التَّصَرُّفُ فِیْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ غَیْرَ اِلْحَاقِ التَّاءِ فِیْهَا، وَلِهٰذَا سُمِّیَتْ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ غَیْرَ مُتَصَرِّفَةٍ۔

**ترجمہ** - جان لیجئے بیشک نہیں جائز ہوتا ہے تصرف ان افعال میں سوائے تاء کو لاحق کرنے کے ان میں اور اسی لئے ان افعال کا نام غیر متصرفہ رکھا جاتا ہے۔

**تشریح** - عبارت کا مطلب ترجمہ سے ظاہر ہے، یعنی افعال مدح وذم میں صرف تائے تانیث تو لاحق ہو جاتی ہے جیسے نعمتْ بئستْ، ساءتْ، اس کے علاوہ ان میں کوئی اور تصرف نہیں ہوتا یعنی ان کی ماضی، مضارع، امر وغیرہ کی گردانیں نہیں ہوتیں۔

**ترکیب** : وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ التَّصَرُّفُ فِیْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ غَیْرَ اِلْحَاقِ التَّاءِ فِیْهَا، اِعْلَمْ فعل امر، اَنْتَ ضمیر مستتر

فاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ۂ اسم، لَایَجُوْزُ فعل مضارع منفی، التَّصَرُّفُ مصدر، فی جارہ، هٰذِهِ الْاَفْعَال موصوف صفت ہوکر مجرور، جار مجرور التَّـصَرُّفُ سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر مستثنی منہ۔ غَیْرَ مضاف، اِلْحَاق مصدر مضاف، التاء مضاف الیہ، فیها۔ اِلْحَاق سے متعلق، الحاق اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر غَیْرَ کا مضاف الیہ، غیر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنی منہ مستثنیٰ سے مل کر لَایَـجُوْزُ کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر اِعْلَمْ کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَلِهٰذَا سُـمِّیَتْ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ غَیْرَ مُتَصَرِّفَةٍ، واؤ مستانفہ، لِهٰذَا جار مجرور ہوکر سُمِّیَتْ سے متعلق، سُمِّیَتْ فعل ماضی مجہول، هٰـذِهِ الْاَفْعَالُ موصوف صفت سے مل کر نائب فاعل، غَیْـرَ مُتَصَرِّفَةٍ مرکب اضافی ہوکر سُمِّیَتْ کا مفعول بہ، فعل نائب فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

تم هٰذا النوعُ بحمد الله وفضله واحسانه فی الخامس والعشرین من ربیع الاول ۱۴۲۷
فی یوم الاثنین، عند صلوة العصر وعندی جالس طالبٌ مجتهد
محمد آفاق سهارنفوری

# اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ

اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ ، وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا لِاَنَّ صُدُوْرَهَا مِنَ الْقَلْبِ، وَلَا دَخْلَ فِيْهِ لِلْجَوَارِحِ ، وَتُسَمّٰى اَفْعَالَ الشَّكِّ وَالْيَقِيْنِ اَيْضًا ، لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ وَبَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ ، وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ، وَتَنْصِبُهُمَا مَعًا ، بِاَنْ يَّكُوْنَا مَفْعُوْلَيْنِ لَهَا، وَهِيَ سَبْعَةٌ، ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ، وَثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ وَوَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا .

**ترجمہ** - (عوامل سماعیہ کی) تیرہویں قسم افعال قلوب ہیں، اور نام رکھا گیا ہے ان کا وہ اس لئے کہ بیشک ان کا صدور (ظہور) قلب سے (ہوتا) ہے اور اس (صدور) میں جوارح (بیرونی اعضاء) کا کوئی دخل نہیں (ہوتا) ہے، اور ان کا نام افعال شک ویقین بھی رکھا جاتا ہے، اس لئے کہ ان میں سے بعض شک کے لئے اور بعض یقین کے لئے (ہوتے) ہیں، اور وہ مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان دونوں کو ایک ساتھ اس بنا پر نصب دیتے ہیں کہ وہ دونوں ان (افعال) کے مفعول ہوتے ہیں، اور وہ سات ہیں، تین ان میں سے شک کیلئے ہیں، اور تین ان میں سے یقین کیلئے ہیں، اور ایک ان میں سے ان دونوں کے درمیان مشترک ہے۔

**تحقیق** : قُلُوْبٌ، قَلْبٌ کی جمع ہے دل کو کہتے ہیں، صُدُوْرٌ، یہ باب نصر کا مصدر ہے جب مِنْ کے ساتھ آتا ہے تو معنی ہوتے ہیں ظاہر ہونا، اَلْجَوَارِحُ، یہ اَلْجَارِحَةُ کی جمع ہے انسان کے وہ اعضاء جن سے وہ کام کرتا ہے مثلاً ہاتھ، اَلشَّكُّ جس نسبت کی دونوں طرف برابر ہوں، ان میں کوئی راجح اور مرجوح نہ ہو تو اس کو شک کہتے ہیں، مگر یہاں پر شک سے مراد ظن ہے، اليَقِيْنُ، ایسا اعتقاد جو واقع کے مطابق ہو اور کوئی شک میں ڈالنے والا اس کو زائل نہ کر سکتا ہو۔

**تشریح** - اس تیرہویں نوع میں بھی افعال کی ایک خاص قسم کا بیان ہے جن کو افعال قلوب، یا افعالِ شک ویقین کہا جاتا ہے، یہ افعال بھی سماعی ہیں ان کی تعریف، وجہ تسمیہ، تعداد اور عمل درج ذیل ہے۔

## افعالِ قلوب کی تعریف اور وجہ تسمیہ

افعال قلوب ان افعال کو کہتے ہیں جن کا صدور براہِ راست قلب وذہن سے ہوتا ہے ان کے صدور میں بیرونی اعضاء مثلاً ہاتھ وغیرہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا، اس تعریف سے ان کی وجہ تسمیہ بھی ظاہر ہے، ان کا نام افعال شک ویقین اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ ان میں سے بعض میں یقین کے معنی اور بعض میں شک (ظن) کے معنی ہوتے ہیں، جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

**تعداد** - سماعی طریقہ سے ان کی تعداد سات معلوم ہوئی ہے: ۱- حَسِبْتُ . ۲- ظَنَنْتُ . ۳- خِلْتُ ۴- عَلِمْتُ . ۵- رَاَيْتُ . ۶- وَجَدْتُ . ۷- زَعَمْتُ، ان میں سے تین ظن کے لئے ہیں، تین یقین کیلئے اور ایک دونوں کیلئے ہے۔

## افعال قلوب کا عمل

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوکر ان دونوں کو اپنا مفعول بہ بنا کر نصب دیتے ہیں، جیسے حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا، زَیْدًا فاضلًا یہ دراصل جملہ اسمیہ یعنی زَیْدٌ فاضِلٌ تھا حسبتُ نے ان دونوں کو اپنا معمول بنا کر نصب دیا ہے، شاعر نے ان کی تعداد اور عمل کو اس طرح بیان کیا ہے ؎

باز افعالِ یقین وشک بُود کاں بردو اسم ❁ چوں در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دورا
خِلْتُ باشد با حَسِبْتُ پس عَلِمْتُ با زَعَمْتُ ❁ پس ظَنَنْتُ بارَاَیْتُ چوں وَجَدْتُ بے خطا

**ترکیب**: اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ، اَفْعَالُ الْقُلُوْب، النوعُ موصوف، الثَّالِثُ عَشَرَ صفت، موصوف با صفت مبتدا، اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ مرکب اضافی خبر۔

وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا لِاَنَّ صُدُوْرَهَا مِنَ الْقَلْبِ، وَلَا دَخْلَ فِيْهِ لِلْجَوَارِحِ، واؤ مستانفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مَا کافہ، سُمِّيَتْ فعل ماضی مجہول، هی ضمیر مستتر نائب فاعل، بِهَا متعلق اول، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، صُدُوْرَها مرکب اضافی ہوکر اَنَّ کا اسم، من القلب ظرف مستقر ہوکر خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا برائے نفی جنس، دَخَلَ اسم، فيه کائنٌ محذوف سے متعلق، للجوارح متعلق ثانی، کائنٌ اپنے فاعل هو مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق دوم ہوا سُمِّيَتْ کا، سُمِّيَتْ نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَتُسَمّٰى اَفْعَالَ الشَّكِّ وَالْيَقِيْنِ اَيْضًا، لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ وَبَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ، تسمّٰی فعل مضارع مجہول، هی ضمیر مستتر نائب فاعل، اَفْعَالَ مضاف، الشَّكِّ و اليقينِ معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر تُسَمّٰی کا مفعول بہ، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، بَعْضَهَا مرکب اضافی ہوکر اَنَّ کا اسم، للشَّكِّ ظرف مستقر ہوکر خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بَعْضَها اَنَّ محذوف کا اسم، لليقينِ خبر، اَنَّ محذوف اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے تُسَمّٰی سے، تُسَمّٰی نائب فاعل، مفعول بہ، اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اَيْضًا - تحقیق وترکیب دیکھئے انّی کے بیان میں ۱۲۴، ۱۲۵ پر۔

وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ، هی مبتدا، تدخل فعل هی ضمیر مستتر فاعل، عَلَى الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ متعلق فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَتَنْصِبُهُمَا مَعًا بِاَنْ يَّكُوْنَا مَفْعُوْلَيْنِ لَهَا، تَنْصِبُ فعل، هی ضمیر مستتر فاعل، هما مفعول بہ، معاً مفعول فیہ، با جارہ، اَنْ ناصبہ، یکونا فعل ناقص، الف ضمیر اسم، مفعولین خبر، لها متعلق، فعل ناقص اسم وخبر اور متعلق سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَنْصِبُ سے، فعل فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وھی سبعۃٌ، ھی مبتدا، سبعۃٌ خبر۔

ثلثۃٌ مِنھا لِلشّکِّ، وَثَلٰثَۃٌ مِنھا لِلْیَقِیْنِ، ثلثۃٌ موصوف، مِنھَا کائنۃٌ محذوف کے متعلق، کائنۃٌ اپنے فاعل ھی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، لِلشّکِّ ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، وَثَلٰثَۃٌ مِنھَا لِلْیَقِیْنِ بالکل پہلے جملہ کی طرح معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

# ۱-حَسِبْتُ ۲-ظَنَنْتُ ۳- خِلْتُ کا بیان

| |
|---|
| اَمَّا الثَّلٰثَۃُ الْاُوَلُ فَحَسِبْتُ وَظَنَنْتُ وَخِلْتُ، مِثْلُ حَسِبْتُ زَیْداً فَاضِلاً وَظَنَنْتُ بَکْراً نَائِمًا وَخِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا ، وَظَنَنْتُ اِذَا کَانَ مِنَ الظِّنَّۃِ بِمَعْنَی التُّھْمَۃِ لَمْ یَقْتَضِ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِیْ، مِثْلُ ظَنَنْتُ زَیْداً اَیْ اِتَّھَمْتُہٗ |

**ترجمہ**- بہر حال پہلے تین (جو شک یعنی ظن کے معنی میں ہوتے ہیں) تو وہ "حسبتُ اور ظننتُ اور خِلتُ" ہیں جیسے حَسِبْتُ زَیْداً فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل گمان کیا) اور ظَنَنْتُ بَکْراً نَائِمًا (میں نے بکر کو سونے والا گمان کیا) اور خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا (میں نے خالد کو کھڑا ہونے والا خیال کیا) اور ظننتُ جب اَلظِّنَّۃُ بمعنی تہمت لگانا سے (مشتق) ہو تو وہ دوسرے مفعول کا تقاضہ نہیں کرتا جیسے ظَنَنْتُ زَیْداً، ای اِتَّھَمْتُہٗ (میں نے اس پر تہمت لگائی)

**تحقیق** :اَلْاُوَلُ : یہ اسم تفضیل مؤنث اَلْاُوْلٰی کی جمع ہے "پہلی" حَسِبْتُ، یہ حِسْبَانًا (باب حسب اورسمع) سے مشتق ہے "گمان کرنا" ظَنَنْتُ، یہ ظَنًّا (نَصَرَ) سے بھی مشتق ہوتا ہے "گمان کرنا" اور ظِنَّۃٌ (بکسر الظاء) سے بھی بنتا ہے "تہمت لگانا" خِلْتُ، یہ خَیْلُوْلَۃً (باب سمع) سے ماخوذ ہے "خیال کرنا" "گمان کرنا" یہ اصل میں خَیِلْتُ تھا یاء پر حرکت دشوار ہونے کے وجہ سے اس کا کسرہ خاء کو دیا گیا (خاء کا فتحہ ہٹا کر) پھر اجتماع ساکنین (یاء اور لام) کی وجہ سے یاء حذف کر دی گئی، اِتَّھَمْتُ باب افتعال یعنی اِتِّھَامٌ سے ماضی کا واحد متکلم ہے "تہمت لگانا"۔

**تشریح**- عبارت میں مذکورہ تینوں افعال حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، خِلْتُ شک، گمان، خیال وغیرہ کے معنی میں آتے ہیں، جیسا کہ مثالوں اور ان کے ترجموں سے ظاہر ہے، ان معانی میں ہوتے ہوئے یہ متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں اور دونوں مفعولوں کو نصب دیتے ہیں، مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظننتُ کو الظَّنُّ کے بجائے اَلظِّنَّۃُ سے مشتق مانا جاتا ہے اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے "میں نے تہمت لگائی" اس لئے کہ الظِّنَّۃُ کے معنی تہمت کے آتے ہیں، اس وقت یہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کو دوسرے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے ظَنَنْتُ زَیْداً (میں نے زید پر تہمت لگائی)۔

**فائدہ** :افعال قلوب کو بصیغۂ متکلم ہی کیوں بولا جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ذریعہ متکلم ہی اپنے اس خیال کا اظہار کرتا ہے جو اس کو جملہ اسمیہ کے متعلق ہوتا ہے مثلاً یقین گمان، خیال وغیرہ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے دوسرے صیغے یا ماضی کے علاوہ دوسرے افعال مثلاً مضارع افعال قلوب نہیں ہوتے۔

**ترکیب**: اَمَّا ......خِلْتُ، اَمَّا حرف شرط برائے تفصیل، اَلثَّلٰثَۃُ الْاُوَلُ موصوف وصفت ہو کر مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء

جزائیہ، حسبتُ معطوف علیہ، ظننتُ معطوف اول خلت معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے ملکر خبر۔

مثلُ ......... قائمًا مثل مضاف، حسبت فعل بافاعل، زیدا مفعول بہ اول، فاضلا مفعول بہ دوم، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ، اگلے والے دونوں جملے بالکل اسی طرح معطوف، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

وظننتُ .........الثانی، لفظ ظننتُ مبتدا، اذا ظرفیہ متضمن بمعنی شرط، کان فعل ناقص ھو ضمیر مستتر اسم (مرجع ہے ظننتُ ) منْ جارہ، اَلظِّنَّةِ ذوالحال، باء جارہ، معنی التھمة مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال حال سے ملکر منْ کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کانَ کی خبر، کانَ اسم وخبر سے ملکر شرط، لمْ جازمہ، یقتضِ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع ظننتُ ہے )اَلْمَفْعُوْلَ الثَّانِي مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء، شرط جزاء سے مل کر خبر، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مثلُ ......... الخ مثلُ مضاف ظَنَنْتُ فعل بافاعل، زیداً مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر مفسر ایْ حرف تفسیر - اِتَّھَمَ فعل تُ فاعل -ہ مفعول بہ- فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مَثَالُهُ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ٤- عَلِمْتُ ٥- رَاَیْتُ ٦- وَجَدْتُ کا بیان

وَاَمَّا الثَّلٰثَةُ الثَّانِيَةُ فَعَلِمْتُ وَرَاَيْتُ وَوَجَدْتُ مِثْلُ عَلِمْتُ زَيْدًا اَمِيْنًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا فَاضِلًا وَوَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِيْنًا وَعَلِمْتُ قَدْ يَجِيئُ بِمَعْنٰى عَرَفْتُ نَحْوُ عَلِمْتُ زَيْدًا اَیْ عَرَفْتُه وَرَاَيْتُ قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى اَبْصَرْتُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی، وَوَجَدْتُ قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰى اَصَبْتُ مِثْلُ وَجَدْتُ الضَّالَّةَ اَیْ اَصَبْتُهَا فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِیْ لَایَقْتَضِیْ اِلَّا مُتَعَلِّقًا وَاحِدًا فَلَا يَتَعَدّٰى اِلَّا اِلٰى مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ.

**ترجمہ** :اور بہر حال دوسرے تین (جو یقین کے معنی میں ہوتے ہیں) تو وہ ''عَلِمْتُ اور رَاَیْتُ اور وَجَدْتُ ہیں جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا (میں نے زید کو امین یقین کیا) اور رَاَیْتُ عَمْرًوا فَاضِلًا (میں نے عمرو کو فاضل یقین کیا) اور وَجَدْتُ الْبَیْتَ رَھِیْنًا (میں نے گھر کو گروی یقین کیا)

اور عَلِمْتُ کبھی عَرَفْتُ کے معنی میں آتا ہے جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا یعنی عَرَفْتُه (میں نے زید کو پہچان لیا) اور رَاَیْتُ کبھی اَبْصَرْتُ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی (تو غور کر اس چیز پر جو تو دیکھتا ہے) اور وَجَدْتُ کبھی اَصَبْتُ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے وَجَدْتُ الضَّالَّةَ یعنی اَصَبْتُھَا (میں نے گمشدہ چیز پالی) پس یقیناً ان معانی میں سے ہر ایک نہیں تقاضہ کرتا ہے مگر ایک ہی متعلق کا پس وہ ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوگا۔

**تحقیق** :عَلِمْتُ عِلْمًا (باب سمع) سے مشتق ہے ''یقین کرنا، پہچاننا''، رَاَیْتُ رَاْیًا اور رُوْیَةً (باب فتح) سے ماخوذ ہے ''یقین کرنا آنکھ سے دیکھنا''، وجدتُ وجودًا یاوِجْدَانًا (باب ضرب) سے بنا ہے ''یقین کرنا، پانا''، اَمِیْنٌ امانت دار،

فاضلٌ فضیلتوں والا، رهینٌ گروی رکھی ہوئی چیز، اَبْصَرْتُ باب افعال سے فعل ماضی کا واحد متکلم ہے "آنکھ سے دیکھنا"، انظر امر حاضر (باب نصر) "تو غور کر" تریٰ فعل مضارع کا واحد مذکر حاضر "تو دیکھتا ہے اَصَبْتَ ۔اِصابَةً باب افعال سے فعل ماضی کا واحد متکلم "پانا"، اَلضَّالَّةُ "گمشدہ چیز"۔

**تشریح**۔ عَلِمْتُ رَاَیْتُ وَجَدْتُ یہ تینوں افعال قلوب بھی استعمال ہوتے ہیں اور دیگر معانی کے لئے بھی۔ افعال قلوب ہونے کی صورت میں یہ متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں اور یقین کرنے کے معنی میں آتے ہیں جیسا کہ مثالوں اور ترجموں سے صاف معلوم ہو رہا ہے اور جب یہ دیگر معانی کے لئے آتے ہیں مثلاً عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ (پہچانا) رَاَیْتُ بمعنی اَبْصَرْتُ (آنکھ سے دیکھنا) اور وَجَدْتُ بمعنی اَصَبْتُ (پانا) وغیرہ تو اس وقت متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں دوسرے مفعول کی ان کو ضرورت نہیں ہوتی جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو پہچانا) فَانْظُرْ مَا ذَا تَریٰ (تو غور کر اس چیز میں جو تو دیکھتا ہے) وجدْتُ الضالَّةَ (میں نے گمشدہ چیز پالی)

**ترکیب**: وَاَمَّا ......... وَجَدْتُ ۔ اَمَّا حرف شرط برائے تفصیل، الثَّلٰثَةُ الثَّانِیَةُ مرکب توصیفی مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء جزائیہ، عَلِمْتُ معطوف علیہ، و رَاَیْتُ معطوف اول، و وجدْتُ معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر خبر متضمن بمعنی جزاء، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

مثلُ ......... رَهِیْنًا ۔ مثلُ مضاف، عَلِمْتُ زیدًا اَمِیْنًا فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ آگے دونوں مثالیں اسی طرح معطوف، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

وَعَلِمْتُ قَدْ یَجِیُٔ بمعنی عَرَفْتُ ۔ واؤ مستانفہ، لفظ علمتُ مبتدا، قد برائے تقلیل، یجیٔ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، باء جارہ، معنی مضاف، عرفْتُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے مل کر یجیٔ سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحوُ ......... عَرَفْتُه ۔ ترکیب بالکل ظاہر ہے۔

ورَاَیْتُ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْنٰی اَبْصَرْتُ، لفظ رَاَیْتُ مبتدا، یکونُ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، بمعنی ابصرتُ مل ملا کر ثابتًا کے متعلق، ثابتًا محذوف اپنے فاعل مستتر ھو اور متعلق سے ملکر خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے ملکر مبتدا کی خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَانْظُرْ مَاذَا تَریٰ ۔ مثالہ مبتدا محذوف، کاف جارہ، قول مضاف، ہٖ ذوالحال، تعالیٰ فعل ماضی از باب تفاعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل فاعل سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر قَوْلِ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر قول، فاء فصیحیہ، اُنظُرْ فعل امر، اَنْتَ ضمیر پوشیدہ فاعل۔

**ماذا کی ترکیب**۔ ماذا کی دو ترکیبیں ہوتی ہیں: ۱۔ ما استفہامیہ اَیُّ شیٔ کے معنی میں مبتدا، ذا اسم موصول بمعنی الذی، تریٰ فعل انت ضمیر پوشیدہ فاعل، تریٰ کے بعد ایک اور ضمیر منصوب ہٗ پوشیدہ ہے جو موصول صلہ کے درمیان عائد اور رابطہ ہوگی، تریٰ اپنے فاعل اور مفعول محذوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر ما کی خبر، مبتدا خبر سے ملکر اُنْظُرْ کا مفعول بہ۔ ۲۔ ماذا پورا

ای شیٔ کے معنی میں ہوکر تری کا مفعول بہ مقدم، تری اپنے فاعل مستتر انت اور مفعول بہ مقدم سے مل کر انظر کا مفعول بہ، یوں بھی کہہ سکتے ہیں ماذا۔ اَیُّ شَيْءٍ کے معنی میں ہوکر موصوف، تری فعل بافاعل صفت، موصوف صفت سے مل کر اُنظُرْ کا مفعول بہ، بہرحال اُنظُرْ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر مقولہ، قول مقولہ سے ملکر کاف کا مجرور، جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر۔

ووَجدْتُ قد یکونُ بمعنٰی اَصبتُ، اس کی ترکیب وروایت قدیکونُ بمعنٰی ابصرْتُ کی طرح ہوگی۔

مثل وَجَدْتُ الضَّالَّۃَ ای اَصَبْتُھَا، مثل مضاف، وجدتُ فعل بافاعل، الضالۃ مفعول بہ، فعل بافاعل بامفعول بہ مفسر، ای اصبتھا فعل بافاعل باءمفعول بہ تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

فانّ.........واحِدًا ۔ فاء برائے تعلیل، انّ حرف مشبہ بالفعل، کُلَّ وَاحِدٍ مرکب اضافی ہوکر موصوف، من جارہ، ھذہ المعانی موصوف صفت ہوکر مجرور، جارمجرور ظرف مستقر ہوکر صفت، کلَّ موصوف صفت سے مل کر انَّ کا اسم، لا یَقْتَضِی فعل مضارع منفی-ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع ہے کلُّ واحِدٍ) الا حرف استثناء لغو، مُتَعَلِّقاً وَاحِداً مرکب توصیفی مستثنٰی مفرغ ہوکر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر اِنَّ کی خبر انا اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، مستثنٰی مفرغ کی تعریف دیکھئے (رُبَّ کے بیان میں صفحہ نمبر ۶۱ پر ملاحظہ کیجئے)

فَلاَیَتَعَدّٰی الا الی مفعول واحِدٍ، فاء نتیجہ، لا یَتعَدّٰی فعل مضارع منفی ھو ضمیر مستتر فاعل، الا حرف استثناء لغو، الی جارہ، مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ مرکب توصیفی مجرور، جارمجرور یَتَعَدّٰی سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

# ۷- زَعَمْتُ کا بیان

| وَالْوَاحِدُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا هُوَ زَعَمْتُ مِثْلُ زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا فَهُوَ لِلْيَقِيْنِ وَزَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا فَهُوَ لِلشَّكِّ. |
|---|

**ترجمہ** :اور ایک جوان دونوں (ظن ویقین) کے درمیان مشترک ہے وہ زعمتُ ہے جیسے زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا (میں نے اللہ تعالی کو مغفرت کرنے والا یقین کیا) اس مثال میں وہ یقین کے لئے ہے اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا (میں نے شیطان کو شکر کرنے والا گمان کیا) اس مثال میں وہ شک کے لئے ہے۔

**تشریح**: زَعَمْتُ یہ باب فتح اور نصر دونوں سے آتا ہے اس کے مصادر زَعْمًا، زِعْمًا، زُعْمًا آتے ہیں یہ فعل قلب ہونے کے وقت کبھی یقین اور کبھی ظن کے لئے آتا ہے زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْراً میں یقین کے لئے اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا میں ظن کے لیے ہے اس لئے کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے غفور ہونے کا یقین ہوتا ہے اور شیطان کے شکر گذار ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ شَكُوْرًا کے معنی ہیں شکر کرنے والا، زیادہ شکر کرنے والا، احسان ماننے والا۔ شیطان نہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا شکر گذار ہے اور نہ بندوں کا کہ ان کی تھوڑی سی برائیوں پر راضی ہوجائے۔

**ترکیب** - وَالْوَاحِدُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا هُوَ زَعَمْتُ، واؤ عاطفہ، اَلْوَاحِدُ موصوف، اَلْمُشْتَرَكُ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، بَيْنَهُمَا مرکب اضافی ہو کر اَلْمُشْتَرَكُ کا مفعول فیہ، اَلْمُشْتَرَكُ نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، هُوَ ضمیر فصل لفظ زَعَمْتُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ زَعَمْتُ الله غفوراً، وزَعَمْتُ الشيطان شَكُوْراً مثلُ مضاف، زعمتُ فعل بافاعل، اللّٰه مفعول اول، غفوراً مفعول دوم، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ، وزَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْراً معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

فَهُوَ لِلْيَقِيْنِ ھو مبتدا، لليقين ظرف مستقر خبر، فَهُوَ لِلشَّكِّ ھو مبتدا، للشَّكِّ خبر۔

> وَفِيْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ لَا يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰى اَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ، لِاَنَّهُمَا كَاِسْمٍ وَاحِدٍ لِاَنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ، وَهُوَ مَصْدَرُ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِيْ الْمُضَافُ اِلَى الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ، اِذْ مَعْنٰى عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً، عَلِمْتُ فَضْلَ زَيْدٍ فَلَوْ حُذِفَ اَحَدُهُمَا كَانَ كَحَذْفِ بَعْضِ اَجْزَاءِ الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ .

**ترجمہ** - اور ان افعال (قلوب) میں دونوں مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ دونوں (مفعول) ایک اسم کی طرح ہوتے ہیں، اس لئے کہ ان دونوں کا مضمون ایک ساتھ مفعول بہ ہوتا ہے حقیقت میں، اور وہ (دونوں مفعولوں کا مضمون) دوسرے مفعول کا (وہ) مصدر ہے جس کی اضافت کر دی گئی ہو مفعول اول کی طرف، اس لئے کہ عَلِمْتُ زَيداً فَاضِلاً کے معنی ہیں عَلِمتُ فَضْلَ زَيدٍ (میں نے زید کے فضل کا یقین کیا) پس اگر ان دونوں میں سے ایک کو حذف کر دیا جائے تو یہ (ایسا) ہو جائے گا جیسا کہ ایک کلمہ کے بعض اجزاء کو حذف کر دینا۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں افعال قلوب کا ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار یعنی اکتفاء (بس کرنا) جائز نہیں، یعنی ایک مفعول کو ذکر کر دیں اور ایک کو حذف کر دیں یہ بات جائز نہیں، اس کی وجہ یہ ہے۔

## افعال قلوب کے ایک مفعول پر اکتفاء کے جائز نہ ہونے کی وجہ

لِاَنَّهُمَا سے آخر تک وجہ ہی بیان کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ وہ دونوں مفعول اگرچہ بظاہر دو معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں وہ ایک ہی اسم کی طرح ہوا کرتے ہیں کیوں کہ دراصل وہ مبتدا خبر تھے فعل قلب کے دخول کی بنا پر مفعول بہ بنے تھے، تو ان دونوں کا جو مضمون جملہ ہے اصل میں وہ مفعول ہے اور مضمون جملہ جو ہوتا ہے وہ ایک ہی کلمہ کی طرح ہوتا ہے (مضمون جملہ کی تعریف اور اس کے بنانے کا مفصل طریقہ دیکھئے حروف مشبہ بالفعل کے بیان میں اِنَّ اَنَّ کے ماتحت صفحہ نمبر ۸۰ پر دیکھئے۔

یہاں پر مختصراً یہ سمجھ لیجئے کہ مفعولِ ثانی سے ایک مصدر نکال کر اس کو مفعول اول کی طرف مضاف کر دیا جائے تو دونوں مفعولوں کا مضمون بن جائے گا۔

**الحاصل** جب مفعول بہ دونوں مفعولوں کا مضمون ہوتا ہے اور مضمون جملہ کلمۂ واحدہ کی طرح ہوا کرتا ہے تو اگر ایک مفعول کو حذف

کریں گے تو یہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ ایک ہی کلمہ کے بعض اجزاء کو حذف کر دیا گیا ہو، اور ایک کلمہ کے بعض اجزاء کو حذف کر دینا (بجز چند مخصوص جگہوں کے) جائز نہیں ہوتا، اس لئے افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہیں، عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً کا مضمون نکلے گا عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ اور معنی ان دونوں کے ایک ہی ہوں گے (میں نے زید کے فضل کا یقین کیا)

**فائدہ ۱** - عبارت میں جو قاعدہ بیان کیا گیا ہے یہ اس صورت میں ہے جب کوئی قرینہ نہ ہو، اگر کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جو ایک مفعول کے حذف پر دلالت کر دے تو پھر ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہوتا ہے خواہ پہلے پر اکتفاء کریں یا دوسرے پر، اگرچہ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے۔

**فائدہ ۲** - بغیر کسی قرینہ کے افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کو بھی ایک ساتھ حذف کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مفعولوں کے بغیر ان کا کوئی فائدہ (خصوصی یقین وظن) حاصل نہیں ہوتا، ہاں، قرینہ کے وقت دونوں کا حذف ایک ساتھ جائز ہے۔

**ترکیب** - وَفِیْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ لَا یَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰی اَحَدِ الْمَفْعُوْلَیْنِ، لِاَنَّهُمَا کَاِسْمٍ وَاحِدٍ لِاَنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِی الْحَقِیْقَةِ، واؤ مستانفہ، فی جارہ، هٰذِهِ الافعال مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور متعلق مقدم ہوئے لَا یَجُوْزُ سے، لَا یَجُوْزُ فعل مضارع منفی، الْاِقْتِصَارُ مصدر، علی جارہ، اَحَدِ الْمَفْعُوْلَیْنِ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے الْاِقْتِصَارُ سے، الْاِقْتِصَارُ اپنے متعلق سے مل کر لَا یَجُوْزُ کا فاعل، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُمَا اسم، کاف جارہ، اِسْمٍ وَاحِدٍ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے ثابتان اسم فاعل مقدر کے، هُمَا ضمیر مستتر اس کا فاعل، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، مَضْمُوْنَ اسم مفعول مضاف، هُمَا مضاف الیہ، مَعاً مفعول فیہ، فِی الْحَقِیْقَةِ مَضْمُوْنَ سے متعلق، مضمون اپنے مضاف الیہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر اَنَّ کا اسم، مَفْعُوْلٌ اسم مفعول، هو ضمیر مستتر نائب فاعل (راجع بسوئے مضمون) بِهٖ جار مجرور ہو کر مَفْعُوْلٌ سے متعلق، مَفْعُوْلٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق دوم ہوئے ثابتان کے، ثابتان اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی پہلے والے اَنَّ کی، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق دوم ہوا لَا یَجُوْزُ سے، لَا یَجُوْزُ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَهُوَ مَصْدَرُ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِیْ الْمُضَافُ اِلَی الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ، واؤ مستانفہ، هو مبتدا، مصدرُ مضاف، الْمَفْعُوْلِ الثَّانِی مرکب توصیفی مضاف الیہ، مصدرُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الْمُضَافُ اسم مفعول، هو ضمیر مستتر (راجع بسوئے مصدر) نائب فاعل، الی جارہ، الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور الْمُضَافُ سے متعلق، الْمُضَافُ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی مصدرُ کی، موصوف صفت سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

اِذْ مَعْنٰی عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً، عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ، اِذْ برائے تعلیل، معنی مضاف، لفظ عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، لفظ عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ خبر، مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

فَلَوْ حُذِفَ اَحَدُهُمَا کَانَ کَحَذْفِ بَعْضِ اَجْزَاءِ الْکَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ، فاء تعلیلیہ، لو حرف شرط، حُذِفَ فعل ماضی مجہول، اَحَدُهما مرکب اضافی نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر کے شرط، کان فعل ناقص، هو ضمیر مستتر اسم، کاف

جارہ، حذفِ مضاف، بعضِ مضاف الیہ مضاف، اجزاء مضاف الیہ مضاف، الْکَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ، مرکب توصیفی ہوکر اَجْزَاءِ کا مضاف الیہ، اَجْزَاءِ بَعْضِ کا مضاف الیہ، بعضِ حَذْفِ کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کاف کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کانَ کی خبر، کان اسم وخبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

**وَاِذَا تَوَسَّطَتْ هٰذِهِ الْاَفْعَالُ بَيْنَ مَفْعُوْلَيْهَا اَوْ تَاَخَّرَتْ عَنْهُمَا جَازَ اِبْطَالُ عَمَلِهَا، مِثْلُ زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ وَزَيْداً ظَنَنْتُ قَائِماً وَزَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ وَزَيْداً قَائِماً ظَنَنْتُ، فَاِعْمَالُهَا وَاِبْطَالُهَا حِيْنَئِذٍ مُتَسَاوِيَانِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اِعْمَالَهَا اَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّوَسُّطِ وَاِبْطَالَهَا اَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّاَخُّرِ.**

**ترجمہ** - اور جب یہ افعال (قلوب) اپنے دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں یا ان دونوں (مفعولوں) سے مُتأخر ہوجائیں، تو ان کے عمل کو باطل (ختم) کرنا جائز ہوتا ہے، جیسے زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ اور زَيْداً ظَنَنْتُ قَائِماً (یہ دونوں فعل قلب کے درمیان میں آنے کی مثالیں ہیں) اور زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ اور زَيْداً قَائِماً ظَنَنْتُ (یہ دونوں فعل قلب کے متأخر ہونے کی مثالیں ہیں) پس ان کا عمل کرنا اور عمل نہ کرنا اس وقت دونوں برابر ہیں۔

بعض نحویوں نے کہا درمیان (میں) آنے کی صورت میں ان کا عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، اور متأخر ہونے کی صورت میں ان کا عمل نہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

**تحقیق** - تَوَسَّطَتْ، فعل ماضی از باب تفعّل ''درمیان میں ہونا'' تَأَخَّرَتْ، فعل ماضی از باب تفعّل ''پیچھے رہنا'' اِبْطَالٌ، باب افعال کا مصدر ہے ''باطل کرنا، ضائع کردینا'' اِعْمَالٌ، مصدر از باب افعال ''اثر کرنا''۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں بھی افعال قلوب کا ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے، کہ اگر افعال قلوب اپنے دونوں مفعولوں کے درمیان آجائیں یا دونوں مفعولوں کے بعد میں آئیں تو ان کے عمل کو ختم کردینا جائز ہوتا ہے یعنی ان کے عمل کو جاری بھی کرسکتے ہیں اور ختم بھی کرسکتے ہیں، درمیان میں ہونے کے وقت عمل کو ختم کرنے کی مثال زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ ہے اور عمل کو جاری کرنے کی مثال زَيْداً ظَنَنْتُ قَائِماً ہے، اسی طرح بعد میں ہونے کی صورت میں عمل کو ضائع کرنے کی مثال زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ اور عمل کو جاری کرنے کی مثال زَيْداً قَائِماً ظَنَنْتُ ہے، اس ابطال عمل کے جواز کی دلیل یہ ہے۔

## ابطال عمل کے جواز کی دلیل

افعال قلوب کے دونوں مفعول دو ایسے مستقل جزء ہوتے ہیں جن میں مستقل کلام تام (جملہ اسمیہ) بننے کی بھی صلاحیت ہوتی ہے اور مفعول بہ بننے کی بھی، اور افعال قلوب چونکہ افعال ہیں اور فعل عامل قوی ہوتا ہے مگر جب وہ دونوں مفعولوں کے درمیان یا ان دونوں کے بعد میں آجائے تو اس میں کچھ ضعف اور کمزوری پیدا ہوجاتی ہے، اب اگر فعل کے عامل قوی ہونے کو دیکھا جائے تو یہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس کا عمل نافذ ہو اور اگر اس کے ضعف پر نظر کی جائے تو یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ اس کا عمل ختم کردیا جائے اس لئے اس میں دونوں باتوں کا خیال رکھتے ہوئے یہ بات طے کی گئی کہ ان دونوں صورتوں (توسط وتأخر) میں ان کے عمل کو باطل کرنا جائز ہے واجب نہیں، چاہے عمل کو باقی رکھ کر دونوں کو نصب دیا جائے یا ختم کرکے دونوں اسموں کو مبتدا خبر بنا کر رفع دے دیا جائے۔

فعل کے بعد میں ہونے کی صورت میں تو اس کے عمل کا ضعف بالکل ظاہر ہے کہ دونوں اسم پہلے آ کر جملہ بن چکے ہیں اور فعل کے درمیان میں ہونے کی صورت میں پہلا اسم تو فعل کی گرفت سے آزاد ہے اس لئے اس پر تو اس کا اثر ضروری نہیں رہا، جب ایک پر اس کا اثر ضروری نہیں رہا تو دوسرے پر بھی ضروری نہیں رہے گا، اس لئے کہ ان دونوں کا مجموعہ ہی درحقیقت مفعول بہ ہوتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے عبارت میں تفصیل سے آ چکا ہے۔

**فائدہ** ۱- جس وقت ان افعال کا عمل ختم ہو جائے گا تو یہ ظرف کے معنی میں ہو جائیں گے، زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ، زَیْدٌ قَائِمٌ فِی ظَنِّی کے معنی میں ہوگا۔

**وَقَالَ بعضُھُم الخ** : اکثر نحاۃ کی رائے میں تو مذکورہ دونوں صورتوں میں ''اعمال اور ابطال'' دونوں برابر ہیں مگر بعض نحویوں کی رائے یہ ہے کہ فعل کے درمیان میں ہونے کی صورت میں ''اعمال'' بہتر اور فعل کے بعد میں ہونے کی صورت میں ''ابطال'' بہتر ہے، وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ فعل کی تاخیر کی صورت میں ضعف زیادہ ہے، کیوں کہ دونوں ہی پہلے آ چکے ہیں اور توسط کی صورت میں ضعف کچھ کم ہے، اس لئے کہ اگر چہ ایک پر اثر نہیں رہا مگر ایک تو زیر اثر باقی ہے (واللہ اعلم)

**فائدہ** ۲- اگر فعل دونوں مفعولوں سے پہلے ہو تو جمہور کے نزدیک ابطالِ عمل بالکل جائز نہیں، اگر چہ بعض لوگوں سے اس صورت میں بھی ''ابطالِ عمل'' منقول ہے۔

**ترکیب**- وَاِذَا ...... عَمَلِھَا، واؤ مستانفہ، اِذَا ظرفیہ برائے شرط، تَوَسَّطَتْ فعل، ھٰذِہِ الاَفْعَالُ مرکب توصیفی فاعل، بَیْنَ مضاف، مَفْعُوْلَیْ مضاف الیہ مضاف، ھا مضاف الیہ، مفعولی اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بین کا، بین مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، تَاَخَّرَتْ فعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، عَنْھُمَا متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، جَازَ فعل، اِبْطَالُ مضاف، عَمَلِھَا مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

مِثْلُ زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ، ان جملوں کی ترکیب سے پہلے فائدہ (۱) ضرور غور سے پڑھ لیجئے، زید مبتدا- ظننتُ فِی ظَنِّی کے معنی میں ہو کر قَائِمٌ کے متعلق، قَائِمٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھو اور متعلق مقدم سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

وَزَیداً ظَنَنْتُ قَائِماً، واؤ عاطفہ، زیداً ظَنَنْتُ کا مفعول اول مقدم، ظَنَنْتُ فعل با فاعل، قائماً مفعول دوم، فعل قلب اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف اول، وَزَیدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ، زیدٌ قائمٌ فِی ظَنِّی کے معنی میں ہو کر معطوف دوم، وَزَیداً قَائِماً ظَنَنْتُ، ظننتُ اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں (جو مقدم ہیں) سے مل کر معطوف سوم، معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثلُ مضاف کا، مثلُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالُہٗ محذوف کی خبر۔

فَاِعْمَالُھَا ........ مُتَسَاوِیَان، فاء فصیحیہ، اِعْمَالُھَا مرکب اضافی معطوف الیہ، وَاِبْطَالُھَا مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا، حِیْنَئِذٍ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم ہوا مُتَسَاوِیَانِ کا، مُتَسَاوِیَان اپنے فاعل مستتر ھما اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَالَ ........ التَّاَخُّرِ، واو مستانفہ، قَالَ فعل، بَعْضُھُم مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، اِنَّ حرف

مشبہ بالفعل، اِعۡمَالَهَا مرکب اضافی اسم، اَوۡلٰی اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، علی جارہ، تـقدير التَّوَسُّطِ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور اَولی سے متعلق، اسم تفضیل فاعل اور متعلق سے مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِبطالها مرکب اضافی ہو کر اِنَّ محذوف کا اسم، اولی علی تَقۡدِيۡرِ التَّاخُّرِ حسب سابق مل ملا کر خبر، اِنَّ محذوف اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مقولہ (قال کا مفعول) قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَاِذَا زِيۡـدَتِ الۡهَـمۡزَةُ فِيۡ اَوَّلِ عَلِمۡتُ وَرَأَيۡتُ، صَارَا مُتَعَدِّيَيۡنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيۡلَ نَحۡوُ اَعۡلَمۡتُ زَيۡـداً عَمۡروًا فَاضِلاً وَاَرَيۡتُ عَمۡروًا خَالِداً عَالِماً، فَزِيۡدَ فِيۡهِمَا بِسَبَبِ الۡهَمۡزَةِ مَفۡعُوۡلٌ اٰخَرُ، لِاَنَّ الۡهَمۡزَةَ لِلتَّصۡيِيۡرِ، فَـمَـعۡـنَـى الۡـمِثَالِ الۡاَوَّلِ حَمَلۡتُ زَيۡداً عَلٰى اَنۡ يَّعۡلَمَ عَمۡروًا فَاضِلاً، وَمَعۡنَى الۡمِثَالِ الثَّانِيۡ حَـمَلۡتُ عَمۡروًا عَلٰى اَنۡ يَّعۡلَمَ خَالِداً عَالِماً، وَذٰلِكَ مَخۡصُوۡصٌ بِهٰذَيۡنِ الۡفِعۡلَيۡنِ دُوۡنَ اَخَوَاتِهِمَا، وَهٰذَا مَسۡـمُـوۡعٌ مِنَ الۡـعَـرَبِ خِلَافاً لِّلۡاَخۡـفَـشِ فَاِنَّهٗ اَجَازَ زِيَادَةَ الۡهَمۡزَةِ فِيۡ جَمِيۡعِ هٰذِهِ الۡاَفۡعَالِ قِيَاساً عَلٰى اَعۡلَمۡتُ وَأَرَيۡتُ، نَحۡوُ اَظۡنَنۡتُ وَاَحۡسَبۡتُ وَاَخَلۡتُ وَاَوۡجَدۡتُ وَاَزۡعَمۡتُ زَيۡداً عَمۡروًا فَاضِلاً .

**ترجمہ**- اور جب زیادہ کردیا جائے ہمزہ عَلِمۡتُ اور رَاَيۡتُ کے شروع میں تو وہ (دونوں) تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوجاتے ہیں، جیسے اَعۡلَمۡتُ زَيۡداً عَمۡروًا فَاضِلاً (میں نے زید کو خبر دی کہ عمر فاضل ہے) اور اَرَيۡتُ عَمۡروًا خَالِداً عَالِماً (میں نے عمرو کو بتلایا کہ خالد عالم ہے) پس ان دونوں (فعلوں) میں ہمزہ کے سبب ایک دوسرا مفعول بڑھا دیا گیا، اس لئے کہ ہمزہ تصییر کے لئے ہے، چناں چہ پہلی مثال کے معنی ہیں ”میں نے زید کو اس بات پر ابھارا کہ وہ عمرو کے فاضل ہونے کو جان لے“ اور دوسری مثال کے معنی ہوں گے ”میں نے عمرو کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ خالد کے عالم ہونے کو جان لے“۔

اور یہ (ہمزہ کی زیادتی) ان دونوں فعلوں کے ساتھ مخصوص ہے، ان دونوں کی اَخَوَات (دیگر افعال قلوب) میں نہیں، اور یہ (ہمزہ کی زیادتی) اہل عرب سے سنی گئی ہے (قیاسی نہیں) اس میں اخفش کا اختلاف ہے، انہوں نے ہمزہ کی زیادتی کو ان تمام افعال (قلوب) میں جائز کیا ہے، اَعۡلَمۡتُ اور اَرَيۡتُ پر قیاس کرنے کی وجہ سے، جیسے اَظۡنَنۡتُ اور اَحۡسَبۡتُ اور اَخَلۡتُ اور اَوۡجَدۡتُ اور اَزۡعَمۡتُ زَيۡداً عَمۡروًا فَاضِلاً۔

**تحقیق** -زِيۡدَتۡ، زِيَادَةً (ضرب) سے ماضی مجہول ہے ”زیادہ ہونا، زیادہ کرنا“ مفاعیلُ، مفعولٌ کی جمع ہے، اَلتَّصۡيِيۡرُ باب تفعیل کا مصدر ہے لغوی معنی ہیں ”ایک حالت سے دوسری حالت میں کر دینا“ اور فن صرف واشتقاق میں یہ ایک خاصہ کا نام ہے جس کا مطلب ہوتا ہے ”صاحبِ ماخذ بنانا“ یعنی فاعل کو فعل کا صاحب بنانا، اس خاصہ میں فاعل مفعول سے تبدیل ہوجاتا ہے مثلاً خَـرَجَ زَيۡدٌ (زید نکلا) اس میں زیدٌ فاعل ہے اگر خروج کو باب افعال یا تفعیل میں لے جا کر اس خاصہ کا لحاظ کیا جائے تو زیدٌ مفعول بن جائے گا مثلاً اَخۡـرَجۡـتُ زَيۡداً (میں نے زید کو صاحب خروج بنایا) اس میں ماخذ خروج ہے جس کا صاحب زید ہوگیا ہے، حَمَلۡتُ، باب ضرب سے ماضی کا واحد متکلم ہے جب علی کے ساتھ آئے تو معنی ہوتے ہیں ”اکسانا، ابھارنا، آمادہ کرنا“ اَلۡاَخۡـفَـشُ، یہ صفت مشبہ مذکر ہے معنی ہیں ”پیدائشی کمزور نظر والا، چوندھا“ اور یہ فن نحو کے مشہور امام ”ابوالحسن سعید بن مُسعدہ“ کا عرفی نام ہے جو امام سیبویہ کے خاص کے شاگرد تھے ۲۱۰ھ یا ۲۱۵ھ یا ۲۲۱ھ میں وفات ہوئی۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں افعال قلوب کا جو ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے وہ عبارت اور اس کے ترجمہ سے بالکل واضح ہے مختصراً یہ کہ اگر علمتُ یا رَاَیْتُ کے شروع میں ہمزہ بڑھا دیا جائے تو یہ دونوں متعدی بسہ مفعول ہو جاتے ہیں یعنی اب ان کو تین مفعول چاہیں گے اور وجہ یہ ہے کہ یہ متعدی بدو مفعول تو پہلے ہی تھے ہمزہ کی زیادتی کی بنا پر جب یہ باب افعال میں چلے گئے تو ان کو ایک مفعول کی اور ضرورت ہوگئی کیونکہ بابِ افعال کا خاصہ تعدیہ (متعدی بنانا) بھی ہے اور تصییر (صاحب ماخذ بنانا) بھی، یعنی باب افعال لازم کو متعدی بنا دیتا ہے اور اگر وہ پہلے سے متعدی ہے تو اس میں ایک مفعول کا اور اضافہ کر دیتا ہے، متعدی بیک مفعول کو، متعدی بدو مفعول، اور متعدی بدو کو متعدی بسہ بنا دیتا ہے، اور خاصۂ تصییر میں فاعل بھی مفعول سے بدل جاتا ہے جیسا کہ تحقیق میں بتلا دیا گیا، ان دونوں خاصوں کی بناء پر یہ دونوں فعل متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے، کتاب میں ''تعدیہ'' کا ذکر نہیں کیا صرف تصییر کو بتلایا ہے، اَعْلَمْتُ زیداً عَمْرواً فاضلاً میں مفعول اول زیداً دراصل فاعل تھا، کیوں کہ اس کی اصل عَلِمَ زیدٌ اَنَّ عَمْرواً فَاضِلٌ تھی، باب افعال میں جانے کے بعد (خاصہ تصییر کی بنا پر) زیدٌ صاحب ماخذ بن گیا اور مفعول اول ہو گیا۔

**فائدہ** - متعدی بسہ مفعول ہونے کی صورت میں یہ دونوں اِعلام (خبر دینا، بتلانا) کے معنی میں ہوتے ہیں۔

وَذٰلِكَ مَخْصُوْصٌ الخ: یہ قاعدہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے صرف علمتُ اور رَاَیْتُ کے ساتھ مخصوص ہے اہل عرب سے صرف انہیں دو میں سنا گیا ہے باقی پانچ میں نہیں، مگر امام اخفشؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر قیاس کر کے باقی پانچ میں بھی ہمزہ کی زیادتی کی جا سکتی ہے اَظْنَنْتُ اَحْسَبْتُ اَخَلْتُ اَوْجَدْتُ اَزْعَمْتُ بھی کہا جا سکتا ہے۔

**ترکیب** -وَاذا.......... مفاعیلَ، اِذَا ظرفیہ برائے شرط، زیدتْ فعل مجہول، الھَمْزَۃُ نائب فاعل، في جارہ، اَوَّلِ مضاف، عَلِمْتُ وَرَاَیْتُ معطوف علیہ معطوف ہو کر اول کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور زِیْدَتْ کے متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، صَارَ فعل ناقص، الف ضمیر اسم، مُتَعَدِّیَینِ اسم فاعل تثنیہ، ھما ضمیر مستتر فاعل، الیٰ جارہ، ثَلٰثَةِ مَفَاعِیْلَ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مُتَعَدِّیَینِ سے متعلق، یہ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صارا کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

نحوُ .......... عالماً، نحوُ مضاف، اعلمتُ زیداً عمرواً فاضلاً فعل فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ، اگلی مثال اسی طرح معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحو کا مضاف الیہ۔

فَزِیْدَ .......... لِلتَّصْیِیْرِ، فاء تفصیلیہ، زِیدَ فعل مجہول، فیھما متعلق اول، باء جارہ، سَبَبِ الھَمْزَۃِ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق دوم، مفعولٌ اخرُ مرکب توصیفی نائب فاعل، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل -الْھَمْزَۃَ اسم لِلتَّصْیِیْرِ ظرف مستقر ہو کر خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق سوم، زِیدَ نائب فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فَمعْنیٰ ......عالِماً، فاء نتیجیہ، معنی مضاف، المثالِ الاَوَّلِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، حَمَلْتُ فعل بافاعل، زیداً مفعول بہ، علیٰ جارہ، اَنْ ناصبہ، یَعْلَمَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عمرواً مفعول اول، فاضلاً مفعول دوم، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر علیٰ کا مجرور، جار مجرور حَمَلْتُ سے متعلق،

فعل فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، ومعنی المثال الثانی الخ: سابقہ جملہ کی طرح مل ملا کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

وَذٰلِكَ ......... اَخَوَاتِهِمَا، واؤ مستانفہ، ذلك مبتدا، مَخْصُوْصٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، باء جارہ، ھٰذَیْنِ الْفِعْلَیْنِ موصوف صفت ہو کر مجرور، جار مجرور مَخْصُوْصٌ سے متعلق، دُوْنَ مضاف، اخوات مضاف الیہ مضاف، ھما مضاف الیہ اخوات مضاف الیہ سے مل کر دُون کا مضاف الیہ، دونا اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا مَخْصُوْصٌ کا، مَخْصُوْصٌ نائب فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھٰذَا مَسْمُوْعٌ مِنَ الْعَرَبِ، واؤ عاطفہ، ھٰذا مبتدا، مَسموعٌ اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، من العرب متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔

**خلافاً کی ترکیب**- خلافاً لِلْاَخْفَشِ -خِلَافاً سے پہلے خَلَفَ فعل پوشیدہ ہوتا ہے اور خِلافاً اس کا مفعول مطلق بنتا ہے اور بعد میں جو لام ہوتا ہے وہ ثابتاً وغیرہ کے متعلق ہو کر خِلَافاً کی صفت بنتا ہے نہ کہ خَالَفَ بذات خود متعدی ہوتا ہے لام کے ذریعہ نہیں۔ اس جملہ کی تقدیر عبارت یوں نکلے گی۔ خَالَفَ خِلَافاً ثَابتاً لِلْاَخْفَشِ ترکیب یوں ہوگی خَالَفَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، خِلَافاً مصدر موصوف ثَابتاً اسم فاعل ھو مستتر فاعل۔ لِلْاَخْفَشِ جار مجرور ہو کر ثَابتاً کے متعلق۔ ثَابتاً فاعل اور متعلق سے ملکر صفت۔ خِلَافاً اپنی صفت سے ملکر خَالَفَ کا مفعول مطلق۔ فعل فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَاِنَّهُ ...... وَاَرَیْتُ، فاء تفصیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، اجاز فعل، ھو ضمیر پوشیدہ فاعل، زِیَادَۃِ الْھَضْمَزَۃِ مرکب اضافی مفعول بہ، فِی جارہ، جمیع مضاف، ھٰذِہِ الافعالِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور اَجَازَ سے متعلق، قِیَاساً مصدر، علی جارہ، اَعْلَمْتُ وَاَرَیْتُ معطوف علیہ معطوف ہو کر مجرور، جار مجرور قِیَاساً مصدر سے متعلق، قِیَاساً اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ، اَجَازَ اپنے فاعل، مفعول بہ، متعلق اور مفعول لہ سے مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نَحْوُ ......... فَاضِلاً، نَحْوُ مضاف، اَظْنَنْتُ معطوف علیہ، وَاَحْسَبْتُ معطوف اول، و اخلتُ معطوف دوم، و اوجدتُ معطوف سوم، وَاَزْعَمْتُ زَیْداً عَمْرواً فَاضِلاً فعل فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر معطوف چہارم، معطوف علیہ چاروں معطوفات سے مل کر نحو کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ محذوف کی خبر۔

| وَاَنْبَاَ وَنَبَّاَ وَاَخْبَرَ وَخَبَّرَ اَیْضاً تَتَعَدّٰی اِلٰی ثَلٰثَةِ مَفَاعِیْلَ . |
|---|

**ترجمہ**- اور اَنْبَاَ اور نَبَّاَ اور اَخْبَرَ اور خَبَّرَ (یہ چاروں) بھی تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں۔

**تشریح** -اَنْبَاَ اور اَخْبَرَ از باب افعال اور نَبَّاَ اور خَبَّرَ از باب تفعیل فعل ماضی ہیں، چونکہ ان میں بھی اعلام (بتلانا اور خبر دینا) کے معنی ہیں اس لئے انکو بھی اَعْلَمَ اور اَرٰی کے ساتھ لاحق کر کے متعدی بسہ مفعول افعال میں شمار کرلیا گیا، اگرچہ اصل وضع کے اعتبار سے یہ متعدی بسہ مفعول نہیں ہیں، اس الحاق کی بناء پر ہی ان کو اَعْلَمَ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، چونکہ انکی مثال بنانا بہت آسان ہے اسلئے کتاب میں مثالوں کو چھوڑ دیا گیا جیسے نَبَّاْتُ رَاشِداً شَاھِداً حَافِظاً (میں نے راشد کو خبر دی کہ شاہد حافظ ہے)۔

**ترکیب**- واؤ مستانفہ، اَنْبَاَ معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر مبتدا، تَتَعَدّٰی فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، الی

جارہ، ثلثۃِ مَفاعِیْلَ مرکب اضافی مجرور، جارمجرور تتعدی سے متعلق،فعل فاعل اور متعلق سے مل کرخبر۔
اَیضاً – ترکیب وتحقیق اَنّی کے بیان میں (صفحہ نمبر۱۲۴،۱۲۵پر دیکھئے)۔

اِعْلَمْ اَنَّهُ لاَ يَجُوزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ، لٰكِنْ يَّجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلَيْنِ الْاَخِيْرَيْنِ مَعاً، وَلاَ يَجُوْزُ حَذْفُ اَحَدِهِمَا بِدُوْنِ الْاٰخَرِ كَمَا مَرَّ .

**ترجمہ**- جان لیجئے کہ تینوں مفعولوں میں سے پہلے مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں ہوتا ہے،لیکن آخر والے دومفعولوں کوایک ساتھ حذف کرنا جائز ہوتا ہےاوران (آخر والے) دو میں سے ایک کو دوسرے کے بغیر (بھی) حذف کرنا جائز نہیں ہوتا ہے جیسا کہ (لاَ يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ على اَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ کے تحت) گذر چکا۔

**تشریح**- جوافعال متعدی بسہ مفعول ہوتے ہیں ان کے پہلے مفعول کو حذف کرنا جمہور کے نزدیک بالکل جائز نہیں ہوتا اگرچہ چند نحاۃ اس کا حذف جائز قرار دیتے ہیں مگر کتاب میں جمہور کی رائے بیان کی ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ مفعول اول کی حیثیت ایک ذات کی ہوتی ہےاور دوسرے دومفعولوں کی حیثیت صفت کی،اور صفت کا قیام ذات ہی کے ساتھ ہوتا ہے،اس لئے مفعول اول کا حذف جائز نہیں ہے،رہے آخر والے دومفعول ان دونوں کوایک ساتھ تو حذف کرنا جائز ہے مگر تنہا ایک کو حدف کرنا جائز نہیں،اس لئے کہ وہ دونوں ایسے ہیں جیسے افعال قلوب کے دومفعول،اور یہ قاعدہ گذر چکا ہے کہ افعال قلوب کے دومفعولوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں،تفصیل وتسلی کے لئے دیکھئے عبارت ولایجوز الاقتصارُ الخ (ص:۲۰۸ پر ملاحظہ کیجئے۔

**ترکیب**-اِعْلَمْ اَنَّهُ لاَ يَجُوزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ، اِعْلَمْ فعل امر،اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم،لایجوزُ فعل مضارع منفی، حَذْفُ مضاف،المفعول الاوّل مرکب توصیفی مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کرفاعل،مِن جارہ،الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ مرکب توصیفی مجرور،جارمجرور فعل سے متعلق،فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مستدرک منہ، لٰكِنْ يُّجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلَيْنِ الْاَخِيْرَيْنِ مَعاً، لکنْ مُخففہ از مثقلہ حرفِ استدراک (تخفیف کی وجہ سے عمل بیکار ہوگیا) يَجُوْزُ فعل، حَذْفُ مضاف،الْمَفْعُوْلَيْنِ الْاَخِيْرَيْنِ مرکب توصیفی مضاف الیہ،مضاف بامضاف الیہ فاعل، مَعاً مفعول فیہ،فعل فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر استدراک،مستدرک منہ استدراک سے ملکر معطوف علیہ(استدراک کا بیان لکنَّ کے بیان میں دیکھئے ص:۸۴پر)۔

وَلاَ يَجُوْزُ حَذْفُ اَحَدِهِمَا بِدُوْنِ الْاٰخَرِ كَمَا مَرَّ، واؤ عاطفہ، لَايَجُوْزُ فعل مضارع منفی،حَذْفُ مضاف، اَحَدِهِمَا مرکب اضافی ہوکر حذفُ کا مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کرفاعل، باء جارہ،دُوْنِ الْاٰخَرِ مرکب اضافی مجرور، جارمجرور متعلق اول لَا يَجُوْزُ سے، کاف جارہ، مَا موصولہ،مَرَّ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل (مرجع مَا ہے) فعل فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جارمجرور متعلق دوم،فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ ہوا اِعْلَمْ کا، اِعْلَمْ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ثم النوع الثالث عَشرَ من العوامل السماعية بحمد الله وفضله، وههنا تمّت العوامل السماعية،

وارجو الله ان يوفقني اتمام العوامل القياسية و المعنوية بكرمه الجمّ،

١/٤/١٤٢٧ھ المطابق ٣٠/٤/٢٠٠٦ء في ليلة يوم الاثنين بعد صلوة العشاء

# عوامل قیاسیہ کا بیان

اَمَّا الْقِيَاسِيَّةُ فَسَبْعَةُ عَوَامِلَ

**ترجمہ:** بہر حال (عوامل) قیاسی تو وہ سات عامل ہیں۔

**تشریح:** سماعی عوامل (جن کا دارومدار محض سننے پر ہوتا ہے ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہوتا) سے فراغت کے بعد یہاں سے قیاسی عاملوں کو بیان کیا جارہا ہے مصنفؒ نے صرف ان کی تعداد بتائی ہے تعریف نہیں کی اس لئے پہلے تعریف ملاحظہ فرمائیں اور پھر اجمالاً ان کی تعداد ذہن نشین کرلیں تفصیل آگے آرہی ہے۔

**قیاسی عامل کی تعریف:** قیاسی عامل اس عامل کو کہتے ہیں جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ متعین ہو اس قاعدہ کی رو سے اس کی بہت سی جزئیات نکل آتی ہوں۔

**عوامل قیاسیہ کی تعداد:** مذکورہ عبارت میں بتایا گیا ہے کہ عوامل قیاسیہ سات ہیں مگر اجمالاً ان کے نام نہیں بتلائے آپ تفصیل سے پہلے اجمالاً ان کے نام یاد کر لیجئے :۱-فعل،۲-مصدر،۳- اسم فاعل،۴- اسم مفعول،۵- صفت مشبہ، ۶-مضاف، ۷-اسم تام۔

شاعر کی زبانی اس طرح بھی یاد کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم[۱] فاعل[۲] مصدر است ❁ اسم[۳] مفعول و مضاف[۴] و فعل[۵] باشد مطلقا

پس صفت[۶] باشد کہ آں مانند اسم فاعلست ❁ ہفتم اسم[۷] تام باشد ناصب تمیز را

**تنبیہ:** اچھی طرح یاد رکھئے کہ لغت کی رو سے صحیح لفظ قیاس (بکسر القاف) ہے اگرچہ عام طور سے قَیاس (بفتح القاف) بولتے ہیں

**ترکیب:** اما حرف شرط برائے تفصیل، القِيَاسِيَّةُ مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء جزائیہ، سَبْعَةُ عَوَامِل مرکب اضافی خبر متضمن بمعنی جزاء، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۱- فعل کا بیان

اَلْاَوَّلُ مِنْهَا الْفِعْلُ مُطْلَقًا، سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا اَوْ مُتَعَدِّيًا مَاضِيًا كَانَ اَوْ مُضَارِعًا اَمْرًا كَانَ اَوْ نَهْيًا، كُلُّ فِعْلٍ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ، نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَضَرَبَ زَيْدٌ، وَاَمَّا اِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ اَيْضًا مِثْلُ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا.

**ترجمہ**: ان (سات) میں سے پہلا (عامل) فعل ہے مطلقا، برابر ہے کہ وہ لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع، امر ہو یا نہی، ہر فعل فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) اور ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اور جب وہ (فعل) متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)۔

**تشریح**: قیاسی عاملوں میں سے ایک عامل "فعل" ہے اس کی تعریف کے مشہور ہونے کے پیش نظر کتاب میں صرف عمل پر اکتفاء کیا گیا ہے مگر بطور یاددہانی اس کی تعریف بھی تحریر کی جارہی ہے۔

**فعل کی تعریف**: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جائے۔

**فعل کا عمل**: كُلُّ فِعْلٍ الخ فعل کی مختلف اعتبارات سے بہت سی قسمیں ہیں مثلا لازم (قَامَ) متعدی (ضَرَبَ) ماضی (ضَرَبَ) مضارع (یَضْرِبُ) امر (اِضْرِبْ) نہی (لَاتَضْرِبْ) معروف (ضَرَبَ) مجہول (ضُرِبَ) ثلاثی (ضرب) رباعی (بَعْثَرَ) مجرد (ضَرَبَ) مزید فیہ (اَکْرَمَ) متصرف جیسے (ضَرَبَ) غیر متصرف (عَسٰی) وغیرہ۔

فعل خواہ کوئی بھی ہو سوائے ان افعال کے جن کا عمل سماعی ہے اور ماقبل میں ان کا بیان آچکا ہے ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ زَیْدٌ ان دونوں مثالوں میں قامَ اور ضَرَبَ نے اپنے فاعل زَیْدٌ کو رفع دیا ہے مثالِ اول فعل لازم کی اور مثال ثانی فعل متعدی کی ہے، فعل متعدی کا ایک اور عمل بھی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا اس میں ضَرَبَ نے اپنے مفعول بہ عَمْرًوا کو نصب دیا ہے۔

**فائدہ**: كُلُّ فِعْلٍ یَرْفَعُ الْفَاعِلَ میں فاعل مفعول مالم یسم فاعلہ (نائب فاعل) کو بھی شامل ہے اس لئے کہ فعل مجہول فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور بعض نحاۃ کے نزدیک فاعل کی تعریف میں نائب فاعل بھی داخل ہے۔

**ترکیب**: اَلْاَوَّلُ مِنْهَا الْفِعْلُ مُطْلَقًا، الاولُ ذوالحال، منها ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مبتدا الفِعْلُ ذوالحال، مطلقًا حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

**سواءٌ کی ترکیب**- سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا اَوْ مُتَعَدِّيًا، سواءٌ بمعنی مُسْتَوٍ خبر مقدم، کان فعل ناقص، ھوَ ضمیر مستتر اسم، لازماً او متعدیًا معطوف علیہ معطوف ہو کر خبر، کان اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا موخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مَاضِيًا كَانَ اَوْ مُضَارِعًا، ماضیاً او مضارعًا معطوف علیہ معطوف ہو کر کانَ کی خبر، کانَ فعل ناقص ھو ضمیر مستتر اسم، کانَ اسم وخبر سے ملکر مبتدا۔ سواءٌ خبر مقدم محذوف، جملہ اسمیہ خبریہ۔

اَمْرًا كَانَ اَوْ نَهْيًا، اس کی ترکیب بھی سابقہ جملہ کی طرح ہوگی۔

ان تینوں جملوں کی ایک ترکیب یہ بھی ہوسکتی ہے کہ، سواءٌ مبتدا ہو اور اگلا جملہ فعلیہ خبر ہو، اس صورت میں خبر مبتدا کی تفسیر کر رہی ہے اس لئے نکرہ کا مبتدا بننا صحیح ہے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ سواءٌ ترکیب میں مبتدائے محذوف کی خبر بنتا ہے وہ ہے فالامران اس صورت میں سواءٌ کا تثنیہ کی خبر بننا اس لئے صحیح ہے کہ سواءٌ مصدر ہے اور مصدر میں واحد، تثنیہ اور جمع سب برابر ہوتے ہیں۔

كُلُّ فِعْلٍ یَرْفَعُ الفَاعِلَ، کلُّ مضاف، فِعْلٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، یرفعُ فعل ھو ضمیر مستتر

فاعل، الفاعِلَ مفعول بہ، فعل بافاعل بامفعول بہ خبر۔

نَحوُ قَامَ زَیْدٌ وَضَرَبَ زَیدٌ، نحوُ مضاف، قامَ زَیْدٌ فعل فاعل سے مل کر معطوف علیہ وَضَرَبَ زَیْدٌ فعل فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

وَاَمَّا اِذَا کَانَ مُتَعَدِّیًا فَیَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِہٖ، واؤ عاطفہ اَمَّا حرف تفصیل، اِذا شرطیہ، کانَ فعل ناقص، ھو ضمیر اسم، مُتَعَدِّیًا خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے ملکر شرط، فاء جزائیہ، یَنْصِبُ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الْمَفْعُوْلَ صیغہ اسم مفعول، بہٖ نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے ملکر یَنْصِبُ کا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء شرط و جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ۔

اَیْضًا — اسکی ترکیب وتحقیق النَّوْعُ السَّابِعُ کے تحت اٰتی کے بیان میں ص: ۱۲۴، ۱۲۵ پر دیکھئے مِثْلُ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا.

مِثْلُ مضاف ضَرَبَ زیدٌ عمروًا فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر مضاف الیہ۔

> وَلَا یَجُوْزُ تَقْدِیْمُ الْفَاعِلِ عَلَی الفِعْلِ بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ فَاِنَّ تَقْدِیْمَہٗ عَلَیْہِ جَائِزٌ وَلَا یَجُوْزُ حَذْفُ الْفَاعِلِ بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ فَاِنَّ حَذْفَہٗ جَائِزٌ نَحوُ ضَرَبَ زَیْدٌ.

**ترجمہ:** اور فاعل کو فعل سے مقدم کرنا جائز نہیں ہوتا ہے برخلاف مفعول کے کہ اس (مفعول) کو فعل سے مقدم کرنا جائز ہے اور فاعل کا حذف (بھی) جائز نہیں ہوتا ہے برخلاف مفعول کے کہ اس کا حذف جائز ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

**تشریح:** مذکورہ عبارت میں دو قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ فاعل کو فعل سے مقدم کرنا جائز نہیں اور مفعول کو فعل سے مقدم کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب ہوتا ہے قَامَ زَیْدٌ کے بجائے زَیْدٌ قَامَ نہیں کہہ سکتے اور ضَرَبْتُ زَیْدًا میں زَیْدًا ضَرَبْتُ کہہ سکتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر فاعل کو فعل سے مقدم کریں گے تو فاعل نہیں رہتا بلکہ مبتدا بن جاتا ہے زَیْدٌ قَامَ میں زیدٌ مبتدا اور قَامَ فعل بافاعل ہو کر خبر ہے مفعول کے مقدم ہونے کی صورت میں یہ خرابی لازم نہیں آتی۔

۲۔ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں اور مفعول بہ کو حذف کرنا جائز ہے اس لئے کہ فاعل عمدہ ہوتا ہے کیوں کہ وہ مسند الیہ ہوتا ہے اس کے بغیر کلام تام نہیں ہوتا اور فاعل کے بغیر کوئی فعل وجود میں بھی نہیں آسکتا ہے قیام قائم کے بغیر اور ضرب ضاربٌ کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے برخلاف مفعول کہ وہ فضلہ ہوتا ہے یعنی ایک زائد چیز ہوتی ہے اس کے بغیر بھی کلام تام اور مفید رہتا ہے ضَرَبَ زَیْدٌ مفعول بہ کے بغیر بھی کلام تام ہے اس لئے کہ ضرب مسند اور زیدٌ مسند الیہ ہے۔

**ترکیب:** وَلَایَجُوْزُ تَقْدِیْمُ الْفَاعِلِ عَلَی الفِعْلِ بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ، واؤ مستانفہ، لَایَجُوْزُ فعل مضارع منفی، تَقْدِیْمُ الْفَاعِلِ مرکب اضافی فاعل، عَلَی الفِعْلِ متعلق اول، باء جارہ، خِلَافِ الْمَفْعُوْلِ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق دوم، فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فَاِنَّ تَقْدِیْمَہٗ عَلَیْہِ جَائِزٌ، فاء تفریعیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، تَقْدِیْمَ مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، علیہ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ ہٗ اور متعلق سے ملکر اِنَّ کا اسم، جائزٌ خبر۔ اِنَّ اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَلَا یَجُوْزُ حَذْفُ الْفَاعِلِ بِخِلَافِ الْمَفْعُوْلِ، اس کی ترکیب وَلَایَجُوْزُ تَقْدِیْمُ الْفَاعِلِ الخ کی طرح ہوگی۔

فَاِنَّ حَذْفَہٗ جَائِزٌ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، حذفہ مرکب اضافی اسم، جائزٌ خبر، نَحوُ ضَرَبَ زَیْدٌ، ترکیب ظاہر ہے۔

# ۲- مصدر کا بیان

والثَّانِی الْمَصْدَرُ وَھُوَ اِسْمُ حَدَثٍ اُشْتُقَّ مِنْہُ الْفِعْلُ وَاِنَّمَا سُمِّیَ مَصْدَرًا لِصُدُوْرِ الْفِعْلِ عَنْہُ فَیَکُوْنُ مَحلًا لَہٗ

**ترجمہ**: اور دوسرا (عامل قیاسی) مصدر ہے اور وہ (مصدر) ایسے حدث کا نام ہے جس سے فعل مشتق ہوتا ہے اور اس کا نام مصدر رکھا گیا اس سے فعل کے صادر ہونے کی وجہ سے پس وہ (مصدر) اس (صدور فعل) کا محل ہوتا ہے۔

**تحقیق**: اَلْمَصْدَرُ یہ اَلصُّدُوْرُ سے اسم ظرف کا صیغہ ہے صدورُ کے معنی ہیں ''پیدا ہونا، حاصل ہونا'' اس لئے مصدر کے معنی ہوں گے، پیدا ہونے یا حاصل ہونے کی جگہ یا وقت،، اُشْتُقَّ باب افتعال سے فعل ماضی ہے ''مشتق ہونا، کلمہ سے کلمہ بنانا حَدَثٌ، لغت میں حدث کے معنی ہیں ''نئی چیز، اور اصطلاح نحو میں، حدث ان معنی کو کہتے ہیں جو قائم بالغیر ہوں مثلاً قِیَامٌ (کھڑا ہونا) قُعُوْدٌ (بیٹھنا) ضَرْبٌ (مارنا) کِتَابَۃٌ (لکھنا) وغیرہ یہ سب ایسے معانی ہیں جو اپنے صاحب (فاعل) کے ساتھ قائم ہوتے ہیں تنہا ان معانی کا وجود نہیں ہوسکتا قیام قائم کے بغیر اور قعود قاعد کے بغیر نہیں ہوسکتا اسی طرح باقی کو سمجھئے۔

**تشریح**- عوامل قیاسیہ میں سے دوسرا عامل مصدر ہے اس کی تعریف اور وجہ تسمیہ درج ذیل ہیں:

**مصدر کی تعریف**: مصدر ایسے حدث (قائم بالغیر معنی) کو کہتے ہیں جس سے فعل حاصل ہوتا ہے مثلاً قیام (کھڑا ہونا) یہ ایک مصدر ہے اس لئے کہ فعل اسی سے بنتا ہے جیسے قَامَ (وہ کھڑا ہوا) یَقُوْمُ (وہ کھڑا ہوتا ہے یا کھڑا ہوگا) قُمْ (تو کھڑا ہو) یہ سب قیام ہی سے مشتق ہوئے ہیں۔

**مصدر کی وجہ تسمیہ**: اس کا نام مصدر اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں ''حاصل ہونے کی جگہ،، چوں کہ تمام افعال اور اسمائے مشتقہ براہ راست یا بالواسطہ (قواعد صرفیہ کے ذریعے) اسی سے حاصل ہوتے ہیں یہ ان تمام کی جڑ اور محل ہے اس لئے اس کا یہ نام تجویز ہوا وَاِنَّمَا سُمِّیَ مَصْدَرًا نے یہی بات بتائی ہے۔

**ترکیب**: والثَّانِی الْمَصْدَرُ، الثَّانِی مبتدا، الْمَصْدَرُ خبر۔

وَھُوَ اِسْمُ حَدَثٍ اُشْتُقَّ مِنْہُ الْفِعْلُ، واؤ مستانفہ، ھو مبتدا، اسمُ حدثٍ مرکب اضافی ہوکر موصوف، اُشْتُقَّ فعل ماضی مجہول، منہ متعلق، الفعلُ نائب فاعل، فعل نائب فاعل اور متعلق سے ملکر صفت، موصوف صفت سے ملکر خبر۔

وَاِنَّمَا سُمِّیَ مَصْدَرًا لِصُدُوْرِ الْفِعْلِ عَنْہُ، واؤ مستانفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ، سُمِّیَ فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، مَصْدَرًا مفعول بہ، لام جارہ، صُدُوْرِ مصدر مضاف، الْفِعْلِ مضاف الیہ، عنہُ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے سُمِّیَ سے سُمِّیَ نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَیَکُوْنُ مَحلًا لَہٗ، فاء نتیجیہ، یکونُ فعل ناقص، ھُو ضمیر مستتر اسم، محلا خبر، لہ متعلق، فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قَالَ الْبَصْرِيُّوْنَ اِنَّ الْمَصْدَرَ اَصْلٌ وَالْفِعْلَ فَرْعٌ لِاسْتِقْلَالِهٖ بِنَفْسِهٖ وَعَدَمِ اِحْتِيَاجِهٖ اِلَى الْفِعْلِ بِخِلَافِ الْفِعْلِ فَاِنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهٖ وَمُحْتَاجٌ اِلَى الْاِسْمِ. وَقَالَ الْكُوْفِيُّوْنَ اِنَّ الْفِعْلَ اَصْلٌ وَالْمَصْدَرَ فَرْعٌ لِاِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِاِعْلَالِهٖ وَصِحَّتِهٖ بِصِحَّتِهٖ نَحْوُ قَامَ قِيَامًا، وَقَاوَمَ قِوَامًا اُعِلَّ قِيَامًا بِقَلْبِ الْوَاوِ فِيْهِ يَاءً لِقَلْبِ الْوَاوِ اَلِفًا فِيْ قَامَ وَصَحَّ قِوَامًا لِصِحَّةِ قَاوَمَ.

**ترجمہ**: بصریین نے کہا کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع ہے اس کے بذات خود مستقل ہونے کی وجہ سے اور اس کے فعل کی محتاج نہ ہونے کی وجہ سے برخلاف فعل کہ وہ بذات خود مستقل نہیں ہے اور اسم کا محتاج (ہوتا) ہے۔

اور کوفیین نے کہا کہ فعل کے اصل ہے اور مصدر فرع ہے مصدر میں تعلیل ہونے کی وجہ سے بوجہ اس (فعل) کی تعلیل کے۔ اور اس (مصدر) کے صحیح رہنے کی وجہ سے بوجہ اس (فعل) کے صحیح رہنے کے، جیسے قَامَ قِيَامًا اور قَاوَمَ قِوَامًا، قِيَامًا میں تعلیل کی گئی ہے اس کی واؤ کو یاء سے بدل کر۔ واؤ کو الف سے بدل دینے کی وجہ سے قَامَ میں اور قِوَامًا صحیح رہا قَاوَمَ کے صحیح رہنے کی وجہ سے۔

**تحقیق**- اَلْبَصْرِيُّوْنَ - یہ باء کے کسرہ کے ساتھ ہے، بِصْرِيٌّ کی جمع ہے وہ نحاۃ جو بصرہ کی طرف منسوب ہیں مثلاً امام خلیلؒ، سیبویہؒ، اخفشؒ، یونسؒ، مبرّدؒ وغیرہم، یہ سب بصریین کہلاتے ہیں، اَصْلٌ، جڑ کو کہتے ہیں، فَرْعٌ، راء کے سکون کے ساتھ، اوپر کا وہ حصہ جو اصل سے نکلتا ہے، اِحْتِيَاجٌ، باب افتعال کا مصدر ہے "محتاج ہونا" اِسْتِقْلَالٌ، مصدر از باب استفعال "مستقل ہونا" اَلْكُوْفِيُّوْنَ، وہ نحاۃ جو کوفہ کی طرف منسوب ہیں مثلاً امام کسائیؒ، فراءؒ، ثعلبؒ وغیرہم۔ اِعْلَالٌ، باب افعال کا مصدر ہے تعلیل کرنا، کلمات میں تبدیلی کرنا، صِحَّةٌ، باب ضرب کا مصدر ہے "صحیح ہونا" یہاں پر تعلیل کا نہ ہونا مراد ہے۔

## تشریح- مصدر اور فعل میں اصل کون ہے

مصدر اور فعل یہ دونوں قیاسی عوامل ہیں، ان میں گہرا تعلق ہے اور عمل بھی دونوں کا ایک ہی ہے، مگر ان دونوں میں اصل کون ہے......؟ فعل یا مصدر......؟ تو مذکورہ عبارت میں بتلایا گیا ہے کہ اس میں اختلاف ہے، بصریین کہتے ہیں کہ "مصدر اصل ہے اور فعل اس کی فرع ہے، کوفیین کہتے ہیں کہ "فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے" دونوں جماعتوں کی دلیلیں درج ذیل ہیں:

## بصریین کی دلیل

لِاسْتِقْلَالِهٖ بِنَفْسِهٖ وَعَدَمِ اِحْتِيَاجِهٖ اِلَى الْفِعْلِ الخ: یہ بصریین کی دلیل ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ مصدر کے معنی مستقل ہوتے ہیں یعنی ان کو سمجھنے میں فعل کی مدد کی حاجت نہیں ہوتی، برخلاف فعل کے کہ اس کے مکمل معنی مستقل نہیں ہوتے کیوں کہ فعل میں تین چیزیں ہوتی ہیں: ۱- معنی مصدری ۲- زمانہ ۳- کسی فاعل کی طرف نسبت، اگر فعل کا فاعل نہ ہو تو پھر فعل ہی نہیں رہتا، کام کرنے والا نہ ہو اور کام ہو جائے یہ غیر ممکن ہے اور فاعل اسم ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ فعل اسم کا محتاج ہے اور مصدر فعل کا محتاج نہیں، اور جو چیز محتاج نہ ہو وہ اس چیز سے اصل ہوتی ہے جو محتاج ہو۔

## کوفیین کی دلیل

**لِاِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِاِعْلَالِہٖ وَصِحَّتِہٖ بِصِحَّتِہٖ،** یہ کوفیین کی دلیل ہے، اس کی تشریح یہ ہے کہ فعل کی تعلیل کی وجہ سے مصدر میں بھی تعلیل ہوتی ہے، یعنی جہاں فعل میں تعلیل ہوتی ہے وہاں اس کے مصدر میں بھی تعلیل ہوتی ہے اور جہاں فعل میں تعلیل نہیں ہوتی وہاں اس کے مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوتی، مثلاً قَامَ باب نَصَرَ سے ایک فعل (ماضی) ہے اس میں تعلیل ہوئی کیوں کہ یہ اصل میں قَوَمَ تھا اس کی واؤ کو الف سے بدل دیا گیا، تو اسی کے ساتھ اس کے مصدر قِیَاماً میں بھی تعلیل ہوئی، یہ اصل میں قِوَاماً تھا اس کی واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔

اور قَاوَمَ یہ باب مفاعلۃ سے ایک فعل (ماضی) ہے اس میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی تو اس کے مصدر قِوَاماً میں بھی کوئی تعلیل نہیں ہوئی، تو معلوم ہوا کہ فعل کی تعلیل کی وجہ سے ہی مصدر میں تعلیل ہوتی ہے یعنی فعل کی تعلیل وتصحیح کا اثر مصدر پر پڑتا ہے اور مصدر کی تعلیل وتصحیح کا اثر فعل پر نہیں پڑتا، اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس چیز کی تعلیل اور عدمِ تعلیل کا اثر دوسرے پر پڑے وہ اس سے اصل ہوگی جس پر اثر پڑا ہے، اس معنی کر فعل مصدر سے اصل ہوا۔

**فائدہ-** قِیَاماً اور قِوَاماً اگر چہ دونوں مصدر ہیں اور وزن بھی دونوں کا ایک ہی ہے مگر قِیَاماً (تعلیل کے ساتھ) باب نصر اور قِوَاماً (بلا تعلیل) باب مفاعلۃ کا ہے۔

**ترکیب- قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ ......... بِخِلَافِ الْفِعْلِ،** قَالَ فعل، الْبَصْرِیُّوْنَ فاعل، فعل فاعل سے مل کر قول، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الْمَصْدَرُ اسم، اَصْلٌ خبر، الْفِعْلَ معطوف ہے الْمَصْدَرَ کا، فَرْعٌ معطوف ہے اَصْلٌ پر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر قال کا مفعول بہ (مقولہ)، لام جارہ، اِسْتِقْلَالِ مضاف مصدر، ہٖ ذوالحال، آگے چل کر بِخِلَافِ الْفِعْلِ مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر استقلال کا مضاف الیہ، باء جارہ، نفسہٖ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور اِسْتِقْلَالِ سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، عَدَمِ مضاف، احتیاج مصدر مضاف الیہ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، الی الفعل مصدر سے متعلق، احتیاج اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا عَدَمِ کا، عَدَمِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے قَالَ سے، قَالَ اپنے فاعل، مفعول بہ (مقولہ) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

**فَاِنَّہٗ غَیْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِہٖ وَمُحْتَاجٌ اِلَی الْاِسْمِ،** فاء تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، غیرُ مضاف، مُسْتَقِلٍّ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، بِنَفْسِہٖ متعلق، مُسْتَقِلٍّ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر غیر کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مُحْتَاجٌ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الی الاسم متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

**وَقَالَ الْکُوْفِیُّوْن ......... بِصِحَّتِہٖ،** قَالَ فعل، الکوفیون فاعل، اِنَّ الْفِعْلَ اَصْلٌ والمَصْدَرَ فَرْعٌ حسبِ سابق (یعنی قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ والے جملہ کی طرح) مل ملا کر مفعول بہ- لام جارہ- اعلال مصدر مضاف، المصدر مضاف الیہ، بِاِعْلَالِہٖ مل ملا کر مصدر سے متعلق، اعلالِ مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ صِحَّۃِ

فیصل

مصدر مضاف ہ مضاف الیہ بِصَحَّتِہ، متعلق صِحَّۃ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر قَالَ سے متعلق، قَالَ اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحوُ قَامَ قِیاماً وَقَاوَمَ قِوَاماً، نحوُ مضاف، قَامَ قِیاماً معطوف علیہ، وَقَاوَمَ قِوَاماً معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

اُعِلَّ ......... لِصِحَّۃِ قَاوَمَ، اُعِلَّ فعل ماضی مجہول، قِیاماً محلاً مرفوع نائب فاعل، باء جارہ، قلبِ مصدر مضاف، الواوِ لفظاً مضاف الیہ حقیقتاً فاعل، فیہ جار مجرور مصدر سے متعلق، یاءً مصدر کا مفعول بہ، قلبِ مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور اُعِلَّ سے متعلق لام جارہ، قلب مضاف الواو مضاف الیہ فاعل، الفا مفعول بہ فی جارہ قام محلاً مجرور جار مجرور قَلْبِ سے متعلق، قَلْبِ مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر لام کا مجرور جار مجرور اعل سے متعلق ثانی، اُعِلَّ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ، صَحَّ فعل ماضی معروف، قِوَاماً محلاً فاعل، لام جارہ، صِحَّۃِ مضاف، قَاوَمَ محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا صَحَّ سے، صَحَّ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

| وَلَا شَكَّ اَنَّ دَلِيْلَ الْبَصْرِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى اِصَالَةِ الْمَصْدَرِ مُطْلَقاً، وَدَلِيْلَ الْكُوْفِيِّيْنَ يَدُلُّ عَلٰى اِصَالَةِ الْفِعْلِ فِى الْاِعْلَالِ، فَلَا تَلْزَمُ مِنْهُ اِصَالَتُهٗ مُطْلَقاً وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقَدْرُ يَقْتَضِىْ الْاِصَالَةَ يَلْزَمُ اَنْ يَّكُوْنَ يَعِدُ بِالْيَاءِ وَاُكْرِمُ مُتَكَلِّماً بِالْهَمْزَةِ اَصْلاً وَبَاقِى الْاَمْثِلَةِ فَرْعاً، وَلَا قَائِلَ بِهٖ اَحَدٌ. |
|---|

**ترجمہ** -اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بصریین کی دلیل مصدر کے مطلقاً اصلی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور کوفیین کی دلیل (فقط) اعلال میں فعل کے اصلی ہونے پر دلالت کرتی ہے، پس اس سے اس کا مطلقاً اصلی ہونا لازم نہیں آتا ہے، اور اگر یہی مقدار (ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہوجانا) اصلی ہونے کا تقاضہ کرے تو لازم آئے گا کہ "یَعِدُ" یاء کے ساتھ اور "اُکْرِمُ" ہمزہ کے ساتھ صیغۂ واحد متکلم، اصلی ہوں اور باقی مثالیں (صیغے) فرع ہوں، حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔

**تشریح** -فریقین (بصریین اور کوفیین) کی دلیلوں سے فراغت کے بعد مصنفؒ نے بصریین کی دلیل کو ترجیح دی ہے جس سے ان کا دعویٰ (مصدر کا اصلی ہونا) بھی راجح ہوجاتا ہے۔

عبارت کا حاصل یہ ہے کہ بصریین کی دلیل تو مطلقاً یعنی ہر معاملہ میں مصدر کے اصلی ہونے پر دلالت کرتی ہے کیوں کہ مصدر کا مستقل ہونا اور اپنے وجود میں فعل کا محتاج نہ ہونا یہ ہر صورت میں ہے، اور کوفیین کی دلیل تمام معاملات میں فعل کے اصلی ہونے پر دلالت نہیں کرتی صرف ایک معاملہ میں اس کے اصلی ہونے کو بتاتی ہے اور وہ ہے اعلال، یعنی اس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ اعلال میں فعل مصدر سے اصل ہے، جب فعل میں تعلیل ہوتی ہے تبھی مصدر میں بھی ہوتی ہے، اگر فعل میں تعلیل نہ ہو تو مصدر میں بھی نہیں ہوتی، تو معلوم ہوا کہ اعلال میں فعل اصل ہے، اگر فعل ایک معاملہ میں اصل ہوگیا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ تمام ہی معاملات میں اصل ہوجائے۔ حاصل یہ ہے کہ بصریین کی دلیل تو دعویٰ کے بالکل مطابق ہے اور کوفیین کی دلیل دعوی کے بالکل

مطابق نہیں کیوں کہ دعوی تو عام ہے اور دلیل خاص ہے، دعوی تو ہر اعتبار سے فعل کے اصل ہونے کا ہے اور دلیل ایک خاص معاملہ میں فعل کے اصل ہونے کو بتارہی ہے۔

**وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقَدْرُ الخ** :اس عبارت میں کوفیین کی دلیل پر ایک نقض وارد کر رہے ہیں کہ اگر کسی چیز کے اصلی ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہو جائے کہ ''اس کے اعلال سے دوسری چیز میں اعلال ہو جاتا ہو'' تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ یَعِدُ (باب ضرب سے مضارع کا واحد مذکر غائب) اور اُکْرِمُ (باب افعال سے مضارع کا واحد متکلم) اصلی ہوں اور دیگر صیغے تَعِدُ، اَعِدُ، نَعِدُ اور یُکْرِمُ، تُکْرِمُ، نُکْرِمُ وغیرہ فرع ہوں، کیوں کہ ایک (صرفی) قاعدہ کے پائے جانے کی وجہ سے یَعِدُ میں تعلیل ہوئی تھی، یہ اصل میں یَوْعِدُ تھا تعلیل کے بعد یَعِدُ بنا ہے، دیگر صیغوں میں تعلیل کی وہ وجہ موجود نہیں تھی جو یَعِدُ میں تھی اس لئے دیگر صیغوں میں تعلیل نہیں ہونی چاہئے تھی، مگر یَعِدُ کا لحاظ کرتے ہوئے باقی صیغوں میں بھی تعلیل کر دی تا کہ پورا باب ایک جیسا ہو جائے، اس لئے یَعِدُ اصل اور باقی صیغے فرع ہونے چاہئیں، بالکل اسی طرح اُکْرِمُ کو سمجھئے، یہ اصل میں اُأَکْرِمُ تھا، دو ہمزہ کے جمع ہونے کی وجہ سے ایک ہمزہ کو گرا دیا گیا، باقی صیغوں میں ہمزہ کو گرانے کی یہ وجہ موجود نہیں ہے کیوں کہ ان میں فقط ایک ہی ہمزہ ہے جیسے یُأَکْرِمُ، مگر اُکْرِمُ کی رعایت میں پورے باب کا حکم ایک کرنے کے لئے باقی صیغوں سے بھی ہمزہ کو گرا دیا، اس لئے اُکْرِمُ کو اصل اور باقی صیغوں کو اس کی فرع کہنا چاہئے، مگر یہ بات کسی نے نہیں کہی، اس سے معلوم ہوا کہ کوفیین نے اصل اور فرع ہونے کی جو دلیل دی ہے وہ کافی اور تسلی بخش نہیں۔

**ترکیب- وَلا شكَّ ......... فِي الاعلالِ**، واؤ استینافیہ، لا برائے نفی جنس، شكَّ اس کا اسم، اس کے بعد مَوْجُوْدٌ فِيْ پوشیدہ ہے، موجودٌ اسم مفعول، هو ضمیر مستتر نائب فاعل، فی جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، دَلِيلَ البصرِيّينَ مرکب اضافی ہو کر اَنَّ کا اسم، یَدُلُّ فعل، هو ضمیر مستتر فاعل (مرجع دَلِيْلُ ہے) علی جارہ، اصالةِ مصدر مضاف، المصدرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، مُطلقاً حال، ذوالحال حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یَدُلُّ سے، یدلُّ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر، واؤ عاطفہ- دَلِيلَ الكوفِيِّينَ مرکب اضافی ہو کر معطوف ہوا اَنَّ کے اسم دَلِيلَ البصرِيّينَ پر، یَدُلُّ فعل با فاعل، علیٰ جارہ، اِصالَةَ الْفِعْلِ مرکب اضافی ہو کر ذوالحال، فِي الْإِعْلَالِ ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر یَدُلُّ سے متعلق، یَدُلُّ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ہوا اَنَّ کی خبر یَدُلُّ علی اصالة المصدر پر، اَنَّ اسم و خبر سے مل کر فِی محذوف کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے موجودٌ سے، موجودٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

**فَلَا تَلْزَمُ مِنْهُ اِصَالَتُهٗ مُطْلَقاً** – فاء فصیحیہ، لاتلزمُ فعل مضارع منفی، مِنْهُ متعلق، اصالتُهٗ مرکب اضافی ذوالحال، مطلقاً حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

**وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقَدْرُ يَقْتَضِي الْإِصَالَةَ يَلْزَمُ اَنْ يَّكُوْنَ يَعِدُ بِالْيَاءِ وَاُكْرِمُ مُتَكَلِّماً بِالْهَمْزَةِ اَصْلاً وَبَاقِي الْاَمْثِلَةِ فَرْعاً**، واؤ مستانفہ، لَوْ شرطیہ، کانَ فعل ناقص، هٰذَا الْقَدْرُ مرکب توصیفی ہو کر کان کا اسم، یَقْتَضِي فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، الْإِصَالَةَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر کان کی خبر، كَانَ اسم و خبر سے مل کر شرط، يَلْزَمُ فعل، اَنْ ناصبہ

مصدر یہ، یکونَ فعل ناقص، یَعِدُ ذوالحال، بالیاءِ ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اُکْرِمُ ذوالحال، مُتَکَلِّماً حال اول، بالْھَمْزَۃِ ظرف مستقر ہوکر حال ثانی - یامُتَکَلِّماً کی ھو ضمیر مستتر سے حال (پہلی صورت میں حال مترادفہ اور دوسری صورت میں حال متداخلہ ہوگا)، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر یکونَ کا اسم، اَصْلاً خبر، وَبَاقِی الْاَمْثِلَۃِ مرکب اضافی ہوکر معطوف ہوا یکونَ کے اسم پر، فرعاً معطوف ہے یکونَ کی خبر پر، یکونَ اسم وخبر سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر یلزمُ کا فاعل، فعل فاعل سے ملکر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَلَا قَائِلَ بِهٖ اَحَدٌ، واؤ حالیہ، لا برائے نفی جنس، قَائِلَ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، بہٖ متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لَا کا اسم، اَحَدٌ خبر، لا اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

| اِعْلَمْ اَنَّ الْمَصْدَرَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ، فَاِنْ كَانَ فِعْلُهٗ لَا زِماً فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ، مِثْلُ اَعْجَبَنِیْ قِيَامُ زَيْدٍ، وَاِنْ كَانَ مُتَعَدِّياً فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ وَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ نَحْوُ اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًوا، فَزَيْدٌ فِی الْمِثَالَيْنِ مَجْرُوْرٌ لَفْظًا لِاِضَافَةِ الْمَصْدَرِ اِلَيْهِ وَمَرْفُوْعٌ مَعْنًى لِاَنَّهٗ فَاعِلٌ . |
| --- |

**ترجمہ** - جان لیجئے کہ مصدر اپنے فعل کا (فعل جیسا) عمل کرتا ہے، پس اگر اس کا فعل لازم ہو تو وہ فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے تعجب میں ڈال دیا) اور اگر وہ متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرواً (مجھ کو تعجب میں ڈال دیا زید کے عمرو کو مارنے نے) پس زیدٌ دونوں مثالوں میں لفظاً مجرور ہے اس کی طرف مصدر کی اضافت کی وجہ سے، اور (وہ) مرفوع ہے معنًی کیوں کہ وہ فاعل ہے۔

**تشریح** - مصدر کی تعریف، وجہ تسمیہ اور مصدر و فعل میں اصل کون ہے، ان باتوں سے فراغت کے بعد مذکورہ عبارت میں مصدر کا عمل بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے۔

**مصدر کا عمل** - مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے یعنی مصدر سے بننے والا فعل اگر لازم ہے تو فعل کی طرح مصدر بھی فقط اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامٌ زَیْدٌ اس مثال میں قِیامٌ مصدر لازم نے زیدٌ کو فاعل بنا کر رفع دیا ہے، عمل کو سمجھنے کے لئے یہ مثال اس مثال سے زیادہ مناسب ہے جو کتاب میں دی گئی ہے، کتاب میں اس کی جو مثال دی گئی، اس میں مصدر کی اضافت فاعل کی طرف کردی گئی جس سے بظاہر وہ فاعل معلوم نہیں ہو رہا ہے جس کو مصدر نے رفع دیا ہے مثال یہ ہے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ اس مثال میں زیدا گرچہ حقیقت میں قیامُ کا فاعل ہے مگر بظاہر وہ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہے، اور اگر مصدر سے بننے والا فعل متعدی ہو تو فعل کی طرح مصدر بھی فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْرواً، اس میں ضَرْبٌ مصدر نے زَیْدٌ کو فاعل بنا کر رفع اور عَمْرواً کو مفعول بنا کر نصب دیا ہے، کتاب میں مصدر متعدی کی جو مثال دی ہے اَعْجَبَنِیْ ضَربُ زَیْدٍ عَمْرواً اس میں بھی مصدر کی اضافت فاعل کی طرف کی گئی جس سے بظاہر مصدر کا عمل مفعول میں تو نظر آرہا ہے فاعل میں نہیں، اگرچہ مضاف الیہ (زَیْدٍ) حقیقت میں مصدر کا فاعل ہے۔

**مصدر کے عمل کی وجہ** - مصدر فعل جیسا عمل اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ بھی درحقیقت اَنْ کے پوشیدہ ہونے کے سبب فعل ہی ہوتا ہے، اَعْجَبَنِیْ ضَربُ زَیْدٍ عَمْرواً درحقیقت اَعْجَبَنِیْ مِنْ اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً تھا، اَنْ ضَرَبَ جو فعل ہے یہی مصدر کی تاویل میں ہوگیا۔

فَزَیْدٌ فی المثالَیْنِ الخ :اس عبارت میں یہ بات بتائی ہے کہ " زَیْدٌ "دونوں مثالوں میں بظاہرتو مضاف الیہ ہونے کی بناپر مجرور ہے مگر معنیٰ کے اعتبار سے یہ فاعل ہے جس میں مصدر نے عمل کیا ہے۔

**فائدہ**- یادرکھنا چاہئے کہ اگر مصدر مُعرَّف باللّام ہوتو بہت کم عمل کرتا ہے،اور اگر وہ مفعولِ مطلق بن رہا ہوتو پھر بالکل عمل نہیں کرتا۔

**ترکیب** -اِعْلَمْ ......... فعله،اِعْلَمْ فعل امر، اَنتَ ضمیر مستتر فاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل،المصدر اسم ، یعمل فعل،هو ضمیر مستتر فاعل،عـمـلَ مضاف ،فِـعْـلِـه مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ ، عَـمَـلَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق،فعل فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر اَنَّ کی خبر،اَنَّ اسم وخبر سے مل کر اِعْلَم کا مفعول بہ، جملہ فعلیہ انشائیہ۔

فَـاِنْ کَانَ ......... الفاعلَ،فاء تفصیلیہ، اِنْ شرطیہ،کانَ فعل ناقص، فعلهٗ مرکب اضافی اسم،لازِماً خبرفعل ناقص اسم وخبر سے مل کر شرط،فاء جزائیہ، یَرْفَعُ الْفَاعِلَ فعل بافاعل بامفعول بہ، جزاء، جملہ شرطیہ۔

فـقـط، اس کی پوری تحقیق دیکھئے اَلـنَّـوْ عُ الْاَوَّلُ کےشروع میں (ص:۳۲پر) یہ شرط محذوف کی جزاء ہے،اس جملہ کی پوری عبارت اس طرح نکلے گی" اذارَفـعْـتَ بـالْـمَـصْـدَرِ الْفَاعِلَ، فانتهِ عَنْ عَمَلِ غَیْرِہٖ " اذا شرطیہ،رَفعْتَ فعل بافاعل، بِالْمَصْدَرِ متعلق، الْفَاعِلَ مفعول بہ،فعل فاعل،متعلق اور مفعول بہ سے مل کر شرط،فا جزائیہ،اِنْتهِ امر حاضر،اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل،عَنْ عَمَلِ غَیْرِہٖ مل ملا کر انتهِ کے متعلق،اِنْتهِ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، جملہ شرطیہ۔

مِثْـلُ اَعْـجَـبَـنِی قِیامُ زَیْدٍ، مثلُ مضاف، اعـجَـبَ فعل،ن وقایہ، ی مفعول بہ،قیامُ مصدر مضاف،زَیدِ مضاف الیہ فاعل،مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہوا اَعجبَ کا،فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مثلُ کا مضاف الیہ۔

وَاِنْ کَانَ ...... الْمَفْعُوْلَ، واؤ عاطفہ،اِنْ کَانَ مُتَعَدِّیاً حسب سابق شرط،فا جزائیہ، یَرْفَعُ الفاعلَ حسب سابق مل ملا کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ، یَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ فعل بافاعل بامفعول بہ معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء، جملہ شرطیہ۔

نَحْوُ اَعْجَبَنِی ضَربُ زَیْدٍ عَمْرواً، ترکیب مثال سابق کی طرح،اس میں زَیدِ مصدر کا فاعل اور عمرواً مفعول بہ ہے

فَـزَیْـدٌ ......... فاعِلٌ، فاء نتیجیہ، زیدٌ موصوف،فـی المثالین کائنٌ محذوف کے متعلق- کائنٌ اپنے فاعل مستتر هو اور متعلق سے مل کر صفت،موصوف صفت سے مل کر مبتدا،مَـجْـرُوْرٌ اسم مفعول، هو ضمیر مستتر ممیّز،لـفظاً تمیز،ممیّز تمیز سے مل کر نائب فاعل،لام جارہ،اِضَـافَةِ مصدر مضاف،الـمـصدرِ مضاف الیہ، اِلیـهِ مصدر سے متعلق، اضـافة مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مـجرورٌ سے، مـجرورٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَرْفُوعٌ اسم مفعول،هو ضمیر مستتر ممیّز، مَـعنیً تمیز-ممیّز تمیز سے مل کر نائب فاعل، لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم ،فاعلٌ خبر،اَنَّ اسم وخبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور مَرفوعٌ سے متعلق، مَرْفوعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَهُوَ عَلٰی خَمْسَةِ اَنْوَاعٍ، اَحَدُهَا اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافاً اِلَی الْفَاعِلِ، وَیُذْکَرَ الْمَفْعُوْلُ مَنْصُوبًا کَا لْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ، وَثَانِیْهَا اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافاً اِلَی الْفَاعِلِ وَلَمْ یُذْکَرِ الْمَفْعُوْلُ، نَحْوُ عَجِبتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ، وَثَالِثُهَا اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافاً اِلَی الْمَفْعُوْلِ حَالَ کَوْنِهٖ مَبْنِیّاً لِلْمَفْعُوْلِ الْقَائِمُ مَقَامَ الْفَاعِلِ، نحو عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ، وَرَابِعُهَا اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافاً اِلَی الْمَفْعُوْلِ، وَیُذْکَرَ

الْفَاعِلِ مَرْفُوعاً، نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ، وَخَامِسُهَا اَنْ يَّكُوْنَ مُضَافاً اِلَى الْمَفْعُوْلِ، وَيُحْذَفَ الْفَاعِلُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى " لَا يَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ اَىْ مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ "

**ترجمہ** - اور وہ (مصدر متعدی کی اضافت) پانچ قسم پر ہے، ان (پانچوں) میں سے ایک تو یہ ہے کہ وہ (مصدر) مضاف ہو فاعل کی طرف اور مفعول کو منصوب ذکر کر دیا جائے جیسے مثال مذکور۔

اور ان (پانچوں قسموں) میں سے دوسری (قسم) یہ ہے کہ وہ (مصدر) مضاف ہو فاعل کی طرف اور مفعول کو ذکر نہ کیا جائے، جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ، (مجھے زید کے مارنے سے تعجب ہوا)

اور ان میں سے تیسری (قسم) یہ ہے کہ وہ مفعول کی طرف مضاف ہو، اس حال میں کہ وہ (مصدر) مَبْنِى لِلْمفعول (مجہول) ہو (اور مفعول) فاعل کی جگہ قائم ہو، جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ، اَىْ مِنْ اَنْ يُّضْرَبَ زَيْدٌ (مجھے زید کے مارے جانے سے تعجب ہوا)

اور ان میں سے چوتھی (قسم) یہ ہے کہ وہ (مصدر) مفعول کی طرف مضاف ہو اور فاعل کو مرفوع ذکر کر دیا جائے، جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ (مجھے جلاد کے چور کو مارنے سے تعجب ہوا)

اور ان میں سے پانچویں (قسم) یہ ہے کہ وہ (مصدر) مفعول کی طرف مضاف ہو اور فاعل کو حذف کر دیا جائے، جیسے اللہ تعالیٰ کا قول "لَا يَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ " (انسان خیر کی طلب میں ملول نہیں ہوتا) یعنی مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ (اپنی خیر کی طلب میں)

**تشریح** - ماقبل میں مثالوں کے ذریعہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ مصدر کی اضافت اس کے معمول (فاعل یا مفعول) کی طرف ہو جاتی ہے اور اس معمول پر مضاف الیہ ہونے کی بنا پر جر آ جاتا ہے، مصدر لازم کی اضافت کی تو فقط ایک ہی شکل ہے لیکن مصدر متعدی کی اضافت کی پانچ شکلیں ہیں، مذکورہ عبارت میں وہی پانچوں شکلیں بیان کی گئی ہیں، ان کی مختصر اً وضاحت بالترتیب درج ذیل ہے۔

۱- اَحَدُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الخ : مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہو اور مفعول کو منصوب ذکر کر دیا جائے جیسے "اَعْجَبَنِى ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرواً " مثال مذکور سے یہی مراد ہے، اس میں ضَرْب مصدر کی اضافت اس کے فاعل زَيْدٍ کی طرف ہے اور بعد میں مفعول عمرواً منصوب بھی مذکور ہے۔

۲- وَثَانِيْهَا اَنْ يَّكُونَ الخ : مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہو اور مفعول کو ذکر نہ کیا جائے، جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ، اس میں ضَرْب مصدر کی اضافت اس کے فاعل زیدٍ کی طرف ہے اور مفعول مذکور نہیں ہے۔

۳- وَثَالِثُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الخ : مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہو، اور وہ مصدر مبنی للمفعول ہو، مبنی للمفعول مجہول کو کہتے ہیں، یعنی وہ مصدر مجہول ہو اور اس کی اضافت مفعول کی طرف ہو، اس صورت میں اس کا مفعول "نائب فاعل" کہلائے گا، یعنی وہ فاعل کے قائم مقام ہوگا، جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ، اس میں ضَرْب مصدر مجہول ہے اور زَيْدٌ اس کا نائب فاعل ہے، مصدر معروف اور مجہول کی پہچان صرف ترجمہ سے ہوتی ہے لفظوں سے نہیں، ضرب کا ترجمہ اگر "مارنا" کریں تو مصدر معروف ہوگا، اگر "مارا جانا" کریں تو مجہول ہوگا، یہی سمجھانے کے لئے شارحؒ نے مثال کی تفسیر " مِنْ اَنْ يُّضْرَبَ زَيْدٌ " سے کی ہے، جس کا ترجمہ ہے "زید کا مارا جانا"۔

۴- وَرَابِعُهَا اَنْ یَّکُوْنَ الخ :مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہواور فاعل کومرفوع ذکر کر دیا جائے جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ اَلْجَلَّادُ، اَللِّصِّ ضَرْبِ کامفعول اور اَلْجَلَّادُ اس کا فاعل ہے، اللِّصُّ کے معنی ہیں چور اور اَلْجَلَّادُ کے معنی ہیں مارنے والا ،سزا دینے والا۔

۵- وَخَامِسُهَا اَنْ یَّکُوْنَ الخ : مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہواور فاعل کوحذف کر دیا جائے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول "لَا یَسْأَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ " اس میں دعاء مصدر ہے جس کے معنی ہیں طلب کرنا، اور الخیر اس کا مفعول ہے اور اس کا فاعل جو ہ ضمیر تھا وہ حذف کر دیا گیا، پوری عبارت یوں تھی مِنْ دُعَائِہِ الْخَیْرِ، یَسْأَمُ فعل مضارع ہے اس کے معنی ہیں "اکتا جانا، ملول ہونا"۔

**ترکیب** - وَھُوَ عَلٰی خَمْسَةِ اَنْوَاعٍ، واؤ مستانفہ، ھو مبتدا (مرجع ہے اِضَافَةُ الْمَصْدَرِ) علیٰ جارہ، خمسۃ انواع مرکب اضافی مجرور، جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر۔

اَحَدُھَا ........ مَنْصُوْبًا، اَحَدُھَا مرکب اضافی مبتدا، اَنْ ناصبہ مصدریہ، یکونَ فعل ناقص، ھو ضمیر پوشیدہ اسم، مُضَافًا اسم مفعول، الی اَلْفَاعِلِ متعلق، مُضَافًا اپنے نائب فاعل، ھو اور متعلق سے مل کر یَکُوْنَ کی خبر، یکونَ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یُذْکَرَ فعل مجہول، الْمَفْعُوْلُ نائب فاعل، مَنْصُوْبًا مفعول فیہ، فعل نائب فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

کَالْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ، کاف جارہ، الْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ مرکب توصیفی ہوکر مجرور، جارمجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوکر مثالہٗ مبتدا محذوف کی خبر۔

وَثَانِیْھَا ........ اَلْمَفْعُوْلُ، ثانیھا مبتدا، اَنْ یَّکُوْنَ مُضَافًا اِلَی الْفَاعِلِ حسب سابق معطوف علیہ، وَلَمْ یَذْکُرِ الْمَفْعُوْلُ فعل نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔

نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ، نحوُ مضاف، عَجِبْتُ فعل بافاعل، من جارہ، ضرب مصدر مضاف، زید مضاف الیہ فاعل، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مجرور- جار مجرور فعل سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

وَثَالِثُھَا ........ اَلْفَاعِلُ، ثَالِثُھَا متبدا، اَنْ ناصبہ، یکون فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، مُضَافًا اِلَی الْمَفْعُوْلِ حسب سابق مل ملا کر خبر، حال مضاف، کون مصدر مضاف الیہ مضاف، ہ کون کا اسم اور مضاف الیہ، مبنیاً اسم مفعول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، لام جارہ، اَلْمَفْعُوْلِ موصوف، اَلْقَائِمَ اسم فاعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، مَقَامَ الْفَاعِلِ مرکب اضافی ہوکر القائم کا مفعول فیہ، القائم اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی الْمَفْعُوْلِ کی، موصوف صفت سے مل کر لام کا مجرور ہوا، جار مجرور مبنیا سے متعلق، مَبْنِیًّا نائب فاعل اور متعلق سے مل کر کون کی خبر، کون مصدر اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا حال کا، حال اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا یکونُ کا، یکونَ اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر ثالثھا کی خبر۔

نَحْوُ عَجِبْتُ ........ زَیْدٌ، نَحْوُ مضاف، عجبتُ فعل بافاعل، مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ مل ملا کر مفسَّر، ای حرف تفسیر،

من جارہ، انْ ناصبہ، یُضرب فعل مجہول، زیدٌ نائب فاعل، فعل نائب فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر من کا مجرور، جار مجرور سے مل کر تفسیر، مفسّر تفسیر سے مل کر متعلق ہوئے عجبتُ سے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

ورابعُها ...... مرفوعاً، اس کی پوری ترکیب احدُها والے جملہ کی طرح ہوگی۔

نحوُ عجبتُ من ضربِ اللّصِّ الجلّادُ، ترکیب بالکل ظاہر ہے، الجلاد ضرب کا فاعل، اور اللّص لفظاً مضاف الیہ اور حقیقتاً مفعول بہ ہے۔

وخامسُها ...... الفاعلُ، خامسُها مبتدا، انْ یّکونَ مضافاً الی المفعولِ مثل سابق مل ملا کر معطوف علیہ، ویُحذفَ الفاعلُ فعل نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر خبر۔

نحوُ ...... الخیرِ، نحوُ مضاف، قولِ مصدر مضاف الیہ مضاف، ہٖ ذوالحال، تعالیٰ فعل بافاعل مستتر ہو حال، ذوالحال حال سے مل کر قولِ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر قول، لایسأمُ فعل مضارع منفی، الانسان فاعل، من جارہ، دعاءِ مصدر مضاف، الخیر مضاف الیہ مفعول، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مفسَّر، ای حرف تفسیر، من جارہ، دعاءِ مصدر مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ فاعل، الخیرَ مفعول، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منْ کا مجرور، جار مجرور سے مل کر تفسیر، مفسَّر تفسیر سے مل کر متعلق ہوا لایسأمُ سے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہٗ محذوف کی خبر۔

| اِعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الصُّوَرَ جَارِيَةٌ فِي مَصْدَرِ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّيْ، وَاَمَّا فِي مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ اَنْ يُّضَافَ اِلَى الْفَاعِلِ، نَحْوُ اَعْجَبَنِيْ قُعُوْدُ زَيْدٍ . |
| --- |

**ترجمہ** - جان لیجئے کہ یہ (مذکورہ پانچوں) صورتیں جاری ہوتی ہیں فعل متعدی کے مصدر میں، اور بہر حال فعل لازم کے مصدر میں پس ایک ہی صورت ہے وہ یہ ہے کہ اس کی اضافت فاعل کی طرف کی جاتی ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَیْدٍ (مجھے زید کے بیٹھنے نے تعجب میں ڈال دیا)

**تشریح** - اس عبارت میں جو بات بیان کی ہے وہ ضمناً اس سے ماقبل کی تشریح میں بتائی جا چکی ہے کہ مصدر کی اضافت کی جو پانچ شکلیں بنتی ہیں وہ صرف مصدر متعدی کی ہیں، لازم کی فقط ایک ہی شکل بنتی ہے کیوں کہ اس کا معمول فقط ایک (فاعل) ہی ہوتا ہے، اس کی اضافت صرف اسی کی طرف کی جاسکتی ہے اَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ زَیْدٍ میں قُعودُ مصدر لازم ہے، اور زید اس کا فاعل ہے جس کی طرف اس کی اضافت ہو رہی ہے۔

**ترکیب** - اِعْلَمْ ...... اَلْمُتَعَدِّیْ، اعلم فعل بافاعل، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، هٰذِهِ الصُّوَرَ اسم اشارہ مشار الیہ ہو کر اسم جاریةٌ اسم فاعل، ھی ضمیر مستتر فاعل، فی جارہ، مصدرِ مضاف، اَلْفِعْلِ الْمُتَعَدِّیْ مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور جَارِیَةٌ سے متعلق، جاریة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر، انَّ اسم وخبر سے مل اِعْلَمْ کا مفعول، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

وَاَمَّا ...... وَاحِدَةٌ، واؤ عاطفہ، امّا حرف شرط برائے تفصیل، فِیْ مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ حسب سابق مل ملا کر

ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم متضمن بمعنی جزاء، فاء جزائیہ، صُوْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ مرکب توصیفی ہوکر مبتدا موخر متضمن بمعنی شرط، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وھیَ اَنْ یُضَافَ اِلَی الْفَاعِلِ، واؤ مستانفہ، ھِی مبتدا (راجع بسوئے صُوْرَۃٌ)، اَنْ ناصبہ، یُضَافُ فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل (مرجع مصدر ہے) اِلَی الْفَاعِلِ متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر خبر۔

مثلُ اَعْجَبَنِی قُعُوْدُ زَیْدٍ، مثلُ مضاف، اَعْجَبَنِیْ فعل بامفعول بہ، قُعُوْدُ مصدر مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ فاعل، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اَعْجَبَنِیْ کا فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

| وَفَاعِلُ الْمَصْدَرِ لَایَکُوْنُ مُسْتَتِراً وَلَا یَتَقَدَّمُ مَعْمُوْلُهٗ عَلَیْهِ . |
|---|

**ترجمہ** - اور مصدر کا فاعل مستتر (پوشیدہ) نہیں ہوتا ہے، اور اس (مصدر) کا معمول اس سے مقدم (بھی) نہیں ہوگا۔

**تشریح** - مذکورہ عبارت میں مصدر کے دو قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

۱- مصدر کا فاعل مستتر یعنی اس میں چھپا ہوا نہیں ہوسکتا، اس کی وجہ یہاں پر بیان نہیں کی گئی مگر آپ یاد رکھئے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مصدر مفرد ہے تب تو کوئی خرابی نہیں لیکن جب مصدر تثنیہ یا جمع ہوگا تو اگر اس کا فاعل مستتر مانیں تو دو تثنیہ یا دو جمع اکٹھے ہوجائیں گے، ایک تثنیہ یا جمع خود مصدر اور ایک تثنیہ یا جمع اس کا فاعل اور یہ بات جائز نہیں ہے، یہ خرابی اگرچہ مصدر کے تثنیہ یا جمع ہونے کی صورت میں لازم آتی ہے مگر پورے باب کا حکم ایک کرنے کے لئے یہ بات طے کردی کہ مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہوگا۔

۲- مصدر کا معمول مصدر سے مقدم نہیں ہوسکتا، اس کی دو وجہیں ہیں، ایک تو یہ کہ مصدر عامل ضعیف ہے معمول مقدم میں عمل نہیں کرسکتا، دوسری یہ ہے کہ مصدر بتقدیر اَنْ فعل ہوتا ہے اور جو چیز اَنْ کے ماتحت ہو وہ اس سے مقدم نہیں ہوسکتی۔

**ترکیب** - وَفَاعِلُ الْمَصْدَرِ لَایَکُوْنُ مُسْتَتِراً، واؤ مستانفہ، فَاعِلُ الْمَصْدَرِ مرکب اضافی مبتدا، لَایَکُوْنُ فعل ناقص منفی، ھو ضمیر مستتر اسم، مُسْتَتِراً خبر، فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر خبر۔

وَلَایَتَقَدَّمُ مَعْمُوْلُهٗ عَلَیْهِ، واؤ مستانفہ، لایتقدمُ فعل منفی، مَعْمُوْلُهٗ مرکب اضافی فاعل، عَلَیْهِ متعلق، جملہ فعلیہ خبریہ۔

# ۳- اسمِ فاعل کا بیان

| وَالثَّالِثُ اِسْمُ الْفَاعِلِ، وَهُوَ کُلُّ اِسْمٍ نِ اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ لِذَاتٍ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ، وَهُوَ یَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ، کَالْمَصْدَرِ فَاِنْ کَانَ مُشْتَقًّا مِنَ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَیَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ مِثْلُ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ، وَاِنْ کَانَ مُشْتَقًّا مِنَ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّیْ فَیَرْفَعُ الْفَاعِلَ وَیَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ اَیْضًا مِثْلُ زَیْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرواً . |
|---|

**ترجمہ** - اور (عوامل قیاسیہ میں سے) تیسرا اسم فاعل ہے، اور وہ (اسم فاعل) ہر وہ اسم ہے جو فعل سے ایسی ذات کے لئے مشتق ہوا ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو، اور وہ مصدر کی طرح اپنے فعل کا (جیسا) عمل کرتا ہے، پس اگر وہ فعل لازم سے مشتق ہو تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زید اس کا باپ کھڑا ہے) اور اگر وہ فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور

مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے، جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرواً (زید اس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)۔

**تشریح**-تیسرا قیاسی عامل ''اسم فاعل'' ہے، مذکورہ عبارت میں اس کی تعریف اور عمل بتایا گیا ہے، وہ یہ ہے۔

**اسم فاعل کی تعریف**-اسم فاعل ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اس ذات کے لئے جس کے ساتھ فعل (معنی مصدری) بطور حدوث قائم ہو، اس تعریف میں تین قیدیں ہیں۔

۱-فعل سے مشتق ہونا۔۲-اس ذات کو بتانا جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔۳-بطور حدوث قائم ہونا۔

پہلی قید میں تو تمام اسمائے مشتقہ داخل ہیں، دوسری قید سے صفت مشبہ کے علاوہ تمام اسمائے مشتقہ (اسم مفعول، اسم ظرف وغیرہ) نکل گئے، کیوں کہ یہ اس ذات کو نہیں بتاتے جس کے ساتھ فعل قائم ہوتا ہے۔تیسری قید سے صفت مشبہ نکل گئی کیوں کہ یہ اس ذات کو تو بتاتی ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہوتا ہے مگر قیام فعل کو بوطر حدوث نہیں بتاتی، بلکہ بطور ثبوت باتی ہے۔ یہاں یہ بھی دھیان رہے کہ کتاب میں تیسری قید کا ذکر نہیں ہے، مگر صفت مشبہ کو نکالنے کے لئے یہ قید ضروری ہے، حدوث کا مطلب ہے وجود میں آنا یعنی ہمیشگی کے ساتھ نہ پایا جانا، اور ثبوت کا مطلب ہے ہمیشگی کے ساتھ پایا جانا۔اسم فاعل کی مثال: قَائِمٌ ہے کیوں کہ یہ یقوم فعل سے بنا ہے اور اس ذات کو بتاتا ہے جس کے ساتھ قیام قائم ہے مگر ہمیشہ سے نہیں بلکہ فی الحال۔

**اسم فاعل کا عمل**- یہ بھی مصدر کی طرح فعل جیسا عمل کرتا ہے، اگر فعل لازم سے بنا ہے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے زَیْدٌ قائِمٌ ابوہُ، اس میں قائمٌ نے ابوہُ کو رفع دیا ہے اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ عَمْرواً۔اس میں ضاربٌ اسم فاعل نے ابوہُ کو رفع اور عَمْرواً کو نصب دیا ہے۔

**اسم فاعل اور فاعل میں فرق**- عام طور سے طلباء اسم فاعل اور فاعل کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں مگر اچھی طرح ذہن نشیں کرلیجئے یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں، اسم فاعل تو ایک اسم مشتق ہوتا ہے، اور عمل بھی کرتا ہے یہ کبھی جامد نہیں ہوتا اور فاعل وہ ہوتا ہے جس کی طرف کسی فعل یا شبہ فعل کی اسناد کی گئی ہو اور وہ عمل نہیں کرتا بلکہ اپنے سے پہلے والے فعل یا شبہ فعل کا معمول ہوتا ہے، یہ مشتق بھی ہوسکتا ہے جیسے جَاءَ کَاشِفٌ، کاشف فاعل ہے اور مشتق ہے، اور غیر مشتق بھی ہوسکتا ہے، جیسے جَاءَ زَیْدٌ، زید فاعل اور غیر مشتق ہے، اسم فاعل کی مثالیں کتاب کی عبارت میں موجود ہیں۔

**ترکیب**-وَالثَّالِثُ اِسْمُ الْفَاعِلِ، الثَّالِثُ مبتدا، اِسْمُ الْفَاعِلِ مرکب اضافی خبر۔

وھوَ کلّ اسم ......... الْفِعْلُ، ھُوَ مبتدا، کُلّ اِسْمٍ مرکب اضافی ہو کر موصوف، اُشتقَّ فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، مِنْ فِعْلٍ متعلق اول، لام جارہ، ذات مضاف، منْ موصولہ، قامَ فعل، بہٖ متعلق، اَلْفِعْلُ فاعل، قامَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر ذات کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق دوم اُشتقَّ سے، فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھُوَ یَعْمَلُ عَمَلَ فعلہ کَا لْمَصْدَرِ، ھو مبتدا، یَعْمَلُ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عَمَلَ فعلہ مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول مطلق، کَا لْمَصْدَرِ متعلق، فعل فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر خبر۔

فَاِنْ کَانَ .........الفَاعِل، فاء تفصیلیہ، انْ شرطیہ، کانَ فعل ناقص، ھو ضمیر پوشیدہ اسم، مُشْتَقاً اسم مفعول، مِنَ

الْفِعْلِ اللَّازِمِ مل ملا کر مُشْتَقاً کے متعلق، مُشْتَقاً اپنے نائب فاعل ھوَ اور متعلق سے مل کر کان کی خبر، کانَ اسم وخبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، یَرْفَعُ الْفَاعِلَ فعل بافاعل بامفعول جزاء، جملہ شرطیہ۔

فقط - تقدیر عبارت ہے " اِذَا رَفَعَتْ بِاسْمِ الْفَاعِلِ الْفَاعِلَ فَانْتَهِ عَنْ عَمَلِ غَيْرِهٖ " اذا شرطیہ، رفعت فعل با فاعل، بِاسْمِ الْفَاعِلِ متعلق، اَلْفَاعِلَ مفعول بہ، فعل بافاعل بامفعول بامتعلق شرط، فَانْتَهِ عَنْ عَمَلِ غَيْرِهٖ حسب سابق جزاء۔

مثلُ زیدٌ قائمٌ ابوہُ، مثلُ مضاف، زیدٌ مبتدا، قائمٌ اسم فاعل، ابوہُ مرکب اضافی فاعل، (اس میں علامت رفع واؤ ہے) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

وانْ کانَ .......... المفعولَ بہٖ، وانْ کانَ مشتقًّا من الفعلِ المتعدی مثل سابق مل ملا کر شرط، فیرفعُ الفاعلَ مل ملا کر معطوف علیہ، وینصبُ المفعول بہٖ مل ملا کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء۔

ایضاً اس کی ترکیب وتحقیق دیکھئے انّی کے بیان میں صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ میں۔

مثلُ زیدٌ ضَارِبٌ غُلَامُہٗ عَمْروًا، ترکیب مثال سابق کی طرح ہے، غُلَامُہٗ ضَارِبٌ کا فاعل اور عَمْروًا مفعول بہ ہے

> وَشَرْطُ عَمَلِهٖ اَنْ يَكُوْنَ بِمَعْنَى الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ ، وَاِنَّمَا اشْتُرِطَ بِاَحَدِهِمَا لِيَكْمُلَ مُشَابَهَتُهٗ بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ لِاَنَّهٗ لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ بِحَسْبِ اللَّفْظِ فِيْ عَدَدِ الْحُرُوْفِ وَالْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ فَكَانَ حِيْنَئِذٍ بِحَسْبِ الْمَعْنٰى اَيْضًا .

**ترجمہ** - اور اس کے عمل کی شرط یہ ہے کہ وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو، اور ان دونوں میں سے ایک کی شرط اس لئے لگائی گئی تا کہ اس کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ کامل ہوجائے، اس لئے کہ جب وہ مشابہ ہے فعلِ مضارع کے لفظ کے اعتبار سے حروف، حرکات اور سکنات کی تعداد میں، تو اس وقت ( جب حال یا استقبال کے معنی میں ہو ) وہ معنی کے اعتبار سے بھی (مضارع کے مشابہ) ہوجائے گا۔

**تشریح** - اسم فاعل کے مفعول بہ میں عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں، یہ شرطیں ہوں گی تو وہ مفعول بہ میں نصب کا عمل کرے گا ورنہ نہیں۔

۱- وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

۲- چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اس کا اعتماد ہو، مذکورہ عبارت میں صرف پہلی شرط کا بیان ہے، دوسری آگے آرہی ہے۔

## عمل کے لئے حال یا استقبال کے معنی میں ہونے کی وجہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل کمزور عامل ہے اس کا کوئی ذاتی عمل نہیں بلکہ فعل مضارع کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے وہ عمل کرتا ہے اور فعل مضارع کے ساتھ اس کو لفظی مشابہت تو پہلے ہی سے ہے یعنی جتنے حروف، حرکتیں اور سکنات مضارع میں ہیں اتنے ہی اسم فاعل میں بھی ہوتے ہیں، جیسے یَضْرِبُ اور ضَارِبٌ، یَضْرِبُ مضارع ہے اور ضَارِبٌ اسم فاعل، دونوں میں چار چار حروف، تین تین حرکات اور ایک ایک سکون ہے مگر تنہا لفظی مشابہت کو کامل مشابہت نہیں کہا جا سکتا، کامل مشابہت اسی وقت ہوسکتی ہے جب لفظوں کے ساتھ ساتھ معنوی مشابہت بھی ہو تو مشابہت کو کامل کرنے کے لئے یہ شرط لگادی کہ جس طرح

مضارع میں حال یا استقبال کے معنی ہوتے ہیں ہیں اسم فاعل میں بھی ہونے چاہئیں، اگر ہوں گے تو عمل کرے گا ورنہ نہیں، وَانَّمَا اشْتُرِطَ الخ : سے یہی بات سمجھائی ہے۔

**فائدہ**۔ کتاب کی عبارت سے یہ معلوم ہورہا ہے کہ یہ دو شرطیں اسم فاعل کے مطلق عمل کی ہیں یعنی ان کے بغیر نہ وہ فاعل کو رفع دیتا ہے اور نہ مفعول کو نصب، مگر تحقیقی بات یہ ہے کہ یہ دونوں شرطیں مطلق عمل کی نہیں بلکہ فقط عمل نصب کی ہیں یعنی ان کے بغیر اسم فاعل مفعول بہ کو نصب نہیں دے سکتا، فاعل کو رفع دے دیتا ہے، اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے۔

**ترکیب**۔ وَشَرْطُ ......... الْاِسْتِقْبَالِ، واؤ استینافیہ، شرطُ مضاف، عَمَلِہٖ مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، اَنْ ناصبہ، یکونَ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، باء جارہ، معنیٰ مضاف، الحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر یکونَ کی خبر، یکونَ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مبتدا کی خبر۔

وَاِنَّمَا الخ : واؤ مستانفہ، اِنَّمَا کلمۂ حصر غیر عاملہ، اُشْتُرِطَ فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر نائب فاعل، بِاَحَدِھِمَا مل ملا کر متعلق اول، لام جارہ بمعنی کَیْ اس کے بعد اَنْ ناصبہ پوشیدہ ہوتا ہے، یَکْمُلَ فعل مضارع (باب کَرُمَ)، مُشَابَهَةُ مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مل ملا کر مصدر سے متعلق، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر یکمُلَ کا فاعل۔

لام جارہ، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ اسم، لَمَّا شرطیہ، کَانَ فعل ناقص، ھو ضمیر اسم، مُشَابِهًا اسم فاعل، ھو ضمیر فاعل، بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مُشَابِهًا سے متعلق اول، بِحَسْبِ اللَّفْظِ متعلق دوم، فی جارہ، عددِ مضاف، اَلْحُرُوْفِ وَالْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق سوم، مُشَابِهًا اپنے فاعل اور تینوں متعلقات سے مل کر کانَ کی خبر، کان اسم وخبر سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، کانَ فعل ناقص، ھو ضمیر اسم، حِیْنَئِذٍ مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، بِحَسْبِ الْمَعْنیٰ ظرف مستقر مُشَابِهًا محذوف کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا یکمُلَ سے، یکملَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر لام کَیْ کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی ہوا اُشْتُرِطَ سے، اُشْتُرِطَ اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اَیْضًا - اس کی ترکیب دیکھئے النوع السابع میں اَنّی کے بیان میں (ص: ۱۲۴، ۱۲۵ پر)

وَيُشْتَرَطُ اَيْضاً اِعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاِ فَيَكُوْنُ خَبَراً عَنْهُ، مِثْلُ الْمِثَالِ الْمَذْكُوْرِ، اَوْ عَلَى الْمَوْصُوْلِ فَيَكُوْنُ صِلَةً لَهٗ، نَحْوُ الضَّارِبُ عَمْروًا فِي الدَّارِ، اَیْ اَلَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْروًا فِي الدَّارِ، اَوْ عَلَى الْمَوْصُوْفِ فَيَكُوْنُ صِفَةً لَهٗ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اِبْنُهٗ جَارِيَةً، اَوْ عَلٰى ذِی الْحَالِ فَيَكُوْنُ حَالاً عَنْهُ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا اَبُوْهُ، اَوْ عَلَى النَّفْیِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَبْلَهٗ حَرْفُ النَّفْیِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، مِثْلُ مَاقَائِمٌ اَبُوْهُ وَاَقَائِمٌ اَبُوْهُ.

**ترجمہ**۔ اور (اسم فاعل کے عمل کے لئے) شرط لگائی جاتی ہے، نیز اس (اسم فاعل) کے اعتماد کی مبتدا پر، پس ہو جائے گا وہ

(اسم فاعل) اس کی خبر، جیسے مثال مذکور، یا موصول پر پس ہو جائے گا وہ اس کا صلہ، جیسے " اَلضَّارِبُ عَمروًا فِی الدَّارِ "یعنی "اَلَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمروًا فِی الدَّارِ " (جو عمرو کو مارنے والا ہے وہ گھر میں ہے) یا موصوف پر پس وہ اس کی صفت ہو جائیگا، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اِبْنُهٗ جَارِيَةً (میں ایسے آدمی کے ساتھ گذرا جس کا بیٹا باندی کو مارنے والا ہے) یا ذوالحال پر پس وہ اس کا حال ہو جائے گا، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا اَبُوْهُ (گذرا میں زید کے ساتھ اس حال میں کہ اس کا باپ سوار تھا) یا نفی یا استفہام پر بایں طور کہ ہو اس سے پہلے حرف نفی یا حرف استفہام، جیسے مَاقَائِمٌ اَبُوْهُ۔ (اس کا باپ کھڑا ہونے والا نہیں) اور اَقَائِمٌ اَبُوْهُ (کیا اس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے)

**تشریح**۔ اس عبارت میں اسم فاعل کے نصب کا عمل کرنے کی دوسری شرط بیان کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ چھ چیزوں میں کسی ایک پر اس کا اعتماد ہو، اعتماد کے لغوی معنی تو ہیں" ٹیک لگانا، بھروسہ کرنا" یہاں پر مراد یہ ہے کہ چھ چیزوں میں سے کوئی چیز اس کے شروع میں ہو جس کے ساتھ اسم فاعل کا تعلق ہو، وہ چھ چیزیں یہ ہیں: ۱-مبتدا، ۲-موصول، ۳-موصوف، ۴-ذوالحال، ۵-حرف نفی، ۶-حرف استفہام۔

اگر اسم فاعل سے پہلے مبتدا ہوگا تو اسم فاعل اپنے معمولات سے مل کر اس کی خبر بن جائے گا، جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمروًا، اس میں زیدٌ مبتدا، ضاربٌ اسم فاعل، ابوهُ اس کا فاعل اور عمروًا مفعول بہ ہے، پھر ضاربٌ مبتدا کی خبر بن رہا ہے۔

اگر اس سے پہلے موصول ہوگا تو اسم فاعل اس کا صلہ بن جائے گا، جیسے الضاربُ عمروًا فی الدار، اس میں ضاربٌ سے پہلے الف لام اسم موصول ہے اور ضاربٌ اپنے فاعل مستتر هو اور مفعول بہ عمروًا سے مل کر اس کا صلہ ہے، اس کے معنی وہی ہوں گے جو اَلَّذِیْ هو ضاربٌ عمروًا کے ہیں یعنی جو عمرو کو مارنے والا ہے"

اگر اس سے پہلے موصوف ہوگا تو اسم فاعل اپنے معمولوں کے ساتھ اس کی صفت بن جائے گا، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اِبْنُهٗ جَارِيَةً، اس میں ضاربٍ اپنے فاعل ابنهٗ اور مفعول جاریةً سے مل کر رجلٍ کی صفت بن رہا ہے۔

اگر اس سے پہلے ذوالحال ہوگا تو اسم فاعل مع معمولات اس کا حال بنے گا، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا اَبُوْهُ، اس میں راکبًا اسم فاعل اپنے فاعل اَبُوْهُ سے مل کر زید کا حال بن رہا ہے۔

حرف نفی اور حرف استفہام کے شروع میں ہونے کی مثالیں: مَاقَائِمٌ اَبُوْهُ اور اَقَائِمٌ اَبُوْهُ ہیں۔

## عمل کے لئے اشیائے ستہ میں سے کسی پر اعتماد کی وجہ

یہ شرط اس لئے لگائی تا کہ اسم فاعل میں فعل کی جہت زیادہ قوی ہو جائے، فعل کی جہت ہے مسند ہونا یعنی فعل ہمیشہ اپنے فاعل کی طرف مسند ہوتا ہے، اور اسم فاعل میں اسم ہونے کی وجہ سے "مسند الیہ اور مسند ہونا" دونوں جہتیں ہوتی ہیں، لیکن جب اس کے شروع میں مبتدا، موصول، موصوف یا ذوالحال ہوگا تو اس (اسم فاعل) کی نسبت اس کی طرف ہوگی اور اس نسبت کی وجہ سے اس میں فعل کی جہت زیادہ قوی ہو جائے گی، جب جہت فعل قوی ہوگی تو مشابہت بھی زیادہ ہوگی، رہ گیا حرف نفی اور حرف استفہام تو چونکہ یہ دونوں نفی اور استفہام کے معنی پیدا کرتے ہیں، اور نفی و استفہام یہ دونوں فعل ہی کے لئے زیادہ مناسب ہیں

اس لئے یہ بھی فعل کے ساتھ مشابہت کو زیادہ کردیں گے، اور ان اشیائے ستہ کی بنا پر جب اسم فاعل کی مشابہت فعل کے ساتھ زیادہ ہو جائے گی تو عمل میں بھی کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ (واللہ اعلم)

**ترکیب۔** وَيُشْتَرَطُ اَيْضًا اِعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَإِ اَوْ عَلَى الْمَوْصُوْلِ اَوْ عَلَى الْمَوْصُوْفِ اَوْ عَلٰى ذِي الْحَالِ اَوْ عَلَى النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، واؤ عاطفہ، یشترط فعل مضارع مجہول، (اَیْضاً جملہ معترضہ ترکیب دیکھئے النوع السابع کے تحت انّی کے بیان میں) اِعْتِمَادُ مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، علی المبتدء جارمجرور ہوکر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، علی الموصول معطوف اول، او علی الموصوف معطوف دوم، اَوْ علیٰ ذی الحال معطوف سوم، اَوْ عاطفہ، علی جارہ، النَّفیِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، معطوف علیہ معطوف ہوکر علیٰ کا مجرور، جارمجرور مل کر معطوف چہارم، معطوف علیہ چاروں معطوفات سے مل کر متعلق ہوا اعْتمادُ مصدر سے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر نائب فاعل ہوا یُشْتَرَطُ کا، فعل نائب سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ان معطوف علیہ اور معطوفات کے درمیان چار جملے ایک ہی طرح کے آئے ہیں ان میں سے ایک کی ترکیب لکھی جاتی ہے، باقی کی ترکیب اسی کی طرح کر لیجئے۔

فَیَکُوْنُ خبراً عنهُ، فاء فصیحیہ، یکونُ فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اسم، خبراً مصدر، عنهُ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

بِاَنْ يَّكُوْنَ قَبْلَهٗ حَرْفُ النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، یہ پورا جملہ اس طرح ہے " وَيُشْتَرَطُ اِعْتِمَادُهٗ عَلَى النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ بِاَنْ يَّكُوْنَ الخ " يُشْتَرَطُ فعل مجہول، اِعْتِمَادُهٗ مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، علی النفی او الْاِسْتِفْهَامِ مصدر سے متعلق۔ مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر يُشْتَرَطُ کا نائب فاعل۔ باء جارہ، اَنْ ناصبہ۔ يَكُوْنُ فعل ناقص۔ قَبْلَهٗ مرکب اضافی وَاقِعًا محذوف کے متعلق ہوکر يَكُوْنُ کی خبر، حَرفُ النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ مرکب اضافی ہوکر اسم۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر بـاء کا مجرور۔ جارمجرور متعلق ہوئے يُشْتَرَطُ سے۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مثلُ الْمِثَالُ الْمَذْكُوْرِ، مثلُ مضاف، المِثَالِ الْمَذْكُوْرِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالهٗ محذوف کی خبر۔

نَحْوُ اَلضَّارِبُ عَمْرواً فِي الدَّارِ، نحوُ مضاف، ال اسم موصول، ضَارِبٌ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، عَمْرواً مفعول بہ، اسم فاعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صلہ، موصول صلہ سے ملکر مبتدا، فِي الدَّارِ ظرف مستقر ہوکر خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر مفسّر۔

اَیِ الَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ عَمْرواً فِي الدَّارِ، ای حرف تفسیر، اَلَّذِیْ اسم موصول، ھو مبتدا، ضارِبٌ اسم فاعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَمْرواً مفعول بہ، اسم فاعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، فِي الدَّارِ ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر تفسیر، مفسّر تفسیر سے مل کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

مِثْلُ مرَرْتُ برجلٍ ضاربٍ ابْنُهٗ جاريةً، مِثْلُ مضاف مررتُ فعل بافاعل، باء جارہ، رَجُلٍ موصوف، ضاربٍ

اسم فاعل، ابنہٗ مرکب اضافی ہوکر فاعل، جاریۃً مفعول بہ، اسم فاعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مررتُ سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مثلُ کا مضاف الیہ۔

مثلُ مررتُ بزیدٍ راکباً اَبُوْہُ، مثلُ مضاف، مَرَرْتُ فعل بافاعل، باء جارہ، زیدٍ ذوالحال، رَاکِباً اسم فاعل، اَبُـوْہُ مرکب اضافی ہوکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مجرور، جار مجرور فعل سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

مثلُ ما قائمٌ ابوہُ وقائمٌ ابوہُ، مِثْلُ مضاف، ما حرف نفی غیر عاملہ، قَائمٌ اسم فاعل مبتدا (یہ مبتدا کہ وقسم ہے جومسند ہوتی ہے اس کا بیان نحو کی دوسری کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے) اَبُوْہُ مرکب اضافی ہوکر قـائمٌ کا فاعل اور قائم مقام خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ہمزہ استفہامیہ غیر عاملہ، قـائمٌ اَبُوْہُ حسب سابق مبتدا خبر ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، قَائمٌ ابوہُ کی دوسری ترکیب یہ بھی ہوسکتی ہے کہ قائمٌ خبر مقدم اور اَبُوْہُ مبتدا مؤخر۔

| وَاِنْ فَـقَـدَ فِـيْ اِسْـمِ الْـفَاعِلِ اَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فَلاَ يَعْمَلُ اَصْلاً بَـلْ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مُضَافًا اِلىٰ مَا بَعْدَهٗ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو اَمْسِ. |
|---|

**ترجمہ**- اور اگر مفقود ہوجائے اسم فاعل میں ذکر کردہ دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک، تو وہ بالکل عمل نہیں کرے گا، بلکہ وہ اس وقت اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا، جیسے مَـرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو اَمْسِ (گذرا میں ایسے زید کے ساتھ جو کل عمرو کو مارنے والا تھا)۔

**تشریح**-فَـقَـدَ باب ضرب سے فعل ماضی ہے ''گم ہونا'' عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے، اسم فاعل کے عمل کرنے کی مذکورہ دونوں شرطوں میں سے اگر کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو وہ عمل نہیں کرتا، بلکہ وہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا اس لئے کہ شرطوں کی وجہ سے اس میں جوقوت پیدا ہوتی ہے وہ موجود نہیں ہوگی وہ ختم ہوجائے گی، اور یہ اضافت معنوی ہوگی، جیسے مثال مذکور۔ اس میں ضـاربٌ اسم فاعل ہے اس کے عمل کی ایک شرط تو پائی جارہی ہے اس لئے کہ اس سے پہلے زَیـدٍ موصوف ہے مگر دوسری شرط حال یا استقبال کے معنی میں ہونا وہ موجود نہیں ہے کیوں کہ لفظ اَمْـس نے اس کو ماضی کے معنی میں کردیا ہے، اس بناپر یہ عمل نہیں کررہا ہے بلکہ اپنے مابعد عمرو کی طرف مضاف ہے، اور یہ اضافت لفظی نہیں معنوی ہے، اس لئے کہ اضافت لفظی اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صیغۂ صفت کی اضافت اس کے معمول کی طرف ہو اور یہاں صیغۂ صفت (ضـــاربٌ) کا معمول ہی نہیں، کیوں کہ معمول تو جب ہوتا جب یہ عمل کرتا، جب عمل ہی نہیں تو معمول بھی نہیں اس لئے اضافت معنوی ہوئی جس کا ایک فائدہ معرفہ بنانا ہے تو ضـارب اضافت معنوی کی وجہ سے معرفہ بنا ہے اور اس کا معرفہ (زیدٍ) کی صفت بننا بھی صحیح ہوگیا، ضـارب پر کسرہ مجرور کی صفت ہونے کی بنا پر آرہا ہے۔

**ترکیب**-وَاِنْ ......... بَعْدَهٗ، واؤ مستانفہ، انْ شرطیہ، فقد فعل ماضی، فی اسمِ الْفَاعِلِ متعلق، احدُ مضاف، الشَّرْطَيْنِ الْـمَذْكُوْرَيْنِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، فاء جزائیہ، لایعمل فعل منفی، ھو ضمیر مستتر فاعل، اصلاً مصدر محذوف عَـمَلاً کی صفت، عَـمَلاً اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، فعل فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ۔

بلْ عاطفہ، یکونُ فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اسم، حینئذٍ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ مضافاً اسم مفعول الی جارہ ما موصولہ بعدہ مرکب اضافی ہوکر یقعُ فعل محذوف کا مفعول فیہ، ھو ضمیر اس کا فاعل، فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر ما موصول کا صلہ، موصول صلہ سے مل کر الیٰ کا مجرور، جار مجرور مُضافاً سے متعلق، مُضافاً اپنے نائب فاعل ھُوَ اور متعلق سے مل کر یَکُوْنُ کی خبر۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزاء، شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

مثلُ الخ : مثلُ مضاف، مررتُ فعل بافاعل، باء جارہ، زیدٍ موصوف، ضارب مضاف، عمرو مضاف الیہ، اَمْسِ مفعول فیہ، مضاف مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر زَیْدٍ کی صفت، موصوف باصفت باء کا مجرور، جار مجرور مَرَرْتُ سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

> وَاِنْ کَانَ اِسْمُ الْفَاعِلِ مُعَرَّفاً بِاللَّامِ یَعْمَلُ فِیْمَا بَعْدَہٗ فِیْ کُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ کَانَ بِمَعْنَی الْمَاضِیْ اَوِ الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ وَسَوَاءٌ کَانَ مُعْتَمِداً عَلٰی اَحَدِ الْاُمُوْرِ الْمَذْکُوْرَۃِ اَوْ غَیْرَ مُعْتَمِدٍ مِثْلُ الضَّارِبُ عَمْرَوًا الْآنَ اَوْ اَمْسِ اَوْ غَدًا ھُوَ زَیْدٌ .

**ترجمہ** - اور اگر اسم فاعل معرف باللام ہو تو وہ اپنے مابعد میں بہر حال عمل کرتا ہے، برابر ہے کہ ہو وہ ماضی یا حال یا استقبال کے معنی میں، اور برابر ہے کہ وہ امور مذکورہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کرنے والا ہو یا نہ ہو، جیسے الضَّارِبُ عَمْرَوًا الْآنَ اَوْ اَمْسِ اَوْ غَدًا ھُوَ زَیْدٌ ۔ (جو شخص عمرو کو مارنے والا ہے فی الحال یا کل تھا یا کل ہوگا وہ زید ہے)۔

**تشریح**- اگر اسم فاعل پر لام موصولہ داخل ہو جائے تو پھر وہ اپنے مابعد میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے خواہ اس میں زمانہ ماضی ہو یا حال یا استقبال، خواہ اس کے شروع میں مذکورہ چھ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو یا نہ ہو، مگر یاد رہے لام سے مراد لام تعریف نہیں، جیسا کہ بظاہر کتاب کی عبارت "معرّفا باللام" سے سمجھ میں آرہا ہے، اس لئے کہ لام تعریف کی صورت میں اسم فاعل کے عمل کے لئے مذکورہ دونوں شرطیں ضروری ہیں۔

بہر حال لام سے مراد لامِ موصولہ ہے، جب لام موصولہ اس کے شروع میں ہوگا تو بلا کسی شرط کے عمل کرے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہ صلہ بنے گا اور صلہ اصل میں فعل ہوتا ہے "الضارب" کے معنی ہوتے ہیں "الذی ضرب" مگر یہاں (لام موصولہ کے بعد) فعل اس لئے نہیں لا سکتے کہ فعل پر لام کا دخول انتہائی ناپسندیدہ ہے تو لام کی وجہ سے فعل کی جگہ اسم فاعل آیا، تو جس طرح فعل عمل کرنے کے لئے کسی زمانہ خاص یا کسی چیز پر اعتماد کا محتاج نہیں اسی طرح فعل کی جگہ جو اسم فاعل آئے گا وہ بھی عمل میں نہ کسی خاص زمانہ کا محتاج ہوگا اور نہ کسی پر اعتماد کا، اَلضَّارِبُ عَمْرواً کو الآن (موجودہ وقت) اَمْسِ (کل گذشتہ) غداً (کل آئندہ) کسی کے ساتھ بھی لائیں ہر صورت میں فاعل مستتر ھُوَ کو رفع اور مفعول بہ عمرو اً کو نصب دے گا۔

**ترکیب**-وَاِنْ ......... حَالٍ، واؤ مستانفہ، ان شرطیہ، کان فعل ناقص، اِسْمُ الْفَاعِلِ مرکب اضافی اسم، مُعَرَّفًا اسم مفعول، بـاللام متعلق، مل ملا کر خبر، کان اسم وخبر سے مل کر شرط، یعمل فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فی جارہ، ما موصولہ، بعدَہٗ مرکب اضافی ہوکر یقع محذوف کا مفعول فیہ، یقعُ محذوف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور یَعْمَلُ سے متعلق، فِیْ کُلِّ حَالٍ متعلق دوم، فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جزاء، جملہ شرطیہ۔

سواءٌ ......... غَیْرَ مُعْتَمِدٍ، سواءٌ بمعنی مُسْتَوٍ خبر مقدم، کان فعل ناقص، ھو اسم، باء جارہ، معنی مضاف، الْمَاضِی اَوِ الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ، معطوف علیہ معطوفات ہوکر مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، کان اسم وخبر سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

واؤ عاطفہ، سواءٌ خبر مقدم، کان فعل ناقص، ھو اسم، مُعْتَمِداً اسم فاعل، ھو فاعل، علٰی جارہ، احدِ مضاف، اَلْاُمُوْرِ الْمَذْکُوْرَۃِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، مضاف بامضاف الیہ مجرور، جار مجرور مُعْتَمِداً سے متعلق، معتمِداً اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ غیرَ مُعْتَمِدٍ مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر کانَ کی خبر، کان اسم وخبر سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

مثلُ ......... زَیدٌ، مثلُ مضاف، ال موصولہ، ضاربٌ اسم فاعل، ھو مستتر فاعل، عمرواً مفعول بہ، اَلْآنَ اَوْ اَمْسِ اَوْ غَداً معطوف علیہ معطوفات ہوکر مفعول فیہ، اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، ھُوَ زَیْدٌ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

> اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ، کَضَرَّابٍ وَضَرُوْبٍ وَمِضْرَابٍ بِمَعْنٰی کَثِیْرِ الضَّرْبِ وَعَلَّامَةٍ وَعَلِیْمٍ بِمَعْنٰی کَثِیْرِ الْعِلْمِ وَحَذِرٍ بِمَعْنٰی کَثِیْرِ الْحَذَرِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْعَمَلِ، وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِیَّةُ بِالْفِعْلِ، لٰکِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِیْهَا مِنْ زِیَادَةِ الْمَعْنٰی قَائِماً مَقَامَ مَازَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِیَّةِ.

**ترجمہ** - جان لیجئے کہ وہ اسم فاعل جس کو وضع کیا گیا ہے مبالغہ کے لئے جیسے ضَرَّابٌ اور ضَرُوْبٌ اور مِضْرَابٌ کثیر الضرب (زیادہ مارنے والا) کے معنی میں اور جیسے عَلَّامَۃٌ وَعَلِیْمٌ، کثیر العلم (زیادہ جاننے والا) کے معنی میں اور جیسے حَذِرٌ کثیر الحذر (زیادہ ڈرنے والا) کے معنی میں (تو ایسا اسم فاعل بھی) عمل میں اس اسم فاعل کے مثل ہے جو مبالغہ کے لئے نہیں (ہوتا) اگر چہ زائل ہوگئی ہے (اس کی) مشابہت لفظیہ فعل کے ساتھ، لیکن انہوں (نحویوں) نے بنادیا ہے، اس معنی کی زیادتی کو جوان میں ہے اس مشابہت لفظیہ کے قائم مقام جو زائل ہو چکی ہے۔

**تشریح - اسم مبالغہ کا بیان** - اسم فاعل کے بہت سے صیغے ایسے ہیں جن میں معنی مصدری کی زیادتی ہوتی ہے، اس زیادتی ہی کی بناء پر ان کا نام اسم مبالغہ رکھا جاتا ہے، اور اوزان کے اوزان قیاسی نہیں سماعی ہیں، جیسے ضَرَّابٌ بروزن فَعَّالٌ، ضروبٌ بروزن فَعُولٌ، مِضْرَابٌ بروزن مِفْعَالٌ، ان تینوں کے معنی ہیں ''زیادہ مارنے والا'' اور جیسے عَلَّامَۃٌ بروزن فَعَّالَۃٌ، عَلِیْمٌ بروزن فَعِیْلٌ ان دونوں کے معنی ہیں ''زیادہ جاننے والا'' اور جیسے حَذِرٌ بروزن فَعِلٌ ''زیادہ ڈرنے والا، زیادہ ہوشیار'' وغیرہ، اسم فاعل کے ایسے تمام صیغے عمل کرنے اور مذکورہ دونوں شرطوں کے ساتھ مشروط ہونے میں اس اسم فاعل کی طرح ہیں جس میں مبالغہ (معنی کی زیادتی) نہیں ہوتا، یعنی مبالغہ والا اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، جیسے زَیْدٌ ضَرَّابٌ اِبْنُہٗ حِمَاراً (زید اس کا بیٹا گدھے کو زیادہ مارنے والا ہے) ضَرَّابٌ نے اِبْنُہٗ کو رفع اور حِمَاراً کو نصب دیا ہے، اور اس میں عمل کی دونوں شرطیں بھی ہیں یہ حال کے معنی میں ہے اور اشیائے ستہ میں سے اس کے شروع میں مبتدا ہے۔

وَاِنْ زَالَتْ الخ : یہاں سے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے، اعتراض یہ ہے کہ ماقبل میں یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ اسم فاعل کا عمل اس لئے ہوتا ہے کہ وہ تعداد حروف وحرکات وسکنات میں فعل مضارع کے مشابہ ہوتا ہے، یعنی اس کو فعل مضارع کے ساتھ لفظی مشابہت ہوتی، مگر اسم مبالغہ میں یہ مشابہت نہیں ہوتی، دیکھئے یَعلمُ میں چار حروف، تین حرکات اور ایک سکون ہے، اور عَلَّامَۃٌ میں چھ حروف، چار حرکتیں اور دو سکون ہیں، تو جب اس کو فعل مضارع کے ساتھ لفظی مشابہت نہیں ہے تو اس کو فعل جیسا عمل بھی نہیں کرنا چاہئے، اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اگر چہ اس کو مضارع کے ساتھ لفظی مشابہت نہیں ہے مگر معنی مصدری کی زیادتی تو اس میں موجود ہے، یہ زیادتی اس مشابہت کے قائم مقام سمجھ لی گئی جو زائل ہوچکی ہے، یعنی ایک کی کمی کو دوسرے نے پورا کردیا۔

**ترکیب**- اِعْلَـمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَۃِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَۃِ فِی الْعَمَلِ، اعلمْ فعل امر، انت فاعل اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، اسمَ الْفَاعِلِ مرکب اضافی ہوکر موصوف، الموضوع اسم مفعول-لِلْمُبَالَغَۃِ متعلق، اسم مفعول نائب فاعل ہوا اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر اَنَّ کا اسم، مِثْلُ مضاف، اِسْمِ الْفَاعِلِ مرکب اضافی ہوکر موصوف، الَّذِی اسم موصول، لیس فعل ناقص، ھو ضمیر اسم، لِلْمُبَالَغَۃِ ظرف مستقر ہوکر خبر، لیس اسم وخبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مِثْلُ کا مضاف الیہ، فی العمل مثل کے متعلق مِثْلُ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر اِعْلَمْ کا مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

کَضَرَّابٍ ......... کَثِیْرِ الْحَذَرِ، مثالہ مبتدا محذوف، کاف جارہ، ضَرَّابٍ و ضَرُوْبٍ و مِضْرَابٍ معطوف علیہ معطوف ہوکر ذوالحال، باء جارہ معنی مضاف، کثیر الضَّربِ مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ، وعلامۃٍ وَعَلِیْمٍ بِمَعْنٰی کَثِیْرِ الْعِلْمِ، اسی طرح مل ملا کر معطوف اول، وَحَذِرٍ بمعنی کثیر الحذرِ معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر کاف کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر مثالہٗ محذوف کی خبر۔

وَاِنْ زَالَتِ ...... اَللَّفْظِیَّۃِ، وَاِنْ وصلیہ بمعنی اگر چہ، زالت فعل، الْمُشَابَهَۃُ مصدر موصوف، اللَّفْظِیَّۃُ صفت، بالفعل مصدر سے متعلق، مصدر اپنی صفت اور متعلق سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر مستدرک منہ، لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ھُمْ اسم، جَعَلُوْا فعل با فاعل، ما موصولہ، فیھا جار مجرور متعلق ہوئے وَقَعَ فعل مقدر سے، ھو ضمیر اس کا فاعل، مِن جارہ، زِیَادَۃِ الْمَعْنٰی مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق دوم، وَقَعَ مقدر اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر ما کا صلہ، موصول صلہ سے مل کر جَعَلُوْا کا مفعول اول، قَائِماً اسم فاعل ھو ضمیر فاعل، مَقَامَ مضاف، ما موصولہ، زال فعل ھو ضمیر فاعل، من جارہ، الْمُشَابَهَۃِ اللَّفْظِیَّۃِ مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور زَالَ سے متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مَقَامَ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا قَائِماً کا، قَائِماً اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول دوم ہوا جعلوا کا، جَعَلُوْا اپنے فاعل واؤ اور دونوں مفعولوں سے مل کر لٰکِنَّ کی خبر، لٰکِنَّ اسم وخبر سے مل کر مُستدرک، مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ مستدرکہ ہوا۔

استدراک کا بیان دیکھئے لٰکِنَّ کے بیان میں صفحہ نمبر ۸۴ پر دیکھئے۔

# ٤- اسم مفعول کابیان

وَرَابِعُهَا اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ نِاشْتُقَّ لِذَاتِ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ فَيَرْفَعُ اِسْمًا وَاحِدًا بِاَنَّهٗ قَائِمٌ مَقَامَ فَاعِلِهِ.

**ترجمہ**: اوران (عوامل قیاسیہ) میں سے چوتھا (عامل) اسم مفعول ہے اوروہ ہرایسا اسم ہے جومشتق ہوا ہوایسی ذات کے لئے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ اوروہ اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے پس وہ ایک اسم کورفع دیتا ہے اس بناء پر کہ وہ اس کے فاعل کے قائم مقام ہے۔

**اسم مفعول کی تعریف**: اسم مفعول اس اسم کو کہتے ہیں جوفعل سے مشتق ہواوراس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہوا ہے جیسے مَضْرُوْبٌ یہ یَضْرِبُ فعل سے مشتق ہے اوراس ذات کو بتاتا ہے جس پر ضرب واقع ہوئی ہو وَقَعَ عَلَيْهِ الفعل کی قید سے اسم فاعل صفت مشبہ اور دیگر اشمائے مشتقہ نکل جاتے ہیں۔

**اسم مفعول کا عمل**: وَهُوَ يَعْمَلُ الخ۔ یہ فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے یعنی ایک اسم کو (جومفعول بہ ہوتا ہے) اس بناء پر رفع دیتا ہے کہ وہ اس کے فاعل کی جگہ آجاتا ہے اس اسم کو نائب فاعل یا مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ اس میں مَضْرُوْبٌ نے غُلَامُ کورفع دیا ہے، کتاب میں توصرف اتنا ہی عمل بتایا ہے مگر آپ یہ بھی یادرکھئے اگر نائب فاعل کے بعد دوسرا مفعول ہوتو اس پر نصب ہی باقی رہے گا جیسے زَيْدٌ مُعْطٰى غُلَامُهٗ دِرْهَمًا مُعْطٰى اسم مفعول نے غُلَامُهٗ کو رفع دیا ہے اور دوسرے مفعول (درھمًا) پرنصب باقی ہے۔

**اسم مفعول اور مفعول میں فرق**- اسم فاعل اور فاعل کی طرح اسم مفعول اور مفعول بھی دونوں الگ الگ چیزیں ہوتی ہیں ان دونوں میں وہی فرق ہوتا ہے جو اسم فاعل اور فاعل میں ہے۔ (دیکھئے اسم فاعل کا بیان)

**ترکیب**- وَرَابِعُهَا اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ، رابعُها مرکب اضافی مبتداء اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ مرکب اضافی خبر۔

وَهُوَ كُلُّ ......... الْفِعْلُ وَهُوَ مبتدا كُلِّ اِسْمٍ مرکب اضافی ہوکر موصوف، اُشْتُقَّ فعل مجہول ھو نائب فاعل لام جارہ، ذاتِ مضاف، مَن موصولہ وَقَعَ عَلَيْهِ الفعلُ فعل بافاعل بامتعلق صلہ، موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مجرور، جارمجرور اُشْتُقَّ سے متعلق، فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔

وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ الْمَجْهُوْلِ، ھوَ مبتدا يَعْمَلُ فعل بافاعل-عمل مضاف، فعلہٖ مرکب اضافی موصوف، اَلْمَجْهُوْلِ صفت، موصوف صفت سے مل کر عَمَلَ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، فعل فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر خبر۔

فَيَرْفَعُ .........فَاعِلِهٖ، فاء تفصیلیہ، یرفع فعل بافاعل، اِسْماً وَاحِداً مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ، باء جارہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ اسم، قَائِمٌ اسم فاعل ھو فاعل، مَقَامَ فَاعِلِهٖ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ قَائِمٌ کا-قَائِمٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم وخبر سے مل کر باء کا مجرور، جارمجرور يَرْفَعُ سے متعلق، فعل فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

| وَشَرْطُ عَمَلِهٖ كَوْنُهٗ بِمَعْنَى الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ وَاعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاِ كَمَا فِي اسْمِ الْفَاعِلِ مِثْلُ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ اَلْاٰنَ اَوْ غَدًا اَوِ الْمَوْصُوْلِ نَحْوُ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ زَيْدٌ، اَوِ الْمَوْصُوْفِ مِثْلُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ اَوْ ذِي الْحَالِ مِثْلُ جَاءَنِيْ زَيْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُهٗ اَوْ حَرْفِ النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ مِثْلُ مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ وَاَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ |
|---|

**ترجمہ:** اور اس (اسم مفعول) کے عمل کی (ایک) شرط حال یا استقبال کے معنی میں ہونا ہے اور (دوسری شرط) اس کا اعتماد کرنا ہے مبتدا پر جیسا کہ اسم فاعل میں جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ اَلْاٰنَ اَوْ غَدًا (زید کے غلام کو فی الحال مارا جارہا ہے یا کل مارا جائے گا) یا (اعتماد کرنا ہے) موصول پر جیسے اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ زَيْدٌ (جس کے غلام کو مارا جارہا ہے وہ زید ہے) یا موصوف پر جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس ایک ایسا آدمی آیا جس کے غلام کو مارا جارہا ہے) یا ذوالحال پر جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُهٗ (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کے غلام کو مارا جارہا ہے) یا حرف نفی یا (حرف) استفہام پر جیسے مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ (اس کے غلام کو نہیں مارا جارہا ہے) اور اَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ (کیا اس کے غلام کو مارا جارہا ہے)

**تشریح:** چوں کہ اسم مفعول، اسم فاعل کی طرح ایک کمزور عامل ہے اس لئے اس میں تقویت پیدا کرنے کے لئے وہی دو شرطیں لگائی گئی ہیں جو اسم فاعل کے لئے ہیں: ۱-حال یا استقبال کے معنی میں ہونا ۲-اشیائے ستہ۔ ۱۔مبتدا ۲-موصول ۳-موصوف ۴-ذوالحال ۵-حرف نفی۔ ۶-حرف استفہام۔ میں سے کسی پر اعتماد۔ مذکورہ عبارت میں فقط یہی بات بتائی ہے۔ مثالیں بالکل ظاہر ہیں یہاں بھی یہ یاد رہے کہ یہ دونوں شرطیں فقط عمل نصب کے لئے جیسا کہ اسم فاعل میں ہے۔

**ترکیب:** وَشَرْطُ عَمَلِهٖ كَوْنُهٗ بِمَعْنَى الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ . شَرْطُ عَمَلِهٖ مرکب اضافی مبتدا، كَوْنُ مصدر ناقص مضاف، ہٗ مضاف الیہ اسم، باء جارہ، مَعْنیٰ مضاف اَلْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کونُ کی خبر، کونُ مضاف الیہ اور خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

وَاعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاِ اَوِ الْمَوْصُوْلِ اَوِ الْمَوْصُوْفِ اَوْ ذِي الْحَالِ، اَوْ حَرْفِ النَّفْيِ اَوِ الْاِسْتِفْهَامِ، واؤ عاطفہ اعتماد ہ مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، علی جارہ المبتدأ معطوف علیہ، اَو المَوصولِ معطوف اول، اَو المَوصوفِ معطوف دوم، اَو ذی الحالِ معطوف سوم، اَوْ عاطفہ حرف مضاف، النفی او الاستفہام معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر معطوف چہارم، معطوف علیہ چاروں معطوفوں سے ملکر علیٰ کا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول ہوا اعتماد مصدر کا۔

كَمَا فِي اسْمِ الْفَاعِلِ، کاف جارہ، ما موصولہ، فی جارہ، اسْمِ الْفَاعِلِ مرکب اضافی ہوکر فیْ کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے ثبت فعل مقدر کے، ھو اس کا فاعل ثبت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر کاف کا مجرور، جار مجرور متعلق دوم ہوا اِعْتِمَادُ کا، اِعْتِمَادُ مصدر اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ اَلْاٰنَ اَوْ غَدًا، مثل مضاف، زیدٌ مبتدا، مضروبٌ اسم مفعول، غلامُہ مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل، الآن اَوْ غَدًا معطوف علیہ معطوف ہوکر مفعول فیہ، اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

نحوُ المضرُوبُ غلامُه زیدٌ، نحو مضاف، ال اسم موصول، مضرُوبٌ اسم مفعول، غُلامُه نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا از یدٌ خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر نحو کا مضاف الیہ۔

مثلُ جاءَ نِی رَجُلٌ مضرُوبٌ غلامُه، جاءَ نی فعل بامفعول بہ رَجُلٌ موصوف مضرُوبٌ غُلامُه، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف صفت سے ملکر جاءَ کا فاعل فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ۔

جاءَ نِي زَيْدٌ مضرُوبًا غُلامُه، زید ذوالحال، مضرُوبًا غلامُه اسم مفعول با نائب فاعل حال، ذوالحال حال سے مل کر جاءَ کا فاعل، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مثل کا مضاف الیہ۔

مثلُ ما مضرُوبٌ غُلامُه وَامضرُوبٌ غلامُه، ما نافیہ غیر عاملہ، مضروبٌ اسم مفعول مبتدا، (یہ مبتدا کی وہ قسم ہے جو مسند ہوتی ہے۔ مبتدا کی اس قسم کا بیان نحو کی دوسری کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے) غُلامُهٗ نائب فاعل اور قائم مقام خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ہمزہ استفہامیہ غیر عاملہ، مضروبٌ غلامه مبتدا خبر ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مثل کا مضاف الیہ، دونوں جملوں میں مضرُوبٌ کو خبر مقدم اور غلامه کو مبتدا مؤخر بھی بنا سکتے ہیں۔

| وَاِذَانْتَفٰی فِیْهِ اَحَدُ الشَّرْطَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ یَنْتَفِیْ عَمَلُه‘ وَحِیْنَئِذٍ یَلْزَمُ اِضَافَتُه‘ اِلٰی مَا بَعْدَه‘ وَاِذَا دَخَلَ عَلَیْهِ الْاَلِفُ وَاللَّامُ یَکُوْنُ مُسْتَغْنِیًا عَنِ الشَّرْطَیْنِ فِی الْعَمَلِ مِثْلُ جَاءَ نِیْ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُه‘ |
|---|

**ترجمہ**: اور اگر منتفی ہوجائے اس میں مذکورہ دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک تو اس کا عمل (بھی) منتفی ہوجائے گا اور اس وقت اپنے مابعد کی طرف اس کی اضافت لازم ہوگی۔

اور جب داخل ہوجائے اس پر الف اور لام تو عمل میں دونوں شرطوں سے بے نیاز ہوجائے گا جیسے جاءَ نِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُه‘ (آیا میرے پاس وہ جس کا غلام مارا گیا)

**تشریح**: انتفٰی باب افتعال سے فعل ماضی ہے ''ختم ہونا،، مستَغنِیًا صیغہ اسم فاعل از باب استفعال ''بے نیاز ہونا،، بے پرواہ ہونا،،۔

مذکورہ عبارت میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں: ۱- واذانتفی الخ اسم مفعول کے عمل کرنے کی دو شرطوں میں سے اگر ایک شرط نہ پائی جائے تو وہ عمل نہیں کرے گا بلکہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا۔ جیسے زَیْدٌ مضرُوْبُ عمْرٍو اَمْسِ۔ یہ تو شرط اول کے منتفی ہونے کی مثال ہے شرط ثانی کے منتفی ہونے کی مثال مَضْرُوْبُ الْغُلَامِ ہے۔ ۲- و اِذَادَخَلَ الخ جب اسم مفعول پر الف لام (اسم موصول) داخل ہوتو پھر وہ بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ وہی ہے جو اسم فاعل میں اس قاعدہ کے تحت گذر چکی ہے (وہاں پر ملاحظہ فرمالیں) جیسے جَاءَ نِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُه‘۔ اس مثال میں اسم مفعول مضروبٌ پر الف لام موصول داخل ہے اس بناء پر یہ ماضی کے معنی میں ہونے کے باوجود بھی عمل کررہا ہے یعنی غُلَامُه‘ کو رفع دے رہا ہے یہ ماضی کے معنی میں اس لئے ہے کہ یہ جاءَ فعل ماضی کا فاعل بن رہا ہے۔

**ترکیب**: وَاِذَانْتَفٰی فِیْهِ اَحَدُ الشَّرْطَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ یَنْتَفِیْ عَمَلُه‘، واؤ مستانفہ، اذا ظرفیہ برائے شرط، انتفٰی فعل ماضی، فیہِ متعلق اَحدُ الشَّرْطَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ، مل ملاکر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے ملکر شرط، ینتفی فعل، عملُه‘ مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزاء جملہ شرطیہ۔

وَحِينَئِذٍ يَلْزَمُ إِضَافَتُه' إِلٰى مَا بَعْدَه'، حینئذٍ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ مقدم یَلْزَمُ کا، اضافتہ' مرکب اضافی ہوکر اس کا فاعل، الٰی جارہ، ما موصولہ، بعدہ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ ہوا وَقَعَ فعل مقدر کا، فعل مقدر اپنے فاعل ہو اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور یَلْزَمُ سے متعلق یَلْزَمُ اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَلِفُ وَاللَّامُ يَكُوْنُ مُسْتَغْنِيًا عَنِ الشَّرْطَيْنِ فِي الْعَمَلِ، واؤ مستانفہ، اذا ظرف فیہ برائے شرط، دخلَ فعل، علَيْهِ متعلق، الالِفُ واللامُ معطوف علیہ معطوف ہوکر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، یکوْنُ فعل ناقص، هُوَ اسم، مُسْتَغْنِيًا اسم فاعل هوَ فاعل۔ عنِ الشَّرْطَيْنِ متعلق اول۔ فی العمل متعلق دوم، اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر يَكُوْنُ کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جزاء جملہ شرطیہ۔

مِثْلُ جَاءَنِي الْمَضْرُوْبُ غُلَامُه'، مثلُ مضاف، جاء فعل، نون وقایہ، ی مفعول بہ، الف لام اسم موصول، مَضْرُوْبٌ اسم مفعول، غُلَامُه' مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل، اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر جاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مِثْلُ کا مضاف الیہ۔

# ۵- صفت مُشَبَّہ کا بیان

| وَخَامِسُهَا الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ وَهِيَ مُشَابِهَةٌ بِاسْمِ الْفَاعِلِ فِي التَّصْرِيْفِ وَفِيْ كَوْنِ كُلٍّ مِّنْهُمَا صِفَةً مِثْلُ حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُوْنَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ عَلٰى قِيَاسِ ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الْفِعْلِ اللَّازِمِ دَالَّةٌ عَلٰى ثُبُوْتِ مَصْدَرِهَا لِفَاعِلِهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْإِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ بِحَسْبِ الْوَضْعِ. |
|---|

**ترجمہ:** اوران (عوامل قیاسیہ) میں سے پانچواں (عامل) صفت مشبہ ہے اور وہ مشابہ ہوتی ہے اسم فاعل کے گردان میں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے صفت ہونے میں جیسے حَسَنٌ، حَسَنَان الخ ضاربٌ ضَارِبَان الخ کے طرز پر اور وہ فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے اپنے مصدر کے اپنے فاعل کیلئے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہے استمرار اور دوام کے طریقہ پر وضع کے اعتبار سے۔

**تشریح:** پانچواں قیاسی عامل صفت مشبہ ہے مذکورہ عبارت میں اس کی وجہ تسمیہ اور تعریف کی گئی ہے وہ یہ ہے۔

**صفت مشبہ کی وجہ تسمیہ:** مُشَبَّهَة باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے معنی ہیں "وہ چیز جس کو تشبیہ دی گئی ہو،، اس کا نام صفت مشبہ اس وجہ سے رکھا ہے کہ یہ دو باتوں میں اسم فاعل سے مشابہت رکھتی ہے:

۱- گردان میں جس طرح اسم فاعل کی گردان ہوتی ہے اس کے چھ صیغے آتے ہیں اسی طرح صفت مشبہ کی بھی گردان ہوتی ہے اور اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں دونوں کی گردانیں کتاب میں لکھ دی گئی ہیں اسم فاعل کی گردان ضاربٌ الخ اور صفت مشبہ کی گردان حَسَنٌ الخ ہے۔

۲- صفت ہونے میں، صفت کہتے ہیں ایسے معنی کو جو قائم بالغیر ہوں اسم فاعل اور صفت مشبہ دونوں میں ایسے معنی ہوتے

ہیں جن کا تعلق کسی ذات سے ہوتا ہے اور وہ ذات پہلے غیر متعین ہوتی ہے۔ اسم فاعل یا صفت مشبہ کے معنی سے متصف ہونے کے بعد متعین ہو جاتی ہے جس طرح ضَارِبٌ اسم فاعل کا تعلق کسی ذات سے ہوتا ہے ایسے ہی حَسَنٌ صفت مشبہ کا تعلق بھی کسی نہ کسی ذات سے ہوتا ہے تو صفت ہونے میں بھی دونوں مشابہ ہو گئے۔

**صفت مشبہ کی تعریف**: صفت مشبہ اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل لازم سے مشتق ہو اور اس ذات کو بتائے جس کے ساتھ فعل (معنی مصدری) وضع کے اعتبار سے بطور ثبوت قائم ہوں۔

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ صفت مشبہ میں چند باتیں ہوتی ہیں۔

۱- فعل لازم سے مشتق ہونا خواہ وہ فعل ابتداہی سے لازم ہو یا اس کو فعل لازم بنایا گیا ہو۔

۲- اس ذات کو بتانا جس کے ساتھ معنی مصدری قائم ہوں۔

۳- معنی مصدری کا قیام بطور ثبوت ہونا۔ بطور ثبوت کا مطلب ہے ہیشگی کے ساتھ۔

۴- معنی مصدری کا ثبوت اصل وضع (طے کرتے وقت) سے ہونا جیسے حَسَنٌ یہ ایک صفت مشبہ ہے یہ فعل لازم حَسُنَ یَحْسُنُ حُسْنًا سے بنی ہے حَسَنٌ اس ذات کو کہیں گے جس میں ابتداہی سے صفت حسن موجود ہو اور حَسَنٌ میں یہ بات اسی وقت سے پائی جاتی ہے جب سے اس کو وضع کیا گیا تھا۔

**اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق**: یہ دونوں اگر چہ بعض امور میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں مثلاً گردان، صفت ہونا، اس ذات کو بتانا جس کے ساتھ معنی مصدری قائم ہوں مگر دونوں میں دو فرق ہیں:

۱- صفت مشبہ تو فقط فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے اور اسم فاعل لازم اور متعدی دونوں سے۔ ۲- اسم فاعل میں تو فاعل کے لئے معنی مصدری کا وجود بطور حدوث (عارضی) ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں بطور ثبوت (دوام واستمرار)۔

**تنبیہ**: اشتقاق کے اعتبار سے صحیح لفظ صفت مشبہہ (دو ہاء کے ساتھ) ہے ایک ہاء اصلی اور ایک تاء سے بدلی ہوئی مگر دو ہاء کے اجتماع سے بولنے میں تکلف اور بھاری پن محسوس ہوتا ہے اس لئے اردو میں صفت مشبہ بولتے ہیں۔

**ترکیب**: وَخَامِسُهَا الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ. واؤ عاطفہ خامسھا مرکب اضافی مبتدا الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ مرکب توصیفی خبر۔

وھی ...... صِفَةٌ ۔ وھی مبتدا مشابھۃٌ اسم فاعل ھی ضمیر مستتر فاعل بِاسمِ الفاعل متعلق اول، فی التصریف معطوف علیہ، واؤ عاطفہ - فی جارہ، کونِ مصدر ناقص مضاف، کُلِّ موصوف، مِنْهُمَا کائنٍ محذوف سے متعلق، کائنٍ اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر کونِ کا مضاف الیہ واسم، صفۃ خبر، مصدر ناقص اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر فی جارہ کا مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق دوم مُشَابِهَةٌ سے مُشَابِهَةٌ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

مِثْلُ ...... ضَارِبَاتٌ ۔ مثل مضاف، حَسَنٌ سے حَسَنَاتٌ تک (لفظاً مرفوع محلاً مجرور) ذوالحال، عَلٰی جارہ، قیاس مضاف، ضاربٌ سے آخر تک مضاف الیہ، (لفظاً مرفوع ومحلاً مجرور) مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ محذوف کی خبر، ایک

ترکیب یوں بھی کر سکتے ہیں۔حسنٌ سے حسناتٌ تک مثلُ کا مضاف الیہ۔ مثل مضاف الیہ سے مل کر مثالہ کی خبر، علیٰ قیاس الخ مل ملا کر ھو مبتدا محذوف کی خبر، اس طرح یہ دو جملے بن جائیں گے۔

وھی مُشْتَقَّةٌ ......... الْوَضْعِ، ھی مبتدا، مُشْتَقَّةٌ اسم مفعول ھی مستتر نائب فاعل، من الفعل اللازم متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر اول، دالّةٌ اسم فاعل ھی مستتر فاعل، علیٰ جارہ، ثبوت مصدر مضاف ہ مصدر ھا مرکب اضافی ہو کر ثبوت کا مضاف الیہ، لام جارہ، فاعلھا مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ثُبُوْت سے متعلق، علی جارہ، سبیل مضاف، الِاسْتِمْرَارِ وَالدَّوَام معطوف علیہ معطوف ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور متعلق دوم ہوا مصدر کا، ثُبُوْتِ مصدر اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر علی کا مجرور، جار مجرور دالّةٌ سے متعلق، باء جارہ، حسب الوضع مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق دوم ہوا دَالَّةٌ سے، دَالَّةٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھی اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر دوم، مبتدا دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اگر دَالَّةٌ کو منصوب پڑھیں تو یہ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر حال ہوگا مُشْتَقَّةٌ کی ھی ضمیر مستتر سے ھی ذوالحال اپنے حال سے مل کر پھر نائب فاعل ہوگا اس صورت میں مبتدا کی خبر ایک ہی ہوگی۔

> وَتَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهَا مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ زَمَانٍ لِكَوْنِهَا بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ وَاَمَّا اشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيْهَا اِلَّا اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْمَوْصُوْلِ لَا يَتَاَتّٰى فِيْهَا لِاَنَّ اللَّامَ الدَّاخِلَةَ عَلَيْهَا لَيْسَتْ بِمَوْصُوْلٍ بِالْاِتِّفَاقِ.

**ترجمہ**: اور وہ اپنے فعل کا (جیسا) عمل کرتی ہے زمانہ کی شرط کے بغیر، اس کے ثبوت کے معنی میں ہونے کی وجہ سے اور بہر حال اعتماد کی شرط پس اس کا اس میں اعتبار کیا جاتا ہے مگر موصول پر اعتماد اس میں حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ وہ لام جو اس پر داخل ہونے والا ہے وہ بالاتفاق موصول نہیں ہے۔

**تشریح**: مذکورہ عبارت میں صفت مشبہ کا عمل اور اس کے عمل کی شرط بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت یہ ہے۔

**صفت مشبہ کا عمل اور عمل کی شرط**: صفت مشبہ اپنے فعل لازم جیسا عمل کرتی ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتی ہے جیسے زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ۔حَسَنٌ صفت مشبہ نے اپنے فاعل اَلْوَجْهُ کو رفع دیا ہے اس کے عمل کرنے کی فقط ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ اس کے شروع میں پانچ چیزوں :۱-مبتدا ۲-موصوف ۳-ذوالحال ۴-حرف نفی ۵-حرف استفہام۔ میں سے کوئی ایک ہو اس کی وجہ وہی ہے جو اسم فاعل میں گذر چکی ہے اس کا اعتماد موصول پر نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے شروع میں جو لام آتا ہے وہ بالاتفاق موصول نہیں ہوتا بلکہ لام تعریف ہوتا ہے وَاَمَّا اشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ سے آخر تک یہی بات بتائی ہے۔

رہ گئی حال اور استقبال کے معنی میں ہونے کی شرط تو وہ اس کے لئے نہیں ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ صفت مشبہ ثبوت اور دوام کو بتاتی ہے اگر اس کو کسی خاص زمانہ کے ساتھ مقید کر دیا جائے تو ثبوت و دوام کہاں باقی رہے گا مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ زَمَانٍ سے یہی سمجھایا ہے مگر یہاں ایک اعتراض ہو سکتا ہے وہ اور اس کا جواب یہ ہے۔

**اعتراض**: صفت مشبہ اسم فاعل کی فرع ہے اس لئے کہ وہ اسم فاعل کے مشابہ ہے تو اصل کے عمل کی تو دو شرطیں ہیں اور فرع کے عمل کی فقط ایک شرط۔ اس سے تو فرع کا اصل سے بڑھنا لازم آگیا؟

**جواب**: اس کے دو جواب ہیں: ۱-ثبوت و دوام میں ماضی، حال، اور مستقبل تینوں زمانے شامل ہیں تو صفت مشبہ میں حال اور استقبال ضرور پایا جائے گا ۲-اسم فاعل میں حال یا استقبال کی شرط مفعول بہ کو نصب دینے کے لئے ہے فاعل کو رفع دینے کے لئے نہیں اور صفت مشبہ کا مفعول بہ ہوتا ہی نہیں اس لئے اس شرط کی بھی ضرورت نہیں۔

**ترکیب**: وَتَعْمَلُ ...... الثُّبُوْتِ، واؤ مستانفہ - تعملُ فعل، ھِیَ ضمیر فاعل، عملَ مضاف، فِعْلِھا مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق، مِنْ جارہ، غَیْرِ مضاف، اِشْتِرَاط مضاف الیہ مضاف، زَمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر غیر کا مضاف الیہ، غیر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مِنْ کا مجرور، جار مجرور متعلق اول ہوا تعمَلُ کا، لام جارہ، کون مصدر ناقص مضاف، ھا مضاف الیہ اسم، بمعْنَی الثُبوْتِ مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر کون کی خبر، کون اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر لام کا مجرور جار مجرور متعلق دوم تعمل سے تَعْمَلُ اپنے فاعل، مفعول مطلق اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَاَمَّا ...... بِالْاِتِّفَاقِ، واؤ عاطفہ، اَمَّا حرف شرط برائے تفصیل، اشتراط الاعتماد مرکب اضافی ہو کر مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء جزائیہ، مُعْتَبَرٌ اسم مفعول، ھوَ مستثنیٰ منہ، فیھا متعلق، اِلَّا حرف استثناء، اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، الاعتماد مصدر، علی اَلْمَوْصُوْلِ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر انَّ کا اسم، لایتاتّٰی فعل مضارع منفی از باب تفعل (حاصل ہونا) ھُوَ مستتر فاعل، فیھا متعلق یتاتّٰی سے، لام جارہ، انَّ حرف مشبہ بالفعل، اللام موصوف، الداخلۃَ اسم فاعل، ھیَ مستتر فاعل، علیھا متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اللام کی صفت، موصوف صفت سے مل کر اَنَّ کا اسم، لیست فعل ناقص ھی ضمیر اسم، باء جارہ، مَوْصُوْلِ اسم مفعول ھو نائب فاعل، بالْاِتِّفَاقِ مَوْصُوْلِ سے متعلق، مَوْصُوْلِ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر باء کا مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لَیْسَتْ کی خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم و خبر سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق دوم ہوا لَایَتَاتّٰی سے، لَایَتَاتّٰی اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر اَنَّ کی خبر، اَنَّ اسم و خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ سے مل کر نائب فاعل ہوا مُعْتَبَرٌ کا، معتبرٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر متضمن بمعنی جزاء، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

| وَقَدْ يَكُوْنُ مَعْمُوْلُهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِي الْمَعْرِفَةِ وَعَلَى التَّمْيِيْزِ فِي النَّكِرَةِ وَمَجْرُوْرًا عَلَى الْاِضَافَةِ. |
|---|

**ترجمہ**: اور کبھی اس (صفت مشبہ) کا معمول منصوب ہوتا ہے معرفہ (ہونے کی صورت) میں مفعول کے ساتھ تشبیہ کی بناء پر اور نکرہ (ہونے کی صورت) میں تمیز ہونے کی بناء پر اور کبھی (وہ) مجرور ہوتا ہے اضافت کی بناء پر۔

**تشریح**: اس سے پہلے صفت مشبہ کا عمل بتایا گیا کہ وہ اپنے فاعل کو رفع دیتی ہے اس عبارت میں بتلایا ہے کہ اس کا معمول یعنی فاعل کبھی کبھی منصوب اور مجرور بھی ہوتا ہے منصوب ہونے کی دو وجہیں ہوتی ہیں:

۱- مفعول بہ کے مشابہ ہونا یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب معمول معرفہ ہو جیسے حَسَنُ الْوَجْهَ اس میں الوجہ منصوب ہے مگر حسنٌ کا مفعول نہیں بلکہ مفعول کے مشابہ ہے اس لئے کہ صفت مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے اور فعل لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا اس کو مفعول بہ کے مشابہ اس لئے کہا گیا کہ یہ اسم فاعل کے مفعول کی طرح ہے۔

۲۔ تمیز ہونا۔ یہ اس وقت ہوگا جب اس کا معمول نکرہ ہو جیسے حَسَنٌ وَجْهًا یہ تفصیل بصریین کے نزدیک ہے اور یہی پسندیدہ اور بہتر ہے اسی لئے کتاب میں اسی کو ذکر کیا گیا ورنہ کوفیین کے نزدیک معمول کے منصوب ہونے کی وجہ بہرصورت تمیز ہونا ہے، اور بعض نحاۃ کے نزدیک بہرصورت مفعول کے مشابہ ہونا ہے۔

اور مجرور ہونے کی فقط ایک ہی وجہ ہے اور وہ ہے اضافت یعنی معمول کا مضاف الیہ ہونا جیسے حَسَنُ الْوَجْهِ۔

**ترکیب:** واؤ مستانفہ یا عاطفہ، قد حرف توقع برائے تقلیل یکونُ فعل ناقص، مَعْمُوْلُهَا مرکب اضافی اسم، منصوبًا اسم مفعول، ھوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، علیٰ جارہ، التَّشْبِيْه مصدر، بِالْمَفْعُوْلِ مصدر سے متعلق، فِي الْمَعْرِفَةِ متعلق دوم، مصدر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر علیٰ کا مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔

واؤ عاطفہ، علیٰ جارہ، اَلتَّمْيِيْزُ مصدر، فی النَّكِرَةِ مصدر سے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر علیٰ کا مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مَنْصُوْبًا سے متعلق، مَنْصُوْبًا نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَجْرُوْرًا اسم مفعول، ھوَ نائب فاعل، عَلَى الاضَافَةِ متعلق، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، مَنْصُوْبًا معطوف علیہ معطوف سے مل کر یَكُوْنُ کی خبر، یکونُ اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

| وَتَكُوْنُ صِيْغَةُ اِسْمِ الْفَاعِلِ قِيَاسِيَّةً وَصِيَغُهَا سَمَاعِيَّةً مِثْلُ حَسَنٍ وَصَعْبٍ وَشَدِيْدٍ. |
|---|

**ترجمہ:** اور اسم فاعل کا صیغہ قیاسی اور صفت مشبہ کے صیغے سماعی ہوتے ہیں جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) اور صَعْبٌ (مشکل) اور شَدِيْدٌ (سخت)۔

**تشریح:** اس سے پہلے صفت مشبہ کی تعریف کے بعد اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان دو فرق بیان کئے گئے تھے یہاں پر ایک تیسرا فرق بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں یعنی ان کے بنانے کے قاعدے متعین ہیں ان قاعدوں کے مطابق ہر فعل سے اس کو بنایا جا سکتا ہے وہ قواعد صرف اور نحو کی دیگر کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں اور صفت مشبہ کے صیغے سماعی ہیں ان کا تعلق سماع سے ہے جو اہل زبان سے سن لئے وہی استعمال کئے جائیں گے اپنی طرف سے ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

**فائدہ:** جن افعال میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں ان سے صفت مشبہ کے صیغے قیاس کے مطابق بنتے ہیں یعنی مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فعلاءُ کے وزن پر سَوِدَ، یَسْوَدُ سے اَسْوَدُ (کالا) اور سَوْدَاءُ (کالی) عَرِجَ، یَعْرَجُ سے اَعْرَجُ (لنگڑا) اور عَرْجَاءُ (لنگڑی) وغیرہ۔

**ترکیب:** واؤ مستانفہ، تکُوْنُ فعل ناقص، صِيْغَةُ مضاف، اِسْمِ الْفَاعِلِ مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر تکونُ کا اسم قِيَاسِيَّةً خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ، تکونُ فعل محذوف، صِيَغُهَا مرکب اضافی اسم، سَمَاعِيَّةً خبر، فعل ناقص محذوف اسم وخبر سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

مِثْلُ الخ. مِثْلُ مضاف، حسنٍ وصَعْبٍ وَشَدِيْدٍ معطوف علیہ معطوفات ہو کر مثلُ کا مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

# ٦- مُضاف کا بیان

وَسَادِسُهَا الْمُضَافُ، كُلُّ اِسْمٍ اُضِيفَ اِلٰى اِسْمٍ آخَرَ فَيَجُرُّ الْاَوَّلُ الثَّانِيَ مُجَرَّدًا عَنِ اللَّامِ وَالتَّنْوِيْنِ وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ لِاَجْلِ الْاِضَافَةِ

**ترجمہ**: اوران (عوامل قیاسیہ) میں سے چھٹا مضاف ہے۔ ہرایسا اسم جس کی اضافت کردی گئی ہو دوسرے اسم کی طرف تو پہلا دوسرے کو جر (زیر) دیتا ہے اس حال میں کہ وہ (پہلا) لام اور تنوین اور وہ چیز جو تنوین کے قائم مقام ہوتی ہے یعنی تثنیہ اور جمع کا نون (ان) سے خالی ہو اضافت کی وجہ سے۔

**تشریح**: چھٹا قیاسی عامل مضاف ہے مضاف باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا مصدر ہے اضافۃٌ اس کے معنی ہیں ''ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف ایک مخصوص طریقہ سے کردینا،، اس لئے مضاف کے لغوی معنی ہوں گے'' نسبت کیا ہوا اسم،، اور اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

**مضاف کی تعریف**: مضاف ہر وہ اسم ہے جس کی دوسرے اسم کی طرف مخصوص طریقے سے نسبت کردی گئی ہو کُلُّ اِسْمٍ اُضِيفَ اِلٰى اِسْمٍ آخَرَ کا یہی مفہوم ہے۔

جس اسم کی طرف یہ مخصوص نسبت ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور ان دونوں کے مجموعہ کو مرکب اضافی کہتے ہیں جیسے کِتَابُ کَاشِفٍ (کاشف کی کتاب) اس میں کتاب کی نسبت (جو مخصوص قسم کی ہے) کاشف کی طرف کی گئی ہے اس لئے کتابُ مضاف اور کاشفٍ مضاف الیہ ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کا نام مرکب اضافی ہے۔

**فائدہ**: مرکب اضافی میں جو مخصوص نسبت ہوتی ہے اس کا نام نسبت تقییدی ہے اس لئے کہ اس میں اسم ثانی اسم اول کی قید ہوتا ہے۔

**مضاف کا عمل**: فَيَجُرُّ الْاَوَّلُ الثَّانِيَ مضاف کا عمل یہ ہے کہ وہ دوسرے اسم (مضاف الیہ) کو جر دیتا ہے جیسا کہ ذکر کردہ مثال سے ظاہر ہے اس میں کتابُ نے کاشفٍ کو جر دیا ہے۔

**مضاف کی شرط**: مضاف کی شرط یہ ہے کہ نہ اس پر لام تعریف آتا ہے نہ تنوین اور نہ تنوین کا قائم مقام یعنی تثنیہ اور جمع کا نون اس لئے کہ لام تعریف کی صورت میں تو وہ خود ہی معرفہ ہوگا اضافت کا جو فائدہ ہے تعریف یا تخصیص وہ چوں کہ پہلے ہی حاصل ہے اس واسطے اضافت بے فائدہ رہ جائیگی، رہ گئی تنوین یا اس کا قائم مقام یعنی تثنیہ یا جمع کا نون تو چونکہ اس سے اسم تام ہوجاتا ہے اور تام کی اضافت ہی نہیں ہوسکتی (اسم تام کا بیان اگلے عامل میں دیکھئے) مُجَرَّداً عَنِ اللَّامِ الخ سے یہی بات بتلائی ہے۔

لِاَجْلِ الْاِضَافَةِ- یعنی اسم اول (مضاف) کا تنوین اور اس کے قائم مقام سے خالی ہونا صرف اضافت کی وجہ سے ہو اگر یہ اضافت کی وجہ سے ہوگا تو اسم اول کا مضاف بننا صحیح ہوگا اور اگر کسی اور وجہ سے ہو تو اس کا مضاف بننا صحیح نہیں ہوگا مثلاً کِتَابٌ پر اگر الف لام داخل کردیں تو تنوین ہٹ جائے گی مگر یہ ہٹنا الف لام کی وجہ سے ہوگا اضافت کی وجہ سے نہیں اس لئے اَلْكِتَابُ کو مضاف نہیں بنا سکتے حالاں کہ اس میں تنوین نہیں۔

**ترکیب**: وسادسُهَا الْمُضَافُ، واؤ عاطفہ،سادسُہا مرکب اضافی مبتدا،المضافُ خبر۔

کُلُّ اسمٍ ۔۔۔ الاضَافَۃِ، کلُّ اسم مرکب اضافی موصوف اُضِیْفَ فعل ماضی مجہول ھوَ نائب فاعل،الٰی جارہ، اسم آخر مرکب توصیفی مجرور، جارمجرور اُضِیْفَ سے متعلق،فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط۔

فاء جزائیہ،یجرُّ فعل،الاوّلُ ذوالحال،الثانیَ مفعول بہ، مُجرَّدًا اسم مفعول،ھوَ نائب فاعل،عن جارہ،اللام معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،التنوینِ معطوف اول، واؤ عاطفہ،ما موصولہ، یقُوْمُ فعل ھوَ فاعل، مَقَامَہٗ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ،من جارہ،نونی مضاف،التَّثنِیۃِ وَالْجَمْعِ معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ،مضاف بامضاف الیہ من کا مجرور، جارمجرور متعلق ہوئے یقُوْمُ سے،یقُوْمُ اپنے فاعل،مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر عنْ کا مجرور، جارمجرور متعلق اول ہوئے مجرّداً سے،لام جارہ، اَجْلِ الْاِضَافَۃِ مرکب اضافی مجرور، جارمجرور متعلق دوم،مجردا نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل،یجُرُّ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر متضمن بمعنی جزاء، جملہ اسمیہ خبریہ۔

| وَالْاِضَافَۃُ اِمَّا بِمَعْنَی اللَّامِ الْمُقَدَّرَۃِ اِنْ لَمْ یَکُنِ الْمُضَافُ اِلَیْہِ مِنْ جِنْسِ الْمُضَافِ وَلَا یَکُوْنُ ظَرْفًا لَہٗ مِثْلُ غُلَامُ زَیْدٍ، وَاِمَّا بِمَعْنَی مِنْ اِنْ کَانَ مِنْ جِنْسِہٖ مِثْلُ خَاتَمُ فِضَّۃٍ، وَاِمَّا بِمَعْنَی فِیْ اِنْ کَانَ ظَرْفًا لَہٗ نَحْوُضَرْبُ الْیَوْمِ۔ |
|---|

**ترجمہ**: اور اضافت یا تو لام مقدرہ (پوشیدہ) کے معنی میں (ہوگی) اگر نہ ہو مضاف الیہ مضاف کی جنس سے اور نہ وہ (مضاف الیہ) اس (مضاف) کا ظرف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، (زید کا غلام) اور یا مِنْ کے معنی میں ہوگی اگر ہو وہ (مضاف الیہ) اس (مضاف) کی جنس سے جیسے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی) اور یا فِیْ کے معنی میں ہوگی اگر ہو وہ (مضاف الیہ) اس (مضاف) کا ظرف جیسے ضَرْبُ الْیَوْمِ۔ (دن کی مار)

**تشریح**: اس عبارت میں مصنفؒ نے اضافت معنویہ کی قسمیں بیان کی ہیں ان قسموں کو سمجھنے کے لئے بطور تمہید اضافت کے بیان کا مختصر خاکہ ذہن نشیں کر لیجئے۔

**اضافت کی تعریف اور قسمیں**: ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف حرف جر لفظی یا تقدیری کے واسطے سے کر دینا اضافت کہلاتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اس میں مرَّ فعل کی نسبت حرف جر لفظی (باء) کے ذریعہ زید کی طرف کی گئی یہ بھی اضافت ہے مگر اس میں حرف جر اور اس کے مدخول کو جار مجرور سے تعبیر کرتے ہیں اور جیسے غلامُ زَیْدٍ اس میں غلامُ کی نسبت زَیْدٍ کی طرف ہے مگر اس میں حرف جر تقدیری ہے اور وہ لام ہے اس صورت میں منسوب کو مضاف اور منسوب الیہ کو مضاف الیہ کہتے ہیں عربی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں ہوتا ہے اور اردو میں اس کا الٹا ہوتا ہے،اضافت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔لفظیہ ۲۔معنویہ

**اضافت لفظیہ کی تعریف**: اضافت لفظیہ اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں کسی صیغۂ صفت (اسم فاعل،اسم مفعول، صفت مشبہ وغیرہ) کی اضافت اس کے معمول (فاعل،مفعول بہ) کی طرف کی گئی ہو جیسے ضَارِبُ عَمْرٍو اور حَسَنُ الْوَجْہِ

پہلی مثال میں اسم فاعل کی اضافت اس کے مفعول بہ کی طرف اور دوسری میں صفت مشبہ کی اضافت اس کے فاعل کی طرف ہے۔

**اضافت معنویہ کی تعریف:** اضافت معنویہ اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں مضاف اس صیغۂ صفت کے علاوہ ہو جس کی اضافت اس کے معمول کی طرف کی گئی ہو، چاہے مضاف صیغۂ صفت ہی نہ ہو یعنی اسم جامد ہو جیسے غُلامُ زَیْدٍ یا مضاف تو صیغۂ صفت ہو مگر مضاف الیہ اس کا معمول نہ ہو جیسے کَرِیْمُ البَلَدِ اس میں کریم صیغہ صفت ہے مگر مضاف الیہ البَلَدِ نہ تو کریم کا فاعل ہے اور نہ مفعول بہ بلکہ ظرف ہے (شہر میں سخاوت کرنے والا) اس تمہید کے بعد مذکورہ عبارت کا مطلب سمجھئے۔

اضافت معنویہ کی تین قسمیں ہیں: ۱-بمعنی لام ۲-بمعنی مِنْ ۳-بمعنی فِیْ۔

**۱-اضافت بمعنی لام:** والاضافة اِما بمعنی اللام...... اس اضافت میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لام کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جیسے غلامُ زَیْدٍ اس کے معنی وہی ہیں جو غُلامٌ لِزَیْدٍ کے ہیں یعنی زید کا غلام، یہ اضافت اس وقت ہوتی ہے جب مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو جیسے مثال مذکور میں زَیْدٌ نہ تو غلامٌ کی جنس سے ہے اور نہ اس کا ظرف ہے اس اضافت میں یا تو مضاف اور مضاف الیہ میں بالکل تباین (جدائی) ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثال میں یا مضاف الیہ مضاف سے خاص ہوتا ہے جیسے عِلْمُ الْحَدِیْثِ حدیث بھی علم ہی ہے مگر مطلق علم سے خاص ہے۔

**اضافت بمعنی مِنْ:** وَاِمَّا بِمعنی مِنْ...... اس اضافت میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مِنْ کے معنی کا لحاظ کیا جاتا ہے جیسے خاتِمُ فِضَّةٍ اس کے وہی معنی ہیں جو خاتِمٌ مِنْ فِضَّةٍ کے ہیں "یعنی چاندی کی انگوٹھی"، یہ اضافت اس وقت ہوتی ہے جب مضاف الیہ اور مضاف دونوں کی جنس ایک ہو جیسے مذکورہ مثال میں خاتِمٌ (انگوٹھی) فِضَّةٌ چاندی کی جنس سے ہے یعنی دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں اس اضافت سے مضاف کی نوع معلوم ہو جاتی ہے جیسے مثال مذکور میں یہ بات معلوم ہوگئی کہ انگوٹھی چاندی کی ہے کسی اور چیز کی نہیں۔

**اضافت بمعنی فی:** اس اضافت میں فِیْ کے معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے جیسے ضَرْبُ الْیَوْمِ اس کے وہی معنی ہیں جو ضَرْبٌ فی الیومِ کے ہیں "دن کی مار یعنی دن میں مارنا"، یہ اضافت اس وقت ہوتی ہے جب مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو مثال مذکور میں اَلْیَوْمِ، ضَربٌ کا ظرف ہے۔

**ترکیب:** وَالْاِضَافَةُ اِمَّا بِمَعْنَی اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ وَاِمَا بِمَعْنٰی مِنْ وَاِمَا بِمَعْنٰی فِیْ، واؤ مستانفہ الْاِضَافَةُ مبتداء اما حرف زائد جو اما عاطفہ سے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے باء جارہ۔ معنی مضاف اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ مرکب توصیفی مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ باء کا مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ واؤ عاطفہ اما حرف عطف برائے تردید بمعنی من مل ملا کر معطوف اول وَاِمَا بِمَعْنٰی فِیْ معطوف دوم معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر کائنة محذوف کے متعلق کائنة اپنے فاعل ھی اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اِنْ لَمْ یَکُنِ الْمُضَافُ اِلَیْهِ مِنْ جِنْسِ الْمُضَافِ وَلَایَکُوْنُ ظَرْفًا لَّه، اِنْ شرطیہ، لَمْ جازمہ، یکنْ فعل ناقص، الْمُضَافُ اسم مفعول، الیهِ متعلق، اسم مفعول نائب فاعل ھوَ اور متعلق سے مل کر اسم، مِنْ جارہ، جِنْسِ الْمُضَافِ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ثابتًا محذوف کے متعلق، ثابتاً اپنے فاعل ھوَ اور متعلق سے مل کر یکُنْ کی خبر، فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لایَکُوْنُ فعلِ ناقص منفی، ھو مستتر اسم، ظرفًا خبر، له متعلق، یکون اسم وخبر اور متعلق سے

مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر شرط، جزاء محذوف ہے جس پر سابقہ جملہ دلالت کررہا ہے وہ یہ ہے فَالْاِضَافَةُ تَكُوْنُ بِمَعْنَى اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ، فَالْاِضَافَةُ مبتدا، تکونُ فعل ناقص، هِىَ اسم بِمَعْنَى اللَّامِ الْمُقَدَّرَةِ مل ملا کر ظرف مستقر ہو کر تکُوْنُ کی خبر، تَكُوْنُ اسم وخبر سے مل کر مبتدا کی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جزاء، جملہ شرطیہ۔

اِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِهٖ، فعل ناقص اسم وخبر سے ملکر شرط، جزاء محذوف ہے اور وہ یہ ہے، فَالْاِضَافَةُ تَكُوْنُ بمعنى مِنْ، جملہ شرطیہ۔

اِنْ كَانَ ظَرْفًا لَهٗ، مل ملا کر شرط، جزاء محذوف ہے اور وہ یہ ہے، فالاضافَةُ تكُوْنُ بمعنٰى فِىْ جملہ شرطیہ

مثلُ غُلَامُ زَيْدٍ، مثل مضاف، غُلَامُ زَيْدٍ مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مِثَالُهٗ مبتدا محذوف کی خبر، اسی طرح اگلی دونوں مثالوں کی ترکیب کر لیجئے۔

# ۷۔ اسم تام کا بیان

وَسَابِعُهَا الْاِسْمُ التَّامُ، كُلُّ اِسْمٍ تَمَّ فَاسْتَغْنٰى عَنِ الْاِضَافَةِ بِاَنْ يَّكُوْنَ فِىْ آخِرِهٖ تَنْوِيْنٌ اَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ، اَوْ يَكُوْنَ فِىْ آخِرِهٖ مُضَافٌ اِلَيْهِ، وَهُوَ يَنْصِبُ النَّكِرَةَ عَلٰى اَنَّهَا تَمْيِيْزٌ لَهٗ، فَيَرْفَعُ مِنْهُ الْاِبْهَامَ مِثْلُ عِنْدِىْ رِطْلٌ زَيْتًا وَمَنَوَانِ سَمْنًا وَعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَلِىْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

**ترجمہ**: اور ان (قیاسی عاملوں) میں سے ساتواں "اسم تام" ہے (اسم تام) ہر ایسا اسم ہے جو تام ہو گیا ہو (اور) پھر اضافت سے بے نیاز ہو گیا ہو بایں طور کہ اس کے آخر میں تنوین ہو یا ایسی چیز ہو جو اس (تنوین) کے قائم مقام ہوتی ہے یعنی تثنیہ اور جمع کے نون یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو اور وہ (اسم تام) نکرہ کو نصب دیتا ہے اس بنا پر کہ وہ (نکرہ) اس کی تمیز (ہوتا) ہے پس وہ (نکرہ) اس (اسم تام) سے ابہام کو دور کر دیتا ہے جیسے عِنْدِىْ رِطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل روغن زیتون ہے) اور مَنَوَانِ سَمْنًا (میرے پاس دو من گھی ہے) اور عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (میرے پاس بیس درہم ہیں) اور لِىْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا (میرے پاس اس کی بھری ہوئی مقدار ہے از روئے شہد کے)۔

**تحقیق**: اَلتَّامُ باب ضرب سے اسم فاعل ہے اصل میں تَامِمٌ تھا میم کا میم میں ادغام کرکے تامٌ ہو گیا معنی ہیں "پورا"، تَمَّ یہ مذکورہ باب سے فعل ماضی ہے، فَاسْتَغْنٰى، باب استفعال سے فعل ماضی ہے "بے نیاز ہونا"، يَرْفَعُ مِنْهُ "اٹھانا، دور کرنا"، رِطْلٌ، یہ راء کے فتحہ اور کسرہ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے مگر کسرہ زیادہ فصیح ہے یہ بارہ اوقیہ کا ایک وزن ہوتا ہے جس کے چالیس تولہ بنتے ہیں، زَيْتٌ، زیتون کے تیل کو بھی کہتے ہیں اور مطلق تیل کو بھی، مَنَوَانِ ۔ یہ مَنٌّ کا تثنیہ ہے اور مَنٌّ ایک پیمانہ ہوتا ہے جس میں دو رطل آ جاتے ہیں سَمْنٌ گھی، مَلْأٌ، میم کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ مصدر ہے "بھرنا"، اور مِلْأٌ میم کے کسرہ اور لام کے سکون کے ساتھ "وہ مقدار جو کسی چیز میں بھر جائے" عَسَلٌ "شہد"۔

**تشریح**: ساتواں قیاسی عامل "اسم تام" ہے اس کی تعریف تام ہونے کی حالتیں اور عمل درج ذیل ہیں:

**اسم تام کی تعریف:** كُلُّ اِسْمٍ تَمَّ فَاسْتَغْنٰی عَنِ الْاِضَافَةِ، اسم تام ایسا اسم ہے جو تام ہو کر اضافت سے بے نیاز ہو جائے یعنی اس کا آخر اس انداز پر ہو جائے کہ اس انداز کے ہوتے ہوئے اس کو مضاف نہ بنایا جا سکتا ہو۔

**اسم کے تام ہونے کی حالتیں:** اسم کے تام ہونے کی پانچ حالتیں ہوتی ہیں:

۱- بِاَنْ یَکُوْنَ فِیْ آخِرِهٖ تَنْوِیْنٌ، اس کے آخر میں تنوین ہو خواہ لفظی ہو یا تقدیری ہو لفظی کی مثال "رِطْلٌ" اور تقدیری کی مثال اَحَدَ عَشَرَ یہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا تنوین سے اسم، تام اس لئے ہو جاتا ہے کہ تنوین کے ہوتے ہوئے وہ مضاف نہیں ہو سکتا اگر مضاف بنائیں گے تو تنوین نہیں رہے گی، یعنی تنوین بھی رہے اور مضاف بھی ہو جائے ایسا نہیں ہوگا۔

۲- اس کے آخر میں تثنیہ کا نون ہونا جیسے مَنَوَان۔

۳- اس کے آخر میں جمع کا نون ہونا جیسے بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا اس میں اخسرِیْنَ اسم تام ہے۔

۴- اس کے آخر میں جمع کے مشابہ نون ہونا جیسے عِشْرُوْنَ یہ جمع نہیں بلکہ مشابہ جمع ہے اس لئے کہ اس کے معنی بیس ہیں، اگر جمع کہیں گے تو پھر اس کے معنی تیس ہو جائیں گے کیوں کہ اس کا مفرد عَشْرٌ ہوگا جس کے معنی دس ہیں اور جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے اس لئے تین دس ملا کر تیس ہو جاتے ہیں، چونکہ یہ خود جمع نہیں اس لئے اس کے آخر میں جو نون ہے وہ بھی جمع کا نہیں بلکہ مشابہ نون جمع ہے کتاب کی عبارت اَوْ مَا یَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَیِ التَّثْنِیَةِ وَالْجَمْعِ، سے یہی تینوں حالتیں بتائی ہیں- جمع سے مراد جمع اور مشابہ جمع دونوں ہیں، ان تینوں صورتوں میں بھی اسم تام اسی لئے ہوتا ہے کہ اس کو بحالت نون مضاف نہیں بنایا جا سکتا۔

۵- اَوْ یَکُوْنَ فِیْ آخِرِهٖ مُضَافٌ اِلَیْهِ، یعنی اس کے آخر میں مضاف الیہ کا ہونا جیسے ملؤهٗ اس میں مِلْأٌ کی اضافت ہٗ کی طرف ہوگئی، اس ہٗ مضاف الیہ کی وجہ سے یہ اسم تام ہو گیا یعنی یہ دونوں کلمے حکماً ایک ہو گئے اب اس کو اس حالت میں مضاف نہیں کیا جا سکتا، اگر مضاف بنائیں گے تو ہ کو ہٹانا پڑے گا اور اگر ہ کو ہٹا دیں گے تو یہ تام نہیں رہے گا۔ اس مثال کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس برتن وغیرہ میں بھری ہوئی مقدار شہد کی ہے کسی اور چیز کی نہیں۔

**اسم تام کا عمل:** وَهُوَ یَنْصِبُ النَّکِرَةَ عَلٰی اَنَّهَا تَمِیْیزٌ فَیَرْفَعُ مِنْهُ الْاِبْهَامَ، اسم تام، اسم نکرہ کو تمیز بنا کر نصب دیتا ہے یعنی اسم تام خود ممیز ہوتا ہے اور ممیز میں ابہام ہوتا ہے تو اس ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے بعد ایک اسم نکرہ آئے گا جو اسم تام کے ابہام کو دور کریگا اور اسم تام اس اسم نکرہ کو نصب دے گا جیسے عِنْدِیْ رَطْلٌ (میرے پاس ایک رطل ہے) اس میں ابہام ہے کہ رطل کس چیز کا ہے؟ تیل کا، پانی کا، شربت کا، یا کس چیز کا؟ اس کے ساتھ جب زیتًا ملا دیا تو اس کا ابہام دور ہو گیا اور رطل متعین ہو گیا کہ وہ تیل کا ہے کسی اور چیز کا نہیں اس لئے زیتًا جو نکرہ ہے یہ رطل ممیز کی تمیز ہے اور اس کو نصب رطلٌ اسم تام نے دیا ہے، اسی طرح باقی تینوں مثالیں سمجھئے، چار مثالیں اسم تام کی مختلف حالتوں کو بتانے کے لئے لائی گئی ہیں ان کی تشریح پہلے ہی کر دی گئی ہے۔

**ترکیب:** وَسَابِعُهَا اَلْاِسْمُ التَّامُّ، سَابِعُهَا مرکب اضافی مبتدا، الاسمُ التامُّ مرکب توصیفی خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

كُلُّ اِسْمٍ تَمَّ فَاسْتَغْنٰی عَنِ الْاِضَافَةِ بِاَنْ یَکُوْنَ فِیْ آخِرِهٖ تَنْوِیْنٌ اَوْ مَا یَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنَیِ التَّثْنِیَةِ

والجمع ،او یکون فی آخرہ مضاف الیہ، کلُّ مضاف ،اسم موصوف، تمّ فعل ھو فاعل ،فعل فاعل سے مل کر اسم کی صفت ،موصوف باصفت مضاف الیہ، کُلُّ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط۔

فاء جزائیہ-استغنی فعل ھو فاعل ،عن الاضافۃ متعلق اول،باء جارہ، ان ناصبہ،یکون فعل ناقص ،فی جارہ آخرہ مرکب اضافی مجرور، جارمجرور ثابتاً محذوف کے متعلق،ثابتاً اپنے فاعل ھو اور متعلق سے ملکر یکون کی خبر ،تنوین معطوف علیہ،او عاطفہ،ماموصولہ،یقوم فعل ھو فاعل ،مقامہ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ،من جارہ، نونی مضاف ،التثنیۃ والجمع معطوف علیہ معطوف ہوکر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر من کا مجرور، جارمجرور سے مل کر متعلق ہوا یقوم سے ،یقوم اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ موصول صلہ سے ملکر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم ہوا یکون کا ،یکون اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ۔

أو عاطفہ،یکون فعل ناقص، فی آخرہ مثل سابق ثابتاً کے متعلق ہوکر خبر، مُضاف اسم مفعول، ھو نائب فاعل، الیہ متعلق ،مضاف نائب فاعل اور متعلق سے مل کر یکون کا اسم یکون اسم وخبر سے مل کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر باء کا مجرور، جارمجرور سے مل کر متعلق دوم ہوا استغنی سے ،استغنی اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر متضمن بمعنی جزاء ،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَھُوَ یَنْصِبُ النَّکِرَۃَ عَلٰی اَنَّھَا تَمِییْزٌ لَہٗ، واؤ مستانفہ ، ھو مبتدا،یَنْصِبُ فعل ھو فاعل،النَّکِرَۃَ مفعول بہ، علی جارہ، ان حرف مشبہ بالفعل،ھا اسم، تَمِییْزٌ مصدر، لَہٗ مصدر سے متعلق،مصدر اپنے متعلق سے مل کر انّ کی خبر ،انّ اسم وخبر سے مل کر علی کا مجرور، جارمجرور ینصب سے متعلق ،فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر ،مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

فَیَرْفَعُ مِنْہُ الْاِبْھَامَ،فاء تنجیہ، یرفع فعل ھو فاعل ، منہ متعلق ،الابھام مفعول بہ مل ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

مِثْلُ عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا وَمَنَوَانِ سَمْنًا وَعِشْرُوْنَ دِرْھَمًا وَلِیْ مِلْؤُہٗ عَسَلًا،مثل مضاف ،عندی مرکب اضافی ہوکر موجودٌ محذوف کا مفعول فیہ ھوَ مستتر اس کا نائب فاعل،موجودٌ نائب فاعل ،اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، رطلٌ اسم تام ممیز ،زیتًا تمیز ،ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،منوان اسم تام ممیز ،سمنًا تمیز ،ممیز تمیز سے مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ،عشرون اسم تام ممیز ،دِرْھَمًا تمیز ،ممیز تمیز سے مل کر معطوف دوم ،معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مبتدا مؤخر ،مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

واؤ عاطفہ، لی جارمجرور کائنٌ محذوف کے متعلق، کائنٌ محذوف اپنے فاعل ھوَ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ملؤہ مرکب اضافی اسم تام ممیز ،عَسَلًا تمیز-ممیز تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر ،مبتدا خبر سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مِثْلُ کا مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مبتدا محذوف کی خبر۔

**ھھنا تمت العوامل القیاسیۃ السبع بحمد اللہ وفضلہ العظیم والمرجو منہ ان یوفقنی لتکمیل العوامل المعنویۃ**

**۱۷/۴/۱۴۲۷ھ من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام الف الف مرات**

**یوم الثلاثاء بعد صلوۃ المغرب متصلاً**

# عوامل معنویہ کا بیان

وَاَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ ،اَلْمُرَادُ مِنَ الْعَامِلِ الْمَعْنَوِيِّ مَا يُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلَيْسَ لِلِّسَانِ حَظٌّ فِيْهِ

**ترجمہ:** اور بہرحال (عوامل) معنویہ پس (وہ) ان (تمام عوامل) میں سے دو عدد ہیں، مراد عامل معنوی سے وہ (عامل) ہے جو دل سے پہچانا جاتا ہے اور اس (کی معرفت) میں زبان کا کوئی حصہ (شامل) نہیں ہوتا۔

**تشریح:** اس عبارت میں مصنفؒ نے عامل معنوی کی تعریف اور اس کی تعداد بیان کی ہے اس کا حاصل یہ ہے۔

**عامل معنوی کی تعریف اور اس کی تعداد:** المرادُ مِنَ العَامِلِ الخ عامل معنوی اس عامل کو کہتے ہیں جو قلب و دماغ سے سمجھ میں تو آتا ہو مگر اس کا تلفظ نہ ہوتا ہو یعنی وہ سمجھا جاتا ہو بولا نہ جاتا ہو حَظٌّ کے معنی حصہ کے آتے ہیں۔

عامل معنوی دو ہیں: ۱- مبتدا خبر کو رفع دینے والا عامل (ابتداء) ۲- مضارع کو رفع دینے والا عامل شاعر نے ان دونوں کو اس طرح بیان کیا ہے۔

عامل فعل مضارع معنوی باشد بداں
ہمچنیں معنی بود عامل یقیں در مبتدا

منھا میں ضمیر مجرور کا مرجع مطلق عوامل ہیں جو کتاب کے شروع سے آخر تک بیان کئے گئے ہیں۔

**ترکیب:** وَاَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ، واؤ عاطفہ، اما شرطیہ الْمَعْنَوِيَّةُ مبتدا متضمن معنی شرط، فاء جزائیہ، منها جار مجرور سے مل کر ثابتا محذوف کے متعلق ہو اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال مقدم، عددان ذو الحال مؤخر، (جب ذو الحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا واجب ہوتا ہے) ذو الحال حال سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

الْمُرَادُ ............ فِيْهِ، ال اسم موصول، مرادٌ اسم مفعول، هوَ نائب فاعل، مِنْ جارہ، الْعَامِلُ الْمَعْنَوِيُّ مرکب توصیفی ہو کر مجرور، جار مجرور المرادُ سے متعلق، مرادٌ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، ما موصولہ، يعرَفُ فعل مضارع مجہول، هوَ نائب فاعل، بِالْقَلْبِ متعلق فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ- ليسَ فعل ناقص، للسان جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، حظٌّ اسم مؤخر، فيه ليسَ کے متعلق، ليسَ اسم وخبر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر ما موصولہ کا صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر، الْمُرَادُ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

# ۱-مبتدا، خبر کو رفع دینے والے عامل (ابتداء) کا بیان

اَحَدُ هُمَا الْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ وَهُوَ الْاِبْتِدَاءُ اَیْ خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّةِ نَحْوُ زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ.

**ترجمہ**: ان دونوں (عوامل معنویہ) میں سے ایک وہ ہے جو مبتدا اور خبر میں عمل کرنے والا ہے اور وہ ابتداء ہے یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا جیسے زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ۔ (زید چلنے والا ہے)

**تشریح**: ایک عامل معنوی وہ ہے جو مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اس کو ابتداء کہا جاتا ہے ابتداء کا مطلب شارحؒ نے بیان کیا ہے "لفظی عاملوں سے خالی ہونا"، جیسے زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ. زیدٌ مبتدا اور منطلِقٌ خبر ہے اور دونوں پر رفع آیا ہے تو ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کو رفع کس نے دیا ہے؟ کیونکہ یہاں پر رفع دینے والا کوئی عامل نظر نہیں آرہا ہے اور بغیر عامل کے کوئی عمل ہوتا نہیں تو اس کے بارے میں نحاۃ بصریین یہ کہتے ہیں کہ ان کو رفع دینے والا عامل معنوی ہے اور وہ ہے ابتداء یعنی عوامل لفظیہ سے خالی ہونا اور عوامل لفظیہ سے خالی ہونا یہ ایک ایسا امر ہے جو ذہن و دماغ سے سمجھا تو جاتا ہے مگر اس کو بولا نہیں جاتا اس لئے اس کو عامل معنوی کہا جاتا ہے یہ قول جو کتاب میں بیان کیا گیا ہے نحاۃ بصریین کا ہے اسکے علاوہ اس میں تین اقوال اور بھی ہیں:

۱- مبتدا کو رفع خبر دیتی ہے اور خبر کو مبتدا- یہ قول کوفیین کا ہے اس قول کے مطابق دونوں کا عامل لفظی ہوا۔

۲- مبتدا کا عامل ابتداء ہے اور خبر کا مبتدا۔

۳- مبتدا کا عامل ابتداء ہے اور خبر کا عامل ابتداء اور مبتدا دونوں ہیں یہ قول غیر مشہور ہے۔

**ترکیب**: اَحَدُهُمَا الْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ، اَحَدُهُمَا مرکب اضافی مبتدا، ال اسم موصول، عَامِلٌ اسم فاعل هو پوشیدہ فاعل، فی جارہ، الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور عَامِلٌ سے متعلق، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وهو الْاِبْتِدَاءُ، هو مبتدا، الْاِبْتِدَاءُ مصدر مفسر اى خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّةِ، اى حرف تفسیر، خُلُوُّ مصدر مضاف (خالی ہونا) الاسم مضاف الیہ فاعل، عن جارہ، العوامل موصوف، اللَّفْظِیَّةِ صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مصدر سے متعلق، خُلُوُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نحو زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ، نَحْوُ مضاف، زیدٌ مبتدا، مُنْطَلِقٌ خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر نحوُ کا مضاف الیہ۔

# ۲-فعل مضارع کو رفع دینے والے عامل کا بیان

وَثَانِیْهِمَا الْعَامِلُ فِی الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهُوَ صِحَّةُ وُقُوْعِ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ مِثْلُ زَیْدٌ یَعْلَمُ، فَیَعْلَمُ مَرْفُوْعٌ لِصِحَّةِ وُقُوْعِهِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ اِذْ یَصِحُّ اَنْ یُّقَالَ مَوْقِعَ یَعْلَمُ عَالِمٌ، فَعَامِلُهٗ مَعْنَوِیٌّ، وَعِنْدَ الْکُوْفِیِّیْنَ اَنَّ عَامِلَ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ تَجَرُّدُهٗ عَنِ الْعَامِلِ النَّاصِبِ وَالْجَازِمِ وَهُوَ مُخْتَارُ ابْنِ مَالِکٍ.

**ترجمہ** :اوران دونوں (عوامل معنویہ) میں سے دوسرا (عامل) وہ ہے جوفعل مضارع میں عمل کرنے والا ہے اور وہ فعل مضارع کے وقوع کا صحیح ہونا ہے اسم کی جگہ جیسے زَیْدٌ یَّعْلَمُ (زید جانتا ہے) پس یَعْلَمُ مرفوع ہے اس کے وقوع کے صحیح ہونے کی وجہ سے اسم کی جگہ اس لئے کہ یَعْلَمُ کی جگہ عَالِمٌ کہا جانا صحیح ہے پس اس کا عامل معنوی ہے۔

اور کوفیین کے نزدیک فعل مضارع کا عامل اس کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے اور وہی ابن مالکؒ کا پسندیدہ ہے۔

**تحقیق:** صحۃٌ باب ضرب کا مصدر ہے ''صحیح ہونا،، وُقُوعٌ یہ باب فتح کا مصدر ہے ''واقع ہونا،، اسی سے موقعٌ اسم ظرف بنا ہے، تَجَرُّدٌ یہ باب تَفَعُّل کا مصدر ہے ''خالی ہونا،، الناصبُ، نصب دینے والا جیسے اَنْ، لَنْ وغیرہ، الجازمُ، جزم دینے والا جیسے لَمْ لَمَّا وغیرہ مختارٌ، باب افتعال سے اسم مفعول ہے ''پسندیدہ،،۔

ابن مالکؒ یہ فن نحو کے ایک بہت بڑے عالم ہیں فن نحو میں انہوں نے ایک عظیم کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ''تسہیل،، ہے۔

**تشریح:** دوسرا عامل معنوی وہ ہے جوفعل مضارع کو رفع دیتا ہے وہ کیا ہے؟ شارح نے اس بارے میں دو قول ذکر کئے ہیں:

۱- وھو صحۃُ وُقُوْعِ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ ۔یعنی فعل مضارع کا اسم کی جگہ میں آنا صحیح ہوتا ہے یہی اسم کی جگہ میں آنا اس کو رفع دیتا ہے جیسے زَیْدٌ یَّعْلَمُ، اس میں یعلَمُ جوفعل مضارع ہے اس پر رفع آیا ہے اس لئے کہ اس کا اسم کی جگہ میں آنا صحیح ہو گیا ہے یعنی جس طرح زَیْدٌ عالمٌ صحیح ہے اسی طرح عَالِمٌ کی جگہ یَعْلَمُ فعل مضارع کا آنا بھی صحیح ہے اور اس قول کی وجہ اگر چہ کتاب میں ذکر نہیں کی گئی مگر یاد رکھئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب فعل مضارع کا اسم کی جگہ میں آنا صحیح ہے تو وہ اسم کی طرح ہو گیا اس لئے اس پر اسم کا سب سے پہلا اور سب سے قوی اعراب یعنی رفع آجائیگا یہ قول بصریین کا ہے۔

۲- اس کو عِنْدَ الْکُوْفِیِّیْنَ الخ سے بیان کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ فعل مضارع کو رفع دینے والا عامل اس کا عاملِ ناصب اور جازم سے خالی ہونا ہے یعنی مضارع پر رفع اس لئے آتا ہے کہ وہ نصب دینے والے اور جزم دینے والے عامل سے خالی ہوتا ہے جیسے مثالِ مذکور میں یَعْلَمُ پر رفع اس لئے آیا ہے کہ اس پر نہ عامل ناصب داخل ہے اور نہ جازم یہ قول کوفیین میں سے اکثر کا ہے جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے بہر حال مضارع کو رفع دینے والا عامل چاہے اسم کی جگہ میں آنا ہو یا ناصب و جازم سے خالی ہونا یہ دونوں ایسے امور ہیں جن کا تلفظ نہیں ہوتا بلکہ ان کو قلب و ذہن سے سمجھا جاتا ہے اس لئے ان دونوں کو عامل معنوی ہی کہا جا سکتا ہے، وھو مختار ابن مالکؒ ابن مالکؒ نے کوفیین کے قول کو پسند کیا ہے۔

**فائدہ:** کوفیین میں سے امام کسائی کی رائے یہ ہے کہ مضارع کو رفع دینے والا عامل علامت مضارع (اَتَیْنَ میں سے کوئی ایک حرف) ہوتا ہے۔

**ترکیب:** وَ ثَانِیْھُمَا الْعَامِلُ فِی الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ، واؤ عاطفہ، ثانیھُمَا مرکب اضافی مبتدا، ال اسم موصول، عاملُ اسم فاعل ھوَ فاعل، فی جارہ، الفِعْلِ الْمُضَارِعُ مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور عامِلُ سے متعلق، عامِلُ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ موصول صلہ سے ملکر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَھُوَ صِحَّۃُ وُقُوْعِ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْاِسْمِ، ھو مبتدا، صِحَّۃُ مضاف، وُقُوْعِ مصدر مضاف الیہ

مضاف، الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مرکب توصیفی مضاف الیہ، موقِعَ الْإِسْمِ، مرکب اضافی ہوکر وُقُوْعِ مصدر کا مفعول فیہ، وُقُوْعِ اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر صِحَّةُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

مِثْلُ زَیْدٌ یَعْلَمُ، مثل مضاف، زیدٌ مبتدا، یَعْلَمُ فعل هو فاعل، فعل فاعل سے ملکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر مثلُ کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مثالُہ محذوف کی خبر۔

فَیَعْلَمُ مَرْفُوْعٌ لِصِحَّةِ وُقُوْعِهِ مَوْقِعَ الْإِسْمِ، فاء تفصیلیہ، لفظ یعلمُ مبتدا، مرفوعٌ اسم مفعول هو نائب فاعل، لام جارہ، صحة مضاف، وقوع مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، مَوْقَعَ الْإِسْمِ مرکب اضافی مفعول فیہ وُقُوْعِ کا، وُقُوْعِ اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ صِحَّةِ کا، صِحَّةِ اپنے مضاف الیہ سے مل کر لام کا مجرور، جار مجرور مرفوعٌ سے متعلق، مَرْفُوْعٌ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔

اِذْ یَصِحُّ اَنْ یُّقَالَ مَوْقِعَ یَعْلَمُ عَالِمٌ، اذ برائے تعلیل یَصِحُّ فعل مضارع، ان ناصبہ، یقال فعل مجہول، موقع مضاف، لفظ یعلمُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، عالمٌ نائب فاعل، فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر یصحُ کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

فَعَامِلُه' مَعْنَوِیٌّ، فاء نتیجیہ، عاملہ مرکب اضافی مبتدا، مَعْنَوِیٌّ خبر، جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَعِنْدَ الْکُوْفِیِّیْنَ اَنَّ عَامِلَ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ تَجَرُّدُه عَنِ الْعَامِلِ النَّاصِبِ وَالجَازِمِ، واؤ عاطفہ، عِنْدَ الْکُوْفِیِّیْنَ مرکب اضافی ثابتٌ شبہ فعل محذوف کا مفعول فیہ، ھوَ فاعل، ثابتٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، ان حرف مشبہ بالفعل، عامل مضاف، الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر اَنَّ کا اسم، تَجَرُّدُ مصدر مضاف، ہ مضاف الیہ، عن جارہ، العامل موصوف، النّاصِبِ وَالجازِمِ معطوف علیہ معطوف ہوکر صفت، اَلْعَامِلِ اپنی صفت سے مل کر عن کا مجرور، جار مجرور مصدر سے متعلق، تَجَرُّدُ مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر، انَّ اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وھُوَ مُخْتَارُ ابْنِ مَالِكٍ، واؤ مستانفہ، ھو مبتدا، مختار مضاف، اِبْنُ مضاف الیہ مضاف، مَالِكٍ مضاف الیہ، ابن اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مختار کا مختارُ اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قد تم هذ الشرح بتوفیق المَلِكِ العلام وله الحمد فی الاولی والأخرة والیه مرجع الانام وصلی الله علی خیر خلقه محمد ن المقتدی والامام وعلی اله واصحابه الذین هم ذوی الفضل والاکرام وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

۱۷/ ٤/ ۱٤۲۷ من الهجرة ۱۸/ ۵/ ۲۰۰٦ عیسوی

یوم الخمیس فی الساعة الحادیة عشرة الا خمسة عشر دقائق.

تمّت